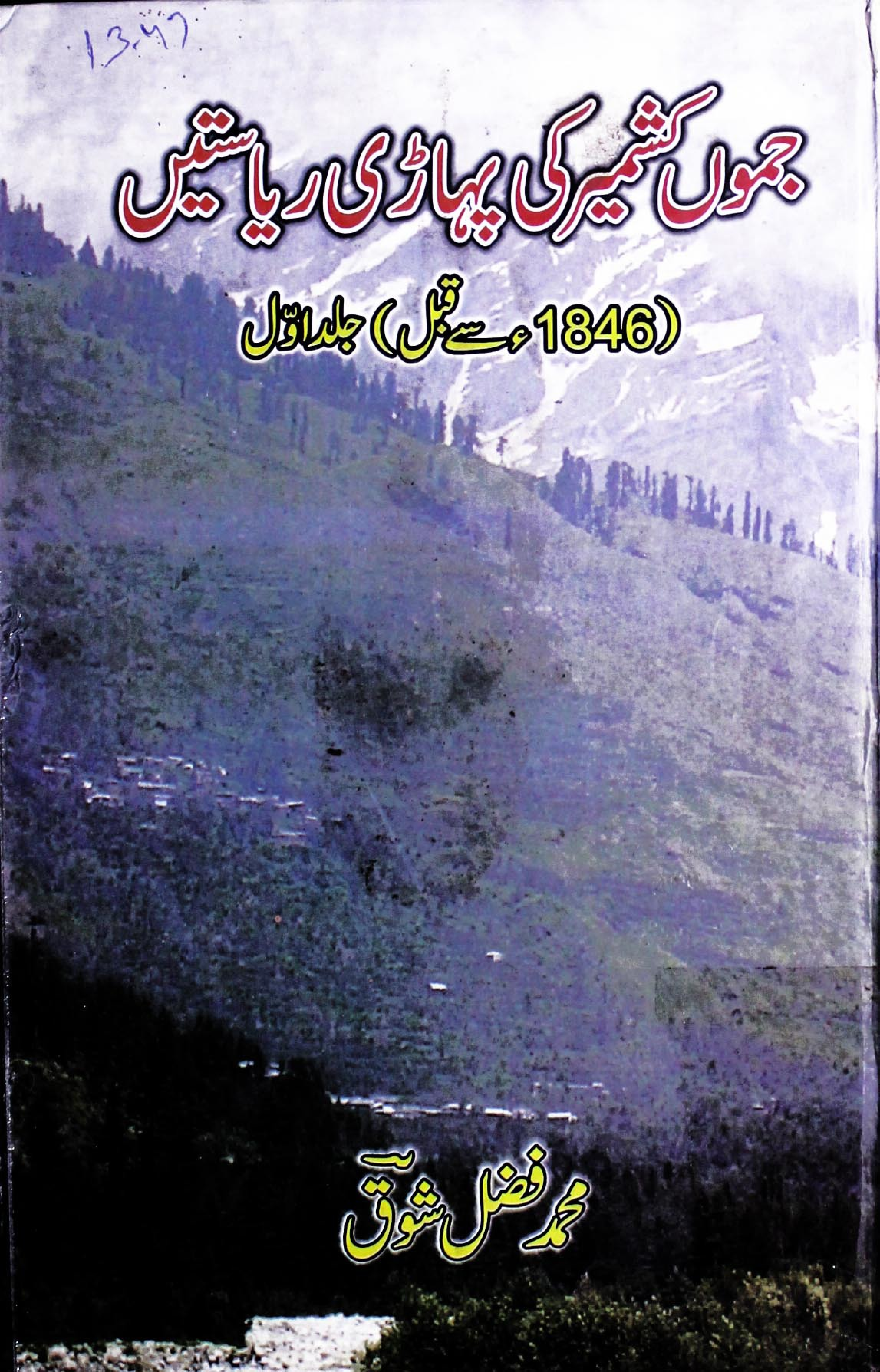

جموں کشمیر کی پہاڑی ریاستیں

(1846ء سے قبل) جلد اوّل

محمد فضل شوق

13.47

جموں و کشمیر کی پہاڑی ریاستیں

جلد اوّل

1846ء سے قبل

الحاج سردار محمد فضل شوقؔ

ریٹائرڈ پرنسپل

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

والدہ محترمہ: عبدل بانو — مصنف: محمد فضل شوق — والد محترم: سردار فرمان علی خان

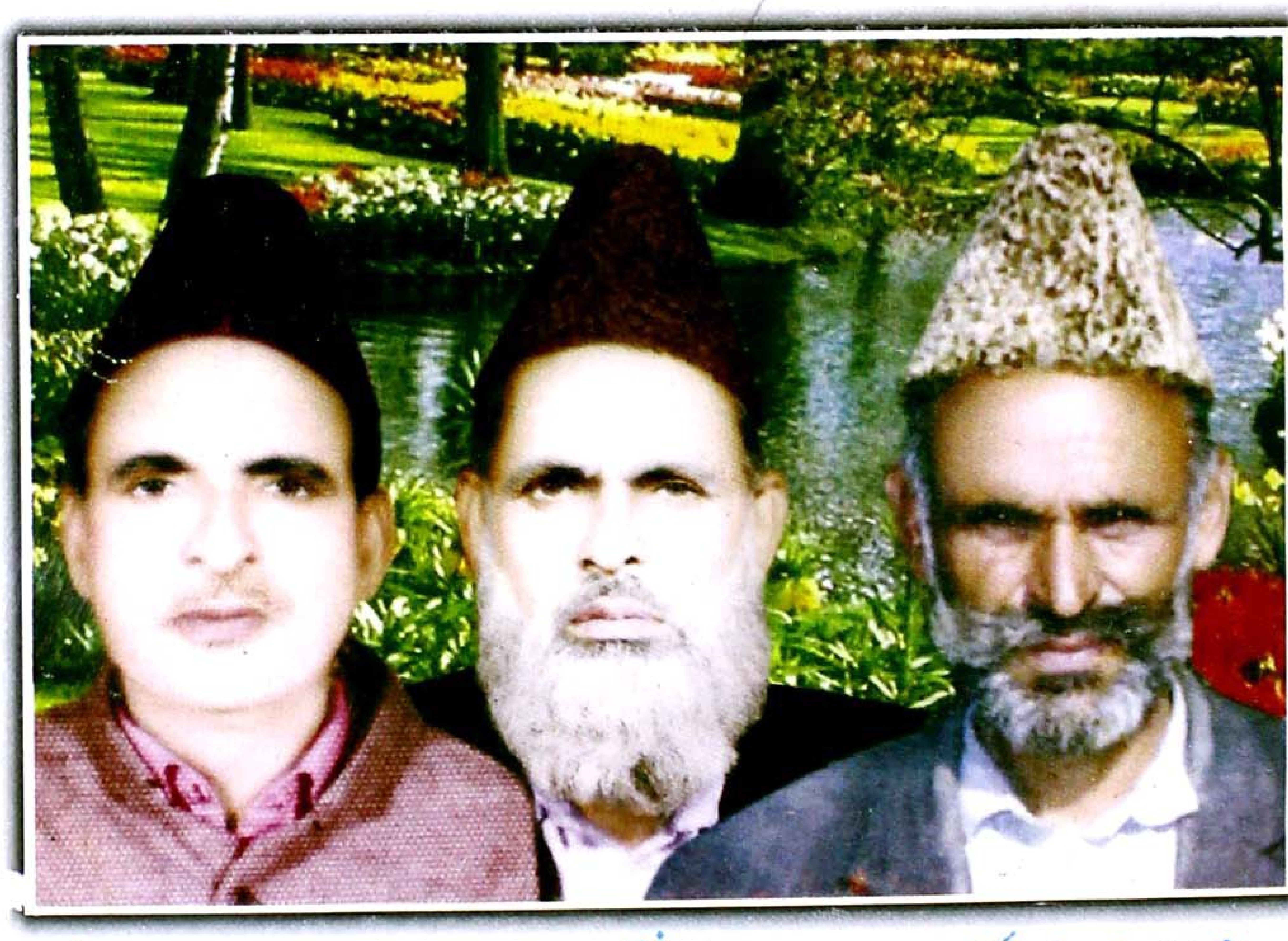

سردار محمد زمان خان (بھائی) — مصنف: محمد فضل شوق — سردار محمد نذیر خان (بھائی)

Marfat.com

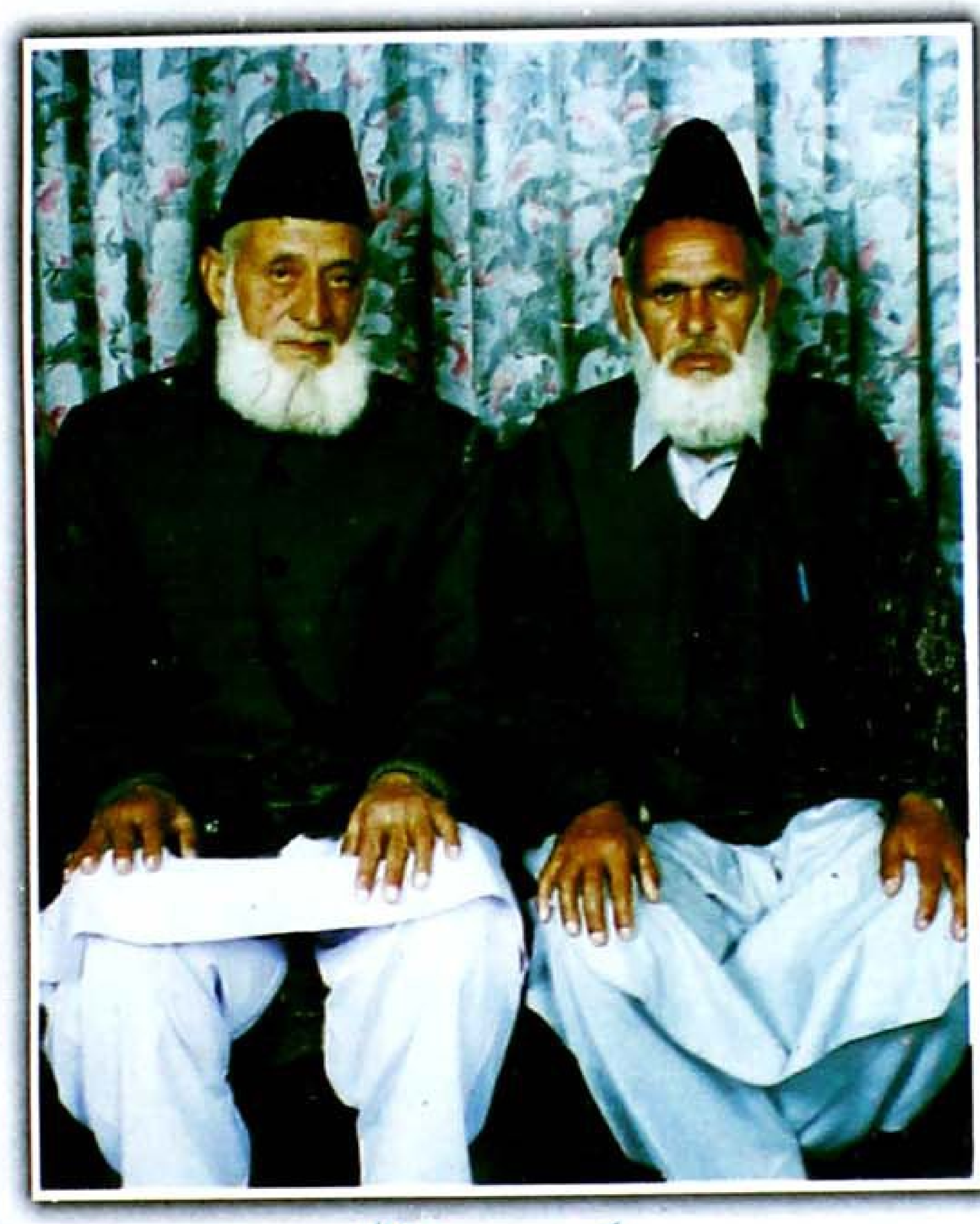

مصنف اپنے بہنوئی صوبیدار محمد اعظم خان کے ہمراہ

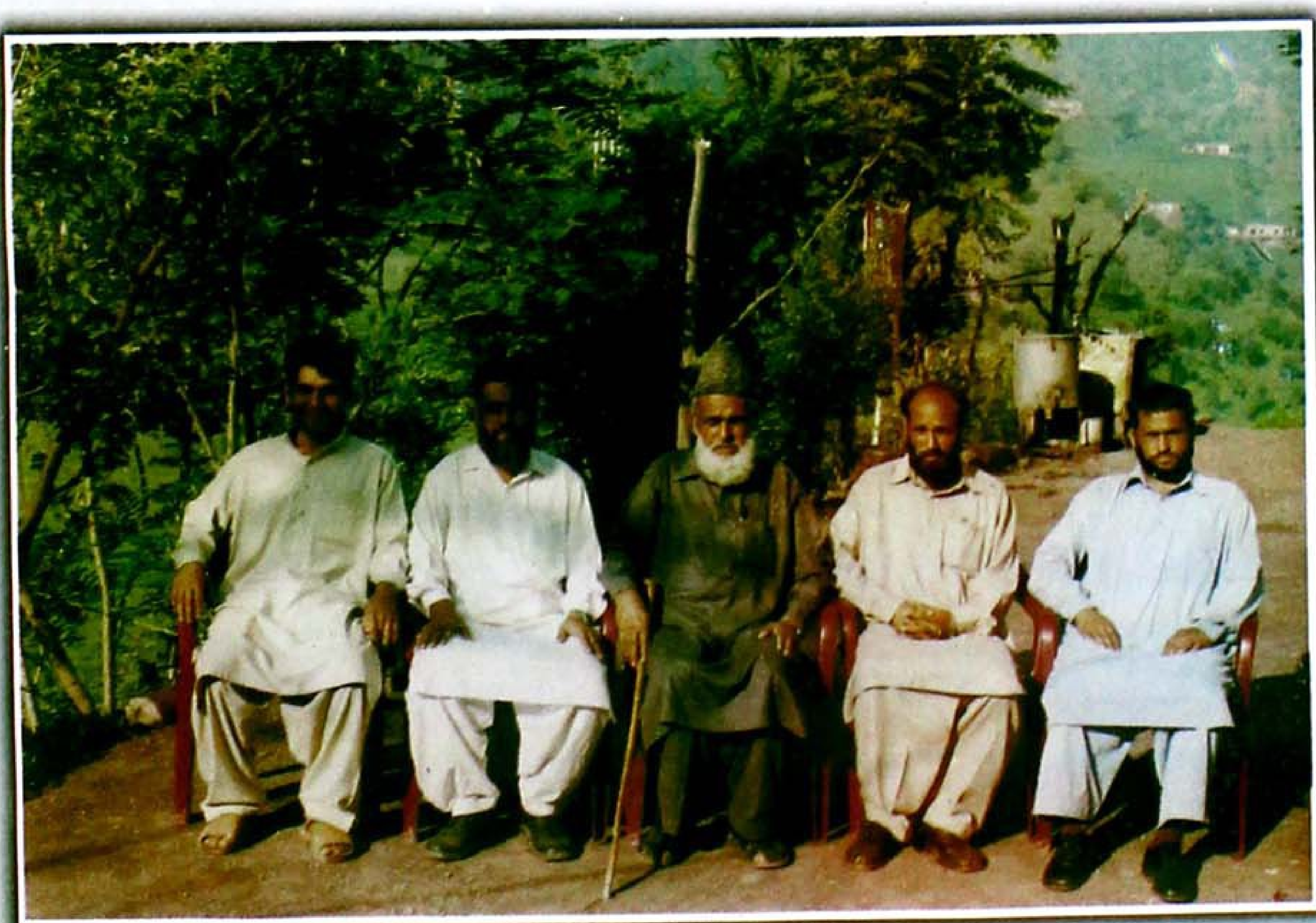

مصنف اپنے بیٹوں محمد اشفاق، محمد اتفاق، محمد اشتیاق اور محمد ارفاق کے درمیان

Marfat.com

انتساب

والدین کریمین قبلہ والدِ محترم سردار فرمان علی خان مرحوم اور والدہ محترمہ عبدل بانو مرحومہ کے نام۔

جنہوں نے ہم بہن بھائیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت دینے کے علاوہ کتاب ہذا تالیف کرنے کا دعاؤں کے ساتھ حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے آپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

احقر العباد

الحاج محمد فضل شوقؔ عفی عنہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: ــــــــــ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں جلد اوّل

مصنف: ــــــــــ الحاج سردار محمد فضل شوق

84170

پتہ: ــــــــــ بنالہ کالونی نکیال ضلع کوٹلی فون نمبر 058675-42272

کمپوزنگ: ــــــــــ طلعت محمود قادری

سرورق: ــــــــــ کاشف شہزاد

پبلشرز: ــــــــــ کاشر پبلشرز، میرپور

اشاعت اوّل: ــــــــــ اپریل 2007ء

تعداد اشاعت: ــــــــــ 500

قیمت: ــــــــــ 300/- روپے

ملنے کا پتہ

1۔ سٹاکٹس لاثانی جنرل سٹور بالمقابل فوجی فاؤنڈیشن سکول فتح پور تھکیالہ کوٹلی

2۔ نیو شاہین بکڈپو سکندر مارکیٹ فتح پور نکیال ضلع کوٹلی

3۔ شاہین بکڈپو کالج روڈ کوٹلی آزاد کشمیر

4۔ ارشد بک سیلرز چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر

5۔ ماسٹر محمد نسیم خان کیانی مکان نمبر 127 سیکٹر F/4 پارٹ فسٹ میرپور

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ/ تاثرات ____ 07

وجہ تالیف ہذا ____ 15

سخن ہائے گفتنی ____ 19

مصنف کا سوانحی خاکہ / کوائف ____ 23

وطن عزیز ریاست جموں وکشمیر ____ 28

جدید ریاست جموں وکشمیر ____ 31

سربراہان آزاد جموں وکشمیر (صدور) ____ 35

وزرائے اعظم ریاست آزاد جموں وکشمیر ____ 36

جنم بھومی۔ پونچھ ____ 37

ریاست پونچھ ____ 44

جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں اور حکمران قومیں (ریاست بھمبر) کھڑی یالی ____ 49

ریاست راجوری اور جرال قوم ____ 58

ریاست مظفرآباد اور کھکھا۔ بمبہ قومیں ____ 72

ریاست چوکھ میرپور (پوٹھوہار) اور گکھڑ قوم ____ 80

ریاست پونچھ کے مسلمان راجگان (راٹھور وغیرہ) تاریخی اقتباسات ____ 103

Marfat.com

فیروزال گکھڑ قوم تحصیل مینڈر۔ حالات وشجرہ ہائے نسب وغیرہ ____ 110

خلاصہ تاریخ گکھڑاں اخذ کردہ کتب تواریخ ____ 386

ریاست جموں اور ڈوگرہ قوم ____ 401

تحریک آزادی ہند اور جموں وکشمیر ____ 405

نیشنل کانگریس کا قیام ____ 406

مسلم لیگ کا قیام ____ 407

جموں وکشمیر میں تحریک آزادی ____ 407

مسلم کانفرنس کا قیام ____ 410

نیشنل کانفرنس ____ 410

قرارداد الحاق پاکستان 19 جولائی 1947ء ____ 411

پہاڑی ریاستوں کی تشکیل نو۔ ریاست جموں وکشمیر ____ 413

اختتامیہ ____ 415

کتابیات ____ 417

تمت بالخیر ____

Marfat.com

پیش لفظ

سب تعریفیں اُس رب العالمین کے لیے جس نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ساری کائنات تخلیق کی اور پھر حضرت انسان کو علم و عقل اور شعور و آگہی کی بنیاد پر اشرف المخلوقات کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز کیا۔ اسی حضرت انسان نے اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنے علم و شعور اور اپنے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں اپنے تلخ و شیریں ماضی کو اپنے ذہن کے پردوں، غاروں کی دیواروں، پتھر کی سلیٹوں، درختوں کی چھالوں اور کاغذ کے اوراق پر بتدریج نقش اور تحریر کی صورت میں محفوظ کرنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ابتدائی اور ترقی یافتہ تاریخ نویسی کا فن وجود میں آیا۔

دراصل تاریخ کی مثال ایک ایسے آئینہ جیسی ہے جس میں کوئی قوم ماضی کی ایک واضح جھلک دیکھ کر زمانہ حال میں اپنے مستقبل کے لیے ایک واضح، قابلِ عمل اور نتیجہ خیز لائحہ عمل کا تعین کرتی ہے۔ اس لحاظ سے مضمونِ تاریخ اور فنِ تاریخ نویسی کو علوم و فنون کی دنیا میں ایک اہم و خاص مقام حاصل ہے۔ اس حقیقت میں بھی کوئی شک نہیں کہ جس قوم سے اُس کی تاریخ چھین لی جائے اُس قوم سے اُس کا جغرافیہ بھی چھین لیا جاتا ہے۔ سانحہ سقوط ڈھاکہ اس کی ایک واضح مثال ہے۔

جنوبی ایشیاء کے وسیع و عریض ملک ہندوستان پر تقریباً نصف صدی تک حکومت کرنے والے عظیم درویش صفت شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر نے مرتے وقت کہا ''کاش مجھے تاریخ کا علم پڑھایا گیا ہوتا تو میں زیادہ کامیاب حکمران ثابت ہوتا'' اس مشہور قول سے مضمونِ تاریخ کی اہمیت و افادیت واضح ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں اجمالاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ اُم العلوم ہے اور جس طرح پانی کے بغیر آبی مخلوق، آکسیجن کے بغیر حیوانات اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بغیر نباتات زندہ نہیں رہ سکتے اسی طرح تاریخ سے آگہی حاصل کئے بغیر کوئی بھی قوم نہ تو اپنی سالمیت کو برقرار رکھ سکتی ہے اور نہ ہی عروج و کمال حاصل کر سکتی ہے۔ 1258ء میں ہلاکو کے ہاتھوں خلافت بنو

Marfat.com

عباس کا خاتمہ اس کی ایک بیّن دلیل و ثبوت ہے۔

یہ دنیا علّت و اسباب کے ایک مربوط سلسلے کا نام ہے۔ ہر واقعہ کا کوئی نہ کوئی سبب اور نتیجہ لازمی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر زمین پر موجود پانی کے کچھ حصے کا بھاپ بن کر بادلوں کی شکل اختیار کرنا، پھر بارش کی صورت میں برسنا اور برف کی حالت میں گرنا، ندی، نالوں، دریاؤں اور سمندروں کا وجود میں آنا اور پھر پانی کے ان ذخائر کے کناروں پر بستیوں کی شکل میں تہذیب و تمدن کا ارتقاء کرنا، زراعت، صنعت اور تجارت، ذرائع آمد و رفت، ذرائع مواصلات کا ترقی یافتہ شکل اختیار کر کے دنیا کا ایک گلوبل ویلیج بن جانا، ایسے حوادث و واقعات ہیں جن کا اسباب و علل اور اثرات و نتائج سے انکار ممکن نہیں۔ لہٰذا ماضی سے اچھی طرح واقف ہوئے بغیر مستقبل کے لیے کسی بھی نوعیت کی منصوبہ بندی نہیں کی جا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زندہ و باشعور قوم تاریخ عالم کا عموماً اور اپنی قومی تاریخ کا خصوصاً مطالعہ جاری رکھتی ہے تاکہ نئی نسل کو اپنے ماضی کے مثبت و منفی واقعات، قابلِ فخر کارناموں و روایات، تہذیب و تمدن اور ثقافت و کلچر کو ایک تسلسل کے ساتھ منتقل کیا جا سکے اور یوں تاریخ کا سفر جاری و ساری رہنے اور نئی نسل بھی مستفید ہوتی رہے۔ کتاب ہذا کے مصنف کی یہ علمی و تحقیقی کاوش بھی تاریخ کے اس سفر کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کے مصنف الحاج سردار محمد فضل شوق سطح مرتفع پوٹھوہار کی مشہور مسلم گکھڑ ریاست کے بانی فرمانروا سلطان گکھڑ شاہ کے نام سے منسوب ایرانی النسل قبیلہ گکھڑ کیانی کی ممتاز شاخ فیروزال گکھڑاں کی ایک ایسی منفرد و باکمال شخصیت ہیں جو نہ صرف خوش اخلاق و خوش اطوار، ملنسار و مہمان نواز، حق گو و بے باک اور مشکل پسند و مہم جو ہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ، پابند صوم وصلوٰۃ، مردم شناس، ملّی و قومی جذبہ سے سرشار اور میدانِ تحقیق و تدقین کے جویا بھی ہیں۔ مصنفِ کتاب کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے نہ صرف سری نگر یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ٹریننگ کالج ملتان اور ٹریننگ کالج افضل پور جیسے اعلیٰ و ممتاز تعلیمی اداروں سے اپنی وراثتی و پیشہ وارانہ تعلیم مکمل کی بلکہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے اہم مرکزی تعلیمی اداروں میں

Marfat.com

بحیثیت معلم اور بحیثیت انتظامی سربراہ اپنے فرائض منصبی نہایت جانفشانی وفرض شناسی سے سر انجام دے کر اپنا نام و مقام کمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر میں مصنف کے ہزاروں شاگرد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

راقم ذاتی طور پر اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ مصنف کتاب ہذا کو مضمونِ تاریخ سے گہرا شغف ولگاؤ ہے۔ اُن میں فنِ تاریخ نویسی کا نہ صرف فطری میلان ورجحان بدرجہ اُتم موجود ہے بلکہ انہیں اس فن میں ایک ملکہ ومہارت بھی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب ہذا کی تصنیف و تالیف کے حوالے سے مصنف کو اپنی پیرانہ سالی اور محدود وسائل کے باوجود تاریخی مقامات کا علمی مشاہدہ کرنے، مختلف معزز شخصیات کے خیالات وافکار سے براہِ راست مستفید ہونے اور نادر کتب وقیمتی لائبریریوں سے استفادہ کرنے کے لیے مقبوضہ کشمیر، آزاد کشمیر، بھارت اور پاکستان کے دُور دراز کے علاقوں کی سفری دشواریوں کا سامنا کرنے کے لیے بڑے ہی عزم واستقلال سے کام لینا پڑا۔ تب کتاب ہذا بعنوان ''جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' کی جلد اوّل کا مسودہ تیار ہوا۔

اگرچہ راقم کو اپنی پیشہ وارانہ مصروفیات کی وجہ سے کتاب ہذا کے مسودے کا بھرپور انداز سے مطالعہ کر کے عمیق جائزہ لینے کا وقت ذرا کم ہی دستیاب ہوا لیکن یہ کہنے میں کوئی امر مانع نہیں کہ مصنف نے کتاب ہذا میں کشمیر کی خودمختار اور ذیلی ریاستوں کا ذکر، مختلف حکمران خاندانوں کا شجرہ نصب وخاکہ، چند قبائل کی نمایاں خصوصیات کا تذکرہ، تحریکِ آزادی کشمیر اور تحریکِ پاکستان کا پہلو بہ پہلو تجزیہ اور تاریخِ کشمیر کے ماضی قریب کا جائزہ بڑے ہی سادہ اور واضح، منفرد، دلکش اور عام فہم عوامی انداز میں پیش کیا ہے۔ مصنف نے قاری کو مسجع ومقفیٰ طرزِ تحریر میں الجھانے کی بجائے کہانی وافسانے جیسا دلچسپ اسلوب بیان اختیار کر کے دقیق تاریخی واقعات کو اُس تک پہنچانے کی ایک بڑی ہی کامیاب ومؤثر سعی وکاوش کی ہے۔ مصنف نے موزوں اشعار کا برمحل استعمال کر کے اپنی تحریر ونگارش کو مزید دلچسپ، فکر انگیز اور اثر انگیز بنا دیا ہے۔

الغرض کتاب ہذا برصغیر میں فرنگی راج، ہندو سماج، سکھوں کے مزاج، اقتدار مسلم کے

Marfat.com

ٹمٹماتے ہوئے چراغ، مختلف اقوام کے عروج و زوال اور معاشرتی ارتقاء و کمال کے حوالے سے ایک ایسی تاریخی دستاویز ہے جس سے نہ صرف دانشور مؤرخین بلکہ طلبائے تاریخ و عام شائقین بھی مستفید ہوں گے۔ لہذا اس منفرد و جامع معلومات کی حامل کتاب کا ہر گھر اور ہر لائبریری میں ہونا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بقول نامور مؤرخ ڈاکٹر مبارک علی:

"اگر انسان ماضی سے کٹ جائے وہ جاہل ہو جائے گا"

پروفیسر محمد اقبال خان کیانی
ایم۔اے تاریخ، بی ایڈ
کنٹرولر امتحانات کالجز
آزاد جموں و کشمیر انٹرمیڈیٹ و ثانوی تعلیمی بورڈ میر پور

Marfat.com

''کچھ اِس کتاب کے بارے میں''

زیرِ نظر کتاب ''جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' الحاج سردار محمد فضل شوق ایم۔اے تاریخ، بی ایڈ، پرنسپل کی تصنیف لطیف ہے۔ موصوف بیالیس سال سے زائد عرصہ تک محکمہ تعلیم جموں وکشمیر میں مختلف عہدوں پر معلمی کرتے رہے ہیں اس طرح انہیں استاد الاساتذہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اُن کے شاگردان اساتذہ، صدر معلمین، صدر معلمات، پرنسپلز، پروفیسر، ڈاکٹرز، انجینئرز ووکلا، جج صاحبان، مختلف محکمہ جات میں انتظامی ودیگر اعلیٰ افیسران مصروفِ عمل ہیں۔ مؤلف کتاب ہذا کُہنہ مشق اُستاد، گرم وسرد چشیدہ، گردشِ دوراں کے تھپیڑوں سے واقف، تاریخ اور تاریخ نویسی سے گہرا شغف، دیندار، قابل، محنتی، مخلص وہمدرد اور معاصر علمی، ادبی تاریخی شخصیات میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے اُن کی تحریریں انتہائی تحقیقی اور سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں مؤلف موصوف نے حالات وواقعات اس انداز سے تحریر کیے ہیں جس سے جموں وکشمیر کی کئی سو سالہ تاریخ کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ بالخصوص ذیل پہلو قابلِ ذکر ہیں:۔

اولاً جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستوں کے حالات یکجا کر کے مختلف تاریخی کُتب، تاریخِ کشمیر، تاریخِ جموں، تاریخِ پونچھ، تاریخِ مظفر آباد، تاریخِ چبھال، تاریخِ راجگاں راجور، تاریخ گکھڑاں وغیرہ پڑھنے کے بجائے ایک ہی کتاب سے استفادہ کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ جس سے یقیناً قاری کے وقت کی بچت ہوگی۔

ثانیاً مختلف ریاستوں کے حالات ایک ہی کتاب میں شامل کرنے سے ان ریاستوں کی تشکیل، برسرِ اقتدار قوموں کے عروج وزوال، تہذیب وتمدن، ہندو سامراج، اسلامی طرزِ حکومت، سکھوں کے کشمیر پر قبضہ وزوال وغیرہ کا تقابلی جائزہ ذہن نشین ہوتا ہے۔

Marfat.com

ثالثاً ماضی کی ان ریاستوں میں قوموں کے عروج وزوال کی بکھری داستانیں منصۂ شہود پر آتی ہیں۔ نیز ریاستوں کے تعلقات، اقتدار کی جوڑتوڑ اور دیگر معاشرتی، معاشی اور سیاسی جہتوں کا پتہ چلتا ہے۔

رابعاً ریاستوں کے حالات کے ضمن میں برسرِ اقتدار اقوام کی تاریخ کا دستیاب خاکہ تاہنوز بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے اور اُن کی مجلسی، معاشرتی، معاشی اور تہذیبی روایات کی حتی الامکان نشاندہی کی گئی ہے۔

کتاب ہذا مجموعی طور پر جموں وکشمیر کے پہاڑی علاقوں کے حالات سے آگاہی اور برسرِ اقتدار اقوام کی سرگزشت ہے۔ جس سے استفادہ کر کے حال اور مستقبل کی راہیں متعین کی جا سکتی ہیں۔ یہ کتاب تاریخ کے اساتذہ کرام، طلباء اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوگی۔ اس تاریخی وتحقیقی کاوش کے لیے مؤلف مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اپریل 2006ء

پروفیسر محمد اسلم ذوقؔ
ایم اے تاریخ، بی ایڈ
پرنسپل گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج
فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

Marfat.com

تاثرات

الحاج سردار محمد فضل شوق محکمہ تعلیم سکولز سے بحیثیت پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی تعلیم کا زیادہ تر حصہ مقبوضہ کشمیر میں مکمل کیا اور وہاں ہی ملازمت اختیار کی۔ جنگ 1965ء میں ہجرت کر کے آزاد جموں و کشمیر میں آئے اور محکمہ تعلیم میں ملازمت کا آغاز کیا۔ اپنی انتھک محنت و سعی اور جدوجہد سے سینئر مدرس اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر۔ ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل جیسے کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔ ان مختلف عہدوں پر فائز رہتے ہوئے جہاں جہاں بھی انہیں ملک و ملت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ اپنی قابلیت اور صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آزاد جموں و کشمیر میں بالعموم اور فتح پور تھکیالہ کوٹلی میں بالخصوص جب کسی محنتی و قابل، مخلص و ہمدرد مدرس اور بہترین منتظم کی بات ہوتی ہے۔ تو الحاج سردار محمد فضل شوق کا نام سرِ فہرست لیا جاتا ہے۔ یہ بات ایک اعزاز سے کم نہیں۔

سردار محمد فضل شوق کی تصنیف۔ ''جموں و کشمیر کی پہاڑی ریاستیں۔'' کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے۔ زندگی میں کسی بھی کام کی انجام دہی کے لئے جس قدر محنت و ریاضت درکار ہوتی ہے۔ ان کی تصنیف سے یہ چیز عیاں ہے کہ انہوں نے نہایت عرق ریزی، چھان پھٹک اور محنت و لگن سے مختلف تواریخ کے مطالعہ کے بعد دور و نزدیک کی شخصیات سے رابطہ و معلومات، معمر ترین اکابر سے ملاقاتیں مختلف شجرہ ہائے نسب کی معلومات کے لئے دور دراز علاقوں کی سیاحت اور کئی ایک ریاستوں کے والیوں کے موجودہ دستیاب خاندانوں سے روابط اور معلومات حاصل کر کے تنکہ تنکہ اکھٹا کر کے ایک ضخیم اور مستند تاریخ مرتب کی۔ جو تاریخ کے طلباء کے لئے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور مختلف تواریخ پڑھنے کے بجائے صرف ایک اس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

کشمیر کی تاریخ مرتب کرنے میں مختلف مصنفین نے پہلے بھی اپنی اپنی سی کاوشیں کی

Marfat.com

ہیں۔لیکن یہ تاریخ اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف ہے جو تاریخ کے طالب علم کے لئے استفادہ کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے مصنف نے تصنیف میں معاصر تواریخ کے حوالہ جات کے متن درج کئے ہیں۔جو تصنیف کے مصدقہ ہونے پر مہر ثبت کرتے ہیں۔

مصنف جیسی نابغہ روزگار، عملی وفکری، دانش وحکمت سادہ وپروقار، غریبوں کی مقرب اور اپنے کو دوسروں کے لئے وقف کرنے والی شخصیات مدتوں بعد پیدا ہوتی ہیں جن کے دم قدم سے دنیا آباد ہے۔

مجھ جیسے کم مایہ اور تاریخ کے ادنےٰ طالب علم کا تصنیف کے بارہ میں تاثرات بیان کرنا چھوٹا منہ بڑی بات اور سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔میری دُعا ہے کہ رب العالمین الحاج سردار محمد فضل شوق کو صحت کاملہ اور عمر دراز عطا فرمائے۔اس روشن چراغ سے مزید چراغ جلتے رہیں۔

کشمیر کا چمن جو مجھے دلپذیر ہے
اُس باغ جانفزا کا یہ بلبل اسیر ہے

قاضی سہیل اعجاز احمد
ایم۔اے تاریخ
لیکچرر تاریخ گورنمنٹ کالج
فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اَما بعدفعوذ باللہ

مِن الشیطٰن الرجیم. بسم الله الرحمٰن الرحیم.

فاذا عزمت فتوکل علی الله. ان الله یحب المتوکلین.

ترجمہ: جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرے تب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (القرآن)

وجہ ءِ تالیف ہٰذا

ا۔ یہ دنیا فانی ہے۔ ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ انبیاء اکرام۔ غوث، قطب، ابدال، اولیائے عظام غرضیکہ ہر کہ مہ نے اس دار فانی سے دار البقاء کی جانب کوچ کرنا ہے۔ کچھ چلے گئے، کچھ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان وحیوان، درند وچرند، کوہ نباتات ہر شے عارضی وفانی ہے اور خالق حقیقی کے بنائے ہوئے قانون کے تحت رواں دواں ہے۔

نہ گورِ سکندر ، نہ ہے قیصر دارا
مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اعمالِ صالحات، صدقاتِ جاریہ باقی رہیں گے۔ تعمیرِ مسجد، مکتب، ہسپتال، کنواں وغیرہ صدقہ جاریہ ہیں۔ اسی طرح تربیت اولاد، اصلاح معاشرہ، درس وتدریس، تبلیغ دین، اخلاقی اقدار کی نشونما، کامیاب دنیاوی وآخروی زندگی کے انداز سیکھنا اور سکھانا سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہیں۔ چنانچہ بزرگوں سے سیکھے ہوئے اقدارِ حیات اور تجرباتِ زندگی کو دیانتداری کے ساتھ نسلِ نو تک پہنچایا جائے تاکہ وہ حتی المقدور استفادہ کرسکیں۔

Marfat.com

۳۔ مشہور فارسی مثل ہے۔

نوشتہ بماند سیاہ بر سپید
نویسندہ رانیست بفردا اُمید

ترجمہ: ''سفید کاغذ پر سیاہی سے لکھا ہوا باقی رہتا ہے مگر لکھنے والے کو کل تک زندہ رہنے کی اُمید نہیں''

یہ مثل بھی کچھ لکھ کر چھوڑنے کی تحریک کرتی ہے۔ کیونکہ زندگی کو بقا نہیں یہ دار الفنا ہے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

بھروسہ کچھ نہیں دنیا کی زندگی کا، قضا بھی آئے گی کل جو حیات ہے آج

خضاب پردۂ پیری نمے شود صائبؔ
بہ مکرو حیلہ خزاں را، بہار نتواں کرد

بقول میر دردؔ (مرحوم)

نے گُل کو ہے ثبات، نہ ہم کو ہے اعتبار
کس بات پر چمن، ہوسِ رنگ و بُو کریں

دنیا کی بے ثباتی اور پیرانہ سالی نے تقاضا کیا کہ زندگی کے تجربات اور مشاہدات کو صفحہ قرطاس پر لایا جائے۔ تاکہ کسی عزیز کی دلچسپی اور اصلاح کا سبب بنیں۔

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا قول ہے۔

ترجمہ: ''فضیلت تو صرف اہلِ علم کو ہے''

اس قول مبارکہ کی روشنی میں جہاں اہلِ علم کی فضیلت بیان ہوگی وہاں اہلِ علم کو علم کی ترویج اور حفاظت کا سامان بھی کرنا چاہیے۔ چنانچہ تاریخ اسلام میں قرآنی علوم، احادیث کریمہ، سیرتِ رسول کریم ﷺ، تاریخی واقعات اور علم الرّجال وغیرہ کو بڑے اہتمام کے ساتھ محفوظ کیا

Marfat.com

گیا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے کام آسکے۔ ایک مؤرخ کا قول ہے کہ اس دنیا میں جو آیا ہے اُس کو خلوص کے ساتھ اپنے تجربات و مشاہدات اور محسوسات قلمبند کرنے چاہئیں۔ تاکہ آنے والوں کے کام آئیں اور جانے والے کی زندگی آنے والوں کے لیے کارآمد ہو سکے۔ ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو۔

غرض نقش است گر نہ یادماند کہ ہستی رانمے بینم بقائے
مگر صاحبدے روزے زرحمت کُند درحق ایں مسکیں دعائے

۵۔ اسلام نے والدین کا حکم ماننے پر زور دیا ہے بلکہ اُن سے نرمی کا برتاؤ کرنے اور اُف تک نہ کہنے کا قرآنی حکم موجود ہے۔ والدم سردار فرمان علی خان مرحوم نور اللہ کا مرقدہٗ کا پُر زور اصرار تھا کہ میں اُن حالات و واقعات کو کتابی صورت میں محفوظ کروں جو مرورِ ایام سے ریاست جموں و کشمیر و ریاست پونچھ کے عوام الناس کا طوعاً و کرہاً مقدر بن گئے ہیں۔ انہیں اس بات کا شدید احساس تھا کہ انقلابات زمانہ مثلاً سکھا شاہی، ڈوگرہ شاہی، انگریز گردی، انقلاب 1947ء، 1965ء، 1971ء وغیرہ کی اکھاڑ پچھاڑ سے خاندانوں کے خاندان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ باپ مقبوضہ جموں و کشمیر میں رہا تو بیٹا ہجرت کر کے مملکتِ خداداد پاکستان کے کسی شہر وقصبہ میں جا بسا۔ ماں کہیں ہے، بیٹی کہیں ہے۔ قریبی رشتہ دار، اہلِ محلّہ، اہلِ دیہہ، اہلِ علاقہ ایک دوسرے جدا ہو گئے۔ نئی نسلوں کو ایک دوسرے کا پتہ تک نہ ہوگا۔ بزرگ غمِ ہجر سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو جائیں گے اور غیروں کو اپنے ماضی کے حالات کا کچھ پتہ نہ ہوگا۔ چنانچہ راقم الحروف جب اگست 1988ء میں ویزا حاصل کر کے وطن مالوف پھاتہ دھوڑیاں علاقہ ناڑ فیروز الاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں و کشمیر میں گیا تو ضعیف والدین، عزّ و اقربا، احباب اور اہلِ علاقہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ والدم مرحوم و مغفور نے ''میری یادیں'' تحریر کرنے کا حکم دیا۔

بعض احباب، اہلِ خاندان نے ''تاریخ گکھڑاں ریاست جموں و کشمیر'' مرتب کرنے کی فرمائش کر ڈالی۔ حسب الحکم کچھ نہ کچھ لکھنے کا وعدہ کیا اور واپسی پر معلومات اِکٹھا کرنے کا کام

Marfat.com

شروع کیا۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ زندگی کو دوام نہیں لہذا اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے نبی پاک صاحب لولاک علیہ صلواۃ والسلام کے وسیلئہ جلیلہ اور والدین کریمین کی دعاؤں کا سہارا لیتے ہوئے یہ مشکل کام شروع کر رہا ہوں۔ اگر چہ والدم مرحوم اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں میرا پختہ یقین ہے کہ اُن کی روح میری رہنمائی فرماتی رہے گی تا کہ دیانتداری کے ساتھ انجام دے سکے۔

یاد اک زخم بن گئی ورنہ

بھول جانے کا کچھ خیال تو تھا ؟

اللہ کرے یہ سعی تکمیل کو پہنچے (آمین) وما توفیقی الا باللہ

احقر العباد

محمد فضل شوق

ایم اے۔ بی ایڈ

پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول دھنواں

ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

بتاریخ: 8 دسمبر 2004ء مطابق 11 رمضان المبارک 1424ھ

Marfat.com

سخن ہائے گفتی

الحمد الله رب العالمین و الصلوة والسلام علی خاتم النبین وعلیٰ آله و صحابه اجمعین. اَما بعدفعوذ باللهِ مِن الشیطٰن الرجیم. بسم الله الرحمٰن الرحیم.

اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں دینِ اسلام کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا اور نبی آخرالزماں احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت سے پیدا کیا۔ اشرف المخلوقات کا شرف عطا کرتے ہوئے اپنی عبادات اور نبی کریم ﷺ کے فرمودات عالیہ پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد اللہ

اَمابعد۔ اسلامی معاشرت کسی انسان کی برتری یا کمتری، حسب ونسب یا پیشہ کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ اعمال سے متعلق ہے۔ چنانچہ رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ا۔ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کے نزدیک مخلوق میں زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُس کنبہ کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے۔

۲۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر برتری حاصل ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی کالے کو کسی گورے پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر مگر یہ کہ تقویٰ ہی برتری کا سبب بن سکتا ہے۔

۳۔ اپنے نسبوں کو اس قدر جاننا چاہیے کہ جس سے آپس میں صلح رحمی کرسکو۔

پس قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلام اس حد تک امتیاز کو مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اربوں انسانی مخلوق میں قبائل، بطون، شعوب میں منقسم ہونا اپنے اجداد کے ساتھ انتساب اور باہمی تعارف کے لیے مفید ہے۔ لیکن وہ قبیلائی برتری کے بجائے عمل وتقویٰ کی برتری کا حکم دیتا ہے۔

تاریخی اعتبار سے بھی کوئی قوم کسی دوسری قوم پر نسلی برتری نہیں رکھتی بلکہ آب وہوا ہر قوم کے کردار کی تشکیل کرتی ہے۔ نامور مورخ ڈاکٹر مبارک علی کے مطابق ’’اگر انسان ماضی سے کٹ جائے تو وہ جاہل ہوجائے‘‘

Marfat.com

ان جذبات کے ساتھ ماضی کے حالات تحریر کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ تاکہ نئی نسل کو ماضی کی یاد ذہن میں رہے اور وہ اس سے استفادہ کر کے بہتر مستقبل کی تعمیر کر سکیں۔

مزید برآں والدین کریمین کے لاکھ لاکھ بار ممنونِ احسان ہیں جنہوں نے ہم بہن بھائیوں کی دینی و دینوی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جس کی مدد سے شعور حاصل ہوا۔ پھر انقلاباتِ زمانہ نے خود بخود تجربات کی دہلیز پر کھڑا کیا۔ انقلاب 1947ء میں جموں و کشمیر سے بے شمار خاندان ہجرت کر کے پاکستان اور آزاد کشمیر میں مقیم ہوئے۔ رہتی کسر انقلاب 1965ء نے نکال دی۔ اس طرح سفر وسیلہ ظفر ہے کے مصداق بہت کچھ دیکھنا اور سیکھنا پڑا۔ ابتدائی تعلیم سے لے کر ایم اے تاریخ تک راقم الحروف کو تاریخ سے خاصی دلچسپی رہی ہے۔ درسی کُتب کے علاوہ درجنوں تواریخی کتب سے مطالعہ کا موقع ملا مگر کوئی کتاب لکھنے کا خیال تک نہ آیا۔

سال 1965ء میں آزاد جموں و کشمیر میں ہجرت کے موقع پر قبلہ والدم سردار فرمان علی خان ولد سردار گوہر خان نمبردار سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں و کشمیر کا اصرار تھا کہ میں کوئی ایسی تحریر یا داشت لکھوں جو آئندہ نسلوں کے لیے رہنمائی کا کام دے سکے۔ اولاً قبلہ والد صاحب کی خواہش یہاں تک ہی تھی لیکن ہجرت میں دربدری نے یہ کام جلد انجام دینے کا موقع نہ دیا۔ والد صاحب کی خواہش نظر انداز کرنے میں حکم عدولی کا بھیانک خطرہ بھی تھا۔ تاہم حالات سازگار نہ ہوئے۔

اگست 1988ء میں والدین کریمین اور عزیز و اقارب کو ملنے کے لیے ویزا پر آبائی وطن جانا پڑا تو والد صاحب کا اصرار بدستور تھا۔ یہ اُن کی دلی خواہش تھی جو بصد افسوس اُن کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی اور وہ 21 نومبر 1993ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور کے حکم و خواہش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بندہ ناچیز نے اُس طرف کا مواد اکٹھا کرنا شروع کیا اور پختہ ارادہ کیا کہ اب یہ کارِ خیر با تائید ایزدی انجام دینا ہے۔ اس کام میں معاونت کے لیے متعدد اصحاب، بالخصوص سردار منیر حسین خان فارسٹ رینج آفیسر، سردار محمد عزیز

Marfat.com

خان، نائب تحصیلدار کلر موہڑہ، سردار یار محمد خان تحصلیدار، سردار محمد اخلاق خان ایم ایل سی، سردار عبدالمجید خان صدر معلم ہائی سکول بھاٹہ دھوڑیاں، ماسٹر گلاب خان، مولانا خلیل احمد جوہر آف ناڑ خاص، بابو عنایت اللہ خان سفری اسسٹنٹ محکمہ تعلیم، ماسٹر محمد صادق خان آف گلھوتہ، حاجی سمندر خان و حاجی ماسٹر حبیب اللہ خان آف سنگوٹ وغیرہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے مواد/معلومات بہم پہنچانے میں معاونت فرمائی۔ ریاست کے اس حصہ سے قبلہ ریٹائرڈ صوبیدار سردار محمد اعظم خان، برادر بزرگ سردار محمد نذیر خان، پروفیسر سرفراز احمد خان، ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز میرپور ڈویژن، پروفیسر محمد اسلم ذوق پرنسپل ڈگری کالج نکیال، پروفیسر راجہ محمد اقبال خان کیانی، پرنسپل بوائز ڈگری کالج فتح پور تھکیالہ، پروفیسر سردار مقبول حسین خان پرنسپل اسلامیہ کالج فتح پور تھکیالہ، خطیب کشمیر علامہ محمد یوسف خان قادری ینالوی، راجہ ہدایت اللہ خان سیاسی رہنما، راجہ نثار احمد خان آف ڈھنگروٹ کوٹلی کنونیئر آل پاکستان گھکڑ فیڈریشن آزاد جموں وکشمیر، سردار امتیاز احمد خان بی ایس سی ہرنی مہینڈر حال مکّہ مکرمہ، راجہ امجد علی کیانی ایڈیٹر ماہنامہ جہاں انٹرنیشنل نور پور شاہاں اسلام آباد وغیرہم۔

ہم نے اس کٹھن کام کے لیے وقتاً فوقتاً قولاً فعلاً ہمت بندھائی۔ ان سب حضرات کا بے حد ممنونِ احسان ہوں بالخصوص راجہ محمد اقبال خان کیانی ایم اے تاریخ، بی ایڈ پرنسپل اور ازاں بعد کنٹرولر امتحانات کالجز تعلیمی بورڈ میرپور جنہوں نے مسودہ پڑھنے کا وقت نکال کر ضروری ہدایات اور پیش لفظ لکھا نیز پروفیسر سہیل اعجاز قاضی لیکچرر شعبہ تاریخ اُردو، ڈگری کالج فتح پور نکیال بھی شکر کے مستحق ہیں جنہوں نے مکمل طور پر مسودہ پڑھ کر تاثرات لکھے۔

ابتدائی مواد جمع کرتے وقت راقم الحروف کو احساس ہوا کہ محض گکھڑ برادری کے کوائف جمع کرنا کافی نہ ہوگا بہتر ہوگا کہ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستوں اور ان پر ماضی میں صاحب اقتدار قوموں کے بارہ میں لکھا جائے چاہے یہ کام کچھ جلدوں پر محیط ہو جائے۔ اس جذبہ سے یہ کتاب ''جموں کشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' جلد اوّل کے عنوان سے آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ماضی میں اس علاقہ میں لگ بھگ 25 پہاڑی ریاستیں رہی ہیں۔ جن کے حالات ایک جلد میں اکٹھا کرنا ممکن نہیں تھے۔ اس لیے چند بڑی ریاستوں اور صاحب اقتدار اقوام کے حالات لکھے گئے ہیں۔ آئندہ جلدوں میں باقی ماندہ ریاستوں اور آپ راجی کے زمانہ کے حالات اور صاحب اقتدار اقوام کے بارہ میں تحریر کرنے کا ارادہ ہے۔ (انشاء اللہ بشرطِ زندگی)۔

غرض نقش یست گر نہ یادماند کہ ہستی را نمے بینم بقائے
مگر صاحب دِلے زرحمت کند درحق ایں بندہ دعائے

الحاج محمد فضل شوقؔ
ریٹائرڈ پرنسپل
بنالہ کالونی نکیال ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

14 اگست 2006ء

Marfat.com

مصنف کے ذاتی کوائف

نام	:	سردار محمد فضل خان شوقؔ
ولدیت	:	سردار فرمان علی خان
قوم	:	فیروزال گکھڑ
سکونت	:	موضع بھاٹہ دھوڑیاں علاقہ ناڑ فروزالاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر
تاریخ پیدائش	:	یکم دسمبر سن اُنیس صد اکیالیس (1-12-1941)

Marfat.com

تعلیمی کوائف

پرائمری	:	گورنمنٹ پرائمری سکول ناڑ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر جماعت پنجم گورنمنٹ لوئر مڈل سکول، دھرم سال مہینڈر سے پاس کی
مڈل ومیٹرک	:	گورنمنٹ ہائی سکول سُرن کوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ (میٹرک کا امتحان 1958ء سری نگر یونیورسٹی سے پاس کیا۔
پی۔یو۔سی	:	1964ء سری نگر یونیورسٹی
فسٹ ائیر ٹی ڈی سی FA	:	1965ء سری نگر یونیورسٹی
بی۔اے	:	1967ء پنجاب یونیورسٹی
ایم۔اے تاریخ	:	1970ء پنجاب یونیورسٹی
بی۔ایڈ	:	1971-72ء گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان (پنجاب)
بی۔ای۔سی	:	گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پونچھ جموں وکشمیر

Marfat.com

سروس کوائف

کلرک دفتر ڈویژنل انجینئر محکمہ تعمیراتِ عامہ پونچھ : 13-9-1958 تا 13-5-1959

ٹیچر گورنمنٹ پرائمری سکول تراڑ انوالی تحصیل مہینڈر: 14-5-1959 تا 31-3-1962

بی ایس سی ٹریننگ در ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پونچھ : 1-04-1962 تا 31-3-1963

ٹیچر انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پونچھ : 1-4-1963 تا نومبر 1965ء

ہجرت 1965ء در آزاد جموں وکشمیر کے بعد

جونیئر مدرس گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ افضل پور میرپور: 23-11-1965 تا 30-09-1966

جونیئر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول چکسواری میرپور : 1-10-1966 تا 16-6-1968

سینئر مدرس اصدر معلم گورنمنٹ مڈل سکول کھنڈہار کوٹلی: 17-6-1968 تا 31-3-1970

انچارج صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول کھنڈہار کوٹلی : 1-4-1970 تا 31-8-1970

سینئر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کھنڈہار کوٹلی : 1-9-1970 تا 31-8-1971

بی ایڈ ٹریننگ ٹیچرز ٹریننگ کالج ملتان (پنجاب) : 1-9-1971 تا 31-8-1972

سینئر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کھنڈہار کوٹلی : 1-9-1972 تا 24-11-1974

اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تحصیل نکیال ضلع کوٹلی: 25-11-1974 تا 27-9-1975

سینئر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ڈڈیال ضلع میرپور: 28-9-1975 تا 13-1-1976

سینئر مدرس پائلٹ ہائی سکول نمبر 1 میرپور : 14-1-1976 تا 18-6-1978

اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تحصیل نکیال ضلع کوٹلی: 19-6-1978 تا 19-10-1981

صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول کریلہ مجہان تحصیل نکیال: 20-10-1981 تا 17-10-1986

صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول سلون تحصیل فتح پور نکیال 18-10-1986 تا 28-9-1987

صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول جندروٹ فتح پور تھکیالہ: 29-9-1987 تا 11-12-1994

Marfat.com

صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول فتح پور کھنڈ ہار ضلع کوٹلی : 12-12-1994 تا 7-11-1999

پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ ضلع پونچھ : 8-11-1999 تا 7-8-2000

پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول دھنواں ضلع کوٹلی : 8-8-2000 تا 30-11-2001

ریٹائرمنٹ از ملازمت محکمہ تعلیم بطور پرنسپل : 1-12-2001 قبل دوپہر

Marfat.com

حاصل کردہ گریڈ تنخواہ

14-5-1959ء سے بطور=	گریڈ
مدرس میٹرک آن ٹرینڈ در ضلع پونچھ مقبوضہ کشمیر :	50-4-82
مدرس ایف۔اے، بی ایس سی در ضلع پونچھ :	70-6-100/8-180

ہجرت 1965ء در آزاد جموں وکشمیر کے بعد

23-11-1965 سے جونیئر مدرس ایف اے بی ای سی (ایس۔وی)	105-5-140/5-175
17-6-1968 سے سینئر مدرس بی اے۔بی ای سی	175/= Fixed
5-7-1971 سے سینئر مدرس ایم اے۔بی ای سی	220-15-310/15-400
15-2-73 سے سینئر مدرس ایم اے۔بی ایڈ	300-25-450/30-750
1-12-75 سے سینئر مدرس سلیکشن گریڈ 16	625-40-825/50-1325
21-10-1981 سے صدر معلم ہائی سکول گریڈ 17	2710-195-4660
12-12-1990 سے صدر معلم ہائی سکول گریڈ 18	3765-271-6475
30-4-96 سے صدر معلم ہائی سکول گریڈ 19	7750-385-11600
1-12-1998 سے صدر معلم ہائی سکول اپر نسپل ہائر سیکنڈری سکول گریڈ 20	9195-440-13595

Marfat.com

وطنِ عزیز ریاست جموں وکشمیر

کشمیر جنتِ نظیر دنیا کا سب سے خوبصورت ملک ہے۔ وادیاں، پہاڑیاں، سبزہ زار، جنگلات، چشمے، دریا، لہلہاتے کھیت، باغاتِ کشمیر کے حُسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ اسی لے مُغل بادشاہ نورالدین جہانگیر نے اسے جنتِ ارضی کیا ہے۔

گر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

مختلف تاریخی کُتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سرزمین کشمیر کروڑوں سال پہلے وجود میں آئی۔ کشمیر میں پہلی باقاعدہ حکومت چھ ہزار قبل قائم ہوئی۔ کشمیر کی قدیم ترین تاریخ راج ترنگی مصنف پنڈت کلہن اور قدیم ترین جغرافیہ جموں وکشمیر مصنف پنڈت کلہن کے مطابق اس عظیم الشان وادی کشمیر کے گرد دیوار کوہ کھینچی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کا تاریخی وجود بھی جدا گانہ رہا ہے۔ کشمیر کا نام اصلی سنسکرتی صورت میں عرصہ سے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ پراکرت زباں میں اس کا نام کشویرہ چکا ہے۔ باشندگانِ وادی خود اس لفظ کا تلفظ کشیر کرنے لگے ہیں۔ اس نام کا ابتدائی سُراغ حیدر ملک کی تاریخ میں آتا ہے۔ جسے بعد کے اسلامی مورخوں نے نقل کیا ہے کہ یہ نام کشپ یعنی کشیپ اور دوسرا کشمیری لفظ مَر معنی آبادی سے لیا گیا ہے۔ بابر بادشاہ نے خیال کیا ہے کہ شاید یہ نام پہاڑی قوم "کاش" سے لیا ہے جو نواحاتِ کشمیر میں آباد ہے اور لفظ میر سے مراد پہاڑ سے ہے اس طرح کاش میر سے کشمیر بن گیا۔ بعض تاریخوں میں کشپ مَر یعنی کشپ رشی کے رہنے کی جگہ توجیہ کی گئی ہے۔ تاریخی طور پر کھش + مر یعنی "قوم کھش کا گھر" کشمیر کہلاتا ہے۔ جو کھش بن آش سے منسوب ہے۔ جو اس علاقہ میں آبادی کے بانی کہلاتے ہیں۔ 526ق م۔ میں کھش نے شاردا سے ریاست میں نسلِ انسانی کی ابتداء کی اور 428ق م۔ میں راجہ جامبو لوچن نے جموں سے نسلِ انسانی کی آبادی کی ابتداء کی۔

Marfat.com

کشپ مر کے جھیل کو خشک کرنے کا حوالہ چینی سیاح ہیون سانگ نے بھی دیا ہے۔

بہر حال وجہ تسمیہ کچھ بھی ہو کشمیر ایک زرخیز میدان، بلند کوہی سلسلوں میں محفوظ ہے۔ وادی کشمیر کی بلندی کسی مقام پر بھی سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ سے کم نہیں۔ ملک کا نشیبی حصہ جنوب مشرق سے شمال مغرب تک کوئی 84 میل لمبا ہے اور اس کی چوڑائی مختلف حصوں میں 20 میل سے 35 میل تک پیائش کی گئی ہے۔ اس وادی کا رقبہ 1800 سے 1900 مربع میل تک شمار کیا گیا ہے۔ ارد گرد پہاڑی چوٹیاں 18000 فٹ سے بھی بلند ہیں۔ پہاڑی راستے درّہ بانہال، درّہ پیر پنجال اور درّہ توشِ میداں، درّہ بدھل اسے پنجاب وغیرہ اور دیگر ممالک سے ملاتے ہیں۔ کشمیر کے ساتھ پہاڑی ریاستیں جموں، کشت واٹ، موجودہ کشتواڑ، چمبہ، راجپوری موجودہ راجوری، لہور کوٹ موجودہ لوہرین اور پرتونس موجودہ پونچھ وغیرہ تھیں۔

کشمیر پر 271 ق م سے لے کر 231 ق م تک بدھ مت کا چرچہ رہا۔ مہاراجہ اشوک نے کشمیر میں بدھ مذہب پھیلایا۔ کہا جاتا ہے کہ سری نگر کا شہر بھی اس مہاراجہ نے آباد کیا۔ کنشک کے عہد میں پشاور تک کا علاقہ کشمیر میں شامل تھا۔ کشمیر پر 21 غیر مسلم خاندان حکمران رہے۔ راجہ للتا دتیہ نے کشمیر کی سرحدوں کو کاشغر، سمرقند تک وسعت دی۔ عظیم مسلمان فاتح سلطان شہاب الدین کی سلطنت میں سارا جموں وکشمیر، پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان، افغانستان، یارقند، کاشغر وغیرہ شامل تھے۔

کشمیر میں پہلی اسلامی حکومت 1320ء میں سلطان صدر الدین نے قائم کی۔ جو ریخن شاہ کے نام سے حکومت کرتے ہوئے حضرت بُلبُل شاہ کے دستِ مبارک پر مسلمان ہو کر سلطان صدرالدین بنے۔

شاہ میری خاندان تقریباً اڑھائی سو برس تک حکمران رہا۔ 1555ء میں اس خاندان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوا۔

چک خاندان 1555ء تا 1586ء تک حکمران رہا۔

Marfat.com

مغل خاندان 1586ء تا 1752ء تک حکمران رہا۔

افغان خاندان 1753ء تا 1819ء تک حکمران رہا۔

سکھ خاندان 1819ء تا 1846ء تک حکمران رہا۔

ڈوگرہ خاندان 1846ء تا 1947ء تک حکمران رہا۔

Marfat.com

جدید ریاست جموں وکشمیر

موجودہ ریاست جموں وکشمیر ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے معاہدہ امرتسر 16 مارچ 1846ء کے ذریعے انگریزی حکومت سے حاصل کی اور اس کی سرحدوں میں توسیع کرتے ہوئے جاگیریں وغیرہ علاقے میں شامل کیے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حدود اربعہ:

یہ ریاست پاکستان کے شمال مشرق میں واقع ہے کہ اس کا کل رقبہ 84471 مربع میل ہے۔ اس کے شمال میں افغانستان و چین، مشرق میں تبت (چین) جنوب میں مشرقی پنجاب (بھارت) اور مغرب میں پاکستان واقع ہے۔ ریاست جموں وکشمیر 1947ء سے قبل انتظامی لحاظ سے تین حصوں میں منقسم تھی۔

۱۔ صوبہ جموں ۲۔ صوبہ کشمیر ۳۔ لداخ وگلگت بلتستان یعنی شمالی کشمیر وغیرہ

جموں صوبہ کے اضلاع جموں، کٹھوعہ، اُودھم پور، میرپور، چھینی، ریاستی، پونچھ جاگیر، کشتوار

صوبہ کشمیر کے اضلاع سری نگر، بارہ مولہ، اننت ناگ، مظفر آباد

1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں وکشمیر کی کل آبادی چالیس لاکھ تیس ہزار ایک سو اکیاسی تھی جس میں مسلمانوں کی آبادی اکتیس لاکھ دو ہزار سات سو تھی۔

صوبہ کشمیر کا رقبہ	=	8539 مربع میل
صوہ جموں کا رقبہ	=	12378 مربع میل
گلگت بلتستان لداخ کا رقبہ	=	63554 مربع میل
کل رقبہ	=	84471 مربع میل

Marfat.com

1941ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی:

صوبہ جموں	=	1981433 نفوس
صوبہ کشمیر	=	1728705 نفوس
سرحدی صوبہ گلگت	=	311478 نفوس

ڈوگرہ راجگان ریاست جموں وکشمیر:

مہاراجہ گلاب سنگھ	:	16 مارچ 1846ء تا 4 اگست 1857ء
مہاراجہ رنبیر سنگھ	:	1857ء تا 1885ء
مہاراجہ پرتاب سنگھ	:	1885ء تا 1925ء
مہاراجہ ہری سنگھ	:	1925ء تا 1947ء

برصغیر ہند پر انگریزوں نے قبضہ کر کے اپنی حکومت بنالی اور معاہدہ امرتسر کی رو سے انگریزوں نے ریاست جموں وکشمیر کی فروخت 75 لاکھ نانک شاہی کے عوض مہاراجہ کشمیر کو کردی۔

دہقان و کشت وجوئے خیاباں فروختند

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

ہندوستان میں کانگرس اور مسلم لیگ نے آزادی کے لیے تحریک چلائی جس کے نتیجہ میں 14 اگست 1947ء کو مملکت خداداد پاکستان اور بھارت وجود میں آئیں۔ ریاست جموں وکشمیر کے لوگ طویل عرصہ سے ڈوگروں کے ظلم وستم برداشت کر رہے تھے۔ یہاں بھی آزادی کی تحریک زوروں پر تھی۔ چنانچہ جب برِ صغیر ہند کی تقسیم عمل میں آئی اُس وقت ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ دونوں آزاد مملکتوں پاکستان اور بھارت میں سے جس کے ساتھ چاہیں اپنے عوام کی رائے سے الحاق کرلیں۔ ریاست جموں وکشمیر مسلمان اکثریت کی ریاست تھی اور مسلمانوں ودیگر ذاتوں کے نمائندہ جماعت آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس نے 19 جولائی 1947ء کو قراردادِ الحاق پاکستان منظور کی۔ ہندو مہاراجہ ہری سنگھ نے پہلے پاکستان کے ساتھ Stand Still معاہدہ کیا

Marfat.com

لیکن کانگرسی لیڈروں پنڈت جواہر لعل نہرو اور مہاتما گاندھی وغیرہ کی ایما پر عوامی رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر بھارت کی فوجوں کو کشمیر میں داخل ہونے کے لیے معاہدہ کیا۔

مسلمانان جموں وکشمیر نے رائے شماری کے ذریعے آزادی حاصل کر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کا تہیہ کر رکھا تھا انہوں نے قائدِ کشمیر چوہدری غلام عباس خان، غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان، جناب خورشید حسن خورشید، میر واعظ کشمیر مولانا محمد یوسف شاہ، راجہ حیدر خان مظفر آبادی، راجہ محمد اکبر خان کیانی میر پور، غازی الٰہی بخش مرحوم، غازی کشمیر سردار فتح محمد خان اور دیگر مسلم کانفرنسی رہنماؤں کی سرکردگی میں ڈوگرہ حکومت کے خلاف تحریک چلائی جس کے نتیجے میں 24 اکتوبر 1947ء کو حکومت آزاد جموں وکشمیر کا قیام عمل میں لایا گیا اور غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان پہلے صدر مقرر ہوئے۔

ریاست جموں وکشمیر کا جتنا علاقہ ڈوگرہ حکومت سے آزاد ہوا اُس میں انقلابی حکومت قائم ہوئی چنانچہ بقیہ حصہ کی آزادی کے لیے اقوام متحدہ سے رُجوع کیا گیا جس نے اپنی قرار دادوں کے ذریعے رائے شماری کرانے پر زور دیتے ہوئے کمیشن مقرر کیا۔ لیکن پچھلے ترپّن برس سے مسئلہ حل طلب چلا آرہا ہے۔ کشمیری مجاہدین نے جنگِ آزادی شروع کر رکھی ہے۔ خدا کرے یہ مسئلہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق رائے شماری کے ذریعے حل ہو جائے تا کہ کشمیری بھی دیگر اقوام کی طرح آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔ 1947ء میں تقسیمِ برصغیر ہند کے بعد ریاست جموں وکشمیر کی موجودہ انتظامی پوزیشن بذیل ہے۔

ریاست جموں وکشمیر کا 41342 مربع میل علاقہ بھارت کے قبضہ میں ہے۔

ریاست جموں وکشمیر کا 33958 مربع میل علاقہ پاکستان کے پاس ہے۔

ریاست کا لگ بھگ 9171 مربع میل علاقہ چین کے قبضہ میں ہے۔

ریاست جموں وکشمیر کے 4144 مربع میل رقبہ پر آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر بنائی گئی ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کے موجودہ سات ضلع ہیں۔ مظفر آباد، باغ، پونچھ، سدھنوتی، کوٹلی، میر پور، بھمبر

Marfat.com

آزاد جموں وکشمیر کی کل آبادی بمطابق مردم شماری سال 1998ء 2915567 نفوس پر مشتمل ہے۔ ضلع وار آبادی بذیل ہے۔

ضلع مظفرآباد	:	724420
ضلع باغ	:	395043
ضلع پونچھ	:	402754
ضلع سدھنوتی	:	214371
ضلع کوٹلی	:	558168
ضلع میرپور	:	333465
ضلع بھمبر	:	297336

Marfat.com

آزاد جموں وکشمیر کی حکومتوں کے سربراہان کا عرصہ اقتدار

صدور نمبر شمار	نام	عرصہ اقتدار
۱۔	سردار محمد ابراہیم خان	24 اکتوبر 1947ء تا 29 مئی 1950ء
۲۔	کرنل علی احمد شاہ	30 مئی 1950ء تا یکم دسمبر 1951ء
۳۔	میر واعظ محمد یوسف شاہ	یکم دسمبر 1951ء تا 21 جون 1952ء
۴۔	کرنل شیر احمد خان	22 جون 1952ء تا 31 مئی 1956ء
۵۔	میر واعظ مولانا محمد یوسف شاہ	یکم جون 1956ء تا 6 ستمبر 1956
۶۔	سردار عبدالقیوم خان	7 ستمبر 1956ء تا 13 اپریل 1952ء
۷۔	سردار محمد ابراہیم خان	13 اپریل 1957ء تا 5 اگست 1959ء
۸۔	کے ایچ خورشید	14 مئی 1959ء تا 5 اگست 1964ء
۹۔	خان عبدالحمید خان	6 اگست 1964ء تا 7 اکتوبر 1970
۱۰۔	میجر جنرل عبدالرحمن	8 اکتوبر 1969ء تا 11 نومبر 1970
۱۱۔	سردار عبدلقیوم خان	12 نومبر 1970ء تا 15 اپریل 1975ء
۱۲۔	شیخ منظر مسعود	16 اپریل 1975ء تا 4 جون 1975ء
۱۳۔	سردار محمد ابراہیم خان	5 جون 1975ء تا 30 اکتوبر 1978ء
۱۴۔	میجر جنرل محمد حیات خان (چیف ایگزیکٹو)	یکم نومبر 1978ء تا 4 جون 1985ء
۱۵۔	میجر جنرل عبدالرحمن	یکم فروری 1983ء تا 31 جنوری 1985
۱۶۔	سردار عبدالقیوم خان	یکم اکتوبر 1985ء تا 5 اگست 1991ء
۱۷۔	صاحبزادہ اسحاق ظفر	6 اگست 1991ء تا 12 اگست 1991
۱۸۔	سردار سکندر حیات خان	12 اگست 1991ء تا 11 اگست 1996ء

Marfat.com

۱۹۔ راجہ محمد ممتاز راٹھور 12 اگست 1996ء تا 25 اگست 1996ء

۲۰۔ سردار محمد ابراہیم خان 25 اگست 1996ء تا 23 اگست 2001ء

۲۱۔ میجر جنرل محمد انور خان 24 اگست 2001ء تا 23 اگست 2006ء

۲۲۔ راجہ ذوالقرنین خان 25 اگست 2006ء تا ....

آزاد کشمیر کے وزرائے اعظم

نمبر شمار	نام	عرصہ اقتدار
۱۔	خان عبدالحمید خان	11 جون 1975ء تا 11 اگست 1977ء
۲۔	میجر جنرل عبدالرحمن خان (چیف ایگزیکٹو)	12 اگست 1977ء تا 31 اکتوبر 1977ء
۳۔	میجر جنرل محمد حیات خان	یکم نومبر 1977ء تا 31 جنوری 1983ء
۴۔	میجر جنرل عبدالرحمن خان	یکم فروری 1983ء تا 14 جون 1985
۵۔	سردار سکندر حیات خان	17 جون 1985ء تا 30 جون 1990
۶۔	راجہ ممتاز حسین راٹھور	30 جون 1990ء تا 5 جولائی 1991ء
۷۔	سردار عبدالقیوم خان	29 جولائی 1991ء تا 29 جولائی 1996
۸۔	بیرسٹر سلطان محمود	30 جولائی 1996ء تا 23 جولائی 2001ء
۹۔	سردار سکندر حیات خان	24 جولائی 2001ء تا 23 جولائی 2006ء
۱۰۔	سردار عتیق احمد خان	24 جولائی 2006ء تا .... 4 جنوری 2009ء
11 -	سردار محمد یعقوب خان	6 جنوری 2009ء تا

Marfat.com

جنم بھومی.............ریاست پونچھ

ریاست پونچھ، کشمیر کی پہاڑی ریاستوں میں ایک قدیم ریاست ہے۔ جس پر ایک عرصہ تک ہندوؤں، مسلمانوں اور ڈوگروں نے حکومت کی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ریاست کا جغرافیہ و تاریخ، قدیم زمانہ کی تواریخ راج ترنگی، قدیم ترین جغرافیہ جموں و کشمیر، تاریخ کشمیر اور تاریخ پونچھ وغیرہ کے مطابق ذکر کیا جائے تاکہ ماضی کے حالات سے واقفیت ہو سکے۔ چنانچہ راج ترنگی مصنفہ پنڈت کلہن مترجمہ ٹھاکر آچھر چندر شاہپوریہ کے صفحہ 179 تا 182 چوتھا باب سیاسی تذکرہ البلاد۔ا۔قدیم کشمیر کی سرحد کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔

اس وادی کی مختلف سرحدیں اس کی قدرتی حدود سے اس قدر مطابق ہیں کہ جہاں ہم نے آخر الذکر کے متعلق سلسلہ ہائے کوہ کا ذکر کیا ہے۔ وہیں ضمناً اس کا ذکر بھی آ گیا ہے۔

کشمیر کے جنوبی مشرقی علاقے:

کاشتھ واٹ۔ موجودہ کشتواڑ

چمپہ۔ موجودہ چنبہ

وِلا پور۔ بھدراوکاش موجودہ بھدرواہ

راجپوری موجودہ راجوری

کشمیر کے جنوب مغربی اور مغربی علاقے:

راجپوری: اس میں کچھ شک نہیں کہ اس علاقہ کی زیادہ اہم پہاڑی ریاستوں میں یہ قابلِ ذکر راجپوری تھی۔ جہاں ایک ضلع راجوری واقع ہے مفصل حالات کے لیے دیکھو نوٹ کتاب ہذا یعنی راج ترنگی 461۔ اس میں وہ وادیاں شامل تھیں جنہیں راجوری کا دریائے توی اور اس کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔ چونکہ یہ جگہ پنجاب کے سیدھے راستے پر واقع تھی۔ اس

Marfat.com

لیے ضرورتاً اس کے اکثر سیاسی تعلقات کشمیر کے ساتھ قائم رہا کرتے تھے۔ جب ہیون سانگ اس میں سے ہو کر گزرا تو راجوری کی سلطنت کشمیر کے ماتحت تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دسویں صدی کے بعد راجوری کے فرمانروا عملی طور پر بالکل خود مختار ہوا کرتے تھے۔ پرنتس توہی کی بالائی وادی جو درّہ پیر پنجال کی طرف جاتی ہے۔ وہ بھی علاقہ راجوری میں داخل بھی ہے۔ راجپوری کا نام اس کے صدر مقام کے نام پر مشہور تھا جس کا ذکر جابجا کلہن نے کیا ہے۔ اس جگہ کے فرمانروا خاندان کھش سے تعلق رکھتے تھے بعد میں اس پر مسلمان راجپوت فرمانروا حکمران رہے جن کے پاس یہ علاقہ گزشتہ صدی تک چلا آیا۔

لوہر: راجپوری کے شمال مغرب کی طرف لوہر کا علاقہ واقع تھا۔ اس پہاڑی ریاست سے متعلق خاص وادی موجودہ لوہرین کی ہوا کرتی تھی۔ جس کا ذکر ہم قبل ازیں راستہ توش میدان کے دوران کر چکے ہیں۔ کشمیر کے لیے لوہر کی اہمیت دسویں صدی کے بعد سے بڑھ گئی۔ جبکہ اس جگہ کے فرمانروا خاندان کی ایک شاخ تختِ کشمیر پر قابض ہوگئی۔ بعد میں وہی شاخ لوہر پر بھی قابض ہوگئی۔ جس سے لوہر اور کشمیر دونوں ایک ہی فرمانروا کے ماتحت آ گئے۔ اس نسل کے آبائی وطن اور مضبوط قلعہ ہونے کی حیثیت سے قلعہ لوہر نے ان کے بعد چند محاصروں میں حصہ لیا۔ جن کا ذکر کلہن نے کیا ہے۔ لوہر کے فرمانروا کی نسبت وضاحت سے مذکور ہے کہ وہ قبیلہ کھش سے تعلق رکھتے تھے۔

پرنوتس: معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں لوہر کے اندر قصبہ وضلع پرنوتس بھی داخل ہوا کرتا تھا۔ جس کا موجودہ نام پونچھ یا پرنتس ہے۔ اور جو دریائے توہی (توشی) کی نچلی وادی میں واقع ہے۔ مفصل حالات کے لیے دیکھو ترنگ 4 نوٹ 253 کتاب ہذا۔

ہیون سانگ کے زمانہ میں پرنوتس کا نام اس تمام پہاڑی ریاست کے لیے مشہور ہو گیا۔ جو اس زمانہ میں معاون کشمیر تھی۔ اس جگہ ضمناً یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرنوتس کا نام للتادتیہ کے زمانہ سے بہت پہلے کا ہے۔ گو کلہن نے اس کی بنیاد اس سے

Marfat.com

منسوب کی ہے۔ پرنتس کے مسلمان فرمانروا جو وادی وتسٹہ کے ککھوں سے قریبی تعلق رکھتے تھے اس وقت تک کم وبیش آزاد رہے۔ حتیٰ کہ انہیں مہاراجہ گلاب سنگھ نے مغلوب کرلیا۔ اب ان کا علاقہ خاندان جموں کی ایک شاخ کے ماتحت ایک جُداگانہ مقبوضہ کی حیثیت سے ہے۔ پرنتونس چونکہ مغربی پنجاب کی بڑی سڑک پر واقع ہے اس لیے تاریخ کشمیر میں اس کا ذکر بارہا آیا ہے۔ پرنتس کی آبادی میں چونکہ کشمیری عنصر غالب ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس علاقہ کا کشمیر کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے۔ پرنتس کے جنوب مغرب کی طرف کی پہاڑیاں گزشتہ صدی کے ابتدائی حصہ تک چھوٹے درجے کے فرمانرواؤں کے قبضہ میں ہوا کرتی تھی۔ جن کا لقب راجگان کوٹلی مشہور تھا۔ ممکن ہے کہ کالنجر کی چھوٹی پہاڑی ریاست جس کا کلہن نے بار بار حوالہ دیا ہے اور جس کا وجود فرشتہ کو بھی معلوم تھا اس سمت میں واقع تھی۔ قدیم ترین جغرفیہ جموں وکشمیر مصنفہ پنڈت کلہن مترجمہ ٹھاکر آچھر چند شاہپوریہ صفحہ 35۔

قلعہ لوہور: البتہ اس کا یہ خیال درست ہے کہ قلعہ لوہور جس کا موجودہ نام لوہرین ہے اس کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ وادی لوہرین میں داخلہونے کا راستہ تت کوٹی کے قریباً بلکل مغرب میں ہے۔ اس چوٹی کے جنوب میں قلعہ راجگری واقع ہوا کرتا تھا۔ جس کا ذکر کلہن نے اپنی راج ترنگی کے ترنگیے شلوک 12 میں کیا ہے۔ یہ امر اغلب ہے کہ یہ قلعہ بالائی وادی سُورن میں کسی مقام پر واقع ہوا کرتا تھا۔ ان دو پہاڑی قلعوں کی نسبت البیرونی لکھتا ہے کہ یہ مضبوط ترین مقامات ہیں جو میرے دیکھنے میں آئے ہیں۔ ان قلعوں کی مضبوطی کی ذاتی آزمائش کا موقعہ اسے اُس وقت مل گیا تھا جبکہ وہ محمود کے ہمراہ اُس کی اِس مہم میں تھا جو اُس نے کشمیر پر اختیار کی۔

کشمیر کا جغرافیہ قدیم صفحہ 98 تا 110: کشمیر کے راستوں کا ذکر کرتے ہوئے درّہ پیر پنجال، پشیان ناد، بہرام گلا، رتن پیر نامی درّہ کا ذکر آتا ہے۔ درّہ توش میدان، کارکوٹ درنگ وغیرہ کا بھی ذکر آتا ہے۔ صفحہ 11 درّہ توش میدان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس راستہ توش میدان کی تاریخ واہمیت کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ دو مختلف موقع پر اس طرف سے

Marfat.com

کشمیر پر چڑھائی کی گئی۔ قبل ازیں ہم محمود غزنوی کے اس حملہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو شائد اُس نے 1021ء میں کیا تھا اور جس کے ہمراہ البیرونی بھی تھا۔ جس کی بدولت ہمیں بہت سی قابل قدر واقفیت حاصل ہوئی ہے۔ ہندوؤں کے زمانہ میں یہ اپنی قسم کا سخت ترین حملہ تھا لیکن کچھ تو بے وقت برفباری اور کچھ قلعہ لوہر کا اچھی طرح بچاؤ کرنے سے اس وقت اس میں ناکامی ہوئی۔ اس کے بعد جب 1814ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اسی راستے سے کشمیر پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی چنداں کامیابی نہ ہوئی۔ سکھ فوج کے جس حصہ کا وہ خود سپہ سالار تھا وہ بحفاظت توش میدان کی سطح مرتفع تک پہنچ گئی۔ جہاں بُرجوں کے قریب افغان محافظ متعین تھے۔ لیکن کچھ تو خود کو سامانِ رسد نہ ملنے اور فوج کا کچھ حصہ براستہ پیر پنجال سے کوچ کر رہا تھا۔ شکست ملنے کی خبر آنے سے یہ فوج پسپا ہوئی اور بالآخر لورین کے تنگ کوہی درّوں میں سے نادم ہو کر بھاگ نکلی۔

تاریخِ فرشتہ مصنفہ محمد قاسم فرشتہ مترجمہ عبدالغنی خواجہ ایم اے۔ صفحہ 127 پر لکھتا ہے:

412ھ میں سلطان محمود غزنوی نے اپنی عنانِ فتح کو کشمیر کی طرف موڑا اور نواح کشمیر میں پہنچ کر ''لوہ کوٹ'' کے قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ ایک مہینے تک رہا۔ یہ قلعہ بہت مضبوط تھا۔ اس لیے محمود اپنی تمام کوششوں کے باوجود اسے فتح نہ کر سکا۔ یہ عالم دیکھ کر اس نے لوہ کوٹ کی تسخیر کا خیال ترک کیا اور لاہور کی طرف چل پڑا۔ تاریخِ جموں مصنفہ مولوی حشمت اللہ خان لکھنوی صفحہ 67

راجہ دھیان سنگھ کو ملک چھبال راجہ سلطان خان کی گرفتاری کے بعد مل چکا تھا۔ اب مُلک پونچھ بھی بااقرار نوکری پلٹن عطا ہوا۔ راجہ دھیان سنگھ نے دیوان کشن گوپال کو مہاراجہ گلاب سنگھ سے لے کر حاکم پُونچھ مقرر کیا۔ اس زمانے میں ایک شخص شمس نامی نے پونچھ میں شورش برپا کی اور رفتہ رفتہ تمام علاقہ اس کے ساتھ مل گیا۔ مگر میاں بشنا نے پُونچھ کے قلعہ کے اوپر راجہ دھیان سنگھ کا جھنڈا بدستور قائم رکھا۔ آخر کار مہاراجہ گلاب سنگھ کی امداد سے شمس مارا گیا اور یہ فتنہ فرو ہوا اس میں وزیر زورآور سنگھ کلہوریہ نے بڑا امتیاز دکھایا تھا۔

Marfat.com

گلاب نامہ مصنفہ دیوان کرپارام وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر

فارسی سے انگریزی ترجمہ پروفیسر سکھدیو سنگھ چاڑک

(صفحہ 156، باب 31)

ترجمہ نوٹ نمبر 1: قدیم زمانہ میں ریاست پونچھ دریائے پونچھ توی اور اس کے معاونوں کے درمیان واقع تھی۔ شمال میں کوہِ پیر پنجال، مغرب میں دریائے جہلم، جنوب میں میدانوں اور مشرق میں راجوری کے درمیان واقع تھی۔ اس ریاست کا قدیم نام پرنوتس تھا۔ جس سے پونچھ کا لفظ نکلا ہے۔ اس ریاست کا قدیم دارالخلافہ قصبہ پونچھ کے شمال مشرق میں لوہور کے مقام پر تھا جسے آج کل لوہرین کہتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں اس سارے علاقہ میں عظیم کھش خاندان آباد تھا۔ اس لیے راجوری اور لوہر کے راجگان ''کھش راجگان'' کہلاتے تھے۔ بعد میں داراوہ ابھیسار کا جنوبی حصہ چھبوں نے فتح کرلیا۔ جنہوں نے ریاست بھمبر اور کھڑی کھڑیالی کی بنیاد رکھی۔ تب سے تمام علاقہ کو چھبال کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اس علاقہ کا اصلی نام غالباً پرنوتس تھا۔ لیکن راج ترنگی کے مطابق ریاست کا نام لوہر تھا۔ جو کہ 1586ء میں اکبر کی کشمیر کی فتح تک جاری رہا۔

ریاست لوہر کی بنیاد مقامی معمولی سردار نارا نے 830ق م میں رکھی جو کہ کھش خاندان سے تھا۔ لوہر یا پونچھ ریاست کچھ عرصہ کے لیے قابل کے ہندو شاہی حکمرانوں کے ماتحت رہی۔ مسلمان حکمران خاندان کا بانی مان سنگھ راٹھور آف خاندانِ جودھپور تھا۔ اُس کے بیٹے سرجن سنگھ نے اسلام قبول کر کے اپنا نام سراج الدین خان رکھا۔ جہانگیر کے عہدِ حکومت (1605ء تا 1627ء) میں وہ پونچھ آیا اور یہاں کا چوہدری بن گیا۔ بعد میں شہنشاہ نے اُسے پونچھ کا راجہ مقرر کیا۔

Marfat.com

پونچھ تاریخ و ثقافت کے آئینے میں

(مصنفہ خوش دیو مینی)

حصہ اوّل	:	پہاڑی ہندو راجے	850ءتا1452ء
حصہ دوم	:	مسلمان دورِ حکومت	1452ءتا1819ء
آپ راجی کا زمانہ	:		1792ءتا1850ء
حصہ سوم	:	ڈوگرہ دورِ حکومت	1850ءتا1947ء

(تاریخِ پونچھ حصہ سوم بر صفحہ 612تا613)

اس طرح مسلمان دورِ حکومت میں یعنی 1594ء تا 1819ء تک پونچھ کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم تھا یعنی مشرقی حصہ جس پر وادی پنج سراں کے جاگیر دار حکومت کرتے تھے اور باقی کا علاقہ پونچھ جس پر راٹھور مسلمان خاندان کی عملداری تھی۔ یہ سلسلہ کم و بیش 1819ء تک چلتا رہا۔ لیکن اس سال کشمیر پر حملے کے وقت مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وادی کشمیر پنج سراں و ناڑ کے حکمران زبردست خان اور پونچھ کے گوجر حکمران میر باز کو ہرا کر سارے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ سلسلہ 1850ء تک قائم رہا۔ 1850ء میں ایک معاہدہ کے تحت لاہور کی انگریز حکومت کی طرف سے پونچھ راجہ دھیان سنگھ کے فرزند راجہ موتی سنگھ کو عطا ہوا اور ایک ریاست کا وجود عمل میں آیا۔

آپ راجی کے عنوان سے کوش دیو مینی صفحہ 332 پر لکھتے ہیں:

اس طرح انیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں اندرونی خلفشار اور بدنظمی کے باعث پونچھ کی ریاست کئی حصوں میں بٹ چکی تھی۔ یہاں ملدیال، سُدھن، ڈولی، تھکیال، فیروزال، ڈومال، راٹھور، گکھڑ، ڈھونڈ وغیرہ قبائل نے اپنی اپنی حکومت قائم کر لی تھی جو کسی دوسرے کے تابع فرمان نہ تھے۔ علاقہ تھکیالہ کو تھکیال اور ڈومال وغیرہ قبیلوں نے مساوی حصوں میں بانٹ لیا تھا۔ تحصیل مہینڈر کا زیریں علاقہ درّہ شیر خان، سہڑہ، بٹل، منڈھول، منکوٹ وغیرہ پر ڈولی قابض ہو

Marfat.com

گئے تھے۔شمالی مینڈھر پر فیروزال، گکھڑ اور گوجر اقوام نے قبضہ کرلیا تھا۔سُرن کے علاقہ پر گوجر سرداراور چوہدری دندناتے پھرتے تھےاور علاقہ منڈی کے 24 گاؤں پر کشمیری خواجگان کا اقتدار ہوگیا تھا۔

Marfat.com

تاریخ ڈوگرہ دیس مصنفہ دیواں نرسنگداس نرگس (برصفحہ 325 تا 326)

ریاست پونچھ

ایک اندازے کے مطابق پونچھ پر پانچ سو سالوں کے قریب مسلمانوں نے حکومت کی اور اٹھارویں صدی کے وسط میں پونچھ کا سارا علاقہ مختلف اقوام نے حصے بخرے کرلیا اور دیہات میں سُدھن، ڈولی، ملدیال، تھکیال، راٹھور، گکھڑ اور ڈھونڈ مسلمان اپنے اپنے علاقے پر قابض ہوگئے۔ چنانچہ تھکیالہ کو تھکیال اور ڈومال مسلم راجپوتوں نے مساوی بانٹ لیا۔ تحصیل مہینڈھر کے زیریں علاقے پر ڈولی قابض ہوگئے اور شمالی حصہ میں پیروزال اور گوجر قوموں نے اپنی طاقت مضبوط کرلی۔ سوہرن کے علاقہ پر گوجر اور علاقہ منڈی کے 24 دیہات پر کاشمیری مسلمانوں کا اقتدار ہوگیا۔

تاریخ اقوامِ پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوقؔ (برصفحہ 33 تا 34)

باب اوّل:

پونچھ کا موجودہ حکمران خاندان اور اُس کے سیاسی و تاریخی حالات

ڈوگرہ حکومت سے قبل پونچھ کی قدیم حکومتوں اور ''آپ راجی'' کے زمانہ کی کچھ کیفیت

علاقہ پونچھ ایک نہایت ہی سرسبز و شاداب پہاڑی خطہ اور خوشنما وادی ہے جو سلسلہ ہمالیہ کے عظیم الشان پہاڑ پیر پنجال کے دامن میں اپنے گوناگوں قدرتی مناظر کے باعث مشہور ہے۔ یہ علاقہ کشمیر کے عین جنوبی محاذ پر واقع ہے۔ جس کا رقبہ 1600 مربع میل اور آبادی تین لاکھ ستاسی ہزار نفوس پر مشتمل و منقسم ہے۔ اس خطہ میں پچانوے چھیانوے فی صد مسلمان، تین یا اڑھائی فی صد ہندو، ایک یا ڈیڑھ فی صد سکھ آبادی ہے۔

اس محدود خطہ پر بمثل دیگر ممالک کے آج تک کے مختلف حکومتیں مسلط و فرمانروا رہ چکی ہیں۔ عرصہ دراز تک اولاً ہندو حکمران تھے۔ پھر جب کشمیر میں مسلمانوں کا عمل دخل ہوا تو یہ ان کے

Marfat.com

زیرِ اقتدار آ گیا۔ قریباً پانچ سو سال تک یہاں اسلامی حکومت رہی۔ راجہ رستم خان کی وفات کے بعد سلطنت میں انحطاط و تنزل ہونا شروع ہوا۔ جب اٹھارہویں صدی کی ابتداء میں اندرونی بدنظمیوں کے باعث پونچھ کی مرکزی حکومت کا اقتدار جاتا رہا تو دیہات و احصار میں ملدیال، سُدھن، ڈُلی، تھکیال، فیروزال، راٹھور، گکھڑ، ڈھونڈ وغیرہ قوموں نے حصے بخرے کر لیے۔ علاقہ تھکیالہ کو تھکیال اور ڈومال وغیرہ اقوام نے مساوی حصوں میں تقسیم کرلیا۔ تحصیل مہنڈر کا زیریں علاقہ درّہ شیر کان، سہڑہ، بٹل، منڈھول، بلنوئی، منکوٹ وغیرہ پر ڈُلی قابض ہو گئے اور شمالی علاقہ میں پیروزال اور گوجر اقوام دندناتی رہیں۔ سوہرن کے علاقے پر گوجر اور علاقہ منڈی کے 24 گاؤں پر کشمیری خواجگان، شعیہ وسنی کا اقتدار قائم ہو گیا۔ اسی طرح تحصیل سدھنوتی میں سُدھن اور بدھن قوم کے مختلف قبائل متصرف ہو گئے۔ علاقہ باغ کا وہ حصہ جو حدود کشمیر سے ملحق ،کوہالہ اور چکار اور متصل واقع ہے۔ ڈھونڈ خاندان کے سرداروں اور نمبرداروں نے بانٹ لیا۔ باقی علاقے پر تیزیال، ملدیال وغیرہ مقدم بن گئے۔ صدر پونچھ پر علاقہ کھوئہ سے دیگوار تک چودھریاں سدھرون کی راجگی قائم ہو گئی۔ پونچھ کے صدر مقام اور اِردگرد کے نزدیک دیہاتوں پر اُن دنوں شمس خان ملدیال راجہ تھا۔ اس عجیب وغریب و بے ترتیب حکومت کو پونچھ میں ''آپ راجی کا زمانہ'' کہا جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر گاؤں متعدد راجے اور ہر گھر میں کئی خود ساختہ مقدم تھے۔ لوٹ مار ان مختلف قبائل کا معمولی شُغل تھا۔ خانہ جنگیوں اور باہمی فسادات میں اور باہمی آویزشوں میں ان کی بسر اوقات ہوتی تھی۔

تاریخی کتب سے اقتباسات درج کرنے کا یہ مقصد ہے کہ قارئین کرام کو مختلف معلومات، مختلف ازمنہ کے مسلمان اور ہندو تاریخ نویسوں کے حوالہ سے معلوم ہو سکیں اور پُونچھ کی تاریخ کو بے لاگ طریقہ سے بغیر کسی تعصب وطرفداری کے پیش کیا جاسکے۔ یہاں حالات جیسے گزرے ہیں پیش کئے جاسکیں۔ راقم الحروف نے درج بالا کتب کے علاوہ کشمیر پر بے شمار کتابیں، سفرنامے وغیرہ پڑھے ہیں جن میں متعدد بار پُونچھ کا ذکر آیا ہے۔ جس سے علاقہ پُونچھ کے حدود

Marfat.com

اربعہ، انتظامی علاقوں ہندو، مسلمان اور ڈوگرہ حکمرانوں کے سلسلہ میں معلومات بہم پہنچتی ہیں۔

''ریاست پونچھ تاریخ وثقافت کے آئینہ میں'' کے فاضل مصنف خوش دیو مینی نے بڑی عرق ریزی سے مختلف ادوار کے حالات قلمبند کیے ہیں۔انہوں نے اپنی کتاب کے حصہ اول میں پہاڑی ہندو راجے کے عنوان سے 850ء تا 1452ء کے راجاؤں کے حالات وواقعات درج کئے ہیں۔اس کے مطابق ہندوؤں کے زمانے میں پُونچھ کی سرحدیں بڑھتی اور سکوتی رہی ہیں۔کبھی کشمیر کے راجاؤں نے پونچھ پر قبضہ کرلیا جیسا کہ راجہ للتادتیہ کے وقت ملکی سرحدیں کشمیر سے باہر دور دور تک پھیل گئیں۔کبھی پُونچھ کے کھش خاندان نے کشمیر پر قبضہ کر کے حکمرانی کی۔ کبھی راجوری کے حکمرانوں نے پُونچھ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔کبھی پنجاب کے گکھڑ حکمرانوں نے پیر پنجال تک کا علاقہ اپنے قبضہ میں کرلیا۔کبھی سلطان زین العابدین بڈشاہ نے گھکوں کی مدد سے دہلی کے حکمرانوں کی نیندیں خراب کیں۔کبھی پونچھ کی مرکزی حکومت کے کمزور ہونے پر مختلف اقوام چب، جرال، فیروزال، راٹھور، ملدیال، سُدھن وغیرہ نے گرد ونواح میں اپنی حکومتیں قائم کیں اور آپ راجی کا دور دورہ ہوا۔

مصنف موصوف نے اپنی تاریخ کے حصہ دوم مسلمان دورِ حکومت میں 1452ء تا 1819ء میں کشمیر اور پونچھ کے مسلمان فرمانرواؤں کے دوران پونچھ کے حالات تحریر کیے ہیں۔اس طرح انہوں نے سلطان سراج الدین راٹھور سے پہلے بھی ریاست پونچھ میں مسلمان حکمرانوں کے اثر ورسوخ کا پتہ دیا ہے۔تاہم انہوں نے لکھا ہے کہ مشہور بادشاہ نورالدین جہانگیر کے وقت 1594ء میں سلطان سراج الدین خان کو پونچھ کی حکومت عطا ہوئی۔ چنانچہ راٹھور راجگان پونچھ کا دورِ حکومت بذیل ہے۔

نمبر شمار	نام راجہ	عرصہ
ا۔	راجہ سراج الدین خان	1594ء تا 1645ء
۲۔	راجہ فتح محمد خان	1646ء تا 1700

Marfat.com

۳۔ راجہ عبدالرزاق خان 1701ء تا 1747ء

۴۔ اس کے بعد وزیر لطیف اللہ ترکھان نے پونچھ کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ صوبیدار کشمیر کی مدد سے راجہ بقا محمد خان سدھرونی جو راٹھور خاندان کی شاخ خورد سے تھا کی ہمراہی میں راجہ اسلام یار خان نے وزیر لطیف اللہ کو قتل کیا اور خود گیارہ سال تک حکومت کی۔

۵۔ راجہ رستم خان والئی رستم نگر 1760ء تا 1787ء

۶۔ راجہ شہباز خان راٹھور 1787ء تا 1792ء

۷۔ راجہ خان بہادر خان راٹھور 1792ء تا 1798ء

۸۔ راجہ شیر باز خان 1804ء تا 1808

۹۔ راجہ امیر خان گوجر 1798ء تا 1803ء

۱۰۔ راجہ میر باز گوجر 1808ء تا 1819ء

1798ء میں وزیرِ روح اللہ سانگو گوجر نے سازش کر کے راجہ خان بہادر خان کو صوبہ کشمیر عبداللہ خان الکوزیئی کے ذریعے زہر دے کر مروا ڈالا اور اپنے بیٹے امیر خان کو تخت پر بٹھا کر حکومت شروع کی۔ بعد ازاں راجہ شیر باز خان راٹھور شاخ سدھرون نے پونچھ پر قبضہ کر کے 1804ء تا 1808ء حکومت کی۔ وزیر روح اللہ نے دوبارہ حکومت پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے امیر خان کو سربراہ بنایا۔ اُس کے مرنے کے بعد 1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وزیر روح اللہ کے پوتے میر باز سے حکومت چھین لی۔ راجہ امیر خان اور میر باز گوجر سانگو نے صرف اکیس سال حکومت کی۔ اس طرح پونچھ مسلمانِ دورِ حکومت کا خاتمہ ہوا۔

راٹھور خاندان کی سُدھرون شاخ کے راجے: راجہ فتح محمد خان والئے پونچھ نے اپنے بڑے بیٹے راجہ عبدالرزاق خان کو والی مقرر کر کے ملکی انتظام سپرد کر دیا۔ اپنے دوسرے بیٹے محمد معظم خان کو علاقہ سُدھرون دے دیا۔ اس کے بعد میں علاقہ سُدھرون کے ذیل حکمران ہوئے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام راجہ	عرصہ
۱۔	راجہ محمد معظم خان راٹھور	1677ء تا 1716ء
۲۔	راجہ بقا محمد خان راٹھور	1717ء تا 1752ء
۳۔	راجہ عظمت اللہ خان	1753ء تا 1792ء
۴۔	راجہ شیر باز خان	1792ء تا 1841ء
۵۔	مہاراجہ گلاب سنگھ کا قبضہ	
	راجہ شیر باز خان کی گرفتاری وغیرہ	1846ء
۶۔	راجہ سرانداز خان	1846ء تا 1878ء
۷۔	راجہ افراسیاب خان	1878ء تا 1901
۸۔	راجہ غلام محی الدین خان جاگیردار	1909ء تا 1934
۹۔	راجہ محمد عنائت اللہ خان جاگیردار	1935ء تا ....

پونچھ میں مسلمان حکمرانوں کا ذکر کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ راجی اور اُس کے بعد کے حالات و واقعات سرسری طور پر درج کر دیئے جائیں تاکہ پونچھ کی تاریخ سمجھنے میں مدد مل سکے۔ بلکہ آپ راجی سے قبل جن قوموں نے گرد و نواح میں حکومتیں کیں اور علاقہ پونچھ کو اپنے زیرِ نگیں کرنے کے لیے جولانیاں کیں اُن کا ذکر کر دیا جائے تاکہ اس علاقہ کے حالات بخوبی سمجھے جا سکیں۔

Marfat.com

جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں اور حکمران قومیں

یوں تو عہدنامہ امرتسر 16 مارچ 1846ء کے وقت جموں وکشمیر میں بائیس چھوٹی بڑی ریاستیں اجاگیریں تھیں۔ جن کا حال مصنف تاریخ ڈوگرہ دیس نے کیا ہے اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے یکے بعد دیگرے ان سب پر قبضہ کر کے ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد ڈالی۔ بسوہلی، بھمبر، راجوری، مظفر آباد، پونچھ وغیرہ تھیں۔ جموں کے راجہ رنجیت دیو کے دورِ حکمرانی میں علاقہ چھبال، کوٹلی، پونچھ وغیرہ جموں کے ماتحت بھی ہوئے اور پھر آزاد بھی ہوئے۔ ہندوؤں کے بعد مختلف مسلمان قوموں نے ان علاقوں پر قبضے کیے مثلاً پنجاب کے گکھڑ حکمرانوں نے میر پور، کوٹلی، پونچھ وغیرہ علاقہ پیر پنجال تک اپنے قبضہ میں رکھا۔ یہاں تک کہ کشمیر کے ہردلعزیز بادشاہ سلطان زین العابدین نے گکھڑوں کی مدد سے دہلی کی سلطنت کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ راجوری کے جرال حکمران راجہ کرم اللہ خان نے مُغلیہ دورِ حکومت میں علاقہ چھبال، کوٹلی، پونچھ وغیرہ پر قبضہ جمالیا تھا۔ سکھوں کے وقت بھمبر کے آخری چب حکمران راجہ سلطان خان نے بھی کوٹلی پونچھ وغیرہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ مظفر آباد کے بمبہ اور کھکھا راجگان نے قریبی علاقوں پر قبضہ کی کوشش کی۔ لہٰذا اس علاقہ کی تاریخ سمجھنے کے لیے پہاڑی ریاستوں کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ریاست بھمبر: بھمبر کا موجودہ شہر ضلع گجرات پاکستان کے شمالی مغرب پہاڑ کے دامن میں آباد ہے۔ جب یہاں تھکیال راجہ سری پت کی حکومت تھی۔ تو کانگڑہ کے راجہ پرتاب چند کٹوچ کا بیٹا راجہ نرائن چند کٹوچ اپنے چاروں بیٹوں چب چند، دُھرو چند، امبو چند اور اُجی چند کو لے کر چند نوکروں کے ساتھ کوہستانی جموں کی نچلی وادیوں سے ہوتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُس وقت جموں میں راجہ مال دیو حکومت کرتا تھا۔

Marfat.com

چندر بنسی خاندان راجہ بھومی چند کی 234 ویں پشت میں راجہ سُشرم چند ہوا ہے۔ جو مہابھارت کی جنگ میں ارجن کے ہاتھوں مارا گیا۔ راجہ سُشرم چند 204 پشت بعد راجہ پھمن چند ہوا۔ جس کے دو بیٹے راجہ پدم چند اور راجہ پورب چند ہوئے۔ راجہ پدم چند کی سولہویں پشت میں راجہ میگھ چند کٹوچ کانگڑہ میں ہوا۔ اس میگھ چند کے چار بیٹے ہری چند، کرم چند، پرتاب چند اور پراک چند ہوئے۔ تیسرے بیٹے راجہ پرتاب چند کے فرزند راجہ نارائن چند نے اپنے وطن کانگڑہ کو ترک کر کے بھمبر قصبہ سے چار میل مشرق کی طرف موضع تحلورہ میں پہنچ کر مسافرون کی طرح پڑاؤ ڈالا اور اپنے کنبہ سمیت غریب الوطنی کی زندگی بسر کرنے لگا۔

ایک دن راجہ نارائن چند نے اپنے ایک ملازم کو قیمتی زیور دے کر تھکیال راجدھانی میں بھیجا۔ تا کہ وہ سامان خوراک وغیرہ لے آئے مگر زیور کی قیمت نہ دے سکے اور رپورٹ راجہ سری پت کے ہاں کردی کہ ایک مسافر بڑا قیمتی زیور فروخت کر رہا ہے۔ جو آپ کے سوا کوئی نہیں خرید سکتا۔ راجہ تھکیال نے ملازم کو بُلایا اور حسب نسب پوچھ کر زیور خرید لیا اور اُسے تاکید کی کہ اپنے راجہ نارائن چند کو یہ پیغام دے کہ راجہ اُس سے ملنا چاہتا ہے۔ چنانچہ راجہ سری پت اور راجہ نارائن چند کی ملاقات کے بعد کٹوچ راجہ تھکیال راجہ کے ہاں مہمان کے طور پر رہنے لگا۔ راجہ سری پت کی اکلوتی بیٹی کی شادی راجہ نارائن چند کے بڑے لڑکے چب چند سے دھوم دھام سے ہوئی اور راجہ سری پت نے اپنی بیٹی کو جہیز میں بہت سی جائیداد اور چند دیہات دیئے۔ شادی کے عین بعد راجہ نارائن مر گیا اُس کے بیٹے چب واپس وطن جانے کے بجائے مستقل رہائش اختیار کر لیا اور اپنے پُرانے وطن کے نام پر ایک گاؤں کانگڑہ آباد کیا۔ جہیز میں حاصل کیے گئے دیہات کو جاگیر بنایا اور رانی تھکیال کے ہمراہ حکومت کرنے لگا۔ راجہ سری پت کی وفات کے بعد اس کے رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود چب چند نے اپنے سُسر کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔ تھکیالوں نے راجہ چب چند کی اطاعت قبول کر لی اور اُسے ریاست کا واحد مالک قرار دیا گیا۔ تھکیال راجہ پروہتوں کو اپنا پروہت تسلیم کر لیا۔ اس طرح چب چند کے نام پر چب قوم کی بنیاد پڑی۔

Marfat.com

راجہ دھرم چند: چب چند کا راجہ کلس چند اُس کا راجہ روپال چند۔ اُس کا راجہ ابھان چند۔ اُس کا بھیری چند، اُس کا شانتی چند اور اُس کا راجہ گوجا چند یکے بعد دیگرے راجے ہوئے۔ راجہ گوجا چند کا بیٹا دھرم چند ہوا۔ اُس وقت دہلی میں ابراہیم لودھی حکمران تھا۔ جو ایک مہلک پھوڑے کی بیماری میں مبتلا تھا۔ راجہ دھرم چند نے پھوڑے کا علاج کیا۔ راجہ دھرم چند شاہی مہمان کے طور پر دہلی میں رہنے لگا۔ جب اُسے اپنے وطن اور تخت کی یاد آئی تو بادشاہ نے واپس بھیجنے سے انکار کر دیا۔ راجہ دھرم چند نے کوشش کی لیکن بادشاہ دہلی نے کہا کہ تمہاری شادی کا یہاں ہی بندوبست کیا جا رہا ہے۔ آخر ایک دن بادشاہ نے اپنے دربار میں بُلا کر اپنے ایک امیر کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا۔ اور چند دنوں کے بعد راجہ دھرم چند کو راجہ شاداب خان نومسلم کا نام دے کر اپنے سردار کی بیٹی سے شادی بھی کر دی۔ انہیں ایک محل رہنے کے لیے دیا گیا۔ بادشاہ نے ہیبت خان قندھاری کو اُس کی نگرانی سونپ دی۔

رانی تھکیال کا خط: پانچ سات سال گذر گئے راجہ کی مسلمان بیگم سے دو لڑکے بھی پیدا ہوئے۔ راجہ کو باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ سیر و شکار کو جاتے وقت ہیبت خان قندھاری ساتھ ہوتا تھا۔ اِدھر رانی تھکیال بہت پریشان تھی۔ اُس کے دو بیٹے تھے۔ لیکن کوئی بھی دہلی جا کر باپ کا پتہ کرنے کے قابل نہ تھا۔ ایک دن رانی نے راجہ کے بچپن کے دوست تیلی کو بُلایا۔ جو اپنی سریلی آواز چنکارہ بجا کر راجہ کو سنایا کرتا تھا اور اُسے خط دے کر دہلی روانہ کیا۔ اُس نے محل کے نزدیک چنکارہ بجایا تو دھرم چند چونک اُٹھا وہ چنکارہ سننے جھروکے میں آیا تو تیلی کی نظر اُس پر پڑ گئی۔ تیلی موقعہ پا کر محل میں پہنچ آیا۔ راجہ نے اُسے کمرے میں چھپا دیا۔ راجہ کو رانی کی دردناک چٹھی دی۔ راجہ نے تیلی کو کہا کہ تم صبح آنکھ بچا کر نکل جاؤ میں شکار کے بہانے باہر آؤں گا اور اس طرح ہم فرار ہو جائیں گے۔

راجہ دھرم چند کا فرار اور قتل: دوسرے روز راجہ دھرم چند نے شکار کی تیاری کی۔ ہیبت خان

Marfat.com

قندھاری کسی دوسرے کام پر مامور تھا۔ شکار کھیلتے ہوئے سپاہی دور ہو گئے اور راجہ اپنے کالے کُتے اور تیلی کے ساتھ وطن کی طرف روانہ ہوا۔ پندرہ دن کی مسافت کا راستہ سات دن میں طے کر کے اپنی سرحد میں داخل ہو رہے تھے کہ پیچھے سے ہیبت خان قندھار کی سرکردگی میں شاہی دستہ پہنچ گیا۔ ہیبت خان قندھاری نے کہا کہ راجپوت کا یہ شیوہ نہیں کہ کسی کی لڑکی کو بیاہ کر چھوڑ جائے۔ راجہ یہ سُن کا ٹھہر گیا اور گھوڑا پیچھے موڑ کر مقابلے میں آ کھڑا ہوا۔ پھر کیا۔ پھر کہا تم دُور سے آئے ہو۔ پہلا وار کرنا تمہارا حق ہے۔ چنانچہ وار ہیبت خان قندھاری نے کیا۔ لیکن اُسی وقت راجہ دھرم کی تلوار بھی حرکت میں آ چکی تھی۔ بیک وقت دونوں کی تلواریں ایک دوسرے کی گردن کو کاٹ کر پار ہو گئیں۔ راجہ کا سر کٹ کر زمین پر آ گرا تو قندھاری کا سر لٹکتا رہا۔ ہیبت خان قندھاری کا گھوڑا دہلی کی طرف دوڑنے لگا اور راجہ کا گھوڑا بغیر سر کے راجدھانی بھمبر کی طرف دوڑنے لگا۔ موضع فتح پور ہرانی کے پاس قندھاری کا جسم گھوڑے پر سے گر پڑا۔ وہاں اس کی خانقاہ بنی جو پیر قندھاری کے نام سے مشہور ہے۔ جب راجہ کا گھوڑا سر کے بغیر جسم کو اُٹھائے محلات کے پاس پہنچا تو محل کے سامنے راجہ کی لاش بھی گھوڑے سے گر پڑی۔ رانی نے سر پیٹ لیا۔ لوگ اکٹھے ہوئے۔ دفنانے کی تیاری ہوئی۔ اسی دوران شاہی دستہ بھمبر پہنچ چکا تھا۔ جس نے زور دیا کہ راجہ اسلام قبول کر چکا ہے۔ اس لیے اُس کی لاش کو دفنایا جائے گا۔ سر کی تلاش میں کالے کُتے نے مدد کی۔ جس نے سر گرتے ہی ریت میں دبا دیا تھا۔ آخر شاہی دستہ نے راجہ کی لاش کو دفنا دیا اور اہلِ اسلام کے مطابق رسُومات ادا ہوئی۔

مؤلف تاریخ چھبال میجر اسنگھ کے مطابق رانی تھکیال راجہ کے غم میں افسردہ رہنے لگی اور راجہ کی دائمی جدائی برداشت نہ کر سکی اور ایک دن راجہ کی قبر پر جا کر دُعا کی کہ مجھے اپنے پاس بلا لو۔ چنانچہ زمین شق ہوئی اور رانی اُس میں چلی گئی۔

راجہ اور رانی کا مزار بھمبر سے پانچ میل پہاڑی پر واقع ہے۔ جسے آدمی ڈھک کہتے ہیں۔ مزار مربع شکل کا ایک چبُوترہ ہے۔ جو پتھروں اور کچی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ مُدت تک

Marfat.com

ہندو اور مسلمان اپنے بچوں کی مُوتراشی اسی جگہ کرتے رہے۔ ہندو اسے سیدھ شادی اور مسلمان باوا شادی شہید" کہتے ہیں۔ مزار کے پاس محلات کے نشانات کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ راجہ اور رانی کے مزار پر دُور دُور سے چب راجپوت و دیگر اقوام منتیں مانتے ہیں۔ بکرا ذبح کرنے کی رسم ہے۔ اب تک چب راجپوتوں میں شادی بیاہ کے موقعہ پر تیلی اور کالے کُتے کو روٹی دینے کا رواج ہے۔ مدتوں تک ہندو اور مسلمان چب راجپوتوں کی بیاہ شادیاں آپس میں ہوتی رہیں۔ آہستہ آہستہ اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ بیاہ شادیوں کا سلسلہ راجہ گھنی سے لے کر راجہ سلطان خان تک جاری رہا جبکہ مسلمان راجپوتوں نے آپس میں شادیاں شروع کیں۔

راجہ بھُوپ چند: راجہ دھرم چند کی وفات کے بعد اُس کا بڑا بیٹا راجہ بھوپ چند ریاست کا وارث قرار دیا گیا۔ راجہ دھرم چند کے دو بیٹے بھوپ چند اور روپ چند ہندو رانی تھکیال سے اور دو بیٹے مُل خان اور گُل محمد خان مسلم بیگم سے تھے۔ جس کی وجہ سے گدی کا تنازعہ پیدا ہو گیا۔ ریاست بھمبر دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔ مشرقی حصہ راجہ بھوپ چند اور مغربی حصہ راجہ مُل خان کو مل گیا۔ گل محمد خان نے مُل خان سے اپنا حصہ علیحدہ کر لیا اور گڑھی کھاریاں میں سکونت اختیار کی۔ روپ چند راجہ بھوپ چند سے حصہ لے کر برِھنگ میں آباد ہو گیا۔ راجہ بھوپ خان نے اپنے نام پر بھُوپ شہر آباد کیا۔ جو بعد میں بگڑ کر بھمبر ہو گیا۔ ریاست جموں و کشمیر میں بھمبر ضلع میرپور کا تحصیل ہیڈ کوارٹر تھا۔ اب اسے ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

راجہ بھوپ چند کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام گھگھی اور چھوٹے کا نام گھنی چند تھا۔ بھوپ چند کے مرنے کے بعد راجہ دھرم چند کے مسلمان بیٹوں نے باشاہ بابر کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ فیصلہ ہوا کہ بھمبر کا راجہ اس کو بنایا جائے گا جو اسلام کا پرستار ہو۔ گھنی چند کے ہندو بیوی سے تین امبو، مالو اور جوگا خورد سال تھے۔ اُنہیں گھگھی اپنے پاس لے گیا اور بنڈالہ میں جا کر رہنے لگا۔ گھنی چند نے اسلام قبول کر کے راجہ گھنی خان کے نام سے بھمبر کی راج گدی حاصل کر لی۔ اس راجہ کی مُسلم بیوی سے جو اولاد ہوئی اس سے راجگانِ بھمبر ہوئے۔ گھگھی کی اولاد انبڑیالہ اور بٹالہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

راجہ اسمٰعیل خان: راجہ گھنی خان کے بعد راجہ جمشید خان بھمبر کا حکمران ہوا۔ اُس کا راجہ ظفر خان۔ اُس کا راجہ شاہ محمد خان، اُس کا راجہ لاو خان اور اُس کا راجہ اسمٰعیل خان ہوا۔ گھنی خان سے اسمٰعیل خان تک تمام راجے شاہانِ مغلیہ کے باجگوار رہوئے۔ اسمٰعیل خان اورنگزیب عالمگیر مغل شہنشاہ کے وقت بھمبر کا راجہ تھا۔ اکبر کے وقت دو ہندو اوتم چند اور برمانند بھمبر میں آباد ہوئے۔ انہیں مہتہ کا خطاب دیا گیا۔ راجہ اسمٰعیل خان کے وقت دہلی میں مہتہ خاندان کا ایک شخص گلاب رائے اورنگزیب کا میر منشی تھا۔ گھر آئے ہوئے گجرات کے نورنگ رائے نے قتل کر دیا۔ اورنگزیب نے نورنگ رائے کو گرفتار کرنے کا حکم دیا لیکن راجہ اسمٰعیل نے اس پر عمل نہ کیا۔ چنانچہ شاہی فوج نے بھمبر پر حملہ کر کے راجہ اور نورنگ رائے کو قید کر کے دہلی پہنچایا۔ راجہ اسمٰعیل خان نے معافی مانگ لی اور سلامت بھمبر آیا۔ نورنگ رائے کو قتل کر دیا گیا۔

راجہ نعیم خان: راجہ اسمٰعیل خان سے راجہ نعیم خان تک راجہ چوک جنت خان، راجہ رحمت اللہ خان، راجہ کریم اللہ خان، راجہ شیر صفدر خان اور راجہ ماچھی خان پانچ راجے یکے بعد دیگرے بھمبر کی حکمرانی کرتے رہے۔ راجہ اسمٰعیل خان کی چھٹی پشت میں راجہ نعیم خان جب بھمبر کا راجہ ہوا تو اس وقت راجہ رنجیت دیو کا شہرہ عام تھا۔ دہلی کے تخت پر محمد شاہ مکین تھا۔ راجہ نعیم خان نے اپنے بزرگ راجہ اسمٰعیل خان کی بے عزتی کا خیال کر کے گلاب رائے مقتول کے خاندان کے مہتہ شیل رام کی تمام جائیداد ضبط کر لی۔ آخر مہتہ سنیل داس کے بحالی کے لیے اُس کے بیٹے مہتہ بہادر سنگھ کو سکھ جیون گورنر کشمیر کے مصاحب کا رُتبہ دے کر کشمیر بھیجا۔ مہتہ بہادر سنگھ راجہ رنجیت دیو کے دربار حاضر ہو کر خوشنودی حاصل کر لی اور گھر چلا آیا۔ احمد شاہ ابدالی کے حکم سے چھبال کا علاقہ رنجیت دیو سے ملحق کر لیا گیا۔ مہتہ بہادر سنگھ نے مقدمہ رنجیت دیو کے پاس دائر کیا۔ راجہ نعیم خان وفات پا گیا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلیمان خان بادشاہ بنا۔ اُس نے قتل سے برأت ظاہر کی۔ راجہ رنجیت دیو نے معافی دے کر سوجان سنگھ کو ریاست بھمبر کی وزیری دینے کے لیے سفارش کی۔ راجہ سلیمان خان 1767ء میں پانچ سال حکومت کرنے کے بعد فوت ہو گیا اور اُس کا ہونہار بیٹا راجہ سلطان خان بادشاہ بنا۔

Marfat.com

راجہ سلطان خان: راجہ سلطان خان اپنے باپ کے وزیر سوجان سنگھ کے مشورے سے حکومت کرنے لگا۔ ابتداء سے اُس نے تدبر اور محنت سے کام لیا۔ ریاست بھمبر کی سرحدیں مشرق سے برنالہ اور جنوب میں تحصیل کھاریاں، گجرات وغیرہ شامل کر لیے۔ نوشہرہ، میر پور اور کوٹلی پر بھی اپنا قبضہ جما لیا۔ ابتداء میں راجہ سلطان خان کے ایضاف کی دھوم مچ گئی۔ مہاراجہ رنجیت دیو کے مرتے ہی جموں میں ابتری پھیل گئی۔ راجہ سلطان اور دیگر راجواڑے جموں سے علیحدہ ہو گئے۔ اُس نے 1785ء میں جموں سے اپنی ریاست کا الحاق توڑ دیا اور خود مختار راجہ بن گیا۔ اسی دوران اُس نے پرلے درجے کی حسین عورت 18 سالہ حیات بیگم کو اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ حیات بیگم کار مختار بن گئی اُس کے اشارے پر کام ہوتا۔ وزیر و امیر پریشان ہو گئے۔ حیات بیگم نے وزیر سوجان سنگھ کو معزول کروا کر پنڈت کرم چند کو وزیری دلوائی۔ جو کہ برائے نام تھا۔ اصل انتظام حیات چلاتی تھی۔ چند سال کے بعد وزیر سوجان سنگھ فرار ہو کر لاہور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس پہنچا اور سکھ فوج کی رہنمائی کر کے بھمبر پر حملہ کروایا۔ سلطان خان راجہ اگر خان جرال کے پاس راجوری گیا۔ سکھوں نے قبضہ کر کے ایک اختیار خان کو بادشاہ اور مہتہ سوجان سنگھ کو وزیر بنایا۔ راجہ سلطان خان نے حملہ کر کے راجہ اختیار خان کو قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ سوجان سنگھ نے پھر دربار لاہور میں رسائی کر کے آٹھ ہزار سکھ فوج چھبال پر حملہ کرنے کے لیے لائی۔ پیر بڈسیر پر سلطان خان کے سکھوں کو شکست فاش دی اور سکھ فوج کو تہ تیغ کروایا۔ اس پر مہاراجہ رنجیت نے کمک بھیج کر راجہ سلطان خان کو گرفتار کروا کر لاہور منگوایا۔ سلطان خان کو سات سال کی قید کے بعد رہا کیا گیا تاکہ کشمیر کی فتح میں مدد دے۔

رہائی کے بعد سلطان خان پھر اپنی محبوبہ کے اشاروں پر حکومت کرنے لگا۔ ان دنوں 1809ء میں جموں کے شاہی خاندان کا میاں گلابو (مہاراجہ گلاب سنگھ) کسی وجہ سے گھر سے ناراض ہو کر سلطان کی فوج میں بھرتی ہو گیا اور قلعہ کوٹلی میں مامور ہوا۔ بعد ازاں حیات بیگم کی طعنہ زنی پر سروس چھوڑ دی۔

Marfat.com

1813ء میں مہاراج رنجیت سنگھ نے راجہ سلطان خان کو لکھا کہ وہ خود کشمیر پر چڑھائی کر رہے ہیں۔اس لیے مدد کے لیے تیار ہو۔ جب سکھ فوجیں بھمبر پہنچیں تو راجہ بھمبر اُن کی رہنمائی کے لیے راجوری پہنچ گیا اور راجوری کے راجہ کو بدلہ لینے کے لیے ساتھ ملایا۔ چنانچہ سکھ فوج کو راستہ بھلا کر گمراہ کر دیا۔ مہاراجہ کی مہم راجگان بھمبر، راجوری اور پونچھ کی سازش سے ناکام ہوگئی۔اس لیے جب 1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر فتح کیا تو اس نے پونچھ، راجوری اور بھمبر کے راجگان کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ راجہ گلاب سنگھ نے راجوری کے راجہ اگر خان کو راجہ زبردست خان فیروزال علاقہ ناڑ فیروزالاں مہینڈر کے پاس چھپا ہوا تھا، گرفتا کیا۔ راجہ پونچھ امیر خان مر چکا تھا۔ راجہ میر باز کو گرفتار کر کے بعد ازاں صلاح کی اور راجہ سلطان خان کو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ وہ اسے بعد میں سمجھا لے گا۔ جب رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو 1822ء میں جموں کو راج تلک دیا۔ تو حکم ہوا کہ بھمبر کا نظم ونسق براہ راست لاہور کے ساتھ کرنے کے لیے راجہ سلطان خان کو گرفتار کیا جائے تو 1825ء میں راجہ سلطان خان کو جموں بُلا کر قید کر لیا گیا۔ جہاں انہوں نے وفات پائی۔

کھڑی کھڑیالی: راجہ دھرم چند (شاداب خان) کی وفات کے بعد بھمبر کی گدی کا جھگڑا اُن کے چار بیٹوں میں جو دو ہندو رانی اور دو مسلمان رانی سے تھے پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کر کے جھگڑا نپٹایا گیا۔ نالہ بھمبر حد مقرر کی گئی۔ ہندو بیٹے بھوپ چند کو گدی دی گئی اور مسلمان بیٹے راجہ مُل خان کو کھڑی کھڑیالی کا علاقہ دے دیا گیا۔ راجہ مُل خان بھمبر سے اُٹھ کر پنڈی جونجہ آ کر آباد ہوا۔ راجہ اغلش اُن کا بڑا بیٹا تھا۔ جس کی اولاد تحصیل کھاریاں ضلع گجرات چلی گئی۔ باقی وراثت پر متمکن رہے۔ اغلش خان کا راجہ ملک خان، اُس کا راجہ راول خان، اُس کا راجہ غزنی خان، اس کا راجہ مان خان، اُس کا رائے بہادر خان جو اورنگزیب عالمگیر کی وقت 85 دیہات کا تعلقہ دار تھا۔ رائے بار خان، رائے دلاور خان وغیرہ مشہور ہوئے۔ اچھے اچھے جنگی و ملکی عہدوں پر مامور رہے۔

راجہ اغلش کے بیٹے راجہ بڈھا خان کے دوسرے لڑکے سے بھمبر ریاست کا مشہور

Marfat.com

خاندان کسگمہ چلا آرہا ہے۔ اس خاندان کے رُکن اعلیٰ مشہور جاگیردار جرنیل فرمان علی خان ہوئے۔ آپ ڈوگرہ سبھا جموں کے دوسال تک پریذیڈنٹ رہے۔ آپ کے راجہ مردان علی خان کے پسران راجہ ولایت خان مہاراجہ ہری سنگھ ڈوگرہ کے خاص مصاحب اور اُس سے چھوٹے راجہ محمد افضل خان ریاست کے ہوم منسٹر کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔

کھڑی پر چب راجپوتوں کی حکومت تھی جن کا تعلق راجگان بھمبر سے تھا۔ 1810ء میں سکھوں نے کھڑی پر قبضہ کرلیا اور راجگان کو چار ہزر روپیہ کی جاگیر عطا کی۔ مہاراجہ رنجیت دیو کے وقت راجہ اصالت خان، وسیم خان راجگان بھمبر اور دیوان غلام علی خان، حیدر علی خان، گکھڑ راجگان میرپور چوکھ تھے۔

کھڑی کھڑیالی اور بھمبر علاقہ چھبال مہاراجہ رنجیب سنگھ نے جاگیر میں دے دیا۔ جس کا نظم ونسق پونچھ اور راجوری کی طرح مہاراجہ گلاب سنگھ کے سپرد تھا۔ 1846ء کے معاہدہ کے بعد مہاراجہ گلاب سنگھ علاقہ چھبال کی حکومت جواہر سنگھ پسر دھیان سنگھ کو دے دی۔ بعد میں اسے ریاست جموں وکشمیر میں شامل کرلیا گیا۔

چب قوم: چب جموں وکشمیر اور پونچھ کی ایک مشہور راجپوت قوم ہے جو راجہ چب چند والئی ریاست بھمبر کے نام سے منسوب ہے۔ چب قوم نے راجہ چب چند سے لے کر آخری راجہ سلطان خان تک صدیوں بھمبر اور گردونواح کے علاقوں پر حکومت کی۔ اس قوم کے مشہور راجگان چب چند، کلھن چند، روپال چند، اَجان چند، بھیری چند، شانتی چند، گوجا چند، دھرم چند جو مسلمان ہو کر راجہ شاداب خان المعروف شادی شہید آدھی ڈھکی بھمبر راجہ بھوپ چند جو مسلمان ہو کر بھُوم خان کہلایا۔ راجہ گھنی خان، راجہ جمشید خان، راجہ ظفر خان، راجہ شاہ محمد خان، راجہ لاو خان، راجہ اسمعیل خان، راجہ چوک جنت خان، راجہ رحمت اللہ خان، راجہ کریم اللہ خان، راجہ شیر صفدر خان، راجہ ماچھی خان، راجہ سلیمان خان اور راجہ سلطان خان۔ 1865ء میں راجہ سلطان کو جموں بُلا کر مہاراجہ گلاب سنگھ نے قید کرلیا۔ ریاست بھمبر کی خودمختار حیثیت ختم ہوگئی اور راجہ سلطان خان جیل

Marfat.com

میں ہی وفات پا گئے۔

تاریخ راجپوتان پنجاب، تاریخ چھبال، تاریخِ اقوام قلمرو جموں، پنجابی مسلمان، تاریخ نامی خاندان، تاریخ ڈوگرہ دیس اور تاریخِ اقوام پونچھ وغیرہ میں اس معزز اور بہادر و باوقار اقوام کا ذکر موجود ہے۔ گزشتہ صفحات میں راقم الحروف نے بھی مختصر تاریخ بیان کر دی ہے۔ ریاست بھمبر کے خاتمہ کے بعد ڈوگرہ حکومت میں بھی چب راجپوتوں کو جاگیریں دی گئیں۔ اعلیٰ مناصب پر فائز رہے اور باوقار زندگی بسر کرتے رہے۔ جرنل فرمان علی خان، راجہ مردان علی خان اور اُن کے پسران راجہ ولایت خان ڈوگرہ مہاراجہ کے مصاحب خاص اور اُن سے چھوٹے راجہ محمد افضل خان ریاست کے ہوم منسٹر اور گورنر جموں اعلیٰ عہدوں ر فائز رہے ہیں۔ ڈوگرہ عہد کے خاتمہ یعنی 1947ء کے بعد بھی چب قوم خاندانی اور باوقار مانی جاتی ہے۔ اس میں جرنل محمد اکبر خان، بریگیڈیئر محمد غوث خان۔ راجہ محمد خالق خان سیکرٹری مال، راجہ محمد نسیم خان کمشنر مال، راجہ ذوالقرنین خان صدرِ حکومت آزاد کشمیر، راجہ مقصود احمد خان ایم ایل اے۔ راجہ عبدالحمید خان ناظم تعلیمات میرپور ڈویژن، راجہ صغیر احمد خان ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، راجہ پروفیسر محمد آزاد خان، پروفیسر غلام مرتضیٰ خان، پروفیسر محمد ایاز خان، پروفیسر فزیکل ایجوکیشن ڈائریکٹر راجہ عبدالرحمن خان اور دیگر متعدد سول و فوجی آفیسران، سیاسی کارکن، تاجر، وُکلاء اور دانشور پیدا ہوئے۔ چب خاندان میں اب بھی ماضی کی خاندانی جھلک نظر آتی ہے۔ انتہائی خلیق، بہادر اور مہمان نواز ہیں۔ بھمبر کے علاوہ میرپور، پُونچھ، کوٹلی، کھوئی رٹہ وغیرہ میں چب قوم کے افراد وقتاً فوقتاً ہجرت کر کے آباد ہوئے ہیں۔ علاقہ سہدھرون کے راجہ شہباز خان اور سرانداز خان کے دورِ حکومت میں چب خاندان کے افراد وزارت وغیرہ اعلیٰ مناصب پر فائز رہے ہیں۔

ریاست راجوری: راجوری کا قدیم نامہ راجپوری ہے۔ تواریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسے حویلی کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ تاریخ راجور کے مصنف مرزا ظفر اللہ خان نے لکھا ہے کہ جب نومسلم راجہ نورالدین خان جرال کلانور پنجاب سے آ کر اس علاقہ کا حکمران بنا تو

Marfat.com

اس نے اس کا نام راجور رکھا۔ جوراج ور سے راجور اور پھر راجوری مشہور ہوا۔ راجوری اور پونچھ کے علاقہ کا قدیم ہندوؤں کے وقت کا نام دار وابھسیار تھا جو کہ کشمیر کا ایک حصہ شمار ہوتا تھا۔ دارا ابھسیار کے علاقہ لوہر کوٹ (پونچھ) اور راجپوری (راجوری) کی دو ریاستیں مشہور تھیں۔ تاریخ کشمیر اور راج ترنگی وغیرہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ راجوری اور پونچھ کی پڑوسی ریاستیں کشمیر کی باجگوار تھیں۔ پونچھ کا نام پرونس مشہور تھا۔ جبکہ راجوری کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ 629ء میں مشہور چینی سیاح ہیون سانگ دو سال تک کشمیر میں رہ کر براستہ توشہ میدان، پونچھ اور راجوری سے ہوتا ہوا سیالکوٹ کی طرف چلا گیا۔ ہیون سانگ نے اپنے سفر نامہ میں لوہر کوٹ اور راجپوری کا ذکر کیا ہے۔

راجپوری کی ریاست پال راجگان نے آباد کی تھی۔ انہوں نے اس ریاست پر صدیوں حکومت کی۔ راجوری کے پال راجاؤں میں راجہ سنگ رام پال اور راجہ پرتھوی پال، مدن پال اور چندر پال کا نام مشہور ہے۔ راجوری کا آخری پال راجہ امنا پال 1194ء میں راجوری کا حکمران تھا۔

تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوق کے مطابق راجہ جیسر راؤ نے اپنے نام پر خاندان جرال کی بنیاد رکھی۔ جیسر راؤ کی پانچویں پشت میں راجہ صاحب سھینہ ہوا۔ راجہ جیسر راؤ راجہ نکھ والئے کلانور برادر اصغر راجہ پریچھت والئی ہند کی آٹھویں پشت سے تھا۔ خاندان جرال چندر بنسی خاندان اور پانڈو کی اولاد سے ہے جبکہ کورو کی اولاد سورج بنسی کہلاتی ہے۔ راجہ پریچھت مہابھارت کے مشہور پانڈو ارجن کا پوتا تھا۔ راجہ صاحب سھیہ جرال اپنے فرزند راجہ نیل سھیہ و دیگر کے ہمراہ سلطان محمود غوری کے زمانہ میں مسلمان ہو گیا۔ محمد غوری نے راجہ صاحب سھیہ کا نام شیر افگن خان اور راجہ سنیل سھیہ کا نام نور الدین خان رکھا۔ 1194ء میں راجہ نور الدین خان افغانوں کی متواتر یورشوں کے خلاف سے کوہستان راجور چلا آیا۔ راجہ امنا پال نے اُس کے شاہانہ خاطر تواضع کی اور اُونچی کرسی دے کر اُس کا رتبہ بلند کیا۔ راجہ نور الدین خان نے امنا پال اور رعایا

Marfat.com

سے دوستانہ تعلقات پیدا کر لیے۔ آخر ایک رات راجہ امنا پال کو رات کو سوتے ہوئے قتل کر کے راجوری کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اس نے راجوری کے علاقے کو بہت وسعت دی۔ محلات وغیرہ تعمیر کیے۔ مسجدیں بنوائیں۔ شہر کے گرد فصیل تیار کروائی۔ راجوری کی ریاست شمال اور مشرق کی طرف 20 میل اور جنوب مغرب کی طرف 30 میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجوری انتہائی زرخیز خطہ ہے اور آب و ہوا صحت بخش ہے۔

راجہ نور الدین خان 27 سال راجوری پر حکومت کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اُس کا اکلوتا بیٹا راجہ بہاؤ الدین خان عرف بھاگ سہنیہ تخت نشین ہوا۔ 31 سال راج کر کے 56 سال کی عمر بعارضہ سرسام وفات پا گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ انور خان عرف اوروں سہنیہ راجوری کا بادشاہ بنا۔ جس نے 14 سال حکومت کی۔ اُس کے بعد راجہ ہیبت خان عرف ہیبت سہنیہ اُس کا راجہ سردار خان عرف ایں سہنیہ، اس کا راجہ شہسوار خان عرف سنسار سہنیہ، اس کا راجہ دولت خان عرف دولت سہنیہ یکے بعد دیگرے راجوری کے راجے بنے۔

دولت خان کا بیٹا راجہ شاہزمان عرف جگ سہنیہ نے راجوری کے مشرق میں دو گاؤں پونی اور بھارکھ آباد کیے۔ اس راجہ کے تین بیٹے تھے۔ شہاب الدین خان ولی عہد تھا۔ دوسرے دو بیٹوں کو رائے کا خطاب دے کر پونی اور بھارکھ میں جاگیریں عطا کیں۔ راجہ شہاب الدین خان عرف سکار سہنیہ تخت نشین ہوا۔ اُس نے بھی دو گاؤں کانگڑی اور بھجوال آباد کیے۔ شہاب الدین خان کے بعد اس کا بیٹا راجہ برہان الدین خان عرف بیرم سہنیہ، اس کا علی خان اور اس کے بعد اس کا چھوٹا بھائی بہادر خان عرف بہادر سہنیہ یکے بعد دیگرے راجوری کے حکمران ہوئے۔

راجہ مست ولی خان: راجہ بہادر خان کے بعد اس کا بیٹا مست ولی خان تخت نشین ہوا۔ اس کو بچپن سے فنِ سپاہ گری کا شوق تھا۔ انصاف پرور تھا۔ رعیت کی خوشحالی اور انصاف کے لیے رات اکیلا شہر میں گھومتا۔ 1586ء میں مغل شہنشاہ اکبر نے کشمیر فتح کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے جرنیل محمد قاسم خان کابلی کو کثیر فوج دے کر کشمیر کی طرف روانہ کیا۔ راجہ مست ولی خان نے مُغل فوج کو رسد

Marfat.com

بہم پہنچائی اور رہنمائی کی۔ کشمیر کی فتح کے بعد اکبر نے مست ولی خان کو کشمیر میں پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر کے دیہات پشت در پشت کے لیے عطا کر دیئے۔

جب جلال الدین اکبر پہلی دفعہ براستہ راجوری سیاحت کے لیے کشمیر روانہ ہوا تو راجہ مست ولی خان کے بہتر انتظام کی وجہ سے اُسے مرزا کا خطاب دیا۔ لیکن مست ولی خان کے کہنے پر یہ خطاب جرال قوم کو دیا گیا۔ اسی لیے قوم اپنے ساتھ مرزا لکھتی ہے۔ 1592ء میں راجہ مست ولی خان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا تاج الدین خان عرف چتر سہنیہ تخت نشین ہوا۔ اس کے دور میں کافی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ستی اور دُختر کشی کی رسم ختم کی گئی۔ خود راجہ چتر سہنیہ کی دختر نیک اختر بانو کی شادی شاہجہاں بادشاہ نے کشمیر جاتے ہوئے اپنے شہزادے اورنگزیب سے کرائی۔ راج بانو (رانی راج محل بیگم) کے بطن سے بہادر شاہ سلطان اور معظم شاہ پیدا ہوئے۔ چتر سہنیہ کے پوتے مرزا عنایت اللہ خان کو دہلی دربار سے منصب پنچ ہزاری علاقہ، منادر، پونچھ، چھبال بطور جاگیر ملے۔ راجہ چتر سہنیہ نے 45 سال حکومت کر کے وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حیات اللہ خان اور پھر اس کا بیٹا عنایت اللہ خان راجوری کے بادشاہ بنے۔ عنایت اللہ خان کے بعد ہدایت اللہ خان اور اس کے بعد عظمت اللہ خان پشت در پشت راجوری کے حکمران رہے۔

راجہ عظمت اللہ خان: راجہ عظمت اللہ خان کو جب راجوری کے تخت بٹھایا گیا۔ اس کی عمر 4 سال تھی۔ اس کا چچا مرزا رفیع اللہ خان مدار المہام کے طور پر حکومت چلانے لگا۔ بعد ازاں خورد سال عظمت اللہ خان کو مارنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ راجہ عظمت اللہ خان کی والدہ نے بچے کو راتوں رات دلی اپنی پھوپھی راج محل بیگم کے پاس بھیج دیا۔ جہاں اس کی پرورش ہوئی۔ بالغ ہونے پر بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد راجہ عظمت اللہ خان نے راجوری سے جا کر ولی عہد معظم شاہ کی مدد کر کے تخت پر بٹھایا۔ اعظم شاہ مارا گیا۔ راجہ عظمت اللہ خان کے منادر کا قلعہ تعمیر کرایا۔ بندہ بیراگی کی گرفتاری میں مُغل فوج کی معاونت کی۔ راجہ عظمت اللہ خان اپنی عمر کے تیسرے حصے میں کثرت شراب کی وجہ سے مخبوط الحواس ہو گئے تھے۔ اس لیے سلطنت کمزور ہو گئی۔

Marfat.com

علاقہ منادر جموں میں شامل ہو گیا۔ پونچھ، سالہلہ، جلال پور، چھبال وغیرہ قبضہ سے جاتے رہے۔ بھمبر پر اس کے اصلی راجگان چب کا دبدبہ بحال ہو گیا۔ احمد شاہ دُرانی نے جب کشمیر پر حملہ کیا تو راجہ عظمت اللہ خان سے امداد طلب کی گئی۔ اُس نے اپنے ولی عہد مرزا رحمت اللہ خان کو دو ہزار سپاہیوں سمیت ساتھ بھیج دیا۔ ولی عہد فتح کشمیر کے عین بعد سری نگر میں وفات پا گئے۔ جس کے صدمہ سے راجہ عظمت اللہ خان 1753ء میں وفات پا گئے۔ راجہ عظمت اللہ خان کے بعد اس کے بڑے بیٹے مرزا رحمت اللہ خان کا بڑا بیٹا راجہ عزت اللہ خان راجوری کا حکمران بنا۔ اس نے 5 سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائی۔

راجہ کرم اللہ خان: راجہ عزت اللہ خان لاولد فوت ہوا اور ریاست راجوری کی حکومت اس کے تیسرے بھائی راجہ کرم اللہ خان کے سپرد ہوئی۔ جو کہ بڑا مدبر اور منتظم تھا۔ اس راجہ نے قرب وجوار کے راجوں سے کئی لڑائیاں لڑیں۔ حتیٰ کہ علاقہ منادر جموں سے لینے کے لیے چڑھائی کی۔ لیکن منہ کی کھانی پڑی۔ ریاست راجوری کو جموں کا باجگوار ہونا پڑا۔ راجہ کرم اللہ خان کی لڑائی علاقہ بج سراں مہینڈر کے حکمران خاندان فیروزال گکھڑاں سے بھی ہوئی۔ جس میں موضع سنگھوٹ چند پال کے مقام زبردست تصادم ہوا۔ جس میں راجہ کرم اللہ خان کی فوج ماری گئی اور چند پال کے درّہ سے جرّال فوج کی لاشیں نہ اُٹھانے دی گئیں اور کوے، چیلیں وغیرہ کھاتے رہے۔ اس جگہ کا نام کاغذات میں "مراڑاں والی جگہ" اسی واقعہ کی نسبت سے درج ہے۔ بعد ازاں فیروزالوں اور راجہ کرم اللہ خان کے درمیان صلاح ہو گئی اور موضع سنگھوٹ جو پہلے ریاست راجوری میں شامل تھا۔ فیروزال راجہ کے حوالے کر دیا گیا۔ جو اب تک تحصیل مہینڈر کا حصہ ہے۔ راجہ رنجیت دیو جموال سے شکست کے بعد راجہ کرم اللہ خان اس جہاں سے چل بسا۔

راجہ اگر خان جرّال: راجہ کرم اللہ خان کے بعد اس کا بڑا بیٹا راجہ اگر خان جو کہ ہندو راجپوت سورج بنسی خاندان کی رانی کے بطن سے تھا۔ راجوری کا حکمران بنا۔ اسے راجہ بنانے میں اپنے ہی خاندان میں سخت مخالفت ہوئی۔ کیونکہ راجہ کرم اللہ خان کی مسلمان رانی جو کہ اس کی ہم زادی تھی

Marfat.com

اس کے بطن سے مرزا رحیم اللہ خان پیدا ہوا تھا۔ جسے اہلِ خاندان راجوری کا راجا بنانا چاہتے تھے۔ چونکہ اگر خان اپنے باپ کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اس لیے موروثی سمجھ راج تلک دلایا گیا۔ راجہ اگر خان 1809ء میں تخت پر بیٹھا اور مرزا رحیم اللہ خان کو دس ہزار روپے کی جاگیر دے دی گئی۔ جہاں اس نے محلات تعمیر کر کے اس مقام کا نام عظیم گڑھ رکھا۔ اپنے بڑے بھائی اگر خان راجہ راجور سے اختلاف کی وجہ سے اپنی رہائش عظیم گڑھ میں ہی رکھی۔ بعدازاں بدگمانی کی وجہ سے راجہ اگر خان نے چھوٹے بھائی کو گورنر کشمیر کے دربار میں حاضر رہنے کے لیے بھیج دیا تاکہ مخالفت کم ہو سکے۔

1810ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی لاہور نے کشمیر پر براستہ بھمبر اور راجوری حملہ کیا۔ لیکن اس کی فوجوں کو کشمیر پہنچنے سے پہلے ہی راجگان بھمبر و راجور نے بھگا دیا۔ راجہ رنجیت سنگھ نے 1812ء میں اگر خان کو ایک خط کے ذریعے وارننگ دی کہ اگر ہماری فوجوں کو کشمیر جانے سے روکا تو تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ چنانچہ سکھ فوج نے پہلے بھمبر فتح کیا اور اس کے بعد براہ راجوری کشمیر روانہ ہوئی۔ راجہ اگر خان نے لاہور فوجوں کو راستہ بھلا دیا۔ ایک حصہ بہرام گلہ اور ایک حصہ پونچھ کے راستے روانہ ہوا۔ بہرام گلہ والے حصہ فوج کی کمان جو دیوان رام دیال کر رہے تھے جبکہ پونچھ والے حصہ کی کمان خود مہاراجہ رنجیت سنگھ کر رہا تھا۔ کشمیر کے افغان گورنر نے رام دیال کی فوج کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ پونچھ میں بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ فوج بھاگ کر واپس لاہور پہنچی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اس شکست کا بہت دکھ ہوا۔ راجہ سلطان خان والئی بھمبر نے بغاوت کر کے ملک پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور لاہوری اہلکاروں کا بھگا دیا۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھمبر کے راجہ کی بغاوت اور راجوری و پونچھ کے راجوں کی دھوکہ دہی سے بوکھلا اُٹھا۔ اس نے 1819ء میں تازہ دم فوج سے کشمیر پر حملہ کی خاطر روانہ کی۔ اس بار اس نے بھمبر، راجوری اور پونچھ کی ریاستوں کو تہہ و بالا کر دیا اور کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ راجہ سلطان خان والئی بھمبر، راجہ اگر خان والئی راجوری اور وزیر روح اللہ حکمران پونچھ کو معزول کر کے براہِ راست

Marfat.com

لاہور دربار کے ماتحت کرلیا گیا۔

راجہ رحیم اللہ خان کو راجوری کا پٹہ دے کر راجہ بنادیا گیا۔ گلاب نامہ مصنفہ دیوان کرپارام وزیرِ اعظم ریاست جموں و کشمیر کے مطابق راجہ اگر خان فرار ہو کر بدھل خسالی علاقہ میں گیا۔ جہاں کے زمیندار نامدار خان ٹھکر نے اُسے پناہ دینے سے انکار کردیا۔ پھر وہ کوٹلی کی طرف آیا لیکن یہاں بھی راجہ شہسوار خان منگھرال گرفتار ہو چکا تھا۔ اس لیے وہاں سے راجہ اگر خان نے علاقہ ناڑ فیروزال کے سردار زبردست خان کے ہاں پناہ لی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ کو فوج دے کر اگر خان کی گرفتاری کے لیے بھیجا۔ جو 1820ء میں گرفتار ہو کر لاہور قلعہ میں قید کیا گیا جہاں 1825ء میں وفات پائی اور راجوری میں نعش لا کر ڈنی دھار قلعہ کے صحن میں دفن ہوئی۔

راجہ اگر خان والئی راجور کے شکست کھا کر بھاگنے کے واقع کو مختلف مورخوں نے مختلف انداز میں لکھا ہے۔ تاریخِ ڈوگرہ دیس کے مصنف دیوان نرسنگداس نرگسؔ نے صفحہ 373 پر صرف یہ عبارت درج کی ہے۔

ا۔ اگر خان والئی راجوری بھاگ کر کوٹلی کے کسی گاؤں میں پناہ گزیں ہو کر گمنامی کی زندگی بسر کرنے لگا اور مہاراجہ نے اس کے چھوٹے بھائی مرزا رحیم اللہ خان کو راجوری کا پٹہ عطا کر کے راجہ بنادیا۔ جب راجہ اگر خان کو خبر ملی کہ اس کا راج اس کے چھوٹے بھائی مرزا رحیم اللہ خان کو دے دیا گیا ہے تو وہ پھر قسمت آزمائی کے لیے باہر نکل آیا اس سے پہلے کہ وہ کوئی ہنگامہ یا فساد برپا کرسکے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے راجہ گلاب سنگھ نے 1820ء میں اسے گرفتار کرلیا۔

۲۔ گلاب نامہ مصنفہ دیوان کرپارام وزیرِ اعظم جموں و کشمیر جو کہ بنیادی طور پر فارسی زبان میں لکھا گیا ہے اور اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں پروفیسر سکھ دیو سنگھ چاڑک شعبہ انگریزی جموں یونیورسٹی نے کیا ہے۔ اس کے صفحہ نمبر 111 تا 112 پر درج واقعات کا ترجمہ یوں ہے۔

”راجہ اگر خان مرزباں راجور نے راجہ لاہور کی اتھارٹی اور اہلکاروں کے خلاف

Marfat.com

بغاوت کی اس لیے جب مہاراجہ بہادر نے کشمیر پر اپنا قبضہ جما لیا تو اگر خان نے ڈر کے مارے بھاگنا شروع کر دیا۔ اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بُدھل خسالی اور ارناس وگیرہ کے پہاڑوں میں چھپنے کی کوشش کی لیکن وہاں کے زمینداروں نے اسے پناہ دنہ دی۔ اس لیے ناڑ کی طرف بھاگا۔ جو راجہ زبردست خان فیروزال کی جاگیر تھی۔ اس اثناء میں راجہ گلاب سنگھ کو گرفتاری کے لیے مامور کیا گیا تھا اس نے پیچھا شروع کیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو فوجیوں میں کچھ دشوار گزار پہاڑی راستوں میں پریشان ہو گئے۔ صرف پچیس آدمی اس کے ساتھ رہ سکے۔ مختصر یہ کہ اگر خان کچھ عرصہ کے لیے ناڑ میں چھپا رہا۔ آخر کار اس جگہ کے مرزباں زبردست خان راجہ کی طاقت سے خائف ہو کر اسے کنڈی کے زمیندار قاسم بیگ کے پاس گرفتار کرا دیا اور اسے سرکاری حکام کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کی گرفتاری کے بعد گلاب سنگھ بہاور امر گڑھ کی طرف روانہ ہوئے۔

۳۔ ''تاریخِ پونچھ...... تاریخ و ثقافت کے آئینہ میں'' کے مصنف خوش دیو مینی نے اپنی کتاب کے صفحہ 317 تا 322 تاریخِ پونچھ حصہ دوم۔ مسلمان دورِ حکومت کے تحت ذیل واقعات لکھے ہیں۔

''مہاراجہ رنجیت سنگھ کا 1819ء میں دوبارہ کشمیر پر حملہ اور پونچھ کے راجہ میر باز کا ساتھ دینا۔''

1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دوبارہ کشمیر کا رخ کیا۔ مہاراجہ نے سب سے پہلے راجوری کے راجہ اگر خان کو شکست دی۔ لیکن راجہ اگر خان اس بار بھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ راجہ نے راجوری کا وارث مرزا رحیم خان کو بنایا جس نے مہاراجہ کا اس مہم میں بھرپور ساتھ دیا۔ راجوری سے سرخرو ہونے کے بعد مہاراجہ نے پونچھ کا رُخ کیا۔ یہاں روح اللہ فوت ہو چکا تھا اور اُس کے پوتے میر باز میں اتنی ہمت نہ تھی کہ مہاراجہ کی خالصہ فوج سے ٹکر لے سکتا۔ اس لیے راجہ میر باز مہاراجہ سے مل گیا اور اس مہم میں خالصہ فوج کی مدد کا اعلان کر دیا۔ علاقہ ناڑ فیروزالاں اور سُرن کے سردار زبردست خان نے بہرام گلہ کے مقام پر خالصہ فوج کے ساتھ مقابلہ کے لیے

Marfat.com

تیار ہوا۔لیکن بڑے بھاری لشکر کو دیکھ کر اس نے بھی اطاعت قبول کر لی۔

راجہ اگر خان کا پونچھ سے گرفتار کیا جانا: جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کشمیر کی کامیاب مہم کے بعد واپس جانے لگا تو اس نے دیوان موتی رام کو کشمیر کا ناظم مقرر کر دیا۔جبکہ میاں گلاب سنگھ کو اگر خان کی گرفتاری پر متعین کر دیا۔گلاب سنگھ ان دنوں مہاراجہ کی فوج میں ملازم تھے۔الغرض میاں گلاب م راجہ اگر خان کی تلاش میں وادی سُرن اور بہرام گلہ کے علاقہ میں آ گیا اور اس علاقہ کے سردار ناڑ فیروزالاں کے زبردست خان سے کہا کہ وہ اگر خان کو گرفتار کرائے۔زبردست خان پہلے ہی اطاعت قبول کر چکا تھا۔اس لیے اس نے مزاحمت نہ کی اور اگر خان گرفتار ہو گیا۔جو کہ اس کے گھر چھُپا ہوا تھا۔اگر خان نے پہلے کوشش کی تھی کہ بدھل کے پہاڑوں میں چُھپ جائے۔اس کے بعد وہ بھاگ کر ناڑ زبردست خان کے پاس آ گیا تھا۔یہاں گلاب سنگھ کے حوالے کر دیا۔یہ واقعہ مئی 1820ء کا ہے۔اگر خان کو پہلے کنڈی کے جاگیردار قاسم بیگ کی جیل میں رکھا گیا جو کہ مہاراجہ کا آدمی تھا بعد میں جب گلاب سنگھ نے اسے مہاراجہ کے سامنے پیش کیا تو مہاراجہ' گلاب سنگھ پر اتنا خوش ہوا کہ اسے جموں کا راجہ بنا دیا اور اگر خان آخر کار لاہور کے قید خانہ میں 1825ء میں فوت ہو گیا۔

۴۔ تاریخ برصغیر ہند مصنفہ مولانا محمد ابراہیم خان دُرانی کابلی:

بعنوان! آغاز راجہ کرم اللہ خان راقم طراز ہیں۔

''جبکہ راجہ عظمت اللہ خان دارِ فنا کو چھوڑ راہِ عدم پکڑی اور اس وقت راجہ کرم اللہ خان تخت نشین رام پور راجور ہوا۔راجہ کرم اللہ خان کے تین فرزند راجہ اگر خان کلاں، راجہ رحیم اللہ کام دوئم اور مرزا غریب اللہ خان سوم فرزند ہوئے۔چونکہ از حکم شاہانِ دہلی راجہ کرم اللہ خان انتظامیہ ملک کشمیر ، پونچھ، مظفر آباد، بھمبر، کوٹلی پانچ جگہ دیگر کا تھا۔اور قدیم سے حکمران رہے۔راجہ پونچھ فوت ہوا بیٹا خورد سالہ تھا۔وزیر مرزا بخشو پونچھ مقرر کیا۔وغیرہ

صفحہ 9 تا 12

Marfat.com

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے فوج جرار روانہ راجور کی۔ اس وقت راجہ رحیم اللہ خان نے فوج کی آمد سن کر راجہ اگر خان کو روانہ پونچھ، ناڑ فیروزالاں کر دیا۔ مہاراجہ کی فوج آئی۔ راجہ رحیم اللہ خان نے پیشوائی کی اور افسر فوج کو کہا کہ اگر خان پونچھ چلا گیا ہے۔ چونکہ جاسوسوں نے خبر دی کہ راجہ اگر خان ناڑ فیروزالاں میں ہے۔ فوج نے آکر ہرنی قیام کیا اور سردار زبردست خان کو بلا کر کہا کہ راجہ اگر خان کو ہمارے سامنے کر دو۔ اس وقت منصو خان نے راجہ اگر خان کو ہرنی پیش کیا۔ سالارِ جنگ نے راجہ اگر خان کو حراست میں رکھا اور واپس لاہور ہوا اور بدربار مہاراجہ رنجیت سنگھ پیش کیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اگر خان کو نظر بند تصور کیا۔ وغیرہ

۵۔ سردار زبردست خان والئی پنج سراں مہینڈر کی اولاد نسلاً بعد نسلاً علاقہ ناڑ فیروزالاں دیہات کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی وغیرہ چلی آرہی ہے۔ اُن کی خاندانی روایات کے مطابق راجہ اگر خان والئی راجوری فرار ہو کر سردار زبردست خان کے ہاں پناہ گزین ہوا تھا۔ راجہ کرم اللہ خان کے دورِ حکومت میں جرال خاندان اور فیروزال گکھڑوں میں صلاح ہو گئی تھی۔ جبکہ موضع سنگھوٹ جو کہ داخلی راجور تھا۔ راجہ کرم اللہ خان نے سردار زبردست خان کو دے دیا۔ اب تک یہ گاؤں علاقہ ناڑ فیروزالاں میں شامل اور تحصیل مہینڈر کا حصہ ہے۔ ہر دو راجپوت خاندانوں کی آپس میں رشتہ داریاں بھی ہو گئیں تھیں۔ اسی لیے راجہ اگر خان ناڑ فیروزالاں آئے۔

جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کشمیر کی فتح سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنی فوج میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ کی سربراہی میں ناڑ فیروزالاں بھیجی۔ سردار زبردست خان نے مع راجہ اگر خان قلعہ منجھاڑ کوٹ جو کہ زبردست خان کا قلعہ تھا۔ اس میں محصور ہو کر مقابلہ کیا۔ آخر شکست کھا کر قلعہ بھاٹہ کوٹ جو پہاڑی پر مضبوط قلعہ تھا' میں چلے گئے۔ سکھ فوج نے وہاں بھی محاصرہ کیا۔ اس قلعہ پر سکھوں کا قبضہ ہونے کے بعد ہر دو راجگان زبردست خان و اگر خان نے بہرام گلہ کے مقام پر سکھوں کا مقابلہ کیا۔

جہاں پر گرفتار ہوئے۔ سکھ فوج نے ناڑ فیروزالاں میں ظلم و ستم کیا۔ بہت سے مرد اور

Marfat.com

عورتیں قتل کیئے اور کچھ کو قید کر کے لاہور لے گئے ۔ راجہ اگر خان قید میں لاہور ہی فوت ہوئے۔ جبکہ سردار زبردست خان صلاح کر کے رہائی کے بعد طبعی موت مرے۔ اس کے بعد اُن کے دو بیٹوں اکبر علی خان اور ہاشم علی خان نے علاقہ ناڑ فیروز الاں پر دوبارہ قبضہ کیا۔ جو ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ کے وقت ختم ہوا۔

جر ال قوم: جرال قوم کے راجگان راجور کی مختصر تاریخ گزشتہ صفحات میں بیان کی جا چکی ہے۔ راجپوت اقوام کی شاخ جر ال چندر بنسی خاندان اور پانڈو کی اولاد سے ہے۔ اس قوم کے تفصیلی حالات تاریخ راجگان راجور مصنفہ مرزا ظفر اللہ خان جرال مطبوعہ 1907ء میں درج ہیں۔ علاوہ ازیں گلاب نامہ، تاریخِ ڈوگرہ دیس، تاریخِ اقوام پونچھ، تاریخِ روسأ و نامی خاندان، تاریخ ہند وغیرہ میں ان کا ذکر موجود ہے۔ جرال قوم صدیوں تک راجوری میں آزاد حکمران کی حیثیت سے رہی۔ یہ قوم راجہ جیسر راؤ کی اولاد سے ہے۔ جو راجہ نکھ والئی کلانور پنجاب کی آٹھویں پشت میں تھا۔ جر ال قوم میں جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ راجہ صاحب سہعیہ تھا۔ جس کا نومسلم نام شیر افگن خان رکھا۔ اس کے بیٹے راجہ نیل سہعیہ نومسلم نام راجہ نور الدین خان نے راجہ امنا پال راجپوری کو قتل کر کے راجوری کی حکومت پر قبضہ کیا۔ جو 1194ء سے مہاراجہ گلاب سنگھ تک پونے سات سو سال تک ان کے قبضہ میں رہی۔ آخری آزاد حکمران راجہ اگر خان کو سکھوں نے ناڑ، فیروز الاں سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ کچھ عرصہ باجگزار کی حیثیت سے راجہ رحیم اللہ خان نے بھی حکومت کی۔ تاہم گلاب سنگھ کے برسرِ اقتدار میں آتے ہی جرال حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ راجوری کے اس حکمران کی شاخ ضلع کانگڑہ میں ہے۔ ایک شاخ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں کافی تعداد راجوری اور پونچھ میں موجود ہے۔ راجوری کے آخری بادشاہ راجہ رحیم اللہ خان ملک بدر ہو کر وزیر آباد آئے۔ ان کی برادری میں رائے سوکال سہعیہ بڑا جاگیر دار گزرا ہے۔ مرزا محمد حسین آف بھروٹ، مرزا عطا اللہ خان، مرزا فقیر اللہ خان، مرزا عبد اللہ خان، مرزا نذیر حسین خان خلف، مرزا محمد حسین وغیرہ قابلِ ذکر ہستیاں ہیں۔ 1947ء کے بعد کچھ جر ال خاندان راجوری،

Marfat.com

مہینڈر، پونچھ وغیرہ سے مہاجر ہو کر گوجرانوالہ، جہلم، میر پور وغیرہ شہروں میں آباد ہیں۔ مرزا پرویز حسین خان بن مرزا نذیر حسین خان ڈپٹی کمشنر، مرزا منیر حسین کرنل، مرزا البشیر خان سیشن جج، مرزا ظفر حسین خان وغیرہ میر پور آزاد جموں و کشمیر میں آباد ہیں۔ علاوہ ازیں جرال برادری کے بے شمار افراد سول و فوجی ملازم، وکلاء، تاجر، صحافی اور سیاسی کارکن ہیں۔ یہ قوم نہایت بہادر زمانہ شناس اور مہمان نواز ہے۔

خاندان مرزا جرال سُرنکوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ:

راجہ کرم اللہ خان والئی راجوری کے تین بیٹے تھے:

۱) راجہ اگر خان ۲) راجہ رحیم اللہ خان ۳) مرزا غریب اللہ خان

راجہ اگر خان لاہور قید میں فوت ہوئے۔ راجہ رحیم اللہ خان کے دو بیٹے ٹِکہ حمید اللہ خان اور راجہ فقیر اللہ خان نے وزیر آباد رہنا منظور کیا۔ مرزا فقیر اللہ خان کے ہر دو فرزنداں مرزا عطا اللہ خان و مرزا عبد اللہ خان فوج میں ملازم ہوئے۔ مرزا غریب اللہ خان کے پانچ فرزند تھے۔

۱) مرزا منور خان جو سکھوں کے آخری عہد میں قتل ہوئے۔ ان کی اولا راجوری میں موجود ہے۔ مرزا ولی محمد خان منجھلے بیٹے تھے، جو راجہ موتی سنگھ کے عہد میں سرنکوٹ آکر آباد ہوئے۔ مرزا ولی محمد خان جرال کے چار بیٹے تھے جو اپنے زمانے میں بڑے صاحب اقتدار رہے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱) مرزا غلام محمد خان ۲) مرزا اصلاح محمد خان

۳) مرزا صفدر علی خان ۴) مرزا نادر علی خان

فرزند اوّل مرزا غلام محمد خان کے دو فرزند مرزا مجیب اللہ خان واصلباقی، مرزا عزیز اللہ خان، مرزا عزیز اللہ خان کے فرزند مرزا عبد الحمید خان اُنکے بیٹے مرزا محمد رزاق خان۔

فرزندِ دوم مرزا اصلاح محمد خان کے دو فرزند، مرزا قدرت اللہ خان اور مرزا فرمان علی خان۔

Marfat.com

مرزا قدرت اللہ خان کے فرزند مرزا نصیب اللہ خان، اُن کے بیٹے مرزا حبیب الرحمٰن، مرزا فرمان علی خان کے فرزند عنایت اللہ خان، ان کے فرزند ماسٹر مرزا عبدالرشید خان، ماسٹر صاحب کے فرزند مرزا محمد عاشق خان۔ مرزا محمد عارف حسین خان، مرزا محمد لیاقت حسین خان۔

فرزندِ سوم مرزا اصغر علی خان کے صاحبزادے مرزا اسد اللہ خان، مرزا خلیل اللہ خان، مرزا نواب اللہ خان، مرزا عطا اللہ خان۔ مرزا فیروز دین خان۔

مرزا اسد اللہ خان زوجہ موہڑہ والی ہمشیرہ سردار دست محمد خان فیروزال سے تھے۔ جن کی شادی سردار ناظر علی خان فیروزال موہڑ والا کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ لاولد فوت ہوئے۔

مرزا خلیل اللہ خان و مرزا نواب اللہ خان زوجہ تھکیال لنجوٹ والی کے بطن سے تھے۔

مرزا خلیل اللہ خان کے بیٹے ماسٹر مرزا فیض اللہ خان اور ان کے بیٹے مرزا محمد صادق خان

مرزا نواب اللہ خان کے دو بیٹے مرزا ارشد خان اور مرزا عبدالقیوم خان۔

مرزا عطا اللہ خان و مرزا فیروز الدین خان زوجہ فیروزال سردار عبد اللہ خان ناڑ فیروزالاں المعروف سردار صاحب کوٹاں والے کی ہمشیرہ کے بطن سے تھے۔ ہر دو برادراں صاحب اقتدار مہمان نواز اور علاقہ میں مشہور و معروف رہے ہیں۔

مرزا عطا اللہ خان سب انسپکٹر پولیس ریٹائر ہوئے۔ اولاد نرینہ سے محروم رہے۔ مرزا فیروز دین خان انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹز رہے۔ اُن کے فرزنداں مرزا عبدالحمید خان، مرزا عبدالعزیز خان، مرزا محمد منظور خان۔

مرزا ولی محمد خان کے فرزند چہارم مرزا نادر علی خان کے دو بیٹے تھے۔ مرزا کرامت اللہ خان و مرزا رحمت اللہ خان۔

مرزا کرامت اللہ خان کے فرزنداں مرزا محمد مشتاق خان و مرزا عبدالحمید خان، مرزا آفتاب احمد خان، مرزا رحمت اللہ خان ملازم پولیس تھے۔ 1947ء میں مہاجر ہو کر موضع سہرہ تحصیل راولاکوٹ پونچھ آباد ہوئے۔ بڑے با اخلاق، صاحب نصیب، باوقار اور مہمان نواز

Marfat.com

بزرگ ہوئے ہیں۔ مزاج میں سادگی، درویشی اور اصول پسندی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ان کے چار صاحبزادگان صوبیدار مرزا عظمت اللہ خان۔

صوبیدار مرزا محمد ریاض خان، مرزا محمد ممتاز خان اور مرزا محمد اعجاز خان۔ مینجر نیشنل بنک ہیں۔ ہر چار فرزنداں باپ دادا کے اخلاق حمیدہ، صاحب اقتدار اور مہمان نواز ہیں۔ دیگر برادریوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

صوبیدار مرزا عظمت اللہ خان کے بیٹے مرزا اورنگزیب خان۔ صوبیدار مرزا محمد ریاض خان کے بیٹے مرزا انگریز اختر خان ناظر عدالت سب جج، مرزا جہانگیر اختر خان، مرزا تنویر اختر خان، مرزا تاثیر اختر خان، مرزا شمشیر احمد خان، مرزا توقیر احمد خان۔ مرزا ممتاز احمد خان کے بیٹے مرزا جہانزیب خان، مرزا گل زیب خان۔ مرزا احسن ممتاز، مرزا محسن ممتاز۔

مرزا اعجاز خان کے بیٹے مرزا کاشف اعجاز خان

مرزا احتشام الحق، مرزا انضمام الحق

علاوہ ازیں مرزا علی محمد خان خلف، مرزا بہرام خان۔ قلعہ نکر واقعہ بھروٹ علاقہ راجوری سے ہجرت کر کے سوکھیال دھڑہ تحصیل سدھنتی پونچھ آباد ہوئے۔ ان کی ذریات یہاں موجود ہے۔

مرزا شہادت علی خان پونی بھارکھ کے علاقہ جموں سے ہجرت کر کے بعہد راجہ موتی سنگھ موضع منڈھول علاقہ مہینڈر آباد ہوئے۔ ان کی اولاد اس علاقہ میں صاحب اقتدار چلی آ رہی ہے۔

جرال قوم سرنکوٹ تحصیل مہینڈر، سوکھیال، دھڑا، تحصیل سدھنوتی کے علاوہ موٹا ربن، پلندری اور موضع پاڑہ تحصیل باغ میں پائی جاتی ہے۔ سال 1947ء سے 1965ء میں تحصیل مہینڈر اور راجوری سے ہجرت کر کے چند کنبے سہرہ، کوٹلی، نکیال، کھوئی رٹہ، میرپور، کوٹ جمیل، بھمبر، جہلم، گوجرانوالہ وغیرہ شہروں میں آباد ہیں۔ نکیال میں صوبیدار میجر شیر محمد خان، صوبیدار فقیر اللہ خان، مرزا نواب خان، مرزا عبدالقیوم وغیرہ آباد ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان راجور راجہ کرم اللہ خان جرال

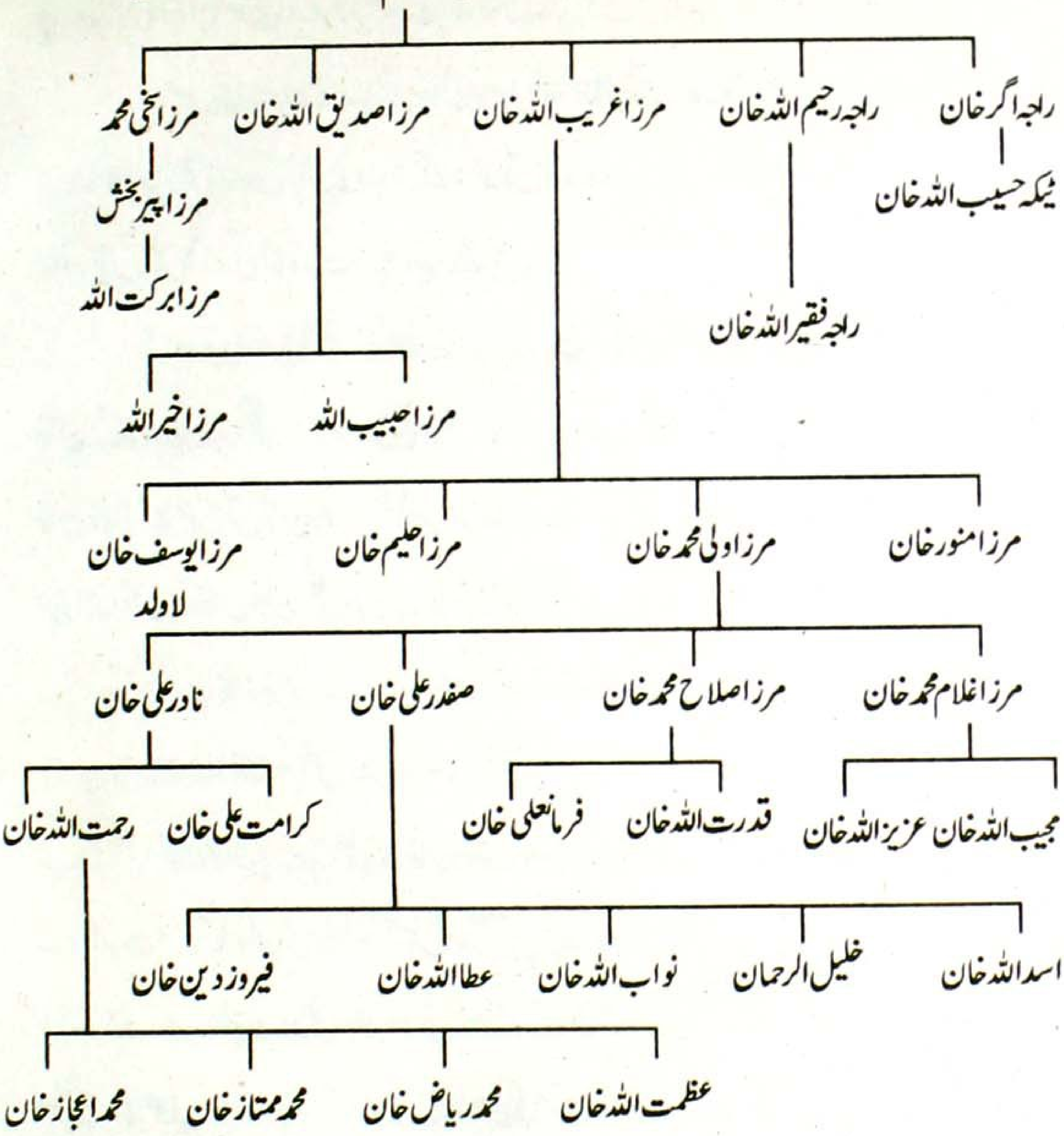

نوٹ: مرزا ولی محمد خان بن مرزا غریب اللہ خان موضع سُرنکوٹ تحصیل مہینڈر ریاست پونچھ منتقل ہوئے ان کی اولاد یہاں ہی مقیم ہے۔

Marfat.com

ریاست مظفر آباد

بارہ مولا سے نیچے وادی جہلم کے ہر دو کنارے مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔ جن میں مختلف قوموں کی حکومت رہی ہے۔ داہنے کنارے پر جو ملک دریائے نین سکھ کے ایقال جہلم تک واقع ہے۔ یہ وچھنہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں بوئی میں جو بعد میں تقسیم کے لحاظ سے ضلع ہزارہ میں شامل ہو گیا ہے۔ زوال سرکار پکھلی کے زمانے سے بمبہ خاندان حکمران رہا۔ جس نے وادی جہلم سے تجاوز کر کے اپنا اقتدار سوادی کشن گنگا میں درواہ تک قائم کر لیا اور وہاں سے سلسلہ کوہستان عبور کر کے اور ترچھی پورہ تک اپنی حکومت کو وسعت دی اور وادی جہلم میں بارہ مولہ کے نیچے تک ملک تسخیر کر لیا۔ یہ تمام ملک بعد کی تقسیم کے مطابق تحصیل مظفر آباد، کرناہ، ہندواڑہ اور کچھ تحصیل مانسہرہ میں واقع ہے۔ علاقہ وچھنہ کے بالمقابل بایاں کنارہ دریائے جہلم کا کھادرہ و چکار کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں خاندان کھکھا و ختمال کی حکومت رہی ہے۔

خاندان بمبہ کی ابتداءً محمد مظفر سے ہوئی ہے۔ تاریخ حسن کے مطابق سلاطین بمبہ قوم بنی اُمیہ اولاد مردان سے ہیں۔ جنہوں نے ایشیائی روم، فارس، دمشق و شام ایک مدت تک حکومت کی ہے۔ اُن میں سے ایک شخص بحالت آوارہ گردی بدخشاں پہنچا اور وہاں آباد ہو گیا۔ چند پشتوں کے بعد اس کی اولاد میں سے ایک شخص ہلاکو خان کی ملازمت میں داخل ہو گیا اور ذوالقرنین خان کے ساتھ کشمیر آیا۔ واپسی کے سوقع پر وہ دھنتور میں ٹھہر گیا۔ اس علاقہ کے ایک رئیس نے اُسے خانہ داماد رکھا لیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ سرکش ہو گیا۔ جسے سُسر نے قتل کر دیا۔ اُس کی بیوی حاملہ تھی۔ چند روز بعد اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب یہ لڑکا جوان ہوا اور اُسے اپنے والد کے قتل کا پتہ چلا تو اس نے نانا اور والدہ دونوں کو قتل کر کے اُن کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔ اس کی اولاد میں سے ایک شخص صفدر خان سلطان محمد خان۔ پکھلی کی ملازمت میں داخل ہو گیا اور ترقی کرتے ہوئے سپہ سالار بن گیا۔ اسے جاگیریں بھی عطا ہوئیں۔ اس کی اولاد میں سے محمد مظفر نے 1062ھ میں قصبہ مظفر

Marfat.com

آباد اپنے نام پر آباد کیا اور سلطان محمد مظفر خان کے نام سے حکومت کرنے لگا جو شاہجہاں کے زمانے میں تھا۔ بمبہ قوم بارہ مولہ کی حدود سے شروع ہو کر دریا کے دائیں کنارے ضلع ہزارہ اور علاقہ کاغان کی سرحد تک چلی جاتی ہے۔

تاریخِ گلدستہ کشمیر، تاریخِ حسن، تاریخِ راجپوتانِ پنجاب، تاریخ جموں اور تاریخ پونچھ وغیرہ میں اس قوم کے حالات درج ہیں۔

الغرض حکومت پکھلی کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر پکھلی کے بالائی حصہ دریائے نین سکھ کے دونوں کناروں پر متصرف ہو گیا اور رفتہ رفتہ دریا کے بائیں کنارے وادی جہلم اور وادی کشن گنگا میں اپنا اقتدار بڑھایا۔ جو پہاڑ کے نام سے مشہور ہوئی اور دریائے جہلم اور کشن گنگا کے ایقال سے ایک میل کے فاصلہ پر دامنِ کوہ میں ایک غیر آباد جگہ چکڑی پتھریلی کی چوٹی پر قصبہ مظفر آباد آباد کر کے اسے اپنا دار الحکومت بنایا۔ یہاں قلعہ، محل، باغ اور عالیشان مسجد، دیوان خانے وغیرہ تعمیر کئے۔ سلطان محمد مظفر خان نے آہستہ آہستہ اپنا اقتدار وادی کشن گنگا میں بڑھایا۔ بالآخر 1124ھ تک کرناہ و دراوہ کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ عنایت اللہ خان صوبیدار کشمیر نے سلطان مظفر خان کی گوشمالی کے لیے فوج روانہ کی اور دہلی میں بغاوت کی وجہ سے یہ مہم ناکام رہی۔ اس نے آگے بڑھ کر علاقہ کامراج تک دست اندازی شروع کر دی۔ اسی اثناء میں مظفر خان کا انتقال ہو گیا اور اس کا بیٹا ہیبت خان تخت نشین ہوا۔ ہیبت خان نے علاقہ کامسراج کو بھی فتح کیا۔ 1736ء میں ابو برکات خان نائب صوبہ کشمیر کے وقت ہیبت خان والئ مظفر آباد نے کشمیر پر پھر حملہ کر دیا اور علاقہ کامسراج پر حکومت قائم کر لی۔ ہیبت خان کے بعد اُس کا بیٹا مرزا شیھد اور پوتا محمود خان حکمران ہوئے۔ افغان صوبیداران کشمیر کے بمبہ حکمران باا ثر تھے۔ افغانوں سے لڑائیاں ہوتی رہیں۔ 1198ھ میں سلطان محمود خان وفات پا گیا۔ محمود خان کے بیٹوں حسن علی خان، ناصر علی خان اور اکبر علی خان کو اپنے اور شرکاء کے درمیان اسی طرح تقسیم کیا۔

ا۔ حسن علی خان......علاقہ مظفر آباد

Marfat.com

۲۔ اکبر علی خان......علاقہ گھوڑی

۳۔ ناصر علی خان......علاقہ کرناہ ودراواہ

۴۔ فتح علی خان پسر عنایت اللہ خان......علاقہ کٹھائی

۵۔ کام بخش خان......علاقہ کامسراج

بعد ازاں مظفر آباد میں حسن علی خان کے بجائے اُس کا بیٹا زبردست خان گھوڑی میں اکبر علی خان کے بجائے اُس کا بیٹا نجف خان۔ کرناہ میں ناصر علی خان کے بجائے اُس کے بیٹے منصور خان ومعز الدین خان۔ دوپٹہ میں فتح خان کا بیٹا مسطور علی خان۔ کٹھائی میں ولی خان کے بیٹے ابراہیم خان ومظفر خان۔ کامسراج میں کرم بخش خان کا بیٹا صفدر علی خان وغیرہ جانشین ہوئے۔ اس دوران کافی شورش بھی برپا ہوا۔

سکھوں کے ساتھ بھی سلاطین بمبہ کی کشمکش رہی۔ بالآخر سکھوں نے 11 رمضان 1234ھ میں کشمیر فتح کرلیا۔ اس دوران ہری سنگھ نلوہ پکھلی ودھتور کو فتح کیا۔ اور بعد 1821ء پونچھ اور راجوری بھی لاہور کے قبضہ میں آگئے۔ سلطان زبردست خان اور سکھوں کی لڑائی ہوئی۔ لیکن بعد میں صلاح کرلی گئی۔ 1253 کو کرنل مہاس سنگھ صوبیدار کشمیر کی فوجوں سے سلطان زبردست خان کی جنگ ہوئی۔ جس میں سلطان شہید ہوگیا۔ اس کے بعد سلطان حسن علی خان والئی مظفر آباد ہوا۔ سلطان نجف خان گھوڑی، سلطان شیر احمد خان کرناہ اور سلطان حسین خان نے مل کر مقابلہ کیا۔ ان لڑائیوں میں مرزا فقیر اللہ خان والئی راجوی کے بھائی مرزا احمد ایوب خان سکھوں کی طرف سے لڑتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ بمبوں اور کھکھوں نے کافی شورش برپا کی۔ شیخ امام الدین نے حکمت سے صلح وصفائی کی۔

اس کے بعد معاہدہ امرتسر 16 مارچ 1846ء کی رو سے کشمیر مہاراجہ گلاب سنگھ کو تفویض ہوا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ کے عہد میں علاقہ پہاڑ میں پورا امن وامان رہا۔ بمبہ حکومت مظفر آباد کا خاتمہ ہوا۔ 1860ء میں مہاراجہ رنبیر سنگھ کے وقت کرناہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اس وقت

Marfat.com

راجہ شیر احمد خان قابض و متصرف تھے۔

1860-61ء میں سلطان نجف خان کا بیٹا فیروز الدین خان والئی گھوڑی ہوا۔ جن کو جاگیر دی گئی۔ دوپٹہ، کٹھائی، کامسراج وغیرہ میں حکومت ختم کر کے جاگیرات دی گئیں۔ اس طرح پورے علاقہ پر ڈوگرہ حکومت قابض ہوگئی۔ مفصل حالات شجرہ وغیرہ تاریخ جموں مصنفہ مولوی حشمت اللہ لکھنوی میں درج ہے۔

اس پورے علاقے میں بمبہ اور کھکھا قوم کے لوگ رہتے ہیں اور اب تک باوقار چلے آرہے ہیں۔ نئے زمانے کے نئے انداز ہیں جو اپنانے پڑتے ہیں۔

مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے: بمبہ قوم کے ذیل حکمران نہایت نامور گزرے ہیں۔

بانی مظفر آباد راجہ محمد مظفر خان، راجہ ہیبت خان، سلطان مرزا شہید، سلطان محمود خان، سلطان حسن علی خان، سلطان زبردست خان، سلطان اکبر علی خان، سلطان ناصر علی خان، راجہ شیر احمد خان، راجہ کام بخش خان، راجہ صفر علی خان، راجہ ہدایت اللہ خان، راجہ عنایت اللہ خان، راجہ محمد سکندر خان، راجہ قطب الدین خان، راجہ فتح خان، راجہ فیروز الدین خان

Marfat.com

راجگاں کھکھا وہتمال، مظفر آباد، کچیلی، چیکار، اوڑی وغیرہ

علاقہ وچھنہ کے بالمقابل دریائے جہلم کا بایاں کنارہ علاقہ کھاوڑہ کے نام سے مشہور ہے۔اس علاقہ میں عرصہ سے راجگاں کھکھا وہتمال حکمران وسرکردہ چلے آرہے ہیں اوران میں ڈوگرہ وقت میں بھی متعدد جاگیردار ہوئے ہیں۔اس وقت تک یہ قوم علاقہ کی دیگر قوموں میں ممتاز چلی آرہی ہے۔لارنس صاحب نے اقوام کھکھا وہتمام کا قدیم نام کھش بتایا ہے جوکوہستان ہمالیہ کے ایک بڑے حصے میں آباد تھی۔راج ترنگی کے مطابق راجوری کے پال حکمران قوم کھش سے تھے۔تاریخ حُسن کے مصنف نے بھی قیاساً دو بھائی کھکھو اور ہاتھو کا ذکر کیا ہے۔جو قوم راجپوت سے تھے۔کھکھ اور ہتمال راجوں کو سب مورخوں نے یک جدی رکھا ہے۔تاریخ راجپوتان پنجاب، راج ترنگی، تاریخِ جموں وغیرہ کھکھ (کھش) تحریر ہے۔تاریخِ اقوام کشمیر جلد اول صفحہ 403 پر مولانا محمد دین فوقؔ نے کھکھا اور ہتمال قوم کو دونوں بھائیوں کھکھا خان اور خاتم خان کی اولاد تسلیم کیا ہے۔تاریخِ اقوام کشمیر جلد دوم کے صفحہ 346 پر بھی کھکھ قوم کو کھکھا خان کی اولاد سے کہا ہے۔مصنف ''راجپوت گوتیں بھی کھکھا قوم کو راجہ مُل خان کے بیٹے کھکھا خان کی اولاد بتایا ہے۔مختلف تاریخ کُتب تاریخِ راجپوتانِ پنجاب، راجپوت گوتیں، رئیساں پنجاب، تاریخ اقوام پونچھ، تاریخِ اقوام کشمیر وغیرہ کے مطالعہ کے بعد مصنف تاریخ جموں نے مولانا حشمت علی لکھنوی نے اپنی کتاب کے صفحہ 834 پر شجرہ نسب راجگان کھکھا، کچیلی وچیکاڑ ذیل درج کیا ہے۔

- راجہ مُل خان
  - پیر کالا خان
  - جوہد خان
  - بیرو خان
    - راجہ سے خان
      - راجہ سنگے خان
      - راجہ منگے خان
  - کھکھا خان
  - تنولی خان

Marfat.com

بہر حال احمد شاہ ابدالی اور تیمور شاہ درانی کے وقت بیرہ خان کھکھا کا ذکر آتا ہے۔ امیر خان صوبیدار کشمیر نے ولی خان بمبہ اور بیرہ خان کھکھا کی لڑکیوں کو اپنے نکاح میں لایا۔ حاجی کریم داد خان صوبہ کشمیر نے جب سلطان محمود خان بمبہ والئ مظفر آباد پر حملہ کیا۔ بہادر خان کھکھا کا ذکر آتا ہے جو دریا کے پار چلا گیا تھا اور دوسرے روز پچاس ساٹھ آدمی لے کر کریم داد خان کے لشکر پر حملہ آور ہوا تھا۔ حاجی کریم داد خان نے بیرہ خان کھکھا کو شیر گڑھی کے صحن میں قتل کر دیا تھا۔ میر ہزار خان نائب صوبہ کشمیر نے صفدر علی خان سلطان کامسراج اور سر بلند خان کھکھا راجہ کھادرہ کو خلوت فاضرہ وغیرہ دیئے۔

بعد ازاں سکھوں نے جب کشمیر فتح کیا تو دیوان مصر چند صوبہ کشمیر سلاطین بمبہ و کھکھا کو اور نامدار خان ٹھکرو وغیرہ کاردارانِ کشمیر کے معتبروں اور بعض لوگوں کو بھی بطور نشان فتح اپنے ساتھ لاہور لے گیا۔ اُس کے بعد 1848ء میں سردار ہری سنگھ نلوہ ناظمِ کشمیر مقرر ہوا۔ وہ راجگان کھکھ و بمبہ سے برسرِ پیکار ہو گیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

ہری سنگھ نے جواب دیا کہ غلام علی خان سردار کھکھ جو کہ سرداران عالی شان سے ہر وقت محاربہ و مقاتلہ میں مصروف رہتا تھا۔ اب گرفتار ہو گیا ہے۔ بعد میں شیر گڑھی کے قید خانہ میں اس کا کام تمام کر دیا اور سرفراز خان کھکھ راجہ کھادرا کو لاہور بھیج دیا اور علاقہ کو اپنے قبضہ میں لے آیا۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی جاگیریں ڈنہ، کچیلی و چیکار، تحصیل مظفر آباد اور اوڑی میں دی گئیں۔

راجگانِ کھکھ تحصیل مظفر آباد:

۱۔ راجہ صفدر علی خان...... جاگیردار کمار بانڈی

۲۔ راجہ فتح محمد خان...... جاگیردار ڈنہ کچیلی

۳۔ راجہ میر زمان خان...... جاگیردار ڈنہ کچیلی

۴۔ راجہ بدر الزمان خان...... جاگیردار بندلا

Marfat.com

۵۔ راجہ محمد اکبر خان ...... جاگیردار کوٹ

۶۔ راجہ حسین خان ...... جاگیر کچیلی

۷۔ راجہ محمد ایوب خان ...... گزارہ خواں کچیلی

۸۔ راجہ پہلوان خان ...... گزارہ خواں کچیلی

۹۔ راجہ اکرم خان ...... جاگیردا کچیلی

۱۰۔ راجہ سید خان ...... جاگیردار نسواڑ پال

۱۱۔ راجہ سکندر خان ...... ڈنہ

۱۲۔ راجہ تہور خان ...... یگاں

۱۳۔ راجہ محمد عظیم خان ...... ڈنہ

۱۴۔ راجہ غازی خان ...... نکراں

۱۵۔ راجہ یارو خان ...... نکراں

۱۶۔ راجہ قطب الدین خان ...... شٹران

۱۷۔ راجہ ابراہیم خان ...... جھنڈگراں

۱۸۔ راجہ فتح علی خان ...... کوٹ کوین

۱۹۔ راجہ محمد نظیر خان ...... چنال بگ

۲۰۔ راجہ محمد اکبر خان ...... کمار بانڈی

۲۱۔ راجہ رستم خان ...... شٹراں

۲۲۔ راجہ سیف علی خان ...... منائی

راجگان کھکھا ہتمال اوڑی: راجہ محمد افضل خان راجہ صفدر علی خان جاگیردار کاربانڈی، راجہ فتح محمد خان ڈنہ کچیلی، راجہ محمد خان اندراسپری، راجہ علی بہادر، راجہ رحمت اللہ خان، راجہ علی اکبر خان کھکھا راجگان ڈنہ کچیلی وچیکارو غیرہ عہدِ سکھاں وڈوگرہ میں جاگیردار، وظیفہ خوار ہونے کے علاوہ 1947ء کے بعد بھی مختلف شعبہ جات میں صاحب اقتدار ہیں۔ راجہ حیدر خان مرحومہ مسلم کانفرنس کے صدر اور مظفر آباد کے مسلمہ سیاست دان رہے۔ اُن کے بیٹے راجہ فاروق حیدر خان سینئر وزیر آزاد جموں وکشمیر رہے۔ راجہ ڈاکٹر محمد عارف خان سیکرٹری تعلیمات آزاد جموں وکشمیر، راجہ اختر حسین خان صدر آزاد کشمیر ٹیچرز ایسوسی ایشن، راجہ ممتاز احمد خان صدر غیر جریدہ ملازمین آزاد جموں وکشمیر مختلف محکمہ جات سول وفوج سینکڑوں ملازمین، تاجر، وکلاء، صحافی وغیرہ ہیں اور باپ دادا کی طرح نئے انداز میں برسرِ اقتدار ہیں۔

Marfat.com

مظفر آباد کے علاوہ ضلع پونچھ، ضلع باغ، ضلع کوٹلی میں بھی کھکھ قوم کے افراد بستے ہیں۔

ریاست چومکھ میر پور (پوٹھوہار): قدیم زمانہ میں جموں وکشمیر، پنجاب، سرحد وغیرہ کی جغرافیائی سرحدیں مختلف حکمرانوں کے وقت مختلف رہی ہیں۔ پونچھ، راجوری، بھمبر، میر پور، اندربل، راولپنڈی، پشاور تک کا علاقہ کشمیر کے ساتھ شامل رہا ہے۔ اور اس پر ہندو راج کرتے رہے ہیں۔ علاقہ جات کے نام بھی مختلف وقتوں میں مختلف رہے ہیں۔ مثلاً موجودہ راجوری کا نام راجپوری، پونچھ کا نام داروابھی سار، پرنس، راولپنڈی کا نام سندھ ساگر، میر پور کا چومکھ اجگیوٹ، اندربل پوٹ ہار وغیرہ۔ یہ نام جغرافیائی تقسیم، حکمرانوں اور ثقافت کے اعتبار سے بھی مختلف رہے ہیں۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے موجودہ پنجاب، سندھ وغیرہ علاقوں پر پال ہندو خاندان کی حکومت تھی۔ جس کے آخری بادشاہ جے پال کو سلطان محمود غزنوی نے 392ھ میں جنگ کمغان پشاور کے نزدیک مع بیٹوں وغیرہ کے قتل کر کے قبضہ کیا اور اپنے متحد خاص سپہ سالار گکھڑ شاہ کو انتظام والفرام کے لیے یہ علاقہ تفویض کیا۔ سلطان محمود غزنوی موصوف نے ایک فرمان کے ذریعے جس کی نقل کیگوہر نامہ مترجمہ بنام تاریخ گکھڑاں از راجہ محمد یعقوب خان طارق بر صفحہ 182 درج ہے۔ پوٹھوار کی کک، کالو، کیری وغیرہ اقوام شوریدہ کو فتح کرنے کے ضمن میں دیا تھا۔ یہ اقوام ہندو تھیں اور علاقہ پوٹھوار بشمول اندربل، جگیوٹ، پونچھ وغیرہ کشمیری پنڈتوں کے قبضہ میں تھا اس فرمان پر تاریخ مورخہ 5 ماہ ذیقعد 392ھ درج ہے۔ چنانچہ گکھڑ شاہ نے ان اقوام کو فتح کر کے اپنی حکومت قائم کی اور علاقہ چانہ بنیر کو پسند کر کے جگیوٹ چومکھ کو دار الخلافہ بنای۔ اسی گکھڑ شاہ کی اولاد گکھڑ قوم کے نام سے موسوم ہوئی۔ چومکھ گکھڑ دورِ حکومت میں ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک دار الخلافہ رہا اور یہیں سے گکھڑوں نے ضلع ہزارہ، راولپنڈی، جہلم، گجرات، پونچھ وغیرہ علاقوں تک اپنی حکومت قائم کی۔ اگر چہ مختلف گکھڑ سلاطین کے زمانہ میں دار الخلافے تبدیل ہوتے رہے۔ مثلاً سلطان پور، کھیالہ، بھروالہ وغیرہ لیکن علاقہ پوٹھوار کے کشمیر سے ملحق علاقہ جات پونچھ، اندربل، چومکھ (میر پور) وغیرہ کو خصوصی امتیاز حاصل رہا ہے۔ چنانچہ 392ھ تا 1177ھ

Marfat.com

گکھڑ راجوں نے اس علاقہ پر حکومت کی۔ آخری گکھڑ راجہ سلطان مقرب خان کو سکھوں نے 1765ء میں جنگ گجرات میں شکست دی۔ اس کے بعد جاگیریں وغیرہ عطا ہوتی رہیں۔ اس علاقہ کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ گکھڑ قوم کا سرسری تذکرہ کیا جائے جو لگ بھگ آٹھ سو سال تک اس علاقہ پر حکمران رہے۔

گکھڑ قوم: ہزارہ و پوٹھوار میں باہر سے آنے والی یہ سب سے قدیم قوم ہے اور شاندار ماضی کی حامل ہے۔ ان کی حکمرانی پوٹھوار بشمول پونچھ، کشمیر، اٹک تا جہلم رہی۔ اس قوم نے 1002ء تا 1765ء بلاشرکت غیرے اس علاقہ پر حکومت کی۔ دیگر اقوام جنجوعہ، کھوکھر وغیرہ سے لڑائیاں کر کے انہیں اپنا مطیع کیا۔ مُغلیہ سلطنت کے قیام میں مدد دی۔ مغلوں سے رشتہ دارانہ تعلقات قائم کیے۔ شیر شاہ سوری جیسے سلطان سے نبرد آزما رہے۔ افغانوں اور سکھوں کا مقابلہ کیا اور برصغیر ہند کے اس حصہ میں اپنی طاقت کا لوہا منوایا۔ مختلف تواریخی کُتب تذکرہ تاریخ رئیساں پنجاب از سرلیپل گرلفن کے طبقاتِ ناصری از منہاج الدین، تزکِ بابر از بابر بادشاہ مغل بابر نامہ از مرزا نصیر الدین گورگانی، تُزک جہانگیری از منشی نولکشور آف لکھنؤ، تزکِ جہانگیری از مولوی احمد علی راجپوری، پرتھی راج راسا از پروفیسر محمود شیرانی، تاریخ داؤدی قلعہ روہتاس ضلع جہلم، تاریخِ فرشتہ مصنفہ ہندو شاہ فرشتہ دربارِ اکبری مولانا محمد حسین آزاد، طبقاتِ اکبری، آئینہ حقیقت نما از مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی، سفرابنِ بطوطہ ترجمہ خان پیرزادہ، اقبال نامہ جہانگیری گزیٹئر راولپنڈی مرتبہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی 1884ء انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، سیر المتاخرین، منتخب اللباب، منتخب التواریخ، دی پنجابی مسلمان از وائیکے، تاریخ نامی خاندان و رئیساں پنجاب، تاریخِ سیستان، جموں و کشمیر گزیٹئر، تاریخِ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد الدین فوق، تاریخِ اقوام کشمیر از فوق، تاریخِ کشمیر از سید محمود آزاد، تاریخِ ہزارہ، تاریخِ چھبال، تاریخِ راجگاں راجور مصنفہ مرزا ظفر اللہ خان کیگو ہر نامہ فارسی مصنفہ دیوان دُلی چند، تاریخ گکھڑاں ترجمہ کیگو ہر نامہ از راجہ محمد یعقوب طارق، تاریخ گھکواں پونچھ از میجر محمد عثمان کیانی مرحوم، تاریخ ہند مؤلفہ مولانا محمد ابراہیم خان دُرّانی، تاریخِ فتح

Marfat.com

خانی مصنفہ مرزا قابلِ خان بن مرزا زمان خان، تاریخ بڈھالاں، تاریخِ جنجوعہ راجپوت مصنفہ راجہ محمد انور خان جنجوعہ، تاریخِ جہلم، بابر نامہ، ہمایوں نامہ، خلاصۃ التواریخ مصنفہ سوجان سنگھ، تاریخِ ہفت گنج حصہ اوّل از منشی میرا اکبر خان عباسی، تاریخِ پونچھ، تہذیب وثقافت کے آئینہ میں از خوش دیو مینی، تاریخِ ڈوگرہ دیس از نرسنگداس نرگس وغیرہ ہم میں اس عظیم قوم کا ذکر موجود ہے۔ مستند تواریخ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ گکھڑ ایرانی الاصل ہیں۔ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ وارِدِ پاک و ہند ہوئے۔ سلطان محمود غزنوی نے ان کے سردار گکھڑ شاہ کو علاقہ پوٹھوار برائے انتظام سُپرد کیا۔ جس کے نام سے یہ قوم گکھڑ کہلاتی ہے۔ بعد ازاں گکھڑ مختلف ادوار میں اردگرد کے علاقوں کشمیر، جموں، پونچھ، وغیرہ میں پھیل گئے۔ گکھڑ ایرانی نسل ہونے کی وجہ سے ان کا خطاب مَلک تھا اور بعد میں راجہ لکھتے تھے۔ ہاتھی خان پہلا شخص ہے جسے بابر بادشاہ نے سلطان کا خطاب دیا۔ سلطان محمود غزنوی کا مقابلہ اس علاقہ میں جے پال اور کھوکھروں سے ہوا۔ گکھڑوں کا جدامجد گکھڑ شاہ سلطان موصوف کے ہمراہ تھا۔ کھوکھروں کی شکست کے بعد یہ علاقہ گکھڑوں کو ملا، اس علاقہ میں شہاب الدین غوری کھوکھروں اور ملاحدہ کی سازش سے قتل ہوا۔

گکھڑ قوم اپنا شجرہ نسب سلطان کیگوہر سے ملاتی ہے۔ جو ایران صوبہ اصفہان کا حکمران تھا۔ اور جس کا دارالخلافہ کیہان تھا۔ سلطان کیگوہر کیانی سلطان کیقباد اور کیخسرو کے ہم عصر تھا۔ کیگوہر نامہ فارسی مصنفہ دیوان دُنی چند جو کہ گکھڑوں کی خاندانی تاریخ ہے اور جس کا اُردو ترجمہ راجہ محمد یعقوب خان طارق ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز میرپور آزاد جموں وکشمیر نے بنام تاریخ گکھڑاں کیا ہے۔ اس کے مطابق سلطان کیگوہر اصفہان کا حکمران تھا۔ سلطان کیکاؤس کی تخت نشینی پر کیگوہر کو کیان صوبہ کی سرداری بھی تفویض ہوئی۔ سلطان کے کیگوہر کے لڑکے سلطان کید نے تبت کے مُلک پر چڑھائی کی اور جنگ وجدل کے بعد تبت کو اپنے قبضہ میں لایا۔ سلطان کید کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سلطان تبت رکھا گیا۔ سلطان کید سے لے کر سلطان قاب تک گیارہ پُشت گکھڑوں نے تبت پر حکمرانی کی۔ جن کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com

سلطان کید خان، سلطان تبت خان، سلطان جنت خان، سلطان الشجار خان، سلطان مدارک کان، سلطان بہرہ مند خان، سلطان نظر خان، سلطان قالب خان، سلطان دولت خان، سلطان قاب خان، سلطان فرخ خان۔

سلطان قاب نے کشمیر پر لشکر کشی کی۔ کشمیریوں نے جنگ وجدل کے بعد معافی چاہی اور منوہر نامی قوم چک کے سردار نے اپنی لڑکی سلطان قاب خان کے لڑکے سلطان فرخ خان سے شادی کر دی کشمیر میں گکھڑوں نے چودہ پشت تک حکمرانی کی اور قاب تا سلطان قابل حکمران رہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

سلطان قاب، سلطان فرخ، سلطان امیر، سلطان تیز داد، سلطان خیر الدین، سلطان گوہر گنج، سلطان نُورالدین، سلطان مراد، سلطان بختیار، سلطان ہاتم، سلطان سمند، سلطان محراب، سلطان رُستم۔

آخر کار قوم چکان نے فتنہ کر کے سلطان رُستم خان کو قتل کر دیا۔ سلطان قابل خان بن سلطان رُستم خان کابل کی طرف روانہ ہوا اور جنگ وجدل کے بعد اس علاقہ پر قابض ہوا۔

سلطان ناصر الدین سبکتگین 347ھ میں غزنی کے تخت پر بیٹھا اور گردونواح کے علاقے فتح کیے۔

قابل خان کے ساتھ لمغان کے مقام پر سخت جنگ ہوئی۔ آخر دونوں کے درمیان ملک کی سرحدیں مقرر ہوئیں اور قابل شاہ بن سلطان رُستم کے سلطان سبکتگین کے ساتھ دوستانہ مراسم قائم ہو گئے۔ سلطان موصوف نے 371ھ میں جہاد کے خیال سے ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب کے کچھ علاقے فتح کر کے تصرف میں لایا۔ سلطان نے شاہ کابل خان کو اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا۔ اُس وقت ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ جے پال تھا۔ جو کشمیر، سرہند، پنجاب، دہلی تک کا حکمران تھا۔ اس نے جرارّ لشکر کے ساتھ غزنی پر حملہ کیا۔ سلطان نے مقابلہ لیکن راجہ جے پال غالب رہا آخر ایک نزدیکی چشمہ میں گندگی ڈالی جس کی وجہ سے برفباری ہوئی۔ راجہ جے پال کی فوج تباہ و

Marfat.com

برباد ہوئی۔ بنابریں چند زنجیر خیل پیش کر کے صلح کر لی اور مزید تحائف بھیجنے کے لیے سلطان کے چند اہلکار ساتھ لیے۔ لاہور پہنچ کر جے پال نے سلطان کے اہلکاروں کو نظر بند کر دیا۔ جب سلطان کو اطلاع پہنچی تو اس نے جے پال کو سزا دینے کے لیے چڑھائی کی۔ لمغان کے نزدیک جنگ ہوئی جس میں قابل شاہ کے بیٹے گکھڑ شاہ جیسے کابل کی سرداری ملی تھی۔ اس نے کارہائے نمایاں ادا کئے۔ سلطان کے حق میں فتح ہوئی اور راجہ جے پال ہندوستان بھاگ گیا۔ اس جنگ کے جلدی بعد سلطان سبکتگین نے وفات پائی۔ سلطان ناصر الدین سبکتگین کے بعد اس کا نامور بیٹا سلطان محمود 387ھ میں غزنی کے تخت پر بیٹھا۔ گکھڑ شاہ کو حسب سابق کابل کی سرداری بخشی گئی۔ سلطان نے بخارا، ایران، توران، جزاساں پر لشکر کشی کی اور ہندوستان فتح کرنے کی ٹھانی۔ 392ھ میں راجہ جے پال کو پشاور کے نزدیک فیصلہ کن شکست دے کر بیٹوں سمیت قتل کیا بعدازاں سلطان نے ہندوستان کے اکثر علاقے فتح کئے اور ولایت پوٹھوار جو سندھ اور بُت (جہلم) دریاؤں کا پہاڑی علاقہ ہے 392ھ میں کشمیر سے علیحدہ کر کے گکھڑ شاہ والئی کابل کے سپرد کیا۔ ملک پوٹھوار اقوام کک، کالو، کیری کا مسکن تھا۔ جنہیں گکھڑ شاہ نے مطیع کیا اور چانہ اور بنیر کے مواضعات جو کہ دوابہ سندھ ساگر میں دریائے بہت (جہلم) اور پورٹھ (پونچھ) کے مابین قصہ پُوکھ کے متصل سخت جگہ پر واقع ہیں پسند کیا اور اپنی دار الحکومت مقرر کی۔ اس کی اولاد جو اس علاقہ میں آئی۔ گکھڑ کہلائی۔ آخر 419ھ مطابق 1027ء کو وفات پائی۔ تقریباً آٹھ سال اس علاقہ پر حکومت کی۔ اس کی نعش کابل لے جا کر دفنائی گئی۔ گکھڑ شاہ کے بعد اُس کا بیٹا بج شاہ یا بجلی شاہ تخت نشین ہوا۔ محمود نے شاہی خلعت عطا کی۔

بجلی شاہ (بج شاہ) نے ارتیس سال حکومت کر کے 487ھ مطابق 1060ء وفات پائی۔ ان کے دو بیٹے سیوگی و مہیال تھے۔ مہیال نے باپ کے بعد تخت نشینی کی۔ مہیال کے لڑکے موم نامی نے دس سال تک اچھی طرح حکومت کی۔ اس کے دو لڑکے اسور اور عاصی ہوئے۔ عاصی نے چھ برس تک حکمرانی کی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا راجر بادشاہ بنا جو شکار کا شوقین تھا۔ شکار کے

Marfat.com

سلسلہ میں دانگلی آیا۔ مقامی اقوام کالوکیری وغیرہ سے جنگ کر کے 505ھ میں دانگلی اقامت پذیر ہوا۔ گکھڑاں 114 سال چانہ و بنیر رہنے کے بعد دانگلی آئے۔ جہاں 57 سال حکومت کرنے کے بعد راجر 555ھ کو وفات پا گیا اس کے تین بیٹے سیہر، سیاحق، شمشیر۔

ملک کی سرداری ملک سپہر خان کے نام ہوئی۔ اس نے ملک کو وسعت دی اور 590ھ میں وفات پائی۔ اس کے دو بیٹے ملک جہیعہ اور منگ خان تھے۔ منگ خان ریاست کا وارث ہوا۔ یہ زمانہ شہاب الدین غوری کا تھا۔ رائے پتھوراو غیرہ ہندو راجگاں سے ملک کو بچائے رکھا۔ ملک منگ خان کے کے تین بیٹے لوہر، سلوری اور سُن تھے۔ سلوری بہادر تھا اس نے جمیعت اکٹھی کر کے بالا کوہ سے گزر کر پونچھ جو کشمیر کا حصہ تھا حملہ آور ہوا۔ راجہ جے چند کو شکست دی اور چند پہاڑی جگہوں پر متصرف ہوا۔ اس کے لڑکے نے پُونی پہارکھ میں استقامت کی۔

لوہر سردار قوم ہوا۔ اُس نے 697ھ میں وفات پائی۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ وحید، لکھن، ملک بوگا، لکھن صاحب دستار ہوا جس نے ملک پوٹھوار کو سرکشوں سے پاک کیا۔ 47 سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائی۔ ملک لکھن کے ہاں ملک قدو خان پیدا ہوا۔ جس نے خطۂ کشمیر کو فتح کر کے وہاں چند سال حکومت کی۔ آخر ساٹھ سال کے قریب حکومت کر کے 804ھ میں وفات پائی۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ گل محمد مہاجودہ، سماں۔

ملک کی سرداری باپ کی وفات کے بعد گل محمد خان کو حاصل ہوئی۔ اس نے اپنے نام پر موضع گلیانہ آباد کیا اور دارالحکومت بنایا۔ تمام دوابہ سندھ ساگر پر قابض ہوا۔ 20 سال تک حکمرانی کرنے کے بعد رحلت فرمائی۔ ملک گل محمد خان کے چار بیٹے تھے۔ ملک سکندر، ملک فیروز، ملک بگا، ملک بیر۔

ذکر ملک سکندر خان: ملک گل محمد خان کی وفات کے بعد سکندر خان کو ملی۔ اس نے سرکشوں کو بزور شمشیر مطیع فرمان کیا۔ ملک سکندر خان کو ہمیشہ ملک فیروز خان کے متعلق شبہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے دغابازی اور بہانہ سے ملک فیروز خان کو گرفتار کر کے کشمیر روانہ کر دیا جہاں کا حاکم اس

Marfat.com

کا دوست تھا۔ ملک فیروز چند سال کشمیر میں قید رہا لیکن ایک روز کشمیر کے حاکم نے اُسے رہا کر کے پوٹھوار کی طرف رخصت کر دیا۔ ملک فیروز خان نے پوٹھوار پہنچ کر ملک سکندر کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ جس کے نتیجے میں ملک سکندر خان پرگنہ رہتاس میں چلا گیا۔ دس سال تک مُلک پر حکومت کرنے کے بعد وفات پائی۔ اُن کی اولاد سکندرال گکھڑ کہلاتی ہے۔

ذکر ریاست ملک فیروز خان: ملک سکندر خان کے بعد سرداری کا اعزاز ملک فیروز خان کو پہنچا۔ اس زمانہ میں دہلی کی حکومت سلطان بہلول لودھی کے زیرِ نگیں تھی۔ افغان سرداروں نے چند بار گکھڑوں کے ملک کو فتح کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔ ملک فیروز نے جو جنگ میں رستم نہاں تھا کیسوالوں کی گوشمالی کی اور انہیں ملک بدر کیا۔ ملک فیروز خان عدل و داد گستری میں نوشیروان ثانی، سخاوت میں رشک حاتم طائی اور شجاعت میں رُستم کا لگا کھاتا تھا۔ ملک فیروز خان خان کے بیٹے بھی شجاعت و ملک گیری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ فیروز الاں کی عدل گستری سے ملک پوٹھوار رشکِ گلزار بنا۔ ملک فیروز خان بارہ سال حکمران رہ کر 881ھ میں راہی مُلک بقا ہوا۔ اس کے پانچ لڑکے تھے۔ تاتار خان، جھنڈا خان، عیسےٰ خان، دنیا خان، دولت خان۔ ملک فیروزاں کی اولاد فیروزال گکھڑ مشہور ہوئی۔ نوگراں، راولپنڈی، سکھو، مہینڈر علاقہ پونچھ وغیرہ میں آباد ہیں۔ ہر سال سنگا، جہلم، سانبہ، جیروٹھ، نڑ فیروزال۔

ذکر ریاست ملک بوگا خان: ملک فیروز خان کی وفات کے بعد سردار ملک بوگا خان کو ملی۔ مذکورہ بہادر مرد تھا۔ مسافر پروری اور غریب نوازی میں حاتم زمان تھا۔ آخر یہ سخی مرد ملک بوگا آٹھ سال حکومت کرنے کے بعد 889ھ میں ملک الموت کا شکار ہوا۔ ان کی اولاد بگیال ثانی کہلائی۔ اس کے دولڑکے گل محمد خان اور اللہ دتہ خان شجاعت کے دھنی تھے۔

ذکر ملک بیر خان: ملک بیر خان نہایت پرہیزگار شخص تھا۔ چنانچہ اپنے مال کا دسواں حصہ خیرات میں دے دیتا۔ عدالت کے وقت سب سے یکساں عدل کرتا تھا۔ تیرہ سال حکومت کرنے

Marfat.com

کے بعد 902ھ میں وفات پائی۔ ملک بیر خان کے تیرہ لڑکے تھے لیکن سات مشہور ہوئے۔ ملک پیلو، ملک تاتار، ملک کھنیا، ملک جوہد، ملک احمد، ملک جتر، ملک پنب، ملک بیر خان کے بعد سرداری ملک پیلو خان کو ملی پندرہ سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائی اس کے گھر ملک ہمد خان پیدا ہوا جو ہاتھی خان کے نام سے مشہور ہوا۔

ملک ہاتھی خان: 917ھ میں ملک پیلو خان کی وفات کے بعد ہاتھی خان تخت نشین ہوا۔ زور آور ہونے کی وجہ سے ہاتھی مشہور ہوا۔ اِس کے زمانے میں درویش خان جنجوعہ نے آدرانہ سے شورش برپا کر کے گھکڑوں کے علاقہ پر قبضہ کرتے ہوئے ملک بیر خان کی دختر سے زبردستی نکاح کر لیا۔ لیکن بعد میں قوم گکھڑوں نے ہاتھی خان کی سرکردگی میں درویش خان کو قتل کر دیا اور جنجوعوں کو چُن چُن کر قتل کیا۔ بابر اور ہاتھی خان کی جنگ بھی ہوئی۔ لیکن بعد میں صلاح ہوئی۔ ہاتھی خان نے مغلوں کی جانب سے لڑ کر جنجوعوں کو شکست دی اور ان خدمات کے عوض بابر بادشاہ نے ہاتھی خان کو سلطان کا خطاب دیا۔

ملک سلطان سارنگ خان بن تاتار خان: ہاتھی خان کی وفات کے بعد سرداری ملک سلطان سارنگ خان بن تاتار خان برادر زادہ ہاتھی خان کو تفویض ہوئی۔ بابر بادشاہ نے سارنگ خان و آدم خان دونوں بھائیوں کو طلب کیا۔ ملاقات پر خلوت عطا ہوئے۔ آدم نے بابر بادشاہ کے لیے جنگوں میں داد مردانگی دی۔ پانی پت کی جنگ میں ابراہیم لودھی کے خلاف بارہ ہزار فوج کی کمان کی۔ فتح و کامرانی کے بعد ملک دو حصوں میں تقسیم کیا۔

۱) پانی پت تا چناب ۲) چناب تا نیلاب

گکھڑوں نے اپنا وطن چناب تا نیلاب قبول کیا۔ بابر کے بعد گکھڑوں نے شیر شاہ سوری کے ساتھ جنگیں لڑیں اور سارنگ سلطان اپنے سولہ بیٹوں سمیت شہید ہوا۔ مزار سرائے رواّت کے صحن میں ہے۔

Marfat.com

سلطان آدم خان: اپنے بھائی سلطان سارنگ خان کی شہادت کے بعد تخت نشین ہوا۔

سلطان آدم خان افغانوں کے خلاف متواتر لڑتا رہا اور اپنی سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمایوں کو جو جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا تھا خط لکھ کر ہندوستان پر حملے کرنے کے لیے درخواست کی چنانچہ ہمایوں کی واپسی پر بیس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادہ فوج لے کر ہمایوں کے ساتھ ہوا اور ہمایوں کا ہندوستان پر قبضہ ہو گیا۔ سلطان آدم خان کے آٹھ لڑکے تھے۔

دیوان لشکر خان، محمد خان، چٹھہ خان، دیوان گھن، ہوشیار بیگ، سلیم خان، جیسر خان، بادل خان ہر ایک لڑکے کو جاگیر عطا ہوئی۔

سلطان آدم خان اور سلطان کمال خان بن سلطان سارنگ کان کے درمیان جنگ اور سلطان آدم خان کی شہادت سلطان سارنگ خان کے بائیس بیٹے تھے۔ سولہ نے افغانوں کے ساتھ جنگ میں شہادت پائی۔ کمال خان قید ہوا۔ جو بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ علاول خان فقیری لباس میں چلا گیا۔

ہمایوں کے بعد 936ھ میں اکبر بادشاہ تخت نشیں ہوا۔ جس نے کمال خان ہفت ہزاری صفت عطا کر کے اپنا جرنیل مقرر کیا۔ سلطان آدم خان پوٹھوار پر قابض تھا۔ اور اُس نے علاول خان کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔ علاول خان پھرتے پھراتے فقیری لباس میں پوٹھوہار پہنچا تو اس کی بیوی نے پہچان کر آدم خان سے کہا کہ میرا خاوند زندہ ہے۔ آدم خان نے علاول خان کو قتل کرا دیا۔ علاول خان کے قتل کی سن کر کمال خان اپنے چچا آدم کے خلاف ہو گیا اور وقت پا کر ملکی تقسیم کروا کر واپس آیا۔ سلطان آدم خان نے تقسیم ملک سے انکار کیا۔ چنانچہ جنگ میں قید ہو کر پھانسی چڑھا یا گیا۔ اس کا بیٹا لشکر خان جس نے جموں فتح کیا تھا' بھی گرفتار ہو کر قتل ہوا۔

سلطان کمال خان سات سال حکومت کرنے کے بعد 976ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اس کا بیٹا ممارا خان تخت نشین ہوا۔ ممارا خان کے بعد جلال خان بن محمد خان بن آدم خان کو سرداری عطا ہوئی۔ سلطان جلال خان کے تین بیٹے تھے۔ اکبر قلی خان، محمد قلی خان، قادر قلی خان۔

Marfat.com

لیکن نظم ونسق اپنے چھوٹے بھائی دیوان علی محمد کو سونپا اور آخر بالا ینگش میں افغانوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوا۔

اس کے بعد سرداری ملک محمد جہانگیر بادشاہ کی طرف سے اکبر قلی خان کے نام تفویض ہوئی۔ اس نے 36 سال حکومت کی۔ اس کے بعد سلطان مراد قلی خان، سلطان لشکر خان، سلطان دلاور خان، سلطان معظم خان، سلطان مقرب خان نے یکے بعد دیگر حکومت کی۔ سلطان مراد قلی خان کے دو بیٹے تھے۔ ایک اللہ داد خان دوسرا نظر خان، نظر خان نے خورد سالی میں وفات پائی جبکہ اللہ داد خان کے دنیاوی بادشاہی سے انکار کیا۔ چنانچہ اللہ داد خان کی بیوی منگو رانی نے کچھ عرصہ حکومت کی اور قلعہ منگلا مائی تعمیر کروایا۔

سلطان مقرب خان 1765ء میں جنگ گجرات میں سکھوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ رانی منگو کی وفات پر شاہی حکم سے سلطان لشکری خان پرگنہ دانگلی پر بھی تصرف پذیر ہوا۔ سلطان لشکری خان کی وفات پر میر پور کے گکھڑ پرگنہ دانگلی پر چند برس قابض رہے۔

رانی منگو کی وفات کے بعد عالمگیر بادشاہ کی طرف سے اُس کا بیٹا دلاور خان سلطان خطاب کے ساتھ پرگنہ پھروالہ پر ممتاز ہوا۔ اپنی سخاوت کی وجہ سے دُولو دلاور کے لقب سے مشہور ہوا۔ سلطان موصوف کو پکھر کی صوبیداری بھی تفویض ہوئی۔ بلدۂ کابل کے ہنگامہ میں داد شجاعت دی۔

سلطان دلاور خان نے 1142ھ میں وفات پائی۔ اس سلطان کے بیٹے کرمداد خان اور عبدالرسول خان بھی تھے۔ لیکن تمام قوم کا سردار اُس کا بڑا بیٹا معظم قلی خان ہوا۔ محمد شاہ کے دربار سے سلطان خطاب مرحمت ہوا اور 1147ھ میں وفات پائی۔ اس کے بعد سخی بخت سلطان مکرم خان (مقرب خان) صاحب دستار ہوا۔ یہ شخص گکھڑوں کا آخری بادشاہ تھا۔ جو بہت نامی گرامی گذرا ہے۔ اس نے 22 جنگیں لڑیں جس میں فتح یاب ہوا۔

دیواں احمد خان میر پوری کے بلاوا پر گکھڑوی عزت کو ایک سمجھتے ہوئے سلطان مکرم

Marfat.com

خان قصبہ پہنیر کی طرف بڑھا اور میر پور کے گھکڑوں سے مل کا اصالت خان چب کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ جب مذکور دونوں فوجوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر پہاڑوں اور غاروں کی طرف بھاگ گیا اور تمام شہر کو گکھڑوں نے نظرِ آتش کر دیا۔ دہلی کی حکومت کی کمزوری کے باعث گکھڑ میر پور، اکبر آباد اور پرگنہ دانگلی آپس میں تقسیم کر کے قابض ہو گئے۔

تقسیم بصورت ذیل کی گئی۔

سلطان مکرم خان پھروالہ ایک حصہ، دیوان احمد خان میر پور ایک حصہ، مہابت خان و حیات اللہ کان اکبر آبادی ایک حصہ۔ یہ تقسیم 1149ھ میں ہوئی۔

سلطان مکرم خان اپنے لڑکے سعد اللہ خان کو زیادہ عزیز رکھتا تھا اور اس کا لڑکا نادر علی جو فیروزالوں کا نواسہ تھا اپنی ماں کے ساتھ ننھیال میں رہتا تھا۔ جب وہ بالغ ہوا تو سرخرو خان فیروزال اور یوسف خان پھکوال نے بدوں اطلاع مذکور اپنے نواسے کو بادشاہ احمد شاہ ابدالی کی خدمت میں پیش کیا۔ پرگنہ دانگلی نصف حصہ نادر علی خان کے حق میں مقرر ہوا۔ سلطان کے پانچ لڑکے تھے۔ نادر علی، سعد اللہ خان، منصور علی خان، براہم خان، شادماں خان۔

المختصر 412ھ 1186ھ (774) سال تک ملک پوٹھوار پر گکھڑوں کی حکومت قائم رہی۔ نادر علی خان اور اسد اللہ خان کے بعد شادماں خان قابض ہوا۔ منصور علی خان کے بعد راجہ فتح علی خان اور اس کے بعد راجہ مدد خان اس حصہ پر قابض ہوا۔ اس کے بعد راجہ گلاب سنگھ جموال نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے شادماں خان، مدد خان و دیگر گکھڑوں کو مع فرزندوں گرفتار کر کے ریاسی جیل میں نظر بند کیا۔ سرکار انگریزی کی عملداری قائم ہونے پر گکھڑوں کو رہا کیا گیا۔

ذکر پرگنہ اندربل میر پور: از تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب طارق صفحہ 127

دیوان علی محمد خان کے لڑکے جبار قلی خان کی اولاد میں سے کچھ پرگنہ ملوٹ اور کچھ پرگنہ اندربل میں مسکن پذیر ہوئے۔ چنانچہ جبار قلی خان کے بیٹے فتح خان و میرا خان تھے۔ میرا خان دھن ملوکی میں حاکم فوجدار تھا۔ اس نے 1051ھ میں میر پور کے قصبہ کی بُنیاد ڈالی اور میر پور میں اب تک اس

Marfat.com

کی خانقاہ مشہور ہے۔ اس کا لڑکا دولت خان تھا۔ دولت خان کا عبداللہ کان اور عبداللہ خان کا ہدایت اللہ خان تھا۔ ان کی اولاد اب تک میرپور میں ہے۔ میرا خان کی نسل کی سرداری ہدایت اللہ خان اور اس کے گھرانے میں رہی۔ دیوان بدیع الزماں و بخشو خان وغیرہ چار بھائی سلطان رصالت خان کے سوتیلے بھائی تھے۔ منصبداری کے لیے عالمگیر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کے لیے گئے لیکن بُرج کے نیچے آ کر وفات پائی۔ نعشیں میرپور آ کر میرا خان کی خانقاہ میں سپردِ خاک ہوئیں۔ بدیع الزمان خان کے لڑکوں امانت خان اور سلطان محمد زمان نے پیشہ سپاہگری اختیار کیا اور فوت ہوئے۔

فتح خان سلطان خطاب سے پرگنہ دانگلی پر ممتاز ہوا۔ اپنے نام پر ایک گاؤں فتح پور آباد کیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا ممدوزمان خان خطاب سے نوازا گیا۔ اس کی وفات کے بعد سلطان اصالت خان سہ ہزاری منصب اور سلطانی خطاب سے نوازا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی نصراللہ خطاب سے نوازا گیا۔ دیوان احمد خان کی وفات کے بعد اس کا لڑکا خان عالم خان وارث ہوا۔ اس کے بعد اس کے لڑکے دیوان محمد خان وغلام محی الدین خان وغیرہ قابض ہوئے۔ سکھوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد گکھڑ ریاست چومکھ میرپور کی تباہی عمل میں آئی اور ڈوگرہ دورِ حکومت میں اندربل، میرپور، بھمبر وغیرہ پر مشتمل ضلع میرپور بنا دیا گیا۔ اس طرح اس علاقہ میں گکھڑوں کی حکومت ختم ہوئی۔ اب بھی میرپور، پرگنہ، کھڑی، پرگنہ اندربل، سیاکھ، کٹھاڑ، دلاور خان وغیرہ میں گکھڑ قبیلہ آباد ہے اور مختلف وقتوں میں متعدد شعبہ ہائے زندگی میں اسلاف کی یاد تازہ کئے ہوئے ہیں۔ انگریزوں اور ڈوگروں کی حکومت کے دوران انہیں جاگیریں بھی عطا ہوئیں۔ جن کا ذکر بحوالہ کتاب ''میرپور 1947ء سے پہلے'' مصنفہ سید سلطان علی شاہ میرپور درج ذیل ہے۔

ا۔ **پنڈوڑہ جاگیر:** صادق خان، بہادر خان، ولایت خان، بوستان خان، اقبال خان، پسرانِ ڈھیر و خان، کرمداد ولد مولا داد خان، لعل خان ولد سلطان عالم خان گکھڑ جاگیردار تھے۔

Marfat.com

۲۔ ڈگار جاگیر: الف خان سجاول خان پسران رنگ خان، محمد افضل خان، محمد افسر خان پسران علی بہادر خان، محمد شاد خان، سوار خان، پسران لعل خان گکھڑ جاگیر دار تھے۔

۳۔ بندریال جاگیر: الف خان وغیرہ جاگیرداران ڈگار اس گاؤں کے بھی جاگیر تھے۔

۴۔ سونکیاہ جاگیر: راجہ دیوان خان، محمد زمان خان، مہر اسب خان، مردان علی خان وغیرہ قوم گکھڑ جاگیر تھے۔

۵۔ چک ٹھاکرہ: بوستان خان ولد محمد خان ساکن تکی پور جاگیر دار تھے۔

۶۔ دوال جاگیر: سردار علی خان، نواب خان پسران زمان علی خان، فتح خان، رحمت خان، فتح حیدر خان، مردان علی خان، جلال خان جاگیر دار تھے۔

۷۔ تھب جاگیر: ذیلدار الف خان، محمد اسلم خان، محمد اکرم خان، محمد مظفر خان، اکبر خان، مہر اسب خان، فضل داد خان، مولا داد خان، ولایت خان، سلطان خان، عبدالمجید خان، یوسف خان، اشرف خان، عنایت خان، فیروز خان قوم گکھڑ جاگیرداروں میں سے تھے۔

۸۔ سورکھی جاگیر: علی حیدر خان، ولایت خان، بوٹا خان، امیر خان، بگا خان، سید زمان اقبال خان، سردار خان، اکبر خان، کرامت خان وغیرہ قوم گکھڑ جاگیر دار تھے۔

۹۔ کٹھاڑ جاگیر: فضل خان، اقبال خان، نجیب خان، سردار علی خان، جہانداد خان، حسن داد خان، حیات علی خان، ولایت خان، خداداد خان وغیرہ قوم گکھڑ جاگیر دار تھے۔

۱۰۔ چیڑ جاگیر: اس گاؤں کے جاگیردار مرزا علی گوہر، عالم خان، بشیر احمد پسران مرزا عبداللہ گکھڑ سکنہ سوہاوہ و مرزا خان مسکن گوجر خان ضلع راولپنڈی سے تھے۔

۱۱۔ چومکھ: ساکنان دیہہ راجگان جاگیر دار تھے۔

Marfat.com

۱۲۔ **مطیال جاگیر کوٹلی:** اس جاگیر کے حصہ داران محمد حیات خان، فقیر اللہ خان فیروز خان قوم گکھڑ ساکن کجلانی تھے۔

احوال گکھڑاں میرپور یہ زبانی رتن چند: بحوالہ تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب کیانی بر صفحہ 129 تا 130 سکھوں کی عملداری میں گکھڑاں میرپور سے کرم اللہ خان نامی گرامی ہوا ہے۔ اور اس نے جہلم کا دریا عبور کر کے پوٹھوہار پر بھی تاخت و تاراج کی۔ جب کبھی سکھ لشکر کشی کرتے تو چلایار کے پہاڑوں اور دیگر جگہوں میں جہاں کے لوگ سرکش تھے پناہ لے لیتا۔ سرکار روالا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے 1871 بکرمی میں ہر چند خطہ کشمیر کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان پہاڑی لوگوں نے راستوں کو اس قدر مسدود کیا کہ سردار مذکور بے نیل و مرام واپس ہوا۔ راستہ میں بدخواہ فسادیوں نے سکھوں کی فوج کا محاصرہ کر لیا اور نہایت تنگدستی کیا۔ کرم اللہ خان کی والدہ ماجدہ نے جو ہمت میں مردوں سے زیادہ بہتر تھی اپنی فوج کے ساتھ سردار پرتاب سنگھ انادیوالہ کی معیت میں سرکاری فوج کی بہت امداد کی اور اس کا استقبال کیا۔ بدیں وجہ سکھوں کی فوجی پہاڑوں سے صحیح و سلامت اور آسانی سے نکل آئی۔

اس خدمت کے عوض مہاراجہ ممدوح نے علاقہ چلایار اور جاگیر کو طور پر بخش دیا۔ اسی وجہ سے گکھڑ مذکورہ نے اپنی فوج مہاراجہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ آخر 1875 بکرمی میں جبکہ سکھوں نے ملتان کے قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ کرم اللہ خان گکھڑ توپ کا گولہ پھٹنے سے شہید ہوا۔ لیکن اس کا تابوت وطن لاکر دفن کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے لڑکے شاہی عنایات سے سرفراز ہوئے۔ لیکن جس وقت پرگنہ میرپور سکھوں کی سرکار سے سردار حکمانی سنگھ جمینی کو مرحمت ہوا تو سردار موصوف کی گکھڑوں کے ساتھ ٹھن گئی اور طرفین میں جنگ و جدل تک نوبت آپہنچی۔ اس وجہ سے گکھڑ کچھ بدحال ہوئے لیکن علاقہ چاریار بدستور گکھڑوں کے پاس رہا۔ اس کے بعد راجہ گلاب سنگھ جموال ملک میرپور کا مالک ہوا اور اس کی عملداری میں گکھڑوں کی مکمل بے دخلی عمل میں لائی گئی۔ کیونکہ گکھڑوں اور جموالوں کے درمیان قدیم سے عداوت چلی آئی تھی۔ لیکن سفید پوشوں کی خوش بختی

Marfat.com

کہ سرکار فیض مدار انگریز صاحب بہادر کی اس ملک پر عملدار شروع ہوگئی اور اس وجہ سے گکھڑاں میر پور انعام و پنشن حاصل کر کے خوشحالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یادگارانِ گکھڑ بحوالہ تاریخ گکھڑاں صفحہ 173 تا175: میر پور۔ یہ باؤلیوں، کنوؤں اور خوبصورت حویلیوں کا شہر میرا خان گکھڑ کا آباد کردہ ہے جس کی بُنیاد 1051ھ میں ڈالی گئی۔ دونوں طرف کے خوبصورت نالوں اور گردونواح کی وسیع زرخیز وادی نے اسے بہت بری اجناس کی منڈی بنا دیا ہے۔ جہلم، بھمبر، کوٹلی اور سہنی سے یہیں آکر راستے ملتے ہیں۔ یہ تمام شمالی پہاڑی علاقہ کے پنجاب پہنچنے کے راستے کا اہم شہر ہے۔ یہاں گھکڑوں کا بہت زور رہا ہے۔ نواب میرا خان جس نے اس شہر کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس شہر کے مشرقی کونے میں استراحت فرما ہیں۔ ان کی خانقاہ خاصی شہرت رکھتی ہے اور میراں شاہ کی خانقاہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کے اِرد گرد بہت بڑا احاطہ ہے اور دیوار پھری ہوئی ہے۔ نیز ان کے وقت سے ایک مجاور خاندان اس خانقاہ کی حفاظت کے لیے چلا آتا ہے۔ جسے گزارہ کے لیے چند گھماؤں زمین بھی حاصل ہے۔

گکھڑوں نے یہاں بہت سی باؤلیاں اور کنویں بھی تعمیر کئے۔ ان کا تعمیر کردہ قید خانہ کی بنیاد موجودہ کوتوالی کی بلڈنگ ہے۔ سڑک کے کنارے نہایت خوبصورت مقام ہے۔ دو مشرقی اور دو مغربی ہاتھی دروازے اور قلعہ کی شمالی مغربی پختہ دیوار کے پرانے نشان اب تک ہیں۔ نامور گکھڑ دیوان احمد خان اسی جگہ کا سپوت تھا جس کی جولانیاں پوٹھوہار تک تھیں۔ آخری ایام میں گکھڑوں ہی کی مدد سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے میر پور فتح کیا اور اس بڑے شہر کے مالک گکھڑ ادھر اُدھر بھاگ نکلے اور دُور دُور مقامات پر جا چھپے۔ چند ایک کنبے اب بھی شہر کے جنوبی کونے میں دُبکے پڑے ہیں۔ ان کے محلّہ کو گکھڑوں کا ہی محلّہ کہا جاتا ہے۔ نیز شہر کی موجودہ شاندار جامع مسجد گکھڑوں کی ہی پُرانی مسجد کی بنیادوں پر ہے اور مسجد کے گردونواح کا کافی رقبہ مسجد کے لیے انہوں نے وقف کر دیا ہے۔

(تشریحی نوٹ) 1965ء میں علاقہ ناڑ فیروزالاں تحصیل مہینڈر سے ہجرت کرنے کے بعد راقم

Marfat.com

الحروف کے بچشم خود پُرانا میر پور شہر کو دیکھا ہے۔ منگلا ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے 68-1967ء میں یہ عظیم شہر زیرِ آب آ گیا اور اس کے بدلے بلاہ گالہ کے مقام پر نیو میر پور شہر تعمیر ہوا ہے۔ جب کبھی منگلا ڈیم میں پانی کم ہوتا ہے تو گکھڑ مسجد کے مینار سے اور دیگر عمارات کے نشانات نظر آتے ہیں (مؤلف شوقؔ)

جگیوٹ یا چُومکھ: میر پور شہر سے شمال مغربی جانب گیارہ میل کے فاصلہ پر دریائے پونچھ کے دائیں کنارے بہت مشہور و بارونق قصبہ چومکھ نامی آباد تھا۔ اس قصبہ کی بنیاد مغل شہنشاہ اکبرِ اعظم کے عہد میں دیوان علی محمد خان کے ہاتھوں پڑی۔ جو سلطان جلال خان گکھڑ کا چھوٹا بھائی تھا۔ مطابق تحریر آئین اکبری مصنفہ شیخ ابوالفضل ان دنوں یہاں دوصد سوار اور تین ہزار پیادہ فوج ہر وقت تیار رہتی تھی۔ نیز دیوان موصوف کے لڑکے دیوان جبار قلی خان نے اس قصبہ کو زیادہ بارونق کیا۔ اب بھی اس مقام پر ایک مربع میل کی وسعت میں بے انت کھنڈرات پُرانے وقتوں کی رونق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ قصبہ بارہا اُجڑا اور بارہا آباد ہوا۔ اس کا پُرانا نام جگیوٹ تھا۔ جس کا ذکر دیوان دُنی چند مصنف کیگوہر نامہ فارسی نے بھی کیا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ یہ قصبہ دورِ حکومت میں بہت بڑا مرکز اور علاقہ کی منڈی تھی۔ اس علاقہ کا سرکاری پولیس سٹیشن اور بقیہ سرکاری دفاتر بھی اسی مقام پر تھے۔ لیکن 1947ء کی جنگِ آزادی میں یہ مقام اتنا بُری طرح تباہ و برباد ہوا کہ اب صرف ''مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے'' ہی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ پرانے وقتوں کی پرانی سی مسجد، نیز پختہ قبریں اور ایک خوبصورت حُجرہ جسے عوام ہجیرہ کہتے ہیں' اب بھی موجود ہے۔ اور چمگادڑوں اور ابابیلوں کے مسکن۔ دیوان علی محمد خان اور اس کی اولاد اسی مقبرہ میں پیوندِ خاک ہوئے اور ملحقہ عمارت اس وقت کی درسگاہ تھی جہاں مدت تک علوم شرقیہ کی تعلیم ہوتی رہی۔ یہ قصبہ قلعہ کی صورت میں تھا جس کے چار دروازے تھے اور یہی وجہ ہے کہ جگیوٹ کے بعد گکھڑوں کے وقت چومکھ (چار مُنہ) کے نام سے شہرت پائی۔ میر پور شہر اس شہر سے بعد میں آباد ہوا۔ لہذا اس تمام وادی کا یہی بڑا شہر تھا۔ اب مکمل طور پر ویران ہے اور اس کی جگہ اس سے دو میل دور مغرب میں

Marfat.com

ایک قصبہ ڈڈیال آباد ہو رہا ہے۔

تشریحی نوٹ قصبہ ڈڈیال (دریائے جہلم کے اُس پار): راقم الحروف نے گورنمنٹ ہائی سکول چکسواری میں ملازمت کے دوران چُومکھ کے کھنڈرات بجیرہ قبریں وغیرہ خود دیکھے ہیں جواب منگلا ڈیم بننے کی وجہ سے زیرِ آب آگیا ہے۔ ڈیم کا پانی کم ہونے پر بجیرہ کی عمارت سامنے آجاتی ہے۔ چومکھ سے بجانب میر پور شہر ایک خوبصورت قصبہ چکسواری بن گیا ہے۔ جہاں کالج، سکولز اور پُر رونق بازار ہیں۔ یہ میر پور کوٹلی روڈ کے کنارے واقع ہے۔ (مؤلف شوقؔ)

Marfat.com

شجرہ نسب قوم گکھڑاں

اخذ کردہ تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب طارق صفحہ 151 تا 156

- قابل شاہ
- گکھڑ شاہ
- بج شاہ
- مہپال خان
- موم یا مومن خان
- عاصی خان
- راجڑ خان
- ملک پہر خان
- ملک منگ خان
- ملک لوہر خان
- ملک لکھن خان
- ملک قدو خان
- ملک گل محمد خان
  - ملک سکندر
  - ملک فیروز
  - ملک بوگا
  - ملک بیر
    - جستر خان
    - تاتار خان

Marfat.com

- تاتار خان
  - سلطان سارنگ خان
    - سلطان کمال خان
      - سلطان موار خان
        - سلطان اجمیر خان
          - سلطان شادمان خان
  - سلطان آدم خان
    - سلطان محمد خان
      - سلطان جلال خان
        - اکبر قلی خان
          - مراد قلی خان
            - اللہ داد خان
              - رانی منگو
                - دلاور خان
                  - معظم خان
                    - سلطان مقرب خان
                      - منصور علی خان
                        - فتح علی خان
                          - امان علی خان
                          - بہادر علی خان
                        - مدد خان
                          - فتح خان
                        - جلال خان
                          - فیض طلب خان
                          - بوستان خان
                          - علی بہادر خان
                          - جہاں خان
                        - علی حیدر خان
                          - محمد علی خان
                          - شرف خان
                            - باغ و بہار خان
                              - محمد گلزار خان
                          - علی بہادر خان
                          - فتح خان
      - دیوان علی محمد خان

Marfat.com

؟

دیوان علی محمد خان

دیوان جبار قلی خان

سلطان فتح بانی فتح پور — سلطان میرا خان بانی میر پور

سلطان میرا خان بانی میر پور: دولت خان — سکندر خان

دولت خان

عبداللہ خان

ہدایت خان

سلطان فتح بانی فتح پور

سلطان محمد زمان

دیوان بدیع الزمان — بخشو خان — قابل خان — نصراللہ خان — رصالت خان

نصراللہ خان

مرتضیٰ خان — مصطفیٰ خان — دیوان احمد خان — لطف اللہ خان — حفیظ اللہ خان

دیوان احمد خان

خان عالم خان

دیوان غلام محمد خان — دیوان محمد خان — دیوان غلام محی الدین

علاقہ اندربل ڈڈیال، میر پو، بھمبر وغیرہ چند چیدہ چیدہ راجگان کے نام درج ہیں۔

سیاکھ ڈڈیال: راجہ ٹِکا خان حریت پسند، راجہ پنوں خان صدر معلم، پروفیسر راجہ قمر اقبال خان، لیڈی ڈاکٹر روبینہ عدالت، راجہ گلستاب ولد راجہ رنگ خان نمبر دار، راجہ جاوید خان مینجر الائیڈ بنک، راجہ محمود کیانی مینجر الائیڈ بنک، راجہ سید محمد خان نمبر دار مرحوم، راجہ غضنفر علی خان آفیسر سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پاکستان راجہ محفوظ کیانی، چیئرمین، ماسٹر راجہ دِلدار خان، بابائے بار ایسوسی ایشن میر پور راجہ لہراسہ خان ایڈووکیٹ، راجہ مظفر علی خان ایڈووکیٹ، لاہور ہائی کورٹ، راجہ ظفر علی شان بن راجہ مظفر علی خان ایڈووکیٹ حال زونل ہیڈ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان میر پور آزاد کشمیر۔ راجہ انجم رضا کیانی بن راجہ لہراسپ خان ایڈووکیٹ حال ایف ون میر پور، پروفیسر راجہ محمد اقبال خان کیانی پرنسپل بوائز ڈگری کالج نکیال اب کنٹرولر

Marfat.com

امتحانات کالجز تعلیمی بورڈ میرپور سکنہ سیاکھ حال عبداللہ پور گکھڑاں ضلع گجرات۔

ڈڈیال اندربل: راجہ ایاز کیانی جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس برطانیہ۔ راجہ محمود احمد کیانی ایڈووکیٹ، راجہ شیراز احمد خان کیانی سب جج، عابد راجہ ایڈووکیٹ کٹھاڑ، راجہ اعجاز دلاور خان بن بریگیڈیئر راجہ دلاور خان مرحوم کٹھاڑ، کیپٹن راجہ جلال خان کھلاڑی ایشیا کلر ہولڈر، راجہ عباد خان اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر، راجہ شوکت علی کیانی ایڈووکیٹ، راجہ عبدالقیوم خان کیانی سینئر مدرس ڈڈیال۔

لدڑنزد چوکھ میرپور: راجہ محمد اعظم خان ریجنل منیجر یونائیٹڈ بن و بریگیڈیئر راجہ اختر حسین خان پسران بابائے گکھڑاں، کرنل راجہ عدالت خان مرحوم ملٹری سیکرٹری مہاراجہ ہری سنگھ ریاست جموں وکشمیر حال محلہ راجگاں میرپور، راجہ فیروز خان ڈی۔ ایس۔ پی میجر راجہ عبد الرشید کیانی، پروفیسر راجہ محمد اسلم خان، پرنسپل، راجہ محمد بشیر خان سینئر ٹیچر حال B-5 میرپور۔

سیب راجگان میرپور: راجہ زراعت خان و راجہ اورنگزیب خان پسران راجہ الف کان پہلوان، بیرسٹر قربان علی خان و راجہ افتخار احمد خان ایڈووکیٹ و راجہ ذوالفقار احمد خان ایڈووکیٹ ہرسہ ایڈووکیٹ، برادراں حال ایف ون میرپور راجگان سیب میرپور فیروزال گکھڑ شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔

چکسواری میرپور: راجہ زمان علی خان سب انسپکٹر پولیس، راجہ محمد خالد خان چیئرمین راجہ زہنواز خان بن میجر راجہ نواز خان مرحوم۔

ڈومالاں: راجہ محمد اقبال خان زونل چیف الائیڈ بنک۔

عبداللہ پور چھمال میرپور: راجہ خالد اکبر خان پرنسپل بن مجاہد میرپور راجہ محمد اکبر خان مرحوم، راجہ گلفراز خان بن راجہ شاہنواز خان مال آفیسر، راجہ گلستان خان صدر معلم، راجہ محمد رفیق خان صدر معلم حال عبداللہ پور گکھڑاں ضلع گجرات۔ منگلا ڈیم بننے پر عبداللہ پور گکھڑ ہجرت کی۔ راجہ فضل حسین کیانی دال بھکوے والی ضلع گجرات۔ کیپٹن راجہ آزاد خان بھکوے والی گجرات۔

Marfat.com

انکر راجگاں ڈڈیال: راجہ عجائب خان مرحوم کونسلر، راجہ لیاقت خان، راجہ یعقوب خان۔

خیری راجگان ڈڈیال: راجہ حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ۔

اوناع راجگان: راجہ رنگ باز خان۔

رٹہ ڈڈیال: ماسٹر راجہ خان ولی خان صدر معلم۔

برنالہ بھمبر: راجہ محمد رزاق خان انڈر سیکرٹری محکمہ سروسز آزاد کشمیر

کھڑی شریف: بابائے کھڑی کیپٹن سلطان خان، راجہ ظفر معروف خان، راجہ زمرد خان ڈی آئی جی پولیس سنگھیام۔

جاتلاں: مرزا فدا حسین کیانی۔

نوگراں: شہید لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی، ڈاکٹر احمد نواز کیانی، میجر ارشاد کیانی، کرنل طارق کیانی، ائیر کموڈر قمر سلطان کیانی، راجہ مظفر خان کیانی، راجہ محمد ذکریا کیانی

Marfat.com

5 ریاست پونچھ

گزشتہ صفحات میں ریاست پونچھ کے کچھ حالات مختلف تواریخی کُتب راج ترنگی مصنفہ پنڈت کلہن کا قدیم ترین جغرافیے کی ریاست جموں وکشمیر مصنفہ پنڈت کلہن، تاریخ فرشتہ مصنفہ محمد قاسم فرشتہ، تاریخ جموں مصنفہ مولانا حشمت اللہ خان لکھنوی، گلاب نامہ مصنفہ دیوان کریارام وزیرِ اعظم ریاست جموں وکشمیر کا پُونچھ۔ تاریخ وثقافت کے آئینے میں مصنفہ خُوش دیو مینی، تاریخ ڈوگرہ دیس مصنفہ نرسنگداس فوق سے اقتسابات درج کیے جا چکے ہیں۔ تاہم اس اہم پہاڑی ریاست کے متعلق مزید معلومات کا درج کیا جانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ بلکہ اس سے اس علاقہ کے مختلف ادوار میں جغرافیائی وسیاسی حیثیت کا تعین کرنے میں مدد مل سکے گی۔

تاریخ جدید ڈوگرہ دیس حصہ اوّل مصنفہ دیوان نرسنگداس نرگسؔ صفحہ 325

ریاست پونچھ: پونچھ کا علاقہ ایک نہایت سرسبز اور شاداب خطہ ہے اور یہ خوشنما وادی کشمیر کے عین جنوب میں ہے۔ جو پیر پنجال کے دامن میں پُر کیف قدرتی مناظر کی حامل ہے۔ ریاست پونچھ کا رقبہ 1600 مربع میل اور آبادی تین لاکھ ستاسی ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ یہ ریاست کب سے پونچھ کے نام سے موسوم ہوئی بسیار کھوج اور تحقیق کے بعد بھی پتہ نہ چل سکا۔ راجہ ترنگنی میں پونچھ کا ذکر آیا ہے اور اس کا نام پرنتس لکھا گیا ہے۔ اس سارے علاقے کی حکومت لوہر کوٹ کے راجگاں کے ہاتھوں میں مدتوں رہی جو کہ ہندو راجپوت تھے۔ لوہر کوٹ کا قلعہ اور راج محلات آج بالکل کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کی عظمت کے متعلق زبانِ حال سے پکار رہے ہیں کہ کبھی یہ جگہ ایک بڑی ریاست کی راجدھانی تھی۔ آج اس وادی کو لوہرن کہا جاتا ہے۔ جو کہ ایک معمولی گاؤں ہے۔ اس لحاظ سے یہ ریاست صدیوں پُرانی ہے۔ پونچھ پر مدتوں مختلف حکومتیں برسرِ اقتدار ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی حکمرانی کا عرصہ بہت لمبا ہے اور جب ریاست کشمیر مسلمانوں کی

Marfat.com

حکمرانی میں آئی تو یہ علاقہ ان کے اقتدار میں آ گیا ایک اندازے کے مطابق پونچھ پر پانچ سو سال کے قریب مسلمانوں نے حکومت کی۔ وغیرہ

اقتباس تاریخ کشمیر از سید محمود آزاد

حالاتِ پونچھ: علاقہ پونچھ کی سیاسی حد بندیاں مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں۔ اس خطہ کی تاریخی حیثیت الگ رہی۔ مگر اس ملک پر کشمیر کے راجے ہمیشہ دستِ تعدی دراز کرتے رہے۔ اس کے بعد جب کشمیر میں مسلمانوں کا اقتدار قائم ہوا اور جہلم سے لے کر پشاور تک تمام علاقہ پر گکھڑوں کی حکومت قائم ہوئی تو کچھ عرصہ کے لیے یہاں پر گکھڑ راجے حکومت کرتے رہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پونچھ کے تمام بااثر لوگوں نے متحد ہو کر روح اللہ اور اس کے بیٹے امیر خان کو پونچھ سے نکالا اور 1792ء کے بعد یہاں اپنی اپنی حکومتیں قائم کر لیں۔ جنہیں آپ راجی کہا جاتا ہے۔ آپ راجی کی ہیئت ترکیبی یہ تھی کہ ہر علاقے کے نامور سردار خود مختار حکمران ہوتا تھا۔ اس محدود خطہ پر اوّلاً ہندو حکمران تھے۔ پھر جب کشمیر پر مسلمانوں کا عمل دخل ہوا تو یہ ان کے زیرِ اقتدار آ گیا۔ قریباً پانچ سو سال تک یہاں اسلامی حکومت رہی۔ راجہ رستم خان آخری حکمران جو 1845ء تک رہا کے بعد سلطنت میں انحطاط اور تنزل ہونا شروع ہوا۔ جب اٹھارہویں صدی کی ابتداء میں اندرونی بدنظمیوں کے باعث پونچھ کی مرکزی حکومت کا اقتدار جاتا رہا تو دیہات و احصار میں مغل، سُدھن، ڈُلی، تھکیال، فیروزال، راٹھور، گکھڑ، عباسی وغیرہ قوموں نے حصے الگ کر لیے۔ فیروزال گکھڑ جو تحصیل مہینڈر میں بکثرت تھے ملک فیروز بن گل محمد اوّل کی اولاد میں سے ہیں۔

اقتباس از کتاب "زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے" مصنفہ سردار بشیر احمد خان صدیقی صدر معلم سہڑہ پونچھ آزاد جموں و کشمیر بر صفحہ 21 تا 22

پونچھ: یہ خوبصورت خطہ جسے راجدھانی پونچھ کہتے ہیں۔ شروع سے ہی انتظامی طور پر الگ

Marfat.com

تھلگ رہا ہے۔ جس میں کئی مختلف حکومتیں مسلط اور فرمانروا رہیں۔ سب سے پہلے ہندو حکمران تھے۔ پھر جب کشمیر میں مسلمانوں کا عمل دخل شروع ہوا تو راجدھانی بھی مسلمانوں کے زیر اقتدار آ گئی۔ حتیٰ کہ یہاں اسلامی حکومت کم و بیش پانچ سو سال تک قائم رہی ہے۔ یہاں کے رستم خان کے بعد اس سلطنت میں انحطاط اور تنزل شروع ہو گیا۔ اس طرح اٹھارویں صدی کے شروع ہوتے ہی پونچھ کی اندرونی بدنظمیوں کے باعث اس کی مرکزی حکومت کا اقتدار جاتا رہا تو مختلف دیہات و قصبات میں مختلف برادریوں مثلاً ملدیال، ڈولی، سُدھن، تھکیال، فیروزال، گکھڑ، ڈھونڈ اور راٹھور وغیرہ نے حصے بخرے کر لیے۔ چنانچہ تھکیالہ میں تھکیال اور ڈومال وغیرہ اقوام نے تھکیالہ کو برابر برابر تقسیم کر لیا۔ تحصیل مہینڈر کا زیریں حصہ درّہ شیر خان، سہرہ، منڈھول، بلل، بلنوئی، منکوٹ وغیرہ پر ڈُلی قابض ہو گئے اور شمالی علاقہ مہینڈر میں پیروزال اور گوجر اقوام دندنانے لگیں۔ سُرن کے علاقہ پر گوجر اور بعد ازاں جرال چھا گئے اور علاقہ منڈی کے چوبیس گاؤں پر کشمیری خواجگان، شیعہ و سُنی کا اقتدار قائم ہو گیا۔ ان سب عجیب و غریب اور بے ترتیب حکومتوں کو پونچھ میں ''آپ راجی'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

کتاب ہذا میں درج اقتباسات و دیگر تواریخی کُتب کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔

۱۔ زمانہ قدیم میں پونچھ کا نام داروابھسیار، پرونس، پرونس وغیرہ رہا ہے۔

۲۔ مختلف ادوار میں اس کی سیاسی سرحدیں مختلف رہی ہیں۔ کبھی تو کشمیر کے ہندو راجوں نے پونچھ کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ کبھی پونچھ کے راجوں نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ ہندو راجاؤں کے زمانہ میں کشمیر کی حدود بشمول پونچھ پشاور تک پھیل گئیں تھیں۔

۴۔ 850ء تا 1452ء ہندو راجے حکمران ہوئے۔

۵۔ کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت کے شروع ہونے سے پونچھ پر بھی مسلمانوں کا اقتدار قائم ہونا شروع ہوا۔

Marfat.com

۶۔ تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب طارق کے مطابق سلوری خان بن منگ خان گکھڑ نے پونچھ پر حملہ کر کے راجہ جے چند کو شکست دی۔ یہ لگ بھگ 642ھ کی بات ہے۔

۷۔ تاریخ گکھڑاں صفحہ 54 کے مطابق ملک قدو خان بن لکھن خان نے کشمیر پر حملہ کیا اور کچھ حصہ پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ تاریخ نگارستان کشمیر نے اسے ملک کڈ خان لکھا ہے۔

۸۔ تاریخ گکھڑاں صفحہ 56 کے مطابق ملک سکندر خان بن ملک گل محمد خان اوّل نے اپنے بھائی ملک فیروز خان کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کر کے جموں کے حکمران کے حوالے کیا تھا جہاں سے واپسی پر ملک فیروز خان نے بھائی سے جنگ کر کے ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔

۹۔ تاریخ گکھڑاں صفحہ 81-80 کے مطابق سلطان لشکر خان بن سلطان آدم خان نے جموں پر حملہ کر کے راجہ کو شکست دے کر شہر اور منڈی کو نذر آتش کر دیا تھا۔

۱۰۔ ملک جسرت خان بن ملک بیر خان نے صفحہ 49-48 کے مطابق علی شاہ حاکمِ کشمیر کو شکست دے کر شاہی خاندان یعنی سلطان زین العابدین بڈ شاہ کو تخت پر بٹھایا اور جالندھر اور لدھیانہ تک یلغار کی۔

۱۱۔ مسلمانوں کا اثر ورسوخ اس سے قبل بھی پونچھ پر رہا لیکن مسلمان دورِ حکومت 1594ء تا 1819ء رہا۔ جو مسلمان حکمران سلطان سراج الدین راٹھور سے شروع ہو کر سکھوں کے قبضہ تک رہا۔

۱۲۔ مغلوں کے وقت جرال راجگان راجور کو علاقہ پونچھ انتظام کے لیے دیا گیا۔ جنہوں نے مرزا بخشو کو وزیر پونچھ مقرر کیا۔

۱۳۔ ہندو راجہ جموں رنجیت دیو کے زمانہ میں علاقہ چھبال، راجوری اور پونچھ وغیرہ اس کے زیرِ انتظام رہا۔

۱۴۔ راجہ سلطان خان چب وائی بھمبر بھی راجوری، کوٹلی، پونچھ وغیرہ پر حکمران رہے۔

۱۵۔ آخری گکھڑ راجہ سلطان مقرب خان نے چھبال، کوٹلی، پونچھ، گجرات تا اٹک کا علاقہ

Marfat.com

فتح کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ سلطان مقرب خان کو سکھوں نے جنگِ گجرات میں شکست دے کر محروسہ علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

١٦۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی لاہور نے 1828ء کی بیساکھی کے دن پونچھ اور ریاست جروٹہ کی حکمرانی راجہ دھیان سنگھ کے بڑے لڑکے ہیرا سنگھ کو پُشت در پُشت عطا کر دی۔ راجہ ہیرا سنگھ لاولد مر گئے۔ پونچھ کا علاقہ اُن کے بھائی موتی سنگھ کو عطا ہوا۔

١٧۔ 1846ء تا 1947ء پونچھ کی ریاست ڈوگروں کے قبضہ میں رہی۔

١٨۔ پونچھ کے ایک حصہ پر راجگان راٹھور جن کا ذکر پیچھے کیا جا چکا ہے کی حکومت رہی۔

١٩۔ پونچھ کے ایک حصہ پر گکھڑ خاندان کے راجہ زبردست خان بن راجہ معظم خان فیروزال گکھڑ کی حکومت رہی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کشمیر پر قبضہ کے وقت علاقہ مہینڈر کے حکمران راجہ زبردست خان کے علاقہ پر سکھوں نے قبضہ کر لیا۔

٢٠۔ 1846ء میں آخری راجہ سردار ہاشم علی خان بن زبردست خان کو ملک بدر کر کے ڈوگروں نے علاقہ مہینڈر پر قبضہ کیا۔ چنانچہ تاریخ پونچھ حصہ سوم کے صفحہ 13-612 پر مصنف خوش دیو مینی لکھتا ہے۔

''اس طرح مسلمان دورِ حکومت یعنی 1594ء تا 1819ء تک پونچھ کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم تھا۔ یعنی مشرقی حصہ جس پر وادئ پنج سراں کے جاگیردار حکومت کرتے تھے اور باقی کا علاقہ پونچھ جس پر راٹھور مسلمان خاندان کی عملداری تھی۔ یہ سلسلہ کم وبیش 1819ء تک چلتا رہا۔ لیکن اس سال کشمیر پر حملے کے وقت مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وادئ پنج سراں وناڑ کے حکمران زبردست خان اور پونچھ کے گوجر حکمران میر باز کو ہر کر سارے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ سلسلہ 1850ء تک قائم رہا۔ 1850ء میں ایک معاہدہ کے تحت لاہور کی انگریز حکومت کی طرف سے پونچھ راجہ دھیان سنگھ کے فرزند راجہ موتی سنگھ کو عطا ہوئی اور ایک ریاست کو وجود عمل میں آیا۔

Marfat.com

تاریخِ پونچھ حصہ دوم بر صفحہ 317 تا 323 بعنوان مسلمان دورِ حکومت

مصنف تاریخ خوش دیو مینی رقمطراز ہیں

مہاراجہ رنجیت سنگھ کا 1819ء میں دوبارہ کشمیر پر حملہ اور پونچھ کے راجہ میر باز کا ساتھ دینا

"1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دوبارہ کشمیر کا رُخ کیا مہاراجہ نے سب سے پہلے راجوری کے راجہ اگر خان کو شکست دی۔ لیکن راجہ اگر خان اس بار بھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مہاراجہ نے راجوری کی حکومت کا وارث رحیم اللہ خان کو بنایا۔ جس نے مہاراجہ کا اس مہم میں بھرپور ساتھ دیا۔ راجوری سے سُرخرو ہونے کے بعد مہاراجہ نے پونچھ کا رخ کیا۔ یہاں روح اللہ فوت ہو چکا تھا اور اس کے پوتے میر باز میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مہاراجہ کی خالصہ فوج سے ٹکر لے سکتا۔ اس لیے میر باز مہاراجہ سے مل گیا اور اس مہم میں خالصہ فوج کی مدد کا اعلان کر دیا۔ علاقہ ناڑ فیروز الاں اور سُورن کے سردار زبردست خان نے بہرام گلہ کے مقام پر خالصہ فوج کے ساتھ مقابلہ کے لیے تیار رہوا۔ لیکن بڑے بھاری لشکر کو دیکھ کر اُس نے بھی اطاعت قبول کر لی۔

راجہ اگر خان کا پونچھ سے گرفتار کیا جانا: جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کشمیر کی کامیاب مہم کے بعد واپس جانے لگا تو اس نے دیوان موتی رام کو کشمیر کا ناظم مقرر کر دیا جبکہ میاں گلاب سنگھ کو اگر خان کی گرفتاری پر متعین کیا۔ گلاب سنگھ اُن دنوں مہاراجہ کی فوج میں ملازم تھے۔ الغرض میاں گلاب سنگھ راجہ اگر خان کی تلاش میں میں وادی سُرن اور بہرام گلہ کے علاقہ میں آ گیا اور اس علاقہ کے سردار ناڑ فیروز الاں کے زبردست خان سے کہا کہ وہ اگر خان کو گرفتار کرائے۔

زبردست خان پہلے ہی اطاعت قبول کر چکا تھا اس لیے اس نے مزاحمت نہ کی اور اگر خان گرفتار ہو گیا۔ جو کہ اس کے گھر چھپا ہوا تھا۔ اگر خان نے پہلے کوشش کی تھی کہ وہ بُدھل کے پہاڑوں میں چھپ جائے لیکن وہاں کے جاگیر دار نے اُسے پناہ نہ دی۔ اس کے بعد وہ بھاگ کر

Marfat.com

ناڑ زبردست خان کے پاس آ گیا تھا۔ میاں گلاب سنگھ کے حوالے کر دیا۔ یہ واقعہ مئی 1820ء کا ہے۔ اگر خان کو پہلے کنڈی کے جاگیردار قاسم بیگ کی جیل میں رکھا گیا جو کہ مہاراجہ کا آدمی تھا۔ بعد میں جب گلاب سنگھ نے اسے مہاراجہ کے رُوبرو پیش کیا تو مہاراجہ گلاب سنگھ پر اتنا خوش ہوا کہ اسے جموں کا راجہ بنا دیا اور اگر خان لاہور کے قید خانے میں آخر کار 1825ء میں فوت ہوا۔

زبردست خان کا تعلق گکھڑ خاندان سے تھا۔ تاریخ گکھڑاں کے مصنف راجہ محمد یعقوب خان اپنی کتاب کے صفحہ 167 پر لکھتے ہیں کہ مختلف وقتوں میں حصوصاً گکھڑوں کو جب 1187ھ میں سکھوں سے شکست ہوگئی اور سردار ملک سنگھ نے راولپنڈی کا علاقہ اور پرگنہ اکبر آباد کا علاقہ محمد علی سے چھین لیا۔ اور بعد میں جب سکھ جرنیلوں چڑت سنگھ اور گوجر سنگھ نے علاقہ پوٹھوہار کو آپس میں تقسیم کر لیا تو یہاں کے گکھڑوں نے یہاں سے ہجرت شروع کر دی۔ اسی دور میں گکھڑ پونچھ کے علاقہ میں بھی آ کر آباد ہوئے۔ آج کل پونچھ کے گکھڑ راجپوت چھوٹی چھوٹی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ جیسے فیروزال، ڈامال، بگیال وغیرہ۔ ناڑ کے سردار زبردست خان کا تعلق فیروزال خاندان سے تھا۔ زبردست خان کے والد کا نام معظم خان تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ یعنی زبردست خان، شیرا خان اور عظمت اللہ خان۔ زبردست خان علاقہ ناڑ میں رہتا تھا اور اس کی عملداری وادیٔ سُرن پر بھی تھی۔ شیرا خان نکہ منجہاڑی میں رہا کرتا تھا۔ وہاں اُس کا قلعہ آج بھی موجود ہے۔ قلعہ والی جگہ کو نکہ کوٹ کہتے ہیں۔ اس مقام سے یوں وادیٔ مینڈھر پر نگاہ رکھی جا سکتی ہے۔ عظمت خان ناڑ خاص میں رہتا تھا اور شیرے کی مدد کرتا تھا۔ زبردست خان کا قلعہ بھاٹہ دھوڑیاں کے مقام پر تھا۔ جب گلاب سنگھ اگر خان کی تلاش میں یہاں پہنچا تو اس کے ایک سردار ہاٹھو نے قلعے کا محاصرہ کر لیا تھا جس کی وجہ سے آخر کار زبردست خان کو اگر خان گلاب سنگھ کے حوالے کرنا پڑا۔

گلاب نامہ مصنفہ دیوان کرپا رام وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر سال 1886ء میں فارسی زبان میں شائع ہوا۔ گلاب نامہ کا انگریزی ترجمہ پروفیسر سکھ دیو سنگھ چاڑک شعبہ انگریزی

Marfat.com

جموں وکشمیر یونیورسٹی نے کیا جس کے باب نمبر 22 صفحہ 111 تا 112 کا اُردو ترجمہ یوں ہے۔

اگر خان کی گرفتاری: راجوری کے حکمران اگر خان نے مہاراجہ لاہور اور اس کے اہلکار کے خلاف مہم جاری رکھی تھی۔ اس لیے جب سرکار مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اقتدار کشمیر اور دیگر پہاڑی علاقوں پر قائم ہوا۔ راجہ مذکور کو خطرہ سمجھتے ہوئے نزدیکی علاقوں میں چھپ گیا۔ اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بدھل جسالی اور ارناس وغیرہ کے پہاڑوں میں چھپانا چاہا لیکن اس علاقہ کے زمینداروں نے حالات کو سمجھتے ہوئے اسے پناہ نہ دی۔ پس وہ ناڑ کی طرف بھاگا جو کہ زبردست خان کی جاگیر تھی۔ اسی اثناء میں مہاراجہ گلاب سنگھ کو اسے گرفتار کرنے کے لیے متعین کیا گیا۔ اس لیے وہ اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ مختصر یہ کہ اگر خان کچھ عرصہ کے لیے ناڑ کے مقام پر چھپا رہا آخر کار اُس جگہ کے حکمران زبردست خان نے راجہ مذکور کی طاقت سے تنگ آ کر کنڈی کے زمیندار قاسم بیگ کے ہاتھوں قید کروایا جو کہ اس کی رعایا تھی اور اسے حکام کے حوالے کر دیا اس کی گرفتاری کے بعد مہاراجہ گلاب سنگھ کو علاقہ امرگڑھ کی طرف روانہ ہوئے۔"

تاریخ راجگاں راجور مصنفہ مرزا ظفر اللہ خان مطبوعہ 1819ء صفحہ 174 تا 176

مرزا رحیم اللہ خان کا دیوان مصر چند کی خدمت میں حاضر ہو کر مالک راج راجور بننا اور ٹیکہ حسیب اللہ خان کی گرفتاری اور راجہ اگر خان کا فرار۔

اتفاق کی بات ہے کہ راجہ رحیم اللہ خان کو قشقہ راجگی بمقام وزیر آباد خاص ثمن بُرج میں لگایا گیا تھا پھر 1846ء میں یہ خاندان جلاوطن ہوا لاہور سے آتے ہوئے وزیر آباد پہنچ کر اسی مکان میں بطور مسافر ٹھہرا اور بعد ازاں 1855ء میں سرکار انگلیشیہ سے خرید لیا۔ تب سے اس خاندان کا بہت سا حصہ اسی مکان میں رہتا ہے اور مکان اسی خاندان کے قبضہ میں ہے۔ الغرض مرزا راجہ بن کر واپس ہوا۔ اِدھر مرزا حسیب اللہ خان معافی قصور کے لیے مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ جب وہ سنگھ پورہ میں پہنچا تو راجہ کی فوج نے اُسے گرفتار کر کے محبوس کر دیا۔ راجہ کو جب گرفتاری اپنے فرزندِ کلاں اور روانگی رحیم اللہ خان کی خبر ملی تو بہا این اندیشہ کہ یہاں سے کوئی پکڑ کر

Marfat.com

مہاراجہ کے پاس نہ لیجاوے۔ چند مصاحبین اور نقد و قیمتی مال و اسباب لے کر کشمیر کی طرف چل دیا۔ مگر بہرام گلہ میں پہنچ کر معلوم نہیں کس وجہ سے یہ ارادہ بدل دیا اور علاقہ پونچھ میں زبردست خان کے پاس چلا گیا۔

تاریخ راجگان راجور صفحہ 186: الغرض میاں گلاب سنگھ گرفتاری راجہ اگر خان کے لیے متعین ہوا۔ میاں نے زبردست خان کے علاقہ سے بامداد زبردست خان جس کی پناہ میں راجہ اگر خان تھا، گرفتار کر لیا۔

مندرجہ بالا تواریخ کے اقتباسات و دیگر تاریخی واقعات و خاندانی روایات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ راجگان چب، راجگان جرال، راجگان راٹھور، راجگاں گکھا و بمبہ کی طرح پونچھ کے ایک حصہ پر فیروزال گکھڑ راجگان کی خود مختار حکومت رہی ہے۔ جس کا خاتمہ سکھوں کی فتح کشمیر کے وقت ہوا۔ ان راجگاں میں راجہ معظم خان، راجہ زبردست خان، راجہ اکبر علی خان المعروف راجہ اگو خان اور راجہ ہاشم علی خان المعروف کے ہاشو خان وغیرہ ہوئے۔ آپ راجی کے زمانہ میں فیروزال گکھڑ مہینڈر کے مشرقی حصہ پر قابض رہے۔ حالانکہ ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے معاہدۂ امرتسر کے تحت ریاست کو 75 لاکھ روپے نانک شاہی کے عوض خرید کر قبضہ کر لیا۔ اس طرح پونچھ میں بھی آپ راجی کا خاتمہ ہوا۔

راجگان فیروزال گکھڑ کا تفصیلی ذکر فروزال کے ضمن میں مختلف تاریخی حوالوں اور روایات کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔

قوم فیروزال گکھڑ: قوم فیروزال گکھڑوں کی مشہور چار شاخوں میں سے ایک ہے۔ جو دوسری شاخوں کے ساتھ سلطان پور سے دیگر مقامات پر پھیل گئی تھی۔ گکھڑ قوم کے حالات گزشتہ صفحات میں بعنوان ریاست چوکھ میر پور بیان کیے گئے ہیں۔ منجملہ اُن کے سلطان گکھڑ شاہ بن کابل شاہ غزنی کے حکمران سلطان محمود غزنوی کے ساتھ فتح ہندوستان کے لیے آیا۔ سلطان محمود غزنوی نے واپس جاتے ہوئے ایک فرمان کے ذریعے دریائے بہت اور سندھ

Marfat.com

ساگر کا علاقہ دے دیا۔ یہ واقعہ 392ھ کا ہے۔ گکھڑ شاہ نے چانہ اور بنیر کے علاقہ کو دارالخلافہ بنا کر حکومت شروع کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اقوام کک، کالو، کیری وغیرپ پر فتح حاصل کر کے تمام پوٹھوہار کو تصرف میں لایا۔ اس کی اولاد جو اس علاقہ میں آباد ہے اس کے نام کی وجہ سے گکھڑ کہلائی۔ تقریباً آٹھ برس اس علاقہ پر حکومت کر کے وفات پائی اور اس کی نعش کابل لے جا کر دفنائی گئی۔ گکھڑ شاہ کے بعد اس کا بیٹا بجلی شاہ یا بج شاہ تخت نشین ہوا۔ بج شاہ کا بیٹا مہیال اس کا مومن اس کا عاصی اس کا لوہر خان اس کا ملک لکھن خان یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے۔ ملک لکھن خان نے 47 سال حکمرانی کر کے 744ھ میں وفات پائی۔ ان کا بیٹا ملک قدو خان بڑا صاحب اقبال گکھڑ تھا۔ جس نے خطہ کشمیر کو فتح کر کے وہاں چند سال حکومت کی اس نے قریباً 60 سال حکومت کر کے 804ھ میں وفات پائی۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ گل محمد خان، مہاجودہ خان، سماں خان، ملک کی سرداری باپ کی وفات کے بعد ملک گل محمد خان کو حاصل ہوئی۔ ملک گل محمد خان کے چار بیٹے ہوئے ملک سکندر خان، ملک فیروز خان، ملک بوگا خان، ملک بیر خان، ملک فیروز خان کی اولاد اُن کے نام پر فیروزال کہلائی۔

کیگوہر نامہ مصنفہ دیوان دُنی چند سکنہ گلیانہ بود 1137ھ مترجمہ اُردو موسومہ تاریخِ گکھڑاں از راجہ محمد یعقوب خان طارق کے صفحہ 55 تا 60 پر ذیل واقعات درج ہیں۔

احوال ملک گُل محمد خان کہ بانی موضع گلیانہ بُود: ملک گل محمد خان نے اپنے بزرگوں کی مثل رعیت و سپاہ کی بہتری کی اور نہایت احسن طریق سے امورِ سلطنت کو سنبھالا۔ اس زمانہ 801ھ مطابق 1398ء میں صاحبقراں امیر تمور گورگاں نے براستہ بلوچستان ہندوستان پر حملہ کیا۔ لیکن بادشاہ موصوف کے بعض اُمراء دریائے سندھ سے گُزر کر گکھڑوں کے ملک کے راستہ سے بڑھے اور ملک قدو خان اور اس کے لڑکے گل محمد خان نے ان کے ساتھ بہت جنگ و جدل کیا اور انہیں ذلیل کیا۔ بادشاہ تیمور نے بوجہ سنگدلی ساکنانِ ہند کو بہت زیادہ قتل کیا اور ملک میں تباہی مچائی۔ نیز اس کی واپسی کے وقت تمام دوابہ سندھ ساگر اس کی بے رحمی کے خوف سے ویران ہو

Marfat.com

گیا۔ اس تباہی کے بعد ملک گل محمد خان نے گلیانہ کو جو بے چراغ ہو چکا تھا دوبارہ آباد کیا اور اپنا دار الحکومت قرار دیا۔

گل محمد کرد گلیانہ آباد نام گلیانہ بنام خود نہاد

سن ہجری 840ھ شصت بالا چپل گکھڑاں کردہ بہ گلیانہ محل

چونکہ یہ گکھڑ بلند اقبال تھا۔ اس کے ملک کی حدود نے ملک کچھی بلوچاں کے ملک تک لگا کھایا۔ غرضیکہ تمام دوابہ سندھ ساگر پر قابض ہوا اور اس کی اولاد گکھڑ شاہ کی دوسری اولاد سے افضل ہوئی۔ 25 سال تک حکمرانی کرنے کے بعد رحلت فرمائی۔ کہتے ہیں' کہ ملک موصوف کو موضع وریام میں جو قصبہ کھری کے مقابل دریائے جہلم کے مغرب میں واقع ہے دفن کیا گیا۔ ملک گل محمد خان کے چار بیٹے تھے۔

ملک اسکندر، ملک فیروز، ملک بوگا، مل بیر۔ ہر چہار صاحب اقبال اور اختیار تھے۔ بنابریں ہر ایک کا تذکرہ جدا جدا اسپرد قلم ہوگا۔

بیان اسکندر خان بن گل محمد خان: ملک گل محمد خان کی وفات کے بعد قشقہ سرداری ملک اسکندر خان کے ماتھے پر لگایا گیا۔ اس نے نہایت اہتمام سے جدّی ملک پر تسلط جمایا اور سرکشوں کو بزور شمشیر مطیع فرمان کیا۔ ملک اسکندر خان کو ہمیشہ ملک فیروز خان کے متعلق وسوسہ وشبہ لگا رہتا تھا اس وجہ سے بہ دغا بازی و بہانہ ملک فیروز خان کو گرفتار کر کے کشمیر کو روانہ کیا۔ جہاں کا حاکم اس کا دوست تھا۔ بعد ازیں دلجمعی کے ساتھ سرغنوں کی سرکوبی اور مظلوموں کی حق رسانی کی اور اس نیک کام میں مشغول رہا۔

ملک فیروز خان چند سال کشمیر میں قید رہا۔ لیکن ایک روز کشمیر کے حاکم نے ملک فیروز خان پر رحم کر کے نہایت عزت وتوقیر کے ساتھ ملک پوٹھوہار کی طرف رخصت کیا۔

پس ملک فیروز نے وطن پہنچ کر اور دوسرے بھائیوں سے مل کر اپنے بڑے بھائی ملک اسکندر سے جنگ چھیڑ دی۔

Marfat.com

بہ پُر خاش پیوست فیروز خان	=	برابر سکندر برادر کلاں
چناں جنگ بہ یک دگر ساختند	=	کہ خود اارز خود، ہیچ نشناختند
ہزاراں مردان، شمشیرزن	=	فتادہ چُوں سنگ ہا برتن یہ تن
ہرآں کس بہ چشم آں جنگ دید	=	ہمیں جا غمے روز محشر کشید
اگر بُودے رُستم دراں رُستخیز	=	بعد خوف زرں جنگ گشتے گریز
بدو دست شمشیر ز یک دگر	=	بسر خوردزدہ نشد کارگر
چُوں ہر دو برادر شدہ رُوبدو	=	زرے تیغ ہر یک شدہ رو برو
ندادے کسے پُشت پیش شریک	=	بدریائے پُر خاش گشتے غریق
گریز دسکندر نہ فیروز خان	=	کہ ہر دو برابر برادر بداں
عجب حرص املاک باشد عزیز	=	زفرزند خویشاں نماند تمیز

بے شمار جدال وقتال کے بعد ملک اسکندر خان جو صاحبِ اقبال اور بلند ہمت تھا۔ پرگنہ رہتاس میں چلا گیا اور وریام کے گاؤں میں سکونت کی اور اس ملک پر تسلط جما لیا۔ چنانچہ دس سال تک ملک پوٹھوہار پر حکمرانی کی۔

ذکر ریاست ملک فیروز خان: ملک سکندر خان کے بعد سرداری کا اعزاز ملک فیروز خان کو پہنچا۔ اس زمانہ میں دہلی کی حکومت سلطان بہلول لودھی کے زیرِ نگین تھی اور افغان سرداروں نے چند دفعہ گکھڑوں کے ملک کو فتح کرنے کی بھی کوشش کی لیکن گکھڑوں کی جنگ آزمائی کے سامنے اُن کی پیش نہ گئی اور نامراد ہوئے۔ ملک فیروز خان ہر مرحلے میں کامیاب وکامران ہوا۔ اسی زمانہ میں مسمیاں ہیبت خان، بوڑا خان، داتا خان اور کیاس خان کے لڑکوں نے جنہیں کیسوال کہا جاتا ہے اور جو تیہ بیول میں آباد تھے نے سرکشی کی۔ ملک فیروز خان جو جنگ میں رُستم نہاں تھا کیسوالوں کی گوشمالی کی اور انہیں ملک بدر کیا اور وہ پرگنہ اندربل کے ذیل مواضعات میں سکونت پذیر ہوئے۔ حویلی چوہاں، ٹھانگری، ہرنوعہ، شاہ پور، پرگنہ کہوڑی اور ان میں سے جنہوں

Marfat.com

نے خواہش ظاہر کی کہ پوٹھوہار رہیں۔وہ مندرجہ ذیل جگہ آباد ہوئے۔ملوٹ کیسوال، خانپور کیسوال، نڑالی کیسوال، ہتہ کیسوال، تیہ نڑالی، سوہاوہ، تیہ بیول، تیہ حویلی، ونہ کیسوال، میر گالہ تیہ حویلی۔ملک فیروز خان عدل و داد گستری میں نوشیروانِ ثانی، سخاوت میں رشکِ حاتم طائی اور شجاعت میں رُستم کا لگا کھاتا تھا۔

نظم

بتہ صفتِ موصوف فیروز خان	=	زعدل وسخاوت، شجاعت نشان
عدالت چناں کرد فیروز خان	=	گویا بُود ثانی نوشیروان
بہر صورت فیروز روئے بُرد	=	ہزاراں دشمن ہزیمت خورد
نکردہ چناں جنگ رُستم دلیر	=	کہ فیروز خان کرد مانند شیر
نہ سہراب کرد نہ اسفندیار	=	ہمہ جنگ فیروز نیاید شمار
زنامش دلیل است فتح یدید	=	چُنیں شیر دل در جہاں کس نہ دید
زعدلش چناں صاف شد پوٹھوہار	=	زحاتم بہ انعام سبقت بُرند
چوں شیراں بجنگاہ فیروز مند	=	بہر جنگ شامل مظفر شوند

ملک فیروز خان کے لڑکے بھی شجاعت و ملک گیری میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور جہاں کہیں ملک پوٹھوہار میں آتشِ بغاوت بھڑکی انہوں نے فوراً اُسے شمشیرِ آبدار سے ٹھنڈا کیا۔فیروز الاں کی عدل گستری سے ملک پوٹھوہار رشکِ گلزار بنا۔

زفیروز خان بُود پسران پنج	=	گویا کہ ہمہ از عطا کان گنج
زتاتار خان، عیسیٰ خان، جھنڈا خان	=	زہے دنیا خان است دولت نشان
زعیسیٰ سخاوت زجھنڈا کرم	=	زدولت عدالت زدنیا شرم
زتاتار خان فتح دروغا	=	کہ رُستم زمان بُود دررزم گاہ

Marfat.com

ملک فیروز خان بارہ سال حکمران رہ کر 881ھ راہی ملک بقا ہوا۔ اس کے پانچ لڑکے تھے۔

تاتار خان لاولد ہوا۔

جھنڈا خان کی اولاد راولپنڈی میں بخطاب چوہدریاں آباد ہیں۔

تیسرے لڑکے عیسیٰ خان کی اولاد چار دیہاتوں میں مسکن رکھتی ہے۔ بوگیاں تپہ نڑالی، گوجر خان تپہ گلیانہ، ٹنڈوی، کنیلی فیروزالاں اب یہ دیہات ٹنڈوی و کنیلی نابود ہو چکے ہیں۔

چہارم دنیا خان کی اولاد چھ گاؤں میں آباد ہے۔ مورتی پرگنہ، راولپنڈی، پڑی فیروزال علاقہ بڑالہ یعنی سکھ، جمال رنگولہ، تپہ سکھر، چیڑ تپہ سکھ، گنب تپہ سکھ، سہالی فیروزالاں تپہ کہوٹہ اور دولت خان کی اولاد ان دیہات میں مقیم ہے۔ سانگہ، پنڈ، کدردالی، سدادوال، تمام تپہ سکھ، خاص گنب جھنگی، جلال جھنگی، تاجو، چک براہمن۔

ملک فیروز خان کی وفات کے بعد اس پُر انوار ملک پوٹھوہار کی سرداری ملک بوگا خان کو تفویض ہوئی۔

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے پرگنہ راولپنڈی اپنی حکومت میں شامل کر کے مختلف منصبداروں میں نقد تنخواہ کی صورت میں مرحمت کیا۔ چنانچہ تاریخِ گکھڑاں صفحہ نمبر 124 کی عبارت درج ذیل ہے۔

جھنڈا خان فیروزال کی اولاد خصوصاً امیر خان، کو خطاب چوہدری دیا گیا اور پرگنہ راولپنڈی بخشا گیا۔ اس وقت سے ان کا خطاب چوہدری چلا آتا ہے۔

تاریخِ گکھڑاں صفحہ نمبر 140 پر سلطان مکرم خان کے لڑکے نادر علی خان کو سرخرو خان فیروزال اور یوسف خان پھکوال نے بدوں اطلاع سلطان مذکور کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی کے پیش کیا۔ جس سے نصف حصہ دانگلی نادر علی خان کے حق میں مقرر ہوا۔ جو فیروزالاں کا نواسہ تھا۔ نواب مقرب خان کو جنگِ گجرات 1765ء میں سکھوں سے شکست ہوئی۔ اطرح 412ھ تا 1186ھ کل

Marfat.com

774 سال تک ملک پوٹھوہار پر گکھڑوں کی حکومت قائم و دائم رہی۔ صفحہ نمبر 148 تاریخ گکھڑاں۔

تفصیل عملداری گکھڑاں در ملک پوٹھوہار 412ھ تا 1186ھ

گکھڑ شاہ	8 سال	بج شاہ	27 سال
مہیال	40 سال	راجر	58 سال
سپہر	35 سال	منگ	52 سال
لہر	55 سال	لکھن	48 سال
ملک قدو خان	60 سال	ملک گرلا یا گلا	56 سال
ملک سکندر	11 سال	ملک فیروز	12 سال
ملک بوگا	8 سال	ملک بیر	14 سال
ملک پیلو	15 سال	سلطان ہاتھی	15 سال
سلطان سارنگ	21 سال	سلطان آدم	14 سال
سلطان کمال	7 سال	سلطان ممارا	3 سال
سلطان جلال	49 سال	سلطان اکبر قلی خان	36 سال
سلطان مراد قلی خان	23 سال	سلطان لشکری خان	28 سال
سلطان دلاور خان	30 سال	سلطان معظم قلی خان	5 سال
سلطان مکرم خان	30 سال	سلطان نادر علی خان	11 سال
سعد اللہ خان	30 سال		

Marfat.com

تاریخِ گکھڑاں صفحہ 168 تا 169

تاریخی حالات گکھڑاں ریاست پونچھ، تحصیل مہینڈر، حویلی، باغ

اقتباس: تحصیل مہینڈر=بلنوئی، کلر موہڑہ، گلوتہ، سنگھوٹ، ڈھوڑیاں، سلواہ، بغلیاز، بہرام گلہ اور ناڑ فیروزالاں میں سکھال اور فیروزال قبیلے آباد ہیں۔

تاریخ رہتاس مصنفہ مہگراج صفحہ نمبر 10 تا 13

تاریخِ جہلم (احوال گہکراں): احوال یہ ہے کہ ابتداء شاہ کابل خان قوم مغل کیانی ہمرکاب سلطان محمود غزنوی غزنی میں آکر چند مدت اقامت کی۔ بعد اس کے کابل میں رہائش کی۔ باتقضائے چند عرصہ کے فوت ہوگیا اوس کا مسمی گہکوشاہ وہاں سے اوٹھکر ملک پہوٹوار چلا آیا اور ساتھ میں یہ ملک قبضہ وتصرف پنڈتاں کشمیرے کی تھا۔ گکھڑ شاہ ہمراہ پنڈتاں جنگ کر کے باامداد ایزدی فتح یاب ہوکر ملک پہوٹوار میں اپنا قبضہ کرلیا اور موضع دانگلی میں اپنی رہائش کی اوسے باعث سے اب تک ومکان گہکواں مشہور ہے۔ جب گہکوشاہ مرگیا۔ تب مسمی بج خان بیٹے اوس کے نے بدستور ملک قبضہ اپنی میں رکھا۔ بعد وفات بج خان کے مہاپال قابض رہا۔ مہاپال کا مومن خان، مومن خان کا اسور خان (عاصی) اسور خان سے راجڑ خان۔ اوس سے پہر خان، اس طور پر منگ خان، لکھن خان، قدو خان ملک کلا خان اور ملک کلا خان کے چار بیٹے ایک کا نام بیر خان جو اولاد اُوس کی معروف کوٹ بیرال ہے۔ بیر خان کے دو بیٹے، ایک ملک پیلو خان دوسرا تاتار خان جس کا ذکر آگے آئے گا۔ دوسرا بیٹا ملک کلا خان کا ملک فیروز خان کہ اولاد اوسکی سکھو سانگ پہودنہ گہکراں بڑالہ وغیرہ دیہات پہوٹوار میں بمشہور کوٹ فیروزال آباد ہیں۔ اوسی نام پر تپہ فیروزال ہوا۔ تیسرا بگہا خان جو اولاد اس کی کوٹ بگیال نامزد ہیں۔ اُن کا ذکر آگے آئے گا۔ چوتھا بیٹا سکندر خان کہ اس کی اولاد بگوت سکندرال وتپہ سکندرال مشہور ہے۔

کتاب اقبال نامہ جہانگیری کے مطابق گکھڑ قبیلہ کے ایک سردار جھنڈا خان نے اسی

Marfat.com

علاقہ میں ایک قدیم گاؤں فتح پور بروئی کی جگہ ایک قصبہ آباد کیا اور اس کا نام راولپنڈی رکھا۔ یہ سردار ملک فیروز بن ملک گل محمد کا فرزند تھا۔ اسی کتاب میں درج ہے۔

''ضلع راولپنڈی کے اہم قبائل راجپوت اور گکھڑ ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ قوم گکھڑ زمانہ قدیم سے راولپنڈی کے علاقہ میں جو عام زبان میں پوٹھوہار کے نام سے اس وقت مشہور تھی، آباد اور حکمران تھی اور چھوٹے چھوٹے گاؤں میں اپنی ہی قوم کے سردار کے ماتحت رہتی تھی۔ ملک گل محمد خان کے فرزند ملک فیروز خان کا فرزند جھنڈا خان 880ھ کے بعد راولپنڈی میں سکونت پذیر ہونا پایا جاتا ہے جس کو چوہدری کا خطاب حاصل تھا۔ اس کی اولاد سے امیر خان اور اس کا قبیلہ اب بھی سید پور میں آباد ہے۔''

اقتباس تاریخِ پونچھ از سید محمود آزاد: تحصیل مہینڈر میں بھی گکھڑوں کی آبادی موجود ہے۔ اس تحصیل میں بلنوئی، بغلیار، ناڑ فیروزالاں، کلر موہڑہ، ڈھوڑیاں، گلھوٹہ، بپروٹ اور مڑاہ میں گکھڑ قبیلہ کے افراد شائستہ طور طریقوں کے مالک ہیں اور ان میں معاشرے میں ترقی کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کی سرکاری مشینری میں اعلیٰ عہدے ان کے پاس رہے ہیں۔

اقتباس تاریخِ قدیم آریہ ورت از ٹھاکر منگینہ رام: ''راجہ امیبا نند جو راجہ کاہن چند کی اولاد سے تھا۔ 1114 بکرمی میں وہ بلاسپور کا حکمران تھا۔ اس زمانے میں تاتار نامی ایک بادشاہی اہلکار کے حکم سے قصابوں نے گائے ذبح کر دی۔ راجہ اُن سب قصابوں کو قتل کروا دیا اور تاتار خان سے لڑائی شروع کر دی۔ لیکن بعد ازاں دونوں میں دوستی ہوگئی۔ بعد میں امیبا نند کے بیٹے سپورن چند نے دھوکے سے تاتار خان کو قتل کر دیا تھا۔ یہ تاتار خان بن ملک فیروز بن ملک گل محمد اوّل تھا۔''

Marfat.com

تاریخ گکھڑاں پونچھ از میجر محمد عثمان کیانی صفحہ نمبر 139

تاریخ رہتاس میں گکھڑان کا شجرہ نسب

شاہ کابل

گکھڑ شاہ

بج شاہ

مہاپال شاہ

مومن خان

اسور خان (عاصی)

راجڑ خان

منگ خان

لکھن خان

لوہر خان

ملک گلہ خان (ملک گل محمد خان اوّل)

ملک بیر خان — ملک بگھا خان — ملک فیروز خان — ملک سکندر خان

ملک بیر خان

تاتار خان

آدم خان — سارنگ خان

شاخ آدمال — شاخ سارنگال

ملک بگھا خان — شاخ بگیال

ملک فیروز خان — شاخ فیروزال

ملک سکندر خان — شاخ سکندرال

Marfat.com

صفحہ نمبر 152 تاریخِ گکھڑاں

ملک فیروز خان (وفات 881ھ)

- تاتار خان
  - لاولد
- جھنڈا خان
  - راولپنڈی چوہدری خطاب
    - امیر خان
- عیسیٰ خان
  - گوجر خان
- دنیا خان
  - موروتی پڑ فیروزال سکھو، جمال رنگولہ چیڑ، گنب، سیالی فیروزال
- دولت خان
  - علاقہ سکھو کے دس دیہات میں آباد ہوئے

شجرہ نسب قوم گھکڑاں تحصیل جہلم، تاریخِ رہتاس صفحہ نمبر 42
دیہات گوت فیروزال

موضع سانگ، سکھو، پھودنہ گھکڑاں، جسر وٹہ، نوکراں، بگا، جہلم، پراغیب، دان پور۔ فیروز خان سے تیہ فیروزالہ ہوا۔

اقتباس از تاریخِ گکھڑاں پونچھ مصنفہ میجر محمد عثمان کیانی صفحہ نمبر 138

فیروزال: ''اس شاخ کا بانی ملک فیروز خان بن ملک گُل محمد کان تھا۔ 869ھ میں یہ سربراہ حکومت ہوا۔ بہلول لودھی کا زمانہ تھا۔ اس لیے دہلی کی طرف سے پٹھانوں نے چھیڑ خانی کی مگر انہوں نے بہادری سے اپنے علاقے کو محفوظ رکھا۔ موصوف میدان کا بہادر، عادل اور سخی مرد تھا جو کہ نوشیرواں اور حاتم طائی سے کم شہرت کا مالک نہ تھا۔''

اقتباس از صفحہ نمبر 252: ''اورنگزیب عالمگیر نے امیر خان بن جھنڈا خان بن ملک فیروز خان جو راولپنڈی اور اردگرد کے علاقے پر قابض تھا' کو چوہدری کا خطاب عطا کیا اور یہ خطاب اس کی اولاد میں تاحال رائج ہے۔''

Marfat.com

اقتباس تاریخِ گکھڑاں از دائیر الزمان خان پوری صفحہ نمبر 333

راجہ فیروز خان گکھڑ: راجہ فیروز بن ملک گل محمد خان اس کی اولاد فیروز ال کہلاتی ہے اس کی سربراہی 861ھ میں تھی یہ بہلول لودھی کا زمانہ تھا۔ فیروز خان بہادر گکھڑ گذرا ہے۔ شکار کا شوقین تھا اس کی اولاد گھڑیال خانپور اوزال، سکھو، سانگ، بریالہ، پونچھ میں آباد ہیں۔

اقتباس از تاریخِ کشمیر مصنفہ سید محمود آزاد: ''پنجاب کا گکھڑ راجہ حسرتھ خان سلطان زین العابدین کا خاص دوست تھا کیونکہ اُس نے ابتدائی دور میں اُس کی مدد کی تھی۔ جب سلطان نے عدل وانصاف سے کشمیر پر حکومت شروع کی اور پرانے تعلقات کی بناء پر جسرتھ خان سے اور گہرے تعلقات رکھے۔ راجہ جسرتھ خان نے ان دنوں دہلی کے سادات خاندان کے حکمران مبارک شاہ کی نااہلی کے سبب سارے پنجاب پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس نے جب دہلی کی طرف پیش قدمی کی تو مبارک شاہ نے اپنے پاؤں مضبوط کر کے راجہ حسرتھ پر ایک شدید حملہ کیا اور جب راجہ جسرتھ اس حملہ کی تاب نہ لا کر کشمیر پہنچا تو سلطان نے اُس کی بہت عزت کی۔ تازی بٹ نے اس کے بعد جموں کے راستے آگے بڑھ کر سیالکوٹ کو لوٹا جو بہلول لودھی کے گورنر تاتار خان کے ماتحت تھا۔ جب تاتارخان کو تازی بٹ کی جارحانہ کارروائی کا پتہ چلا تو اس نے حملہ کر کے کشمیر کے نواحی علاقے میں لوٹ مار شروع کردی۔ یہ تاتارخان ملک فیروز خان کا لڑکا تھا جو بہت ہی مشہور جرنیل ہو گذرا ہے۔''

اقتباس از تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوق

گکھڑ قوم اور اُس کی شاخیں صفحہ نمبر 215 تا 216: ''گکھڑ فی الواقعہ ایک بہادر، شجاع، جوانمرد، مدبر اور زمانہ شناس قوم رہی ہے۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے وہ اپنی ہم عصر اقوام آواں، گوجر، جنجوعہ پر ہمیشہ کامیاب رہی اور ہر چند کہ گکھڑ رئیسوں میں رقابت اور چشمک بلکہ باقاعدہ جنگ رہتی تھی۔ لیکن بیرونی دشمن کے مقابلہ میں یہ قوم ہمیشہ کسی مدبر اور شجاع رئیس کو

Marfat.com

اپنا سر کردہ بنالیا کرتی تھی اور یہ تدبر اور اتفاق ان کی باعزت بقاء کا باعث تھا۔ گکھڑوں میں سلطان گکھڑ خان کے علاوہ جس کے نام پر یہ قوم مشہور ہے۔ سلطان حسمر تھ، شیخا گکھڑ، تاتار خان، سلطان آدم خان، سلطان سارنگ خان بڑے نامور رئیس اور آزاد حکمران گزرے ہیں۔ گکھڑوں کا آخری آزاد رئیس سلطان مقرب خان تھا جس کی حکومت گجرات اور بھمبر سے لے کر اٹک تک پھیلی ہوئی تھی۔ 1765ء میں احمد شاہ ابدالی کے لاہور سے چلے جانے کے بعد سردار گوجر سنگھ بھنگی نے جو لاہور کا احد الحاکم تھا مقرب خان کو ایک خون ریز جنگ میں شکست دی۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ گکھڑوں کے حکمران خاندان کی حالت یہ ہوگئی کہ 1826ء میں وہ معمولی زمیندار خاندانی تصور کیا جاتا تھا۔

پنجاب کے اضلاع جہلم، راولپنڈی اور ہزارہ میں اب بھی گکھڑ نامور خاندان موجود ہیں۔ گکھڑ قوم کی اب بہت سی شاخیں ہیں اور پھر ہر شاخ اپنا سلسلہ شاخ در شاخ رکھتی ہے۔ مقرب خان کی شکست کے بعد اس خاندان کے اکثر افراد اپنے مستقر اور قیام گاہوں سے منتشر ہو کر جہلم اور راولپنڈی کے متصل پہاڑوں میں چلے گئے۔ چنانچہ پونچھ کے اکثر گکھڑ ان ہی اضلاع کو اپنا قدیم وطن بتاتے ہیں۔ پونچھ کا کوئی گکھڑ صحیح طور پر نہیں بتا سکتا کہ ان کے بزرگ کس زمانہ میں اور کن حالات میں پونچھ میں داخل ہوئے البتہ قیاساً یہ کہا جا سکتا ہے کہ زوالِ مغلیہ یعنی وفاتِ عالمگیر کے بعد اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کے دوران میں اور اس کے بعد جب سکھوں نے پنجاب میں طاقت حاصل کر لی اور دیگر اقوام کی طرح سکھوں نے گکھڑوں کا زور بھی کم کر دیا تو گکھڑ حکمرانی اور نبرد آزمائی کو خیر باد کہہ کر جہاں جس کے سمائے جمائے چلے گئے۔ اسی زمانہ میں گکھڑ پونچھ میں داخل ہوئے۔ پونچھ کے گکھڑوں میں ہتیال، بگیال، سارنگیال، آدمال اور فیروزال مشہور خاندان ہیں۔"

اقتباس صفحہ نمبر 232: "سلطان گکھڑ خان کی دسویں پشت ملک گل محمد خان ایک مشہور گکھڑ رئیس گزرا ہے اس کے چاروں فرزندوں میں ایک ملک سکندر خان تھا اس کی اولاد اس

Marfat.com

کے نام سے سکندرال گکھڑ کہلاتی ہے۔ دوسرا ملک فیروز خان تھا اس کی اولاد فیروزال گکھڑ کہلاتی ہے۔ تیسرا ملک بوگا خان تھا جس کی اولاد بگیال کہلاتی ہے۔ چوتھا ملک بیر خان تھ ملک بیر خان کے بیٹے تاتار خان کے بیٹے آدم خا سے آدمال شاخ نکلی۔"

اقتباس تاریخِ اقوام پونچھ صفحہ نمبر 237 تا 240

فیروزال گکھڑ: یہ شاخ گکھڑوں کی چار مشہور شاخوں میں ہے۔ جو دوسری شاخوں کے ساتھ سلطان پور سے دیگر مقامات پر پھیلی گئی تھی۔ تحصیل جہلم کے موضع دان پور میں فیروزال گکھڑوں ہی کی نمبرداری ہے۔

پونچھ کے چھے سات گاؤں ہیں جن کے نام کلر موہڑہ، گلہوٹہ، پمروٹ، ڈھوڑیاں، ناڑ فیروزالاں وغیرہ ہیں۔ یہ قوم آباد ہے۔ پونچھ کے فیروزال گکھڑوں کا بیان ہے کہ وہ قریباً پونچ سو سال سے وہاں آباد ہیں۔ سب زراعت پیشہ ہیں اور ان میں سے مندرجہ ذیل اصحاب مشہور اور نمبردار ہیں۔

سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ فیروزالاں، سردار گوہر خان نمبردار ڈھوڑیاں، سردار حیدر خان نمبردار نکہ منجہاڑی، سردار شیر محمد خان نمبردار کلر موہڑہ، سردار ناظر علی خان نمبردار نکہ منجہاڑی، سید محمد خان نمبردار سنگھوٹ، بہاوی خان نمبردار سنگھوٹ، فقیر اللہ خان نمبردار سنگھوٹ، سردار عطا محمد خان خلف سردار گوہر خان نمبردار ڈھوڑیاں، سردار پینڈا خان نمبردار از اولاد صلاح محمد خان، سردار نادر علی خان نمبردار ولد سردار امیر علی خان۔

پونچھ کے فیروزال گکھڑوں نے اپنا جو شجرہ نسب بھیجا ہے وہ سلطان گُل محمد خان سے جو تاریخوں میں ملک گل محمد خان کے نام سے درج ہے شروع ہوتا ہے۔ گکھڑوں کا یہ نامور سردار امیر تیمور کے حملۂ ہند کے ایام میں زندہ تھا۔ 1403ء میں جس کو آج 1935ء کے مطابق پانچ سو بتیس سال کا عرصہ گورا ہے یہ انتقال کر گیا۔

علاقہ مہینڈر میں فیروزال گکھڑوں کے گھر ایک سو سے زائد بیان کئے جاتے ہیں۔ کسی

Marfat.com

زمانہ میں اس علاقہ میں ان کا بڑا اقتدار رہا ہے۔ بندوبست نے ان کو قومی معافی دار بھی قرار دیا ہے۔ یہ قوم گو خاندانی اور تاریخی اہمیت رکھتی ہے مگر افسوس ہے کہ بحیثیت مجموعی بے علمی اور جہالت میں گری ہوئی ہے۔ فیروزال قوم ضلع جہلم کے مواضعات ذیل میں آباد ہے۔

برسال، سکھو، نوگراں، سنگا، جہلم، دان پور۔ علاوہ ازیں چند گھر سانبہ اور جسروٹہ (جموں) میں بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

اقتباس از تاریخ گکھڑاں پونچھ مصنفہ راجہ میجر محمد عثمان کیانی صفحہ 224

مصنف ضلع پونچھ میں گکھڑ قبیلہ کی آبادی اور خصوصیات کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

''اسی طرح تحصیل مہینڈر میں بلنوئی، سلواہ، بغلیار، سوہرن، منکوٹ، ناڑ فیروزالاں، کلر موہڑہ، ڈھوڑیان، گلہوٹہ، ہمروٹ اور چندی مڑ میں بھی مختلف شاخ کے گکھڑ آباد ہیں اور مقامی آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں ہیں۔ ناڑ فیروزالاں گنجان آباد علاقہ ہے جو کہ ملک فیروز بن ملک گل محمد خان اوّل کی اولاد میں سے ہیں۔ اس شاخ نے آپ راجی کے زمانے میں بغاوت کی تھی۔ اس وقت بھی سرکش اور برگزیدہ ہیں۔ تحصیل حویلی سے مہینڈر تک کئی شاخیں ہجرت کر کے 1947ء میں کشمیر کی جنگِ آزادی کے ابتدائی دور میں ہی علاقہ پاکستان اور کوٹلی ضلع میرپور میں آباد ہو چکی ہیں اور منڈی بہاؤالدین میں ان کی اکثریت ہے۔

صفحہ نمبر 236 گکھڑ زادے

نمبر شمار	گوت / شاخ	نام موصوف	نام آبادی
	فیروزال،	ملک فیروز بن گل محمد خان	راولپنڈی، سکھو، مینڈر

اقتباس بحوالہ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ 15 جنوری 1971ء

Marfat.com

پوٹھوہار کے گکھڑ حکمران......ایک تاریخی مطالعہ

تحریر و تحقیق: سلطان ظہور اختر خان

آخری قسط: ''سلطان گُل محمد کی عسکری اور انتظامی صلاحیتوں اور اس کی ہر دلعزیزی سے اس کے مصاحبوں اور اس کی اولاد بھی توقیر بڑھی۔ اس کی اولاد تمام گکھڑوں سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ پوٹھوہار میں یہ آکھان بزبان ہر خاص و عام ہے ۔

بندہ اوہ جس ماں ودھایا
مُرشد اوہ جس پار لگایا
دلبر اوہ جیہڑا من نوں بھایا
گکھڑ او جیہڑا گُل ناں جایا

اس کے بعد پوٹھوہار کی سرداری اس کی اولاد کی کسی نہ کسی گوت میں رہی۔ یہاں تک کہ آج بھی گکھڑ خانوادہ کے اکثر نامور لوگ خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے متعلق کیوں نہ ہو۔ گل محمد کان ہی کی اولاد ہوں گے۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ ملک سکندر خان، ملک فیروز خان، ملک بوگا خان، ملک بیر خان اور ان کی اولاد سکندرال، فیروزال، بگیال اور بیر خان اولاد ہتھیال، سارنگال اور آدمال کہلائی۔ ملک گُل محمد خان کا مزار موضع وریام میں ہے۔ جو تحصیل و ضلع جہلم میں واقع ہے ۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

ملک سکندر خان : 860ھ تا 865ھ / 1455ء تا 1460ء

ملک فیروز خان : 865ھ تا 881ھ / 1460ء تا 1476ء

ملک بوگا خان : 881ھ تا 889ھ / 1476ء تا 1484ء

ملک بیر خان : 889ھ تا 902ھ / ~~1460ء تا 1476ء~~

فیروز خان ملک گل محمد خان کا دوسرا بیٹا تھا۔ وہ ان دنوں میں پیدا ہوا جب ملک گل محمد

Marfat.com

تیمور کے لشکر سے ہٹ کر تھروچی میں تھا۔ اپنے بھائی سکندر خان کی طرح ہی کم وبیش اُس کی پرورش ہوئی۔ جب یہ مسند پر بیٹھا تو دہلی کے تخت پر باجوڑ کی مائی متاں کا بیٹا بہلول جو سیّدوں کے دربار میں فوجدار تھا۔ ''لوٹے دے'' کہلا کر لودھی خانوادہ کا بانی بن چکا تھا۔ اس کی قوم کے چند باجوڑ پٹھانوں نے دربند کے راستے گکھڑوں کے علاقے میں پیش قدمی کی۔ لیکن ملک فیروز خان جو بڑے بھائی سے جنگ کر کے آزمودہ کار ہو چکا تھا نے ان سے جنگ کی اور ان پر فتح حاصل کی۔ یہ لوگ اٹک کے پار ہی رہے۔ اسی عرصہ میں برادری کے اندر ایک ناخوشگوار واقعہ ہو گیا۔ ہوا یوں کہ کیسول برادری کے ہیبت خان، بوڑا خان اور دلما خان جو کیاس خان کے لڑکے تھے اور یہ بیول میں آباد تھے، نے بغاوت کر دی۔ فیروز خان نے اُن کو بُری طرح گوشمالی کر کے ملک بدر کر دیا اور وہ حویلی چوہاں، بٹانگری، ہرنوعہ، شاہ پور اور پرگنہ کھڑی میں آباد ہیں (ڈیلمارک، گیگو ہرنامہ) اسی زمانہ میں داتا خان نے امان چاہی اور اسے پوٹھوہار آنے کی اجازت مل گئی جس کی اولاد پوٹھوہار میں ہے۔

فیروز خان نے 16 سال حکومت کی۔ اس کے پانچ بیٹے تاتار خان، جھنڈا خان، عیسیٰ خان، دنیا خان اور دولت خان تھے۔ تاتار خان بڑا تھا لیکن لاولد رہا۔ ان میں جہانداد خان اور دولت خان مشہور ہوئے۔

اقتباس ملک سکندر خان: گل محمد کی وفات کے بعد سکندر خان وارثِ تخت پوٹھوہار ہوا اور 1455ء کے آخر میں گلیانہ میں تخت نشین ہوا۔ اس کا چھوٹا بھائی فیروز خان اس سے منحرف ہو گیا (ڈیلمارک) جس کو گرفتار کر کے اس نے کشمیر بدر کر دیا۔ دوسرے مؤرخین یعنی گریفن، گیگو ہرنامہ کے مطابق سکندر خان کو فیروز خان سے ہر وقت اندیشہ لاحق رہتا تھا چنانچہ اُس نے بہانہ بناتے ہوئے ملک فیروز خان کو گرفتار کر کے قلعہ تھروچی گُل پور کشمیر میں روانہ کر دیا جہاں کا فوجدار اُس کا دوست تھا۔ پانچ سال اسی طرح گزرے تھے کہ حاکمِ تھروچی نے سکندر خان کی کسی نازیبا حرکت کی وجہ سے فیروز خان کو آزاد کر دیا۔ فیروز خان پوٹھوہار پہنچا اور باقی بھائیوں سے ملا جو

Marfat.com

قلعہ دانگلی و پھروالہ میں دارالحکومت سے دور رکھے گئے تھے اور جو سکندر خان سے نالاں بھی تھے۔لیکن خاموش رہنے پر مجبور تھے۔ چنانچہ اُس کے بھائی ملک بوگا ثانی، بیر خان اور دوسری برادریوں کے فوجدار جو سکندر خان سے نالاں تھے نے مل کر سکندر خان کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔سکندر خان کو شکست ہوئی اور وہ علاقہ کٹیالہ میں پناہ گزیں ہوا۔ جو بعد میں رہتاس کا حصہ کہلایا۔وہاں پہنچ کر وریام میں اپنے باپ کے سائے میں سکونت اختیار کی اور اسی علاقہ پر مسلط رہا۔"

اقتباس تاریخِ گکھڑاں پونچھ مصنفہ میجر محمد عثمان کیانی صفحہ نمبر 274 تا 278

گکھڑ قوم کا پونچھ کشمیر میں داخلہ: "یہ ثابت کرنا بہت مشکل ہے کہ گکھڑ قوم کب اور کس شکل میں کشمیر میں خاص کر پونچھ میں داخل ہوئی۔لیکن مختلف تواریخوں سے اس قدر ضرور حوالہ جات مل جاتے ہیں کہ جن کی بدولت اس قوم کی مختلف شاخوں کا اس علاقہ میں داخلے کے تعین میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔سب سے پہلے سلطان رستم خان اور اس کے قبل کے زمانہ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔جس کی تصدیق پنڈت دُنی چند اپنی معروف تصنیف "کیگو ہر نامہ" میں کی ہے۔ جس کی نسبت یہ یقین کیا جاتا ہے کہ سلطان رستم خان نے اپنے نام کی نسبت سے ان کے نام رکھے اور اسی سلطان رستم خان نے کشمیر پر جس میں پونچھ بھی شامل تھا، حکومت کی تھی۔

تواریخ کی روشنی میں گکھڑ قوم 392ھ میں پوٹھوہار میں اپنا عمل دخل شروع کر دیتی ہے اور 412ھ میں سلطان گکھڑ شاہ جبکہ چانہ اور بنیر کو اپنا دارالحکومت بناتا تھا، سے لے کر 1177ھ سلطان مقرب خان تک پورے سات صد چونسٹھ سال (764) تک اس علاقہ میں خود مختار حکمران رہے۔اور پھر سکھوں سے شکست کھانے کے بعد جاگیردارانہ طور پر سندھ سے ملتان، پنجاب اور کابل سے اٹک تک جس میں کشمیر بھی شامل تھا قابض رہی ہے۔اس دوران مختلف حکومتیں بدلتی رہیں۔جو اکثر گکھڑ قوم کی اپنی سبھی شاخوں کے درمیان اور بعض اوقات خانہ جنگی کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوئیں۔ان ادوار میں چند شاخیں فاتح ہونے کی صورت میں اس علاقہ میں مستقل طور

Marfat.com

پر رہ گئیں ہوں یا علاقہ پوٹھوہار میں مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے اس پہاڑی علاقہ میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہوئے نقل مکانی کر کے یہاں مستقل طور پر آباد ہو گئے اور اپنی اپنی شاخوں کو مختلف مقامات پر آباد کر کے آپ راجی کی طرز پر یا حکمرانی کی صورت میں اپنی آبادی کو شائد مقامی آبادی پر غالب کیا ہو۔

مطابق یعقوب طارق ایک روایت ہے کہ جبکہ راجہ جے پنڈت جو پانڈوؤں کی حکومت کا آخری راجہ تھا پونچھ پر حکمران تھا۔ 642ھ کے لگ بھگ سلطان منگ خان بن سلطان سپہر خان کا فرزند کلاں سلطان سلوری خان گکھڑ بالا کوٹ مظفر آباد، پونچھ کے کچھ حصہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اس کی اولاد جو اس وقت اس علاقہ میں آباد ہوئی۔ سلوری کہلائی۔ ضلع مظفر آباد کے گکھڑ اُسی زمانے سے آباد ہیں۔ جو اب مزید کافی شاخون میں بٹ گئے ہیں۔

859ھ کے لگ بھگ سلطان سکندر خان بن سلطان گل محمد خان اوّل نے اپنے برادر سلطان فیروز خان کو حکومت اُلٹنے کے الزام میں گرفتار کر کے اُسے کشمیر میں ہندو راجہ کے پاس بطور سزا بھیج دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ راجہ سلطان فیروز خان کا دوست نکلا۔ جس نے سلطان کو بڑی قدر و منزلت کے ساتھ کچھ عرصہ اپنے پاس رکھا بعد میں اسے اپنے وطن پوٹھوہار واپس بھیج دیا۔ یہ بات قابلِ یقین ہے کہ اس دوران سلطان فیروز خان کی شاخ کے دوسرے افراد بھی اس الزام میں ماخوذ یا خود بخود چلے آئے ہوں گے۔ جو بعد میں واپس نہیں گئے۔ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ میں ناڑ فیروزالاں ایک پورا گاؤں اس شاخ کے افراد سے گنجان آباد ہے۔ جس کی نسبت خیال ہے کہ یہ شاخ اُسی دوران آ کر اس علاقہ میں مستقل طور پر آباد ہوئی۔

کچھ عرصہ بعد راجہ سکھ جیون عرف بھگوت آف دان گلی ضلع جہلم جو آخری گکھڑ حکمران سلطان مکرم خان کا نوکر رہ چکا تھا اس نے انقلاب زمانہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سلطان سلوری خان کے خاندان سے حکومت چھین کر خود حکومت کی اور کشمیر کا کچھ حصہ اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ سلطان مکرم خان گکھڑ نے 1160ھ کے عین بعد حملہ کر کے پونچھ کو پھر راجہ جیون سنگھ سے

Marfat.com

چھین لیا اور اپنے خاندان کے چند دیہات آباد کرا کر خود واپس پھروالہ چلا گیا۔

ملک بیر خان کے فرزند ملک جستر خان نے بھی چودھویں صدی عیسوی کے اوائل میں کشمیر پر حملہ کر کے وہاں کے بادشاہ لاؔ شاہ یا علی شاہ کو قید کر دیا تھا۔ یہ جستر خان المعروف جسرت گکھڑ تھا۔ جس کو بعض تواریخ میں جسرتھ اور جستر بھی لکھا گیا ہے چنانچہ جسرت نے پونچھ کے کچھ حصہ پر قبضہ کرنے کے علاوہ جموں وپر بھی حملہ کیا تھا اور جموں کے راجہ کو شکست فاش دی۔

960-61ھ کے دوران سلطان لشکر خان بن سلطان آدم خان نے جموں پر حملہ کیا تھا اور اس وقت ہندو راجہ اپنے زن و فرزند چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ گکھڑوں نے جموں کو تباہ و برباد کرنے کے علاوہ منڈی میں آگ لگا دی تھی اور شاہی محل کی اینٹیں اُکھاڑ کر اپنے گھوڑوں پر پھروالہ لے آئے جہاں اُن اینٹوں سے اس فتح کی یاد میں ایک بلند چبوترہ تعمیر کر یا تھا اور اس چبوترہ پر اس فتح کے حالات مختصراً کندہ الفاظ میں لکھے ہوئے تھے۔

سلطان زین العابدین عرف بڈشاہ کے دورانِ حکومت 825ھ تا878ھ جب پنجاب کا گکھڑ راجہ جسرتھ خان شاہ دہلی مبارک شاہ کے حملے کی تاب نہ لا کر کشمیر میں داخل ہوا تو سلطان زین العابدین نے اپنے دیرینہ تعلقات کی بناء پر راجہ جسرتھ خان کی بہت عزت کی۔ کیونکہ راجہ جسرتھ خان ہی نے سلطان زین العابدین کو اُس کے بھائی علی شاہ کو گرفتار کر کے اسے کشمیر کی حکومت سپُرد کی تھی۔ اس دوران کافی گکھڑ خانوادے کشمیر میں داخل ہوئے جن میں اکثر وہیں آباد ہو گئے۔ اس بارہ میں سیّد محمود آزادؔ مصنف تاریخ کشمیر رقمطراز ہیں۔

''کہ جب سلطان کمال خان بن سلطان سارنگ خان اپنے چچا سلطان آدم خان اور اُس کے بیٹے سلطان لشکر خان کو 970ھ 1883ء میں ذاتی عداوت اور خانہ جنگی کے باعث گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکا دیا تو سلطان لکھن خان یا لکھو خان یا اس کا بیٹا سلطان مہک خان پوٹھوہار کو خیر باد کہہ کر اپنی سلامتی کی خاطر مع اپنے چند اقرباً کے نقل مکانی کر کے پونچھ میں وارد ہوا۔ اس نے اپنی شاخ کو تحصیل سدھنوتی واقعہ رقبہ گُل کوٹ میں آباد کیا۔ خود اپنے قبیلہ کا سردار اور

Marfat.com

مقامی آبادی پر حکمران ہوا اور اپنے نام کی نسبت سے اس علاقے کا نام مہگ رکھا۔ جو بعد میں بگڑتے بگڑتے منگ ہو گیا۔ سلطان مہگ خان کا مزار گل کوٹ میں موجود ہے۔

آدمال شاخ کے علاوہ دیگر شاخیں ہجیرہ، جنگاڑ، فتح پور، رینکوی، ہلاں گکھڑاں، ہالن شمالی، دیگوار، ملدیالاں، پونچھ خاص، اڑائی، مدار پور، سہر کوٹہ، بلنوئی اور تحصیل مہینڈر کے دوسرے دیہات چھوٹی چھوٹی تعداد میں تقسیم کر کے آباد ہو گئیں۔ ضلع مظفر آباد میں سلطان سلوری خان کے حملہ کے وقت بہت سے گکھڑ یہاں ہی رہ گئے اور بعد میں مستقل آباد ہو گئے۔

1160ھ میں جب احمد شاہ ابدالی ہندوستان پر حملہ کی نیت سے دریائے سندھ کو عبور کیا تو سلطان مکرم خان جو مغلوں کا وفادار تھا اس کے بلاوے پر بھی حاضر نہ ہوا لہذا احمد شاہ ابدالی نے ناراض ہو کر پوٹھوہار کا ملک غیرت خان اور سرفراز خان نامی پٹھانوں کو بخش دیا۔ سلطان مذکور نے 40 سال بعد احمد شاہ ابدالی کے پاس حاضر ہو کر اپنی غلطی تسلیم کی اور پرگنہ دانگلی، پھروالہ کا دوبارہ منصب اور سلطانی خطاب حاصل کیا اور ساتھ ہی کشمیر کا کچھ حصہ بھی حاصل کیا اور قوم گکھڑ کے کچھ افراد کو اس حصہ میں آبادی کے لیے بھیجا۔ کچھ شاخیں ملی جلی حیثیت میں آخری گکھڑ حکمران سلطان مکرم خان کی سکھوں سے لڑائی کے دوران یا اس کے بعد (1177ھ) سکھوں کے مظالم سے بچنے کے لیے پہاڑوں میں پناہ گزیں ہوئیں اور جہاں جس کو پناہ یا حالات موافق ہوئے وہیں آباد ہو گئے۔ پونچھ کشمیر میں گکھڑوں کی جملہ شاخوں کا داخلہ اسی دوران یا اس کے بعد زیادہ شروع ہوا۔

سلطان سلوری خان کی فتح پونچھ کشمیر کے بعد تقریباً پانچ سو سال تک متواتر اس علاقہ میں اسلامی حکومت رہی۔ جس مین زیادہ تر عرصہ گکھڑوں کی حکومت کا شمار ہوتا ہے۔ آخر کار یہ علاقہ 1177ھ/1765ء کے بعد مکمل طور پر سکھوں کے قبضہ میں چلا گیا اور کچھ عرصہ بعد بتدریج ڈوگرہ خانداں نے بھی اپنے قدم جمالئے۔ جن کے دور حکومت میں کئی قبیلے بمعہ گکھڑاں جنگ وجدل میں مصروف آپ راجی کا شکار اور بعض دفعہ ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ بہر کیف گکھڑ قوم کا

Marfat.com

داخلہ پونچھ اور کشمیر کے دیگر اضلاع میں مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر عمل میں آیا۔

علاقہ پنج سراں وناڑ مہینڈر داخلی پونچھ میں فیروزال گکھڑوں کا اقتدار

علاقہ ناڑ فیروزالاں کے دیہات سنگھوٹ، چندیال، بھانہ دھوڑیاں، ناڑ خاص، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی، ہرنی، گلھوٹہ وغیرہ میں فیروزال برادری کثیر تعداد میں آباد ہے اور عرصہ سے اس علاقہ میں برسرِ اقتدار چلی آتی ہے۔ ان دیہات کے علاوہ موضع بلنوئی، منکوٹ، پوٹھ، درایہ، پمروٹ، چرالاں گنڈی وغیرہ میں بھی فیروزال گکھڑ آباد ہیں۔ اگر چہ علاقہ ہذا میں گکھڑ قوم کی دیگر شاخوں مثلاً بگیال، سکھاں، آدمال وغیرہ کی آبادی دیہات بلنوئی، جگال، گلھوٹہ، دھارگلون، اڑی، بغلیاز، ڈوگراں، مڑاہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو کہ شاخ فیروزال کے مقابلہ میں بہت کم ہیں اور ہمیشہ سے اس شاخ کے معاون رہے ہیں۔ فی الوقت بھی علاقہ ہذا میں فیروزال برادری کی اکثریت ہے اور نمبردار و چوکیدار سے لے کر مختلف محکمہ جات میں آفیسران کی خاصی تعداد اس شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ سال 1947ء اور 1965ء میں ہجرت کر کے آزاد جموں وکشمیر اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہونے والے کنبے معرفہ حال، تعلیم یافتہ اور مختلف محکمہ جات میں آفیسرز اور معاشرتی طور واطوار کے اعتبار سے گکھڑ قوم کی روایات کے محافظ ہیں اور امتداد زمانہ کے ساتھ اُن کی شجاعت، بے باکی، رواداری، مہمانداری......کی روایات بدستور قائم ہیں۔

فیروزال گکھڑ پنجاب سے کب پونچھ کشمیر میں آئے۔ انہوں نے کس کس علاقہ پر اپنی عملداری قائم کی۔ ہمسایہ حکمرانوں کے ساتھ اُن کا برتاؤ کیسا رہا۔ مختلف اوقات میں انہوں نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لیے کن اقوام سے محرکہ آرائیاں کیں۔ ان کی ثقافتی زندگی کیا تھی۔ اُن کی شخصیات اور علاقہ میں یادگاریں کون کون سی ہیں۔ وغیرہ جاننے کے لیے تاریخی طرزِ فکر اپنانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ تاریخ نویسی کے مواخذ مثلاً محاصر تاریخی کتابوں میں ذکر۔ قومی یادگاریں، قلعے، باؤلیاں، نہریں وغیرہ، سینہ بسینہ خاندانی روایات وشواہد کی روشنی میں دیگر حالات وحوالہ جات پیش کرتے ہوئے فیروزال گکھڑاں علاقہ پنج سراں وناڑ وغیرہ کے حالات درج کئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔

محاصر تواریخ کے اقتباسات: جہاں تک گکھڑ قوم کے پونچھ کشمیر میں داخلہ کا تعلق ہے۔ مختلف مؤرخین نے اس کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب طارقؔ، تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوقؔ، تاریخ پونچھ مصنفہ سیّد محمود آزادؔ، تاریخ گکھڑاں پونچھ مصنفہ میجر محمد عثمان خان کیانی و دیگر کُتب تواریخ میں گکھڑوں کی آمد کے واقعات درج ہیں۔ چنانچہ گکھڑ قوموں کی مختلف گوتیں مختلف ادوار میں اس علاقہ میں داخل ہوئیں۔ جن میں سے قابلِ ذکر واقعات جن میں ملک سلوری خان بن منگ خان گکھڑ کا لگ بھگ 642ھ میں پونچھ پر حملہ کر کے راجہ جے چند کو شکست دی۔ ملک قدو خان بن لکھن خان کا کشمیر پر حملہ کر کے اپنی حکومت قائم کرنا۔ ملک فیروز خان بن گُل محمد خان کا علاقہ کشمیر میں 5 سال تک قلعہ تھروچی گل پور وغیرہ میں رہنا۔ سلطان لشکر خان بن سلطان آدم خان کا جموں پر حملہ کر کے راجہ کو شکست دینا۔ ملک جسرتھ خان بن ملک بیر خان کا علی شاہ کو گرفتار کر کے سلطان زین العابدین بڈشاہ کو کشمیر کے تخت پر بٹھانا۔ مُغلوں کے زوال کے وقت گکھڑوں کا در بدر ہونا۔ احمد شاہ ابدالی کے حملوں کے اثرات۔ اخری گکھڑ حکمران سلطان مقرب خان کا پونچھ وغیرہ علاقہ کا حکمران رہنا اور بالآخر جنگِ گجرات 1765ء میں گکھڑوں کا سکھوں سے شکست کھا کر پہاڑی علاقوں میں ہجرت کرنا وغیرہ ہیں۔

فاضل مصنف تاریخ گکھڑاں پونچھ میجر محمد عثمان خان کیانی مرحوم نے ”گکھڑ قوم کا پونچھ کشمیر میں داخلہ“ کے عنوان سے سیر حاصل بحث کی ہے جو گزشتہ صفحات میں درج ہو چکی ہے۔ مصنف موصوف نے شاخ فیروزال گکھڑ کا پونچھ کشمیر میں داخلہ کے سلسلہ میں جو لکھا ہے اس کا مختصر اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

859ھ کے لگ بھگ سلطان سکندر خان بن سلطان گُل محمد خان اوّل نے اپنے برادر سلطان فیروز خان کو حکومت اُلٹنے کے الزام میں گرفتار کر کے اُسے کشمیر میں ہندو راجہ کے پاس بطورِ سزا بھیج دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ راجہ سُلطان فیروز خان کا دوست نکلا۔ جس نے سلطان کو بڑی

Marfat.com

قدر و منزلت کے ساتھ کچھ عرصہ اپنے پاس رکھا۔ بعد میں اُسے اپنے وطن پوٹھوہار واپس بھیج دیا۔ یہ بات قابلِ یقین ہے کہ اس دوران سلطان فیروز خان کی شاخ کے دوسرے افراد بھی اس الزام میں ماخوذ یا خود بخود چلے آئے ہوں گے۔ جو بعد میں واپس نہیں گئے۔ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ میں ناڑ فیروزالاں ایک پورا گاؤں اس شاخ کے افراد سے گنجان آباد ہے۔ جس کی نسبت خیال ہے کہ یہ شاخ اُسی دوران آ کر اس علاقہ میں مستقل طور پر آباد ہوئی۔ تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوق جو کہ 1925ء میں لکھی گئی کے مندرجات اس بارہ میں درج ذیل ہیں۔

فیروزال گکھڑ: یہ شاخ گکھڑوں کی مشہور چار شاخوں میں ہے جو دوسری شاخوں کے ساتھ سلطان پور سے دیگر مقامات پر پھیل گئی تھی۔ تحصیل جہلم کے موضع دان پور میں فیروزال گکھڑوں کی نمبرداری ہے۔ پونچھ کے چھ سات گاؤں جن کے نام کلر موہڑہ، گلہوٹہ، پمروٹ، ڈھوڑیاں، ناڑ فیروزالاں وغیرہ ہیں۔ یہ قوم آباد ہے۔ پونچھ کے فیروزال گکھڑوں کا بیان ہے کہ وہ قریباً پانچ سو سال سے وہاں آباد ہیں۔ سب زراعت پیشہ ہیں۔ اُن میں سے مندرجہ ذیل اصحاب مشہور اور نمبردار ہیں۔ مکمل متن گزشتہ صفحات میں درج ہو چکا ہے۔ اس سے یہ اندازہ کرنا آسان ہے کہ فیروزال گکھڑ دیگر شاخوں سے پہلے ہی راجہ سکندر خان و راجہ فیروز خان دونوں بھائیوں کی کشمکش کے دوران مہینڈر، ناڑ، فیروزالاں، پونچھ وغیرہ میں داخل ہوئے۔ کیگو ہر نامہ فارسی مصنفہ دیوان دُلی چند جو کہ گکھڑ قوم کی تاریخ ہے اور جسے راجہ محمد یعقوب خان طارقؔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز میر پور نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے یہ واقعہ صراحت کے ساتھ درج ہے۔

مورخ گکھڑاں کرنل سلطان ظہور اختر خان نے روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی میں بعنوان پوٹھوہار کے گکھڑ حکمران ایک تاریخی مطالعہ کی آخری قسط میں بحوالہ ڈیلمارک، کیگو ہر نامہ، گریفین وغیرہ مؤرخین ملک فیروز خان کو گرفتار کر کے قلعہ تھروچی گل پور کشمیر میں قید رکھنے کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ پانچ سال گزرنے کے بعد فیروز خان نے واپس پوٹھوہار جا کر اپنے بڑے بھائی سلطان سکندر خان سے جنگ کر کے حکومت پر قبضہ کیا اور سلطان سکندر خان رہتاس کی طرف چلا گیا۔

Marfat.com

تاریخِ راجگان راجور مصنفہ مرزا ظفر اللہ خان مطبوعہ 1819ء کے صفحہ 186 پر راجہ اگر خان جرال آف راجور کا راجوری پر سکھوں کے قبضہ کے وقت فرار ہو کر راجہ زبردست خان کے پاس آنا اور وہاں سے گرفتار ہونا درج ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ راجہ زبردست خان 1819ء سے قبل اس علاقہ کا حکمران تھا۔

گلاب نامہ فارسی مصنفہ دیوان کرپارام وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر سال 1863ء انگریزی ترجمہ صفحہ نمبر 112 پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فتح کشمیر اور میاں گلاب سنگھ کو راجہ اگر خان حکمرانِ راجو کو گرفتار کرنے پر متعین کرنا اور راجہ اگر خان کا ناڑ فیروزالاں سے گرفتار ہونا وغیرہ حالات درج ہیں۔ اس وقت علاقہ پنج سراں ناڑ کے حکمران راجہ زبردست خان تھے۔ جنھوں نے پہلے تو سکھوں کے ساتھ جنگ کی پھر بہرام گلہ کے مقام پر جنگ کے بعد صلح کر لی تھی۔

کتاب ''مسئلہ جہادِ کشمیر اور اُس کی مختصر تاریخ'' مصنفہ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے صفحہ نمبر 114 پر راجوری کے عنوان سے راجہ اگر خان کا راجہ زبردست خان سے امداد طلب کرنا تحریر ہوا ہے۔ یہ زبردست خان علاقہ پنج سراں و ناڑ کے حکمران تھے۔ جہاں سے بالآخر راجہ اگر خان کو گرفتار کر کے لاہور لے جا کر قید کیا گیا تھا اور وہیں 1825ء میں اُن کی وفات ہوئی اور نعش راجوری لا کر دفن کی گئی۔

تاریخ ہند مصنفہ مولانا محمد ابراہیم خان دُرانی مرحوم کے صفحہ نمبر 28 پر درج ہے کہ راجہ کرم اللہ خان جرال آف راجور کو شاہانِ دہلی نے چھبال، کوٹلی، پونچھ وغیرہ علاقے انتظام کے لیے تفویض کئے تھے۔ چنانچہ راجہ مذکور نے راجہ رستم خان راٹھور کی صغیر سنی میں پونچھ کا انتظام چلانے کے لیے مرزا بخشو وزیر کو پونچھ روانہ کیا تھا۔ وزیر مذکور نے ولی عہد راجہ اگر خان کو پونچھ منگوالیا لیکن راجہ زبردست خان فیروزال و دیگر سرداروں کی ایماء پر مرزا بخشو قتل کئے گئے۔ ولی عہد راجور راجہ اگر خان براستہ سہڑہ کوٹلی بھاگ کر راجوری چلے گئے۔ راجہ کرم اللہ خان نے دو سال تک ولی عہد کو سامنے نہیں ہونے دیا۔ آخر راجہ رحیم اللہ خان برادر کے کہنے پر قصور معاف ہوا۔ اسی طرح مصنف

Marfat.com

نے سنگھوٹ وغیرہ سرحدات راجوری و پونچھ پر جنگ وجدل کے موضع سنگھوٹ جو تین نمبرداریوں پر مشتمل ہے آبادی فیروزال گکھڑوں کی ہے۔ راجہ زبردست خان کے حوالے کر دیا اور دونوں برادریوں کی صلح بلکہ رشتہ داریاں وغیرہ شروع ہوئیں۔ یہ واقعات 1758ء تا 1790ء کے درمیانی عرصہ کے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ فیروزال گکھڑ زوالِ مغلیہ سلطنت اور سکھوں کے کشمیر پر قبضہ سے بہت پہلے اسی علاقہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے باضابطہ طور پر حکومت قائم کر لی۔

پونچھ تاریخ و ثقافت کے آئینہ میں مصنفہ کے ڈی مینسی مطبوعہ سال 1988ء مشتمل 648 صفحات انتہائی تحقیق اور محنت سے لکھی گئی ہے۔ مصنف موصوف نے تمام ادوار بڑے تسلسل سے تاریخی حوالوں کے ساتھ بیان کئے ہیں اور قدیم عہد سے لے کر 1947ء تک کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ مصنف مذکور نے تاریخ پونچھ کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔	حصہ اوّل	پہاڑی ہندو راج	850ء تا 1452ء
۲۔	حصہ دوم	مسلمان دورِ حکومت	1452ء تا 1819ء
۳۔	حصہ سوم	ڈوگرہ دورِ حکومت	1850ء تا 1947ء

تاریخ پونچھ حصہ دوم مسلمان دورِ حکومت صفحہ 317 تا 322 کے اقتباسات قبل ازیں درج ہو چکے ہیں۔ منجملہ اُن کے 1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے راجوری کے راجہ اگر خان کو شکست دی اور راجہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پونچھ کا رُخ کیا۔ یہاں روح اللہ فوت ہو چکا تھا۔ اس کے پوتے میر باز میں سکھوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی۔ اس لیے راجہ میر باز مہاراجہ سے مل گیا۔ علاقہ ناڑ فیروزال اور سُرن کے سردار زبردست خان نے بہرام گلہ کے مقام پر خالصہ فوج کے ساتھ مقابلہ کے لیے تیار رہا۔ لیکن بڑے بھاری لشکر کو دیکھ کر اُس نے بھی اطاعت قبول کر لی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر کی کامیاب مہم کے بعد میاں گلاب سنگھ جو ان دنوں مہاراجہ کی فوج میں ملازم تھے، راجہ اگر خان کی گرفتاری پر متعین کیا۔ چنانچہ

Marfat.com

گلاب سنگھ راجہ اگر خان کی تلاش میں وادی سُرن اور بہرام گلہ کے علاقہ میں آ گیا اور اس علاقہ کے سردار ناڑ فیروزالاں کے زبردست خان سے کہا کہ وہ اگر خان کو گرفتار کرائے۔ زبردست خان پہلے ہی اطاعت قبول کر چکا تھا اس لیے اُس نے مزاحمت نہ کی اور اگر خان گرفتار ہو گیا۔ جو اس کے گھر چُھپا ہوا تھا۔ یہ واقعہ مئی 1820ء کا ہے۔ اگر خان کو پہلے کنڈی کے جاگیردار قاسم بیگ کی جیل میں رکھا گیا اور بعد میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سامنے لاہور لے جا کر گلاب سنگھ نے پیش کیا تو مہاراجہ اتنا خوش ہوا کہ گلاب سنگھ کو جموں کا راجہ بنا دیا اور اگر خان لاہور کے قید خانے میں آخر کار 1825ء میں فوت ہو گیا۔

اقتباس تاریخ پونچھ مصنفہ خوش دیو مینی صفحہ نمبر 152: زبردست خان کا تعلق گکھڑ خاندان سے تھا۔ تاریخ گکھڑاں کے مصنف راجہ محمد یعقوب خان نے اپنی کتاب کے صفحہ 167 پر لکھتے ہیں کہ مختلف وقتوں میں خصوصاً گکھڑوں کو جب 1177ھ میں شکست ہو گئی تو اور سردار ملکھا سنگھ نے راولپنڈی کا علاقہ اور پرگنہ اکبر آباد کا علاقہ محمد علی خان سے چھین لیا اور بعد میں جب سکھ جرنیلوں چڑت سنگھ اور گوجر سنگھ نے علاقہ پوٹھوہار کو آپس میں تقسیم کر لیا تو یہاں کے گکھڑوں نے ہجرت شروع کر دی۔ اسی دور میں گکھڑ پونچھ کے علاقہ میں بھی آ کر آباد ہوئے۔ آج کل پونچھ کے گکھڑ راجپوت مسلمان چھوٹی چھوٹی ذاتوں میں منقسم ہو گئے جیسے فیروزال، ڈامال، بگیال وغیرہ۔

ناڑ کے سردار زبردست خان کا تعلق فیروزال خاندان سے تھا۔ زبردست خان کے والد کا نام معظم خان تھا۔ یہ تین بھائی تھے یعنی زبردست خان، شیر خان اور عظمت اللہ خان۔ زبردست خان علاقہ ناڑ میں رہتا تھا اور اس کی عملداری وادی سُرن پر بھی تھی۔ شیرا خان نکہ منجاڑی میں رہا کرتا تھا۔ اس کا قلعہ آج بھی موجود ہے۔ قلعے والی جگہ کو کوٹ نکہ کہتے ہیں۔ اس مقام سے پوری وادی مہینڈر پر نگاہ رکھی جا سکتی ہے۔ عظمت اللہ خان ناڑ خاص میں رہتا تھا اور شیرے کی مدد کرتا تھا۔ زبردست خان کا قلعہ بھاٹہ دھوڑیاں کے مقام پر تھا۔ جب گلاب سنگھ، اگر

Marfat.com

خان کی تلاش میں یہاں پہنچا تو اس کے ایک سردار میاں ہاتھو نے قلعے کا محاصرہ کر لیا تھا جس کی وجہ سے آخر کار زبردست خان کو اگر خان، گلاب سنگھ کے حوالے کرنا پڑا۔

اقتباس تاریخِ پونچھ حصہ سوم۔ پونچھ کا قدیم اور جدید جغرافیہ

صفحہ 412 تا 613 پر مصنف مذکور رقمطراز ہیں

ملخصاً اس طرح مسلمان دورِ حکومت میں یعنی 1594ء تا 1819ء تک پونچھ کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم تھا۔ یعنی مشرقی حصہ جس پر وادیٔ پنج سراں کے جاگیردار حکومت کرتے تھے اور باقی کا علاقہ پونچھ جس پر راٹھور مسلمان خاندان کے حکمرانوں کی عملداری تھی۔ یہ سلسلہ کم وبیش 1819 تک چلتا رہا لیکن اس سال کشمیر پر حملے کے وقت مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وادیٔ پنجسراں و ناڑ کے حکمران سردار زبردست خان اور پونچھ کے گوجر حکمران میر باز کو ہرا کر سارے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ سلسلہ 1850ء تک قائم رہا۔ 1850ء میں ایک معاہدہ کے تحت لاہور کی انگریز حکومت کی طرف سے پونچھ کے راجہ دھیان سنگھ کے فرزند راجہ موتی سنگھ کو عطا ہوا اور ایک ریاست کا وجود عمل میں آیا۔

گزشتہ عبارات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ علاقہ پونچھ میں قبل از آپ راجی بھی گکھڑوں کی حکومت رہی ہے۔ اور بقول کے۔ ڈی مینی مصنف تاریخِ پونچھ یہ علاقہ فیروزال گکھڑ اور راٹھور خاندانوں کی عملداری میں رہا ہے۔ بلکہ مصنف مذکور نے اپنی تاریخ میں مسلمانوں کا دورِ حکومت 1452ء سے قبل بھی مسلمانوں کا اثر پونچھ میں رہا ہے۔ حتیٰ کہ 1594ء سے باضابطہ طور پر راٹھور خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ مصنف نے آپ راجی سے قبل علاقہ پونچھ کے مشرقی علاقہ پر فیروزال گکھڑ خاندان کے راجگان، سوفی خان، معظم خان، زبردست خان، شیرا خان، عظمت خان، ہاشم علی خان، سلطان خان وغیرہ کی حکومت کا ذکر کیا ہے۔ مزید برآں دیگر واقعات سوفی خان فیروزال اور چوہدری نورے چیچی کا واقعہ بھی درج کیا ہے۔

علاوہ ازیں خاندان فیروزال گکھڑ کے شجرہ نسب مطبوعہ 1935ء میں سلطان متولی

Marfat.com

خان بن سلطان فیروز خان بن سلطان گُل محمد خان اوّل کی اولاد علاقہ ناڑ فیروزالاں، سنگھوٹ، بھاٹہ دھوڑیاں، نکہ منجھاڑی، گلھوٹہ، ہرنی، منکوٹ، پمروٹ، چڑالاں، پوٹھ وغیرہ دیہات میں عرصہ قدیم سے قیام پذیر ہونا پائی جاتی ہے اور ان میں سردار زبردست خان کی اولاد کے مشاہیر کے علاوہ مُلا خان، خان محمد جام خان، سردار سلطان محمد خان، شمس خان، فتح علی خان، گوہر خان، عبداللہ خان، صوفی خانؒ، ناظر علی خان، امیر علی خان، ماجھی خان، حبیب خان، میرو خان وغیرہ وغیرہ مشہور و معروف شخصیات ہو گزری ہیں۔

تاریخی یادگاریں: فنِ تاریخ نویسی میں حکمرانوں کا محاصرہ مؤرخین کی تاریخی کُتب میں ذکر ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرا بڑا ماخذ حکمران اقوام کی تاریخی یادگاروں کا موجود ہونا سمجھا جاتا ہے اور اس ماخذ سے اُس وقت کے حالات پر مزید روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ان یادگاروں میں قلعے تالاب، باؤلیاں، مزار، نہریں، جنگی ہتھیار وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں فیروزال گکھڑاں کے دورِ اقتدار کے نشانات جگہ جگہ موجود ہیں۔ جن میں چند مشہور خاص و عام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ا۔ **علاقہ ناڑ فیروزالاں:** علاقہ فیروزالاں قوم کی نسبت سے ناڑ فیروزالاں کے نام سے موسوم ہے۔ مقامی زبان میں ناڑ سے مراد ایسا علاقہ ہوتا تھا جس کے اردگرد پہاڑ ہوں اور درمیان سے کوئی نالہ بھی گزرتا ہو۔ وہاں کسی بزرگ کی اولاد کثرت سے رہتی ہو اور اس علاقہ کی الگ تھلگ مقامی حیثیت ہو جیسے ناڑ فیروزالاں، ناڑ شیر علی خان وغیرہ ناڑ فیروزالاں کسی ایک گاؤں کا نام نہیں۔ بلکہ یہ وہ علاقہ ہے جو مشرق میں گزنہ پہاڑی کے دامن میں بھاٹہ دھوڑیاں سے شروع ہو کر نالہ مہینڈر جس کا منبع گزنہ پہاڑی کا دامن دھوڑیاں ہے۔ سنگھوٹ، ناڑ خاص، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی، ہرنی، گلھوٹہ وغیرہ دیہات پر مشتمل ہے۔ ہرنی کے مقام پر جڑاں والی گلی سے آنے والا نالہ بھی نالہ مہینڈر میں شامل ہو کر ہموار وادی اڑی۔ دھرمسال، جھجلہ منکوٹ، بلوئی وغیرہ سے گزرتا ہوا دریائے پونچھ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ ہرنی سے اُوپر کے تمام دیہات میں

Marfat.com

فیروزال گکھڑ قبیلہ کی اکثریت آباد اور کچھ افراد وہاں سے چل کر وادی مہینڈر اور وادی سوہرن کے مختلف دیہات میں آباد ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ ناڑ فیروزالاں سے مراد ہرنی سے مشرق میں بھاٹہ دھوڑیاں اور راجوری کی سرحد پر سنگھوٹ تک کا علاقہ شامل ہے اور مختلف ادوار سے لے کر آج تک ناڑ فیروزالاں کے نام سے مشہور ہے۔

۲۔ **قلعہ منجھاڑ کوٹ:** یہ قلعہ علاقہ ناڑ فیروزالاں کے وسط میں موضع منجھاڑی کے مقام پر واقع ہے اور راجہ زبردست خان بن راجہ معظم خان کا مرکزی اور رہائشی قلعہ شمار ہوتا ہے۔ یہ بات قابلِ وضاحت ہے کہ ناڑ فیروزالاں مہینڈر و علاقہ پنج سراں سُوہرن پونچھ میں لفظ کوٹ استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔ اس طرح تحصیل سدھنوتی و باغ وغیرہ میں قلعہ کو ڈُہلی کہا جاتا تھا اور مختلف سرداروں کی مختلف ڈُہلیاں تھیں۔ چنانچہ علاقہ پنج سراں مہینڈر، تھکیالہ، پڑاواہ وغیرہ میں قلعہ کے لیے لفظ کوٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ منجھاڑ کوٹ کی مرکزی حیثیت تھی۔ یہ راجہ زبردست خان کا رہائشی قلعہ ہونے کے علاوہ محلات، دربار، اصطبل، مسجد وغیرہ پر مشتمل تھا۔ راجہ صاحب کی راجدھانی یہی قلعہ تھا۔ دیگر کوٹ ہا یعنی قلعے مرکزی حکمران کے ماتحت برادرانِ و عزیزاں وغیرہ کو تفویض کرتے تھے۔ چنانچہ منجھاڑ کوٹ جواب کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اس میں فوج، طویلہ، محلاات، مسجد، نوکروں کی رہائش گاہیں وغیرہ جگہیں علیحدہ علیحدہ مختص تھیں۔ یہ قلعہ اٹھارہ کنال پندرہ مرلہ آراضی پر مشتمل تھا۔ جس کا ریکارڈ محکمہ مال میں اب بھی موجود ہے۔ قلعہ شمال مشرق میں راجہ زبردست خان کا مزار واقع ہے۔ جو اس وقت کے چُونا گچ سے بنا ہوا ہے۔ اس مزار پر لوگ حاضری دیتے ہیں۔ نیازیں وغیرہ دیتے ہیں۔ خصوصاً تیسرے اور چوتھے والے بخار جیسے مقام زبان میں ''تاپ تلیاراں'' کہتے ہیں مستان شاہؒ کا دربار اور ایک خوبصورت باؤلی ہے۔ قلعہ اب کھنڈرات کا منظر پیش کرتا ہے۔ 1820ء میں اگر خان راجہ راجور کی تلاش میں میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ نے سب سے پہلے اسی قلعہ کا محاصرہ کیا تھا۔ ہر دو راجگان اگر خان و زبردست خان نے یہاں سے فرار کر کے بھاٹہ کوٹ جو کہ پہاڑی پر مضبوط قلعہ تھا، میں پناہ لی اور

Marfat.com

پھر اس قلعہ کے محاصرہ کے بعد مشرقی جنگلوں کی طرف رُخ کیا۔ بالآخر راجہ اگر خان اسی علاقہ سے گرفتار کر لیے گئے اور فیروزالوں پر بھی سکھوں نے ظلم وستم ڈھایا۔

۳۔ قلعہ بھاٹہ کوٹ: قلعہ فیروزال گکھڑوں کا مضبوط ترین قلعہ شمار ہوتا تھا اور جنگی لحاظ سے نہایت اہم تھا۔ یہ قلعہ وادئ مہینڈر کے مشرقی حصہ میں موضع بھاٹہ دھوڑیاں کے مقام پر ایک اونچی جگہ واقع ہے۔ اس کے عقب میں گزنہ پہاڑی، جتو پہاڑی، پرتپال، نیلی دھری، رتن پیر وغیرہ کے پہاڑ اور گھنے جنگلات واقع ہیں۔ یہ علاقہ ناڑ فیروزالاں کے عین مشرق میں واقع ہے۔ مشرق میں گزنہ پہاڑی، مغرب میں موضع موہڑہ کلر، شمال میں ناڑ خاص اور جنوب میں گکلر جڑانوالی گلی واقع ہے۔ 1947ء کے بعد جموں سے پونچھ پختہ روڈ پر بمقام بھاٹہ سڑک سے لگ بھگ دو فرلانگ فاصلہ پر ہے۔ کے۔ ڈی مینی مصنف تاریخ پونچھ نے بھی اس قلعہ کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اس قلعہ کی تعمیر کے سلسلہ میں مختلف روایات ہیں۔ مسٹر مینی نے اسے ہندو راجاؤں کے وقت کا تعمیر شدہ قرار دیا ہے۔ جبکہ اس کی دوبارہ مرمت راجہ زبردست خان نے کی۔ راقم الحروف نے ریاست جموں وکشمیر خصوصاً پونچھ کے قلعوں کو بچشم خود دیکھا ہے۔ راجہ زبردست خان فیروزال سے منسوب قلعوں کا بھی مشاہدہ کیا اور قرب وجوار میں بسنے والے عمر رسیدہ بزرگوں سے پوچھ گچھ کی۔ ان کا کہنا ہے کہ پرانے وقتوں میں ہل چلاتے ہوئے قلعہ کے نزدیک ایسے پتھر دستیاب ہوئے جن پر مورتیاں یا بت بنے ہوئے تھے اور ہم ان پتھروں کو توڑ کر استعمال میں لاتے رہے ہیں۔ اسی علاقہ پونچھ وراجور میں گکھڑوں، جرالوں سے پہلے ہندوؤں کی حکومت تھی۔ ممکن ہے کہ یہ قلعہ ان کے وقتوں میں تعمیر ہوا ہو اور راجہ زبردست خان نے مرمت کر کے زیر استعمال لایا ہو۔ بھاٹہ کوٹ کے اوپر گزنہ پہاڑی سے پیچھے جتو پہاڑی پر پرتپال کی اونچی چوٹی واقع ہے۔ جس کی دیواریں وغیرہ پتھر کی بنی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں یہ راجوری کے راجہ پرتھوی پال کا قلعہ تھا۔ لفظ بگڑ کر پرتپال کہلانے لگا۔ قلعہ سُرن کوٹ جو آج کل جرآل راجپوت از اولاد راجہ کرم اللہ خان آف راجور کی ملکیت میں ہے۔ یہ قلعہ بھی ہندوؤں کا بنا کردہ بتایا جاتا

Marfat.com

ہے۔اس اعتبار سے قلعہ بھاٹہ کوٹ اور قلعہ سُرن کوٹ قدیم قلعہ جات میں شمار ہوتے ہیں۔

دوسری روایات یہ ہے کہ اس قلعہ کو سردار سلطان محمد خان فیروزال گکھڑ نے دوبارہ تعمیر کیا اور ان کے بیٹے شمس خان و فتح علی خان اس قلعہ میں رہائش پذیر ہوئے۔قلعہ کے نزدیک ہی چنار کے درخت، ایک چشمہ باؤلی اور فیروزال قوم کا قبرستان ہے جسے تکیہ کہتے ہیں۔ یہاں شمس خان اور فتح علی خان کی قبریں موجود ہیں راقم الحروف نے نزدیکی عمر رسیدہ بزرگوں کو ساتھ لے کر ان قبور پر حاضری دے کر فاتحہ خوانی کی۔ بہرحال یہ قلعہ فیروزال قوم کی تاریخی یادگار ہے۔ موضع بھاٹہ دھوڑیاں میں سردار شمس خان اور فتح علی خان پسران سردار سلطان محمد خان کی اولاد موجود ہے۔سردار شمس خان کے بیٹے گوہر خان اُن کے بیٹے عطا محمد خان اور اُن کے بیٹے محمد اقبال خان موضع بھاٹہ دھوڑیاں کے نمبردار اور قابض آراضیات وغیرہ ہیں۔ جبکہ سردار فتح علی خان کے بیٹے سردار عبداللہ خان، اُن کے بیٹے سردار سید محمد خان اور اُن کے بیٹے آفتاب احمد خان موضع ناڑ خاص کی نمبرداری و قابض آراضیات وغیرہ ہیں۔سردار سلطان محمد خان کا مزار بمقام موہڑہ نزد مکان مہندی خان چوکیدار واقع ہے۔

۴۔ **موہڑہ کوٹ:** المعروف راجہ اکو خان کا رہائشی کوٹ ہے۔ راجہ اکبر علی خان کا مزار یہاں موجود ہے۔مہاراجہ گلاب سنگھ ڈوگرہ کے دور میں راجہ اکو خان اپنے بھائی راجہ ہاشم علی خان المعروف راجہ ہاشو خان کے ہاتھوں قتل ہو گئے تھے۔ راجہ ہاشو خان کو ڈوگرہ حکومت نے ملک بدر کر دیا تھا جو نور پور شاہان راولپنڈی جا کر آباد ہوئے۔مشہور ولی اللہ حضرت امام برّیؒ کے دربار کے قریب اُن کی اولاد موجود ہے۔صلاح محمد خان کے بیٹے عطا محمد خان۔اُن کے بیٹے شیر محمد خان اور اُن کے بیٹے محمد عباس خان موضع کلر موہڑہ کے نمبردار و قابض و متصرف آراضیات دیہہ ہیں۔ حمیداللہ خان کے بیٹوں ناظر علی خان، دیوان علی خان اور علی حیدر خان کی اولاد موضع موہڑہ میں آباد اور باوقار ہے۔

۵۔ **کوٹ کرناہ:** یہ قلعہ راجہ زبردست خان کے بیٹے راجہ ہاشم علی خان کے

Marfat.com

تصرف میں بتایا جاتا ہے لیکن مہاراجہ گلاب سنگھ کے خلاف بغاوت اور مہاراجہ کی طرف دار اپنے بھائی راجہ اکبر علی خان کے قتل کے بعد ڈوگرہ مہاراجہ نے اُنہیں ملک بدر کر دیا اور وہ انگریزی علاقہ راولپنڈی کے موضع نور پور شاہان میں آباد ہوئے جہاں مشہور بزرگ امام بریؒ کا مزار شریف ہے اور یہ قصبہ اب پاکستان کے دارالخلافہ ضلع اسلام آباد میں شامل ہے۔ ان کی اولاد وہیں آباد و متصرف ہے۔

۶۔ **کوٹ ناڑ خاص یا ناڑا کوٹ:** یہ کوٹ راجہ عظمت اللہ خان بن راجہ مٹھا خان کا رہائشی قلعہ تھا۔ راجہ موصوف راجہ زبردست خان کے چچا تھے۔ ان کے بیٹے سردار منصو خان نامی وگرامی گزرے ہیں جن کو میاں ہاٹھو سنگھ کی فوج نے تلاش اگر خان راجہ راجور کے دوران بمقام سُو ناڑ خاص شہید کیا تھا۔ ان کے دو بیٹے بہادر علی خان، اکبر علی خان تھے۔ اکبر علی خان لاولد فوت ہوئے۔ دوسرے بھائیوں کی اولاد ناڑ خاص میں موجود ہے۔ اکبر علی خان کے لاولد مرنے کے بعد ناڑ خاص کی نمبرداری سردار شمس خان کو منتقل ہوئی۔ بعد ازاں اُن کے چھوٹے بھائی فتح علی خان، اُس کے بعد فتح علی خان کے بیٹے سردار عبداللہ خان، پھر اُن کے بیٹے سید محمد خان اور اُن کے بیٹے آفتاب احمد خان نمبردار ہیں۔

کوٹ ناڑ خاص کے دو فرلانگ کے فاصلہ پر سائیں ثابت علی بادشاہؒ کی زیارت ہے۔ اس کے دس کرم پر چشمہ باؤلی ہے۔ جس کا نام ڈب ہے۔ کوٹ کے قریب مسجد ہے۔ مسجد کے قریب بُرج ہے۔ جہاں بیٹھ کر راجہ عظمت خان و راجہ منصو خان کچہری کیا کرتے تھے۔ اولاد بزرگان قابض و متصرف ہے۔

۷۔ **کوٹ نکہ:** یہ کوٹ راجہ شیرا خان بن مٹھا خان فیروزال کا ہے۔ موضع ہرنی سے شمال کی جانب نالہ مہینڈر کے اس پار اُونچے ٹیلے پر واقع ہے۔ قلعے کے کھنڈرات موجود ہیں کچھ حصہ میں راجہ صاحب کی اولاد نے مکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ تاریخ پونچھ کے مصنف کے۔ ڈی مینی نے اپنی کتاب میں راجہ اگر خان کا پونچھ سے گرفتار کیا جانا کے عنوان سے تحت ذکر کیا

Marfat.com

ہے۔ بلندی پر ہونے کی وجہ سے اس جگہ سے وادیٔ مہینڈر پر نگاہ رکھی جاسکتی ہے۔ مولانا محمد ابراہیم خان ڈرانی نے اپنی کتاب میں زبردست خان، عظمت اللہ خان اور شیرا خان تینوں بھائیوں کا ذکر کیا ہے۔ مولانا محمد دین فوقؔ نے تاریخ اقوام پونچھ میں حیدر خان نمبردار منجھاڑی ذکر کیا ہے جو راجہ شیرا خان کی اولاد سے ہیں۔ راجہ شیرا خان کے بیٹے سرمست خان کے چار بیٹے تھے۔ بہادر علی خان، میر علی خان، فیض طلب خان، فیض بخش خان تینوں بھائیوں کی اولاد در اولاد موضع نکہ منجھاڑی میں موجود ہے۔ جبکہ فیض بخش خان کی اولاد نور پور شاہان ہے۔ سردار بہادر علی خان کے چار بیٹے ہیں۔ فضل خان، سیدا خان، ناظر علی خان، مختار خان۔

قانون کے مطابق بڑے بیٹے سردار فضل خان کے پسر سردار حیدر خان نمبردار او ان کے بیٹے نذیر محمد خان نمبردار دیہہ و قابض آراضیات ہیں۔ سردار سیدا خان کے بیٹے ڈولو خان و سخی محمد خان، سردار ناظر علی خان کے بیٹے سردار محمد حسین خان۔

سردار مختار خان کے بیٹے غلام سرور خان، اللہ دتہ خان، طفیل حسین خان مع اولاد خود موضع ہذا میں قیام پذیر اور صاحب وقار ہیں۔ سردار عنایت اللہ خان سفریؔ بن سردار محمد حسین خان بن سردار ناظر علی خان محکمہ تعلیم میں سینئر اسسٹنٹ اور برادری میں بااثر ہیں۔

محمود احمد خان بن محمد اکبر خان بن ڈولو خان بن سردار سیدا خان سول انجینئر ہے۔ دیگر حضرات بھی باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

۸۔ کوٹ ہرموتہ ہرنی: ہرنی بازار سے کچھ اوپر نالہ جو جڑانوالی گلی کی طرف سے آتا ہے۔ اس کے منجانب ہلو موہڑہ منجھاڑی کوٹ ہرموتہ سردار صوفی خان فیروزال کا رہائشی قلعہ بتایا جاتا ہے۔

راقم الحروف کے دورہ مہینڈر کے دوران فیروزالاں ہرنی نے اس قلعہ کی نشاندہی کروائی۔ کھنڈرات دیواریں، پتھر وغیرہ موجود ہیں۔ کسی زمانہ میں اس علاقہ میں صوفی خان کو طوطی بول رہا تھا۔ اس کا دیوان خانہ موضع ہرنی گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ہرنی کے مغرب میں بتایا جاتا

Marfat.com

ہے۔ جہاں میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ جہاں بڑے بڑے پتھر لگے ہوئے ہیں۔اس سے تھوڑی دور آگے پیر ڈھیلا شاہؒ کا مزار ہے۔ یہاں کی آراضیات صوفی خان اصل نام سیف اللہ کان ودیگر فیروزالوں کی ملکیت تھی۔

تاریخِ پونچھ میں مسٹر کے۔ڈی مینی نے صفحہ نمبر 379 تا 382 پر نورے چیچی اور ہرنی کے راجپوتوں کی لڑائی کے عنوان سے چوہدری نورا چیچی اور صوفی خان فیروزال کی لڑائی کا حال بیان کیا ہے۔اس بارہ میں گوجری زبان میں ایک گیت ''گوجری بار'' بھی زبان زدِ عام ہے۔

لڑائی وغیرہ کا ذکر اس بار میں آتا ہے۔صوفی خان فیروزال اور ان کے حامیوں نے فصل اُجاڑنے کی وجہ سے نورا چیچی کو قتل کر دیا تھا۔جو کہ گورسائی کا چوہدری تھا۔بعدازاں اس کے بھائی کشال وغیرہ بھینس لے کر گورسائی کی جانب چلے گئے۔اسی کتاب میں آگے چل کر آپ راجی کے زمانے کے حوالے سے نورے چیچی اور صوفی خان فیروزال کا قصہ بحوالہ کے۔ڈی مینی ومقامی روایات بیان کیا جائے گا۔صوفی خان کب فوت ہوئے ان کی اولاد کا فیروزال قوم ہرنی میں کوئی ذکر نہیں۔بعض کہتے ہیں کہ ان کی قبر قبرستان تکیہ ناڑ خاص میں ہے۔جہاں پر رانی ذکرؒ و کی 12 فٹ لمبی 6 فٹ چوڑی پرانے زمانے سے چُونا گچ سے بنی ہوئی قبر موجود ہے۔فیروزالاں مہینڈر میں صوفی خان کا بڑا اقتدار بتایا جاتا ہے۔ان کے بارہ میں مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔مقامی عمر رسیدہ لوگ کہتے ہیں کہ اس علاقہ میں صوفی خان بہت مشہور ہوئے ہیں۔ان کی اولاد کا بھی کوئی علم نہیں۔ ہرنی کی فیروزال برادری کے بُزرگ صحیح طور پر نہیں بتا سکے۔بعض کہتے ہیں کہ اُن کی ایک ہی بچی تھی اور وہ لاولد مرے بعض کا کہنا ہے۔

تحقیقی رپورٹ: سردار صوفی خان فیروزال کا اصل نام بُزرگان اور برادری کی روایات کے مطابق سیف اللہ خان تھا جو کہ عام طور پر صوفی خان کے نام سے مشہور ہے۔ان کی قبر کے سلسلہ میں روایت بھی تکیہ ناڑ نزد قبر رانی ذکرؒ و زبان زدِ عام ہے۔مزید برآں رانی ذکرؒ و ان کی بیٹی بتائی جاتی ہے۔راقم الحروف نے 1988ء کے دوران موقعہ پر جا کر دونوں قبروں کو ملاحظہ کیا جو کہ

Marfat.com

12 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی پرانے زمانے کے چونا گچ سے بنی ہوئی ہیں۔ شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں سکنہ فیروزال تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ 1807ء جو کہ مصدقہ محکمہ مال ہے اور 1846ء میں سردار ہاشم علی خان بوقت ملک بدری ساتھ لے گئے تھے۔ جو ان کی اولاد در اولاد ملکیت رہ کر اب راجہ غلام رضا خان مرحوم ساکن نور پور شاہان ضلع راولپنڈی (اسلام آباد) کے پسران کے پاس اصل حالت میں موجود ہے۔ اس شجرہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیف اللہ خان بن نادو خان بن گلاب خان بن پنجاب خان بن سردار متولی خان بن سلطان فیروز خان جدِ امجد گوت فیروزال گکھڑ کا ذکر موجود ہے اور ان کی اولاد ملّی خان، اُن کے بیٹے پینیدا خان المعروف پھانا خان، اُن کے بیٹے معز اللہ خان المعروف مُجلا خان وغیرہ اور ان کی اولاد بھاٹہ کوٹ موہڑہ نلہ، ہٹیاں وغیرہ موجود ہے۔ اس طرح سیف اللہ خان المعروف صوفی خان کی اولاد در اولاد موضع بھاٹہ دھوڑیاں میں پائے جاتے ہیں۔

بندوبست 61-1960 بکرمی نے پنجاب خان کا منجہاڑی سے ناڑ خاص منتقل ہونا درج کیا ہے اور وہاں سے مختلف شاخیں اِدھر اُدھر منتقل ہوئی ہیں۔ اس طرح صوفی خان کی اولاد در اولاد موجود ہے۔

۹۔ **کوٹ چندیال:** موضع سنگھوٹ ایک وسیع گاؤں ہے جس کی تین نمبرداریاں ہیں اس گاؤں میں فیروزال برادری کی اکثریت اور شروع سے ہی برسرِ اقتدار رہے ہیں۔ سنگھوٹ کسی زمانے میں راجوری میں شامل تھا۔ چنانچہ مولانا محمد ابراہیم خان دُرّانی کے مطابق راجہ کرم اللہ خان جرال حکمران راجور نے اپنے زمانے میں فیروزالوں کے ساتھ جنگ وجدّل کے بعد سنگھوٹ کا علاقہ ناڑ فیروزالاں کے حکمران سردار زبردست خان کو دے دیا تھا اور اب تک یہ علاقہ ناڑ فیروزالاں تحصیل مہینڈر میں شامل ہے۔ کوٹ چندیال سنگھوٹ کی شمالی سرحد پر راجوری تحصیل کی حد پر واقع ہے۔ اس کے نزدیک ہی کاغذات مال میں درج مشہور درّہ ''مراڑاں نان نکہ'' واقع ہے۔ جو روایات کے مطابق جرال خاندان راجور اور فیروزال خاندان علاقہ ناڑ

Marfat.com

فیروزالاں کی سرحدی جنگ کی وجہ سے مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ اس جگہ جرال اور فیروزال فوجوں کی جنگ ہوئی۔ کافی تعداد میں مارے گئے فیروزالاں کی آبادی اس علاقہ میں زیادہ تھی۔ لہذا لاشیں اُٹھانے نہیں دیں اور نعشیں کوے چیلیں وغیرہ کھاتے رہے۔ یہاں کی زبان میں مراڑاں نان نکہ کے معنی ہیں کہ جس اُونچے ٹیلے پر نعشیں پڑی رہیں۔ اس کے نزدیک ہی بابا جھلاؒ کی زیارت امزار ہے۔ اس سے آگے راجوری کی حد شروع ہوتی ہے۔ بابا جھلا" فیروزال گکھڑ ولی اللہ تھے۔ اُن کی زیارت پر نیازیں وغیرہ چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ خانقاہ کے قریب اُن کے کنبہ کے افراد رہتے ہیں۔ اشرف خان، بابا جھلا"، نواب خان اور بیرولی خان پسران محمد بخش خان فیروزال تھے۔ بابا جھلا" سمیت نواب خان و بیرولی خان لاولد فوت ہوئے۔ اشرف خان کے بیٹے شاہ محمد خان اُن کے بیٹے گنجا خان کی اولاد موجود ہے۔ چندیال میں فیروزال گکھڑوں کی کثیر تعداد آباد ہے۔ تاہم اختیار خان، اُن کے بیٹے باغی خان، اُن کا بیٹا فقیر بخش خان، اُن کے بیٹے دوسا خان و سماں خان اور سماں کے بیٹے غلام حسن خان اور سردار غلام حسن خان کے پسران محمد حفیظ خان، صوبیدار منشی خان، محمد حسین خان، ولایت حسین خان وغیرہ مشہور و قابض ہیں۔ یہاں پر ایک چشمہ پر باؤلی بھی فیروزال گکھڑوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ فیروزال گکھڑوں کی یادگاروں میں تقریباً ہر گاؤں میں یادگاری باؤلیاں جن کا ذکر علیحدہ علیحدہ کرنا تفصیل طلب ہے۔ کچھ کا ذکر کوٹ ہا کے ساتھ ہو چکا ہے۔ مشہور معروف باؤلی منجھاڑی بھی فیروزالوں کی یادگار ہے۔ جس میں بڑے بڑے پتھر لگا کر تیار کی گئی ہے۔

۱۰۔ **نہر دھوڑیاں تا بھاٹہ کوٹ:** سردار نواب خان و گوہر خان پسران شمس خان بن سلطان محمد خان کے گھر کے نزدیک میٹھے پانی کا ایک بڑا چشمہ ہے جو نالہ مہینڈر کا منبع کہلاتا ہے۔ اس چشمہ سے نہر نکال کر بھاٹہ کوٹ تک لے جائی گئی تھی جس کا پانی قلعہ میں بھی استعمال ہوتا تھا اور نزدیکی آبی زمینوں موہڑہ چناراں وغیرہ میں دیا جاتا تھا اب یہ نہر ایک کُہل کی شکل اختیار کر گئی ہے اور دھوڑیاں تا نالہ بھاٹہ کوٹ کی درمیانی آبی زمینوں کو اب بھی سیراب کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ **تکیہ سنگھوٹ:** یہ موضع سنگھوٹ کے وسط میں واقع ہے۔ یہاں میٹھے پانی کا چشمہ، قبرستان بنام تکیہ، مسجد اور ایک زیارت موجود ہے۔ اس قبرستان میں اکابرین فیروزال گکھڑ سردار سرفراز احمد خان نمبردار وغیرہ دفن ہیں۔ علاوہ ازیں بھی فیروزال کنبہ کی بے شمار یادگاریں ہیں جنہیں طوالت کے پیشِ نظر چھوڑا جا رہا ہے۔ آج کل یہاں ایک ہائی سکول اور ڈسپنسری بھی ہے۔

سینہ بسینہ خاندانی روایات: فیروزال گکھڑ قوم کے اقتدار کے سلسلہ محاصرہ مؤرخین کی تواریخ سے اقتباسات اور تاریخی یادگاروں کا ذکر پچھلے صفحات میں تفصیل سے کیا جا چکا ہے۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں چند ایک سینہ بسینہ خاندانی روایات کا ذکر بھی کر دیا جائے۔ جو فنِ تاریخ نویسی کا ایک ماخذ خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ فیروزال قوم آپ راجی سے قبل اور آپ راجی کے دوران کے علاوہ ڈوگرہ دور میں بھی معزز اور باوقار رہی ہے۔ اس لے سینہ بسینہ روایات لکھنے سے پہلے آپ راجی کے مختصر حالات بیان کئے جائیں تا کہ صحیح صورتحال واضح ہو سکے۔

آپ راجی کا زمانہ: مصنف تاریخِ اقوام پونچھ، آپ راجی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جب اٹھارہویں صدی کی ابتداء میں اندرونی بدنظموں کے باعث پونچھ کی مرکزی حکومت کا اقتدار جاتا رہا تو دیہات و امصار میں ملدیال ڈلی، سُدھن، تھکیال، فیروزال، راٹھور، گکھڑ، ڈھونڈ وغیرہ قوموں نے حصے علیحدہ کر لیے۔ علاقہ تھکیالہ میں تھکیالہ اور ڈومال وغیرہ اقوام نے تھکیالہ کو مساوی حصوں میں تقسیم کر لیا۔ تحصیل مہینڈر کا زیریں علاقہ درّہ شیر خان، سہڑہ، بٹل، منڈھول، بلنوئی، منکوٹ وغیرہ پر ڈلی قابض ہو گئے اور شمالی علاقہ میں پیروزال اور گوجر اقوام دندناتی رہیں۔ سُوہرن کے علاقہ پر گوجر اور علاقہ منڈی کے 24 گاؤں پر خواجگان شیعہ وسُنی کا اقتدار قائم ہو گیا۔ اس طرح تحصیل سدھنوتی میں سُدھن اور بُدھن قوم کے مختلف قبائل متصرف ہو

Marfat.com

گئے۔ علاقہ باغ کا وہ حصہ جو کشمیر سے ملحق کوہالہ اور چکار سے متصل واقع ہے۔ ڈھونڈ خاندان کے سرداروں اور نمبرداروں نے بانٹ لیا۔ باقی علاقے پر تیزیال، ملدیال وغیرہ مقدم بن گئے۔ صدر پونچھ پر علاقہ کہوٹہ سے دیگوار تک چوہدریانِ سدھرون کی راجگی قائم ہو گئی۔ پونچھ کے صدر مقام اور ارد گرد کے نزدیک دیہاتوں پر اُن دنوں شمس خان ملدیال راجہ تھا۔ اس عجیب وغریب و بے ترتیب حکومت کو پونچھ میں ''آپ راجی'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر گاؤں میں متعدد راجے اور ہر گھر میں کئی خُود ساختہ مقدم تھے۔ لُوٹ ماران مختلف قبائل کا معمول شُغل تھا۔ خانہ جنگیوں، باہمی فسادات اور باہمی آویزشوں میں ان کی بسرِ اوقات ہوتی تھی وغیرہ۔

مصنف تاریخ جدید ڈوگرہ دیس اپنی کتاب کے صفحہ 332 پر ''آپ راجی کے چند عبرتناک واقعات'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''اٹھارہویں صدی کی ابتداء میں جب اندرونی افراتفری اور بدنظمی کے باعث پونچھ کی مرکزی حکومت کا اقتدار جاتا رہا تو تمام ریاست مختلف سرداروں میں منقسم ہو گئی۔ ہر چند کہ پونچھ کشمیر کا ایک حصہ سمجھا جاتا تھا اور کشمیر کے ماتحت تھا اور اس کا حکمران بھی نامزد ہوتا تھا۔ گاؤں گاؤں چوہدری، مقدم اور راجے بن گئے۔ دو چار گاؤں کا ایک سردار اپنے آپ کو راجہ سمجھتا تھا اور دوسرے سرداروں سے لڑائیاں ہوئیں۔ غرضیکہ ایسے خُود ساختہ سردار لُوٹ مار کرتے۔ جتھوں کی شکل میں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں پر چڑھ دوڑتے اور تباہی مچا دیتے اور ہنستی ہوئی کھیتیاں اُجاڑ دی جاتیں۔ آپس کے فسادات اور ہنگاموں میں وہ خون خرابہ ہوتا کہ جس کی کہیں بھی کوئی شنوائی نہ تھی۔''

مصنف تاریخ پونچھ...... تاریخ وثقافت کے آئینہ میں اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 332 پر ''آپ راجی'' کے عنوان سے رقمطراز ہیں۔

''اس طرح انیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں اندرونی خلفشار اور بدنظمی کے باعث پونچھ کی ریاست کئی حصوں میں بٹ چکی تھی۔ یہاں ملدیال، سُدھن، ڈولی، تھکیال،

Marfat.com

فیروزال، ڈومال، راٹھور، گکھڑ اور ڈھونڈ وغیرہ قبائل نے اپنی اپنی حکومت قائم کر لی تھی جو کسی دوسرے کے تابع وفرمان نہ تھے۔ علاقہ تھکیالہ کو تھکیال اور ڈومال وغیرہ قبیلوں نے مساوی حصوں میں تقسیم کر لیا تھا۔ تحصیل مہینڈر کا زیریں حصہ درّہ شیر خان، سہڑہ، بٹل، منڈھول، منکوٹ وغیرہ پر ڈُلی قابض ہو گئے تھے۔ شمالی مینڈھر پر فیروزال گکھڑ اور گوجر اقوام نے قبضہ کر لیا تھا۔ سُرن کے علاقے پر گوجر سردار اور چوہدری دندناتے پھرتے تھے اور علاقہ منڈی کے 24 گاؤں پر کشمیری خواجگان کا اقتدار ہو گیا تھا۔ وغیرہ

مولانا محمد ابراہیم خان دُرّانی اپنی کتاب کے صفحہ 9 تا 16 کے درمیان لکھے گئے واقعات میں لکھتے ہیں کہ راجہ کرم اللہ خان آف راجور کی وفات کے بعد راجہ اگر خان نے سکھوں کی فوج کو شکست دی۔ اس ضمن میں رقمطراز ہیں۔

آخر راجہ اگر خان نے برخلاف ہو کر فوج سکھوں کی پہاڑی لوگوں سے مروا ڈالی۔ کچھ لوگ جو بچے وہ دربار لاہور پہنچے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے فوج جرار روانہ راجور کی۔ اس وقت راجہ رحیم اللہ خان نے فوج کی آمد سن کر راجہ اگر خان کو روانہ پونچھ ناڑ فیروزالاں کر دیا۔ مہاراجہ کی فوج آئی۔ راجہ رحیم اللہ خان نے پیشوائی کی اور آفیسر فوج کو کہا کہ راجہ اگر خان پونچھ چلا گیا ہے۔ چونکہ جاسوسوں نے خبر دی کہ راجہ اگر خان ناڑ فیروزالاں میں ہے۔ فوج نے آ کر ہرنی قیام کیا اور زبردست خان کو بُلا کر کہا کہ راجہ اگر خان کو ہمارے سامنے کر دو۔ اُس وقت منصوخان نے اگر خان کو ہرنی پیش کیا۔ سالارِ جنگ نے راجہ اگر خان کو حراست میں رکھا اور واپس لاہور ہوا اور بدربار مہاراجہ رنجیت سنگھ پیش کیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اگر خان کو نظر بند تصور کیا اور اسی اثناء میں میاں رنجیت سنگھ کو زوال آیا اور اِدھر کوہستان جموں وکشمیر میں فساد شروع ہوا۔ شورش ملک کشمیر، جموں و بھنیر، راجور، مظفر آباد، پونچھ شروع ہوئی۔ اس جگہ قوم جرال، چب، تھکیال، منگرال، فیروزال یہ بڑے سردار اور زور آور تھے۔ اس کے بعد سردار زبردست خان کی اولاد کے بارہ میں مولانا محمد ابراہیم دُرّانی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

سردار زبردست خان کے دو بیٹے پہلا اکبر علی خان المعروف اِکو خان دوسرا ہاشم علی خان المعروف ہاشو خان۔

''سردار ہاشم علی خان قوم فیروزال از ناڑ فیروزالاں فرزند سردار زبردست خان بھی اخراج ملک ہوا۔ یہ راولپنڈی قیام پذیر ہوئے اور نُور پور شاہاں جگہ بنائی۔ مکانات تیار کیے اور سردار ہاشم علی خان تحصیلدار ہوئے مگر در بارہ قتل فتاح خان گہیہ ملازمت سے صفر ہو گئے۔ باقی اولاد اُن کی زمینداری اور کچھ صاحبان فقیر بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی ہستی کو بالکل صِفر کیا۔ خدمت گاراں شاہ بادشاہ بڑی امام صاحب بھنگ گھوٹنے میں بڑے تیار ہیں ار سردار اکو خان کی اولاد اپنے ملک میں ہیں۔ سردار اکو خان کی اولاد سردار صلاح محمد خان و سردار حمید اللہ خان موضع کلر موہڑہ، بعہدہ نمبرداری قیام پذیر ہیں۔ یہ بھی دُنیائے دوں سے پرواز کر کے عالمِ جاودانی چلے گئے اور سردار صلاح محمد خان کے سہ فرزنداں، عطا محمد خان، فیروز خان، دوست محمد خان اور سردار حمید اللہ خان کے سہ فرزند ناظر علی خان، دیوان علی خان، غلام حیدر خان یہ جگہ بیان رہے۔

روایات نسبت سردار زبردست خان بن سردار معظم خان قوم فیروزال سکنہ کلر موہڑہ بزبانی سردار پینڈا خان بن دیوان علی خان بن حمید اللہ خان بذریعہ سردار محمد عزیز خان تحصیلدار سکنہ موہڑہ علاقہ ناڑ فیروزالاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں و کشمیر۔

۲۔ سردار دوست محمد خان قوم بگیال سکنہ ہرنی تحصیل مہینڈر پونچھ عمر تقریباً 100 سال محررہ 23-11-1988ء۔

راجہ زبردست خان بن راجہ معظم خان کے دو بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے کا نام سردار علی اکبر خان المعروف اکو خان جو ازبطن زوجہ اوّل اور دوسرے بیٹے کا نام سردار ہاشم علی خان المعروف ہاشو خان تھا۔ یہ دوسری زوجہ کے بطن سے تھے۔ سردار ہاشم علی خان بدوران 1846ء یہاں سے ہجرت کر کے نور پور شاہاں چلے گئے تھے۔ راجہ صاحب موصوف کے بمقام بھاٹہ دھوڑیاں، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی، کرناہ ہرنی، ناڑ خاص پانچ قلعہ جات آج بھی جن کے نشانات بمشکل

Marfat.com

کھنڈرات، باؤلی ہا۔مساجد شریف، طویلخانہ جات، باغات وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ان کی راجدھانی کی حدود وادئ مہینڈر تا منڈھول اور وادئ سُو ہرن میں ہُرمی ڈھکی بجانب پونچھ شہر اور بہرام گلہ پیر پنجال بجانب مشرق تک تھیں۔یعنی موجودہ تحصیل مہینڈر و تحصیل سرنکوٹ ہر دو کی حدود راجہ صاحب کی حکومت میں شامل تھیں راجہ صاحب کی زوجہ اوّل فیروزال خاندان اور زوجہ دوم دُلی خاندان سے تھیں۔ راجہ صاحب مذکور کے بیٹے سردار اکو خان کا قلعہ بمقام بھاٹہ کوٹ تھا اور دوسرا قلعہ جہاں پر رہائش تھی بمقام موہڑہ ناڑ تھا جبکہ راجہ زبردست خان نے ہمراہ پسر خورد ہاشم علی خان بمقام نکہ منجہاڑی کرناہ ہرنی قلعے تھے اور رہائش بمقام منجہاڑ کوٹ متصل زیارت شریف پیر مستان شاہ باشاہ تھی۔

سکھ شاہی حکومت کا حملہ جب 1819ء میں ہوا تو اس وقت راجہ زبردست خان کے بڑے لڑکے اکو خان نے ڈوگرہ شاہی حکومت کی اطاعت قبول کر لیا اور ڈوگرہ شاہی حکمرانوں کے ساتھ ملنے کی نسبت اپنے والد راجہ زبردست خان سے بات کی کہ ہمیں ڈوگرہ حکمرانوں کے ساتھ مل جانا چاہیے۔اغلب ہے کہ وہ ہمیں اس کے عوض جاگیر وغیرہ عطا کر دیں گے۔جس پر راجہ صاحب نے انکار کر دیا۔ بعدازاں پسرش اکو خان ڈوگرہ حکمرانوں کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے سردار اکو خان کو اپنی فوج کا کوئی عہدیدار مقرر کر کے اپنے ساتھ رکھ کر بمقام جموں لے گئے۔وہاں جموں میں سردار اکو خان نے مزید کوئی بات چیت ڈوگرہ حکمرانوں کے ساتھ کی تو اس پر راجہ زبردست خان کو جموں بلایا گیا۔ چنانچہ راجہ صاحب موصوف کو اس بلاوے پر گھوڑے پر سوار ہو کر جموں جانا پڑا۔ راجہ صاحب نے اپنے ہمراہ چند اشخاص بھی لئے۔جموں ایک ماہ تک قیام کیا اور وہاں پر اس قیام پذیری کے دور میں ڈوگرہ حکمرانوں نے راجہ صاحب کے گھوڑوں وغیرہ پر پانی گھاس چارہ دانہ وغیرہ کے لیے لگ بھگ بیس افراد بطورِ خدمت گزر مقرر کر دیئے۔راجہ صاحب کو رہائش کے لیے ایک کوٹھی دی گئی اور کھانے کے لیے بھی لنگر علیحدہ دیا گیا۔ یہ بات چیت ایک ماہ تک جاری رہی۔

Marfat.com

ایک ماہ بعد کچھ مقرر شدہ شرائط تسلیم ہو جانے کے بعد راجہ صاحب کو واپس اپنی راجدھانی بھیج دیا۔ راجوری تک راجہ صاحب کے ساتھ فوج بھیجی۔ وہاں سے براستہ شاہدرہ شریف، تھنہ منڈی، چورگلی، گزنہ پہاڑی حتیٰ کہ ڈنہ پہنچے تو راجہ صاحب موصوف نے ایک گوجر کو کہا۔ کسی گوجر کے گھر سے لسّی لاؤ۔ لسّی دینے والی عورت جو قوم گوجر سے تھی اس نے راجہ صاحب کو لشکر سمیت دیکھا پہلے وہ ہنسی پھر روئی۔ چنانچہ راجہ صاحب نے اُس عورت سے دریافت کیا اے عورت تو ہنسی کیوں؟ اور ساتھ ہی رونے کی کیا وجہ ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ کہ میں اس لیے ہنسی ہوں کہ خدا نے ایک انسان کی شکل کا دوسرا آدمی بھی بنایا ہوتا ہے اور اس لیے روئی کہ ہمارا راجہ زبردست خان بھی ایسی شکل وصورت کا تھا جس کو ڈوگرہ حکمرانوں نے جموں بلایا تھا اور آج تک واپس نہیں ہونے دیا چونکہ راجہ صاحب فی الواقعہ ہی خود تھے۔ انہوں نے جواباً مسکرا کر کہا۔ پہلے لسّی پلاؤ پھر آپ کو راجہ کی داستان سناؤں گا۔ عورت نے لسّی پلائی تو راجہ زبردست خان نے اپنی داستان خود سنائی تو عورت نے بتایا کہ میں نے نیاز کا بکرا مانا ہوا ہے غرضیکہ وہاں ہی بکرا ذبح کر کے چاول وغیرہ پکائے اور راہ اللہ نیاز راجہ صاحب کے لشکر اور دیگر اِرد گرد کے لوگوں نے کھائی۔ اُس کے بعد عورت نے جانے کی اجازت دی۔ اس کے بعد راجہ صاحب بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ اپنے محل میں تشریف فرما ہو گئے۔ بمقام منجھاڑی پہنچ کر راجہ صاحب تمام تر داستان اپنی بیویوں اور اپنے لڑکے ہاشم علی خان کو بتائی اور اپنے لڑکے سردار ہاشم علی خان کو وصیّت کی کہ ایسا لگتا ہے کہ تمام ماجرا میرے دوسرے بیٹے اکو خان نے کروایا ہے۔ اگرچہ ڈوگرہ حکمرانوں نے میرے ساتھ قابلِ تعریف سلوک کیا ہے لیکن یہ میری شان کے خلاف ہے۔ آخر میں بھی ایک راجہ ہی ہوں کہ میں اپنی سلطنت سے زبردستی جموں بلایا گیا ہوں اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید میں ایک ماہ کے اندر ہی مر جاؤں گا اور میں آپ کو اپنا حلالی بیٹا تصور کروں گا جب آپ اکو خان سے یہ بدلہ نہ لو اور اُس سے تمام قلعہ جات، محلات چھین نہ لو اور وہ ڈوگروں کے ہمراہ ہی رہے۔ وہاں ہی چلا جائے۔ میری جائیداد میں اس کے لیے کوئی حصہ یا جگہ نہیں ہے۔ قدرت کاملہ کرنا کہ راجہ زبردست خان

Marfat.com

اسی مدت کے دوران دارِ فانی سے ہمیشہ کے لیے کوچ کر گئے اور راجہ صاحب کی وصیّت کے مطابق اُن کی قبر اپنی زمین میں کوٹ منجھاڑی کے عقب میں بجانب شمالی (قُطب) آج بھی موجود ہے۔ یہ جگہ آج بھی ریکارڈ مال میں 18 کنال 15 مرلہ اندراج ہے۔

راجہ زبردست خان مرحوم کی وفات کا عرصہ چھ ماہ گزشت ہونے کے بعد سردار اکوّ خان اپنے محل میں جموں سے آئے اور رانیوں نے راجہ صاحب مرحوم کی وصیت کی داستان سنائی۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ہی سردار اکوّ خان گھوڑے پر سوار تلوار سے مسلح ہو کر اپنے محل واقع موہڑہ برائے فاتحہ خوانی منجھاڑی کی طرف نکلے تو کوا بائیں جانب کائیں کائیں کرنے لگا تو رانی نے منع فرمایا مگر سردار صاحب نے ایک نہ مانی۔ کہ مجھے صرف فاتحہ خوانی کرنی ہے جب وہ نالہ کے قریب سائیں نانگا کی کُٹیا کے قریب پہنچے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ خطا کھاؤ گے مت جاؤ۔ پھر بھی کوئی بات نہ مانی اور چلے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی اوّل والدش کی قبر پر فاتحہ خوانی کی۔ پھر مستان شاہؒ کی زیارت پر دُعا کی۔ سردار ہاشم علی خان کے نوکروں نے گھوڑی کو دانہ وغیرہ کھلایا۔ سردار ہاشم علی خان نے نوکروں سے دعوت کے لیے بکرا ذبح کرایا اور خود سردار اکوّ خان کے ہمراہ محل میں جہاں کہ راجہ زبردست خان صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ گفتگو جاری کی، کھانا تیار ہونے کے بعد جب سامنے رکھا گیا تو ایک شخص جو غالباً سردار اکوّ خان کا خالہ زاد برادر زادہ تھا اکٹھے ایک جا کھانے بیٹھے۔ اس وقت تلوار سردار اکوّ خان سے اُٹھا کر سردار ہاشم علی خان کے حوالے کی۔ تب سردار اکوّ خان کو یہ بات سُوجھی کہ شاید یہ میرے مارنے کی سازش ہے تو وہ ننگے پاؤں وہاں سے بھاگ نکلے۔ نیچے جہاں راجہ زبردست خان کا باغ از قسم گرگل سہردہ وغیرہ تھا۔ وہاں پہنچنا ہی تھا کہ کانٹا گرگل پاؤں کو چُبھا تو وہ گر گئے۔ وہاں پر سردار ہاشم علی خان جو سوتیلے بھائی تھے نے تلوار سے گردن کاٹ دی۔ بعد ازاں اُن ہی کے گھوڑے پر ان کی نعش لاد کر جہاں پر ان کا مکان بمقام موہڑہ واقع تھا وہاں لائے وہاں پہنچ کر اعلان کر دیا کہ اُس کے دولڑکے جو ابھی چھوٹے ہی تھے کو ختم کرنے کا اعلان سردار ہاشم علی خان نے کیا۔ مگر رانیوں نے قبل ازیں ہی بچوں کو جنگل میں بھگا

Marfat.com

دیا تھا۔ جن کے نام سردار حمید اللہ خان وسردار صلاح محمد خان تھے۔ پھر نوکر اور رانیوں نے ان ہر دو کو بمقام تھکیالہ پڑاواہ جہاں پر ان کی سگائی برائے رشتہ سردار اکو خان نے اپنی حیات میں ہی تھکیال خاندان وڈلی خاندان کے راجہ تھے کی ہوئی تھی۔ پھر ہر دو سردار حمید اللہ خان وسردار صلاح محمد خان کو ان راجاؤں نے بمقام جموں ڈوگرہ حکمرانوں کے پاس پیش کیا اور تمام ماجرا سردار اکو خان کی موت کا سُنایا۔ جس پر ڈوگرہ حکمرانوں نے ہرنی سے اُوپر والا علاقہ بطورِ جاگیر عطا کیا۔ دوبارہ جب ڈوگرہ حکمرانوں نے یہاں پر حملہ کیا اس وقت سردار ہاشم علی خان بھاگ کر نور پور شاہاں راولپنڈی چلے گئے۔ اس طرح بعد میں جاگیر بھی ختم کر دی گئی اور نمبرداری پر بحال رکھا گیا۔ جو جدّی طور پر اولاد سردار اکو خان موضع کلر موہڑہ چلی آتی ہے۔ چنانچہ راجہ صاحب سردار زبردست خان کے راج کا بین ثبوت اُن قلعہ جات، کوٹ ہائے اور پُرانے کھنڈرات سے تصدیق ہوتی ہے۔ سردار اکو خان کے پسران کی اولاد در اولاد موضع کلر موہڑہ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر میں موجود اور بزرگان کے نقشِ قدم پر چل کر باوقار طور پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

Marfat.com

انٹرویو نمبردار سردار اللہ دِتہ خان بن ناظر علی خان بن امیر علی خان بن ہاشو خان بن شاہو لی خان قوم فیروزال سکنہ منجھاڑی تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ کشمیر عمر تقریباً 85 سال محررّہ 8 نومبر 1988ء

موضع منجھاڑی کی نمبرداری ہمارے فیروزال خاندان میں آباؤ اجداد سے چلی آ رہی ہے۔ ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ دان گلی پنجاب سے آئے ہیں۔ آپ راجی سے پہلے، آپ راجی کے دوران اور بعد میں بھی ہمارا فیروزال خاندان اس علاقہ میں برسرِ اقتدار چلا آ رہا ہے اور اس علاقہ میں ہماری حکومت رہی ہے۔ بزرگوں میں صوفی خان فیروزال موضع ہرموتہ ہرنی بڑے مشہور ہوئے ہیں اُنہوں نے نورے چیچی کو ایک جنگ میں قتل کر دیا تھا اور اُس کے بھائی کشال و دیگر گوجر برادری سے جنگ کر کے اُنہیں گورسائی کی طرف بھگا دیا تھا۔ چنانچہ اب ہرنی میں کوئی گوجر گھرانہ نہیں۔ سب اُوپر گورسائی کے علاقہ میں بھینس لے کر چلے گئے تھے۔ صوفی خان فیروزال اور نورے چیچی کی بار (گوجری زبان میں گیت) مشہور ہے اور عمر رسیدہ لوگ گاتے ہیں۔ یہ بار اُس جھگڑا کے متعلق ہے جو نورے چیچی کی بھینسوں نے صوفی خان فیروزال کی باڑ یعنی کپاس کی فصل تباہ کر دی تھی۔ جس پر جھگڑا ہوا اور چوہدری نورا چیچی مارا گیا۔ یہ قصہ المشہور رہے۔ ہر عمر رسیدہ آدمی کو پتہ ہے۔ صوفی خان کا قلعہ ہرموتہ میں اور شیر گڑھی ہرنی بھی بتائی جاتی ہے۔ ہرنی کے فیروزال گکھڑ بتاتے ہیں۔ کہ صوفی خان ہمارے سردار تھے۔ اُن کی اولاد کا کوئی پتہ نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف ایک بیٹی تھی۔ کب فوت ہوئے معلوم نہیں۔ دوسرے مشہور بزرگ راجہ زبردست خان ہو گزرے ہیں جن کی بادشاہت وادئ مہینڈر میں سنگھوٹ، بھاٹہ، دھوڑیاں سے سہرڑہ، بٹل، منڈھول تک اور وادئ سوہرن علاقہ پنج سراں میں ہُرمی ڈھکی نزد چنڈک پونچھ تک تھی۔ انہوں نے ایک شادی راجگان سُدھرون راٹھور خاندان سے کی ہوئی تھی اور دوسرے دُلی خاندان سے تھی۔ اُن کا ایک چچا عظمت اللہ خان ناڑ خاص میں رہتا تھا اور دوسرے چچا شیرا خان

Marfat.com

موضع نکہ کوٹ میں رہتا تھا جہاں اُن کی اولاد اب تک قائم و دائم ہے۔ راجہ زبردست خان کے قلعہ کرناہ، منجہاری، کلر موہڑہ وغیرہ تھے۔ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھ نے کشمیر پر قبضہ کیا تو راجہ اگر خان جرال راجوری سے بھاگ کرناڑ فیروزالاں راجہ زبردست خان کے پاس آئے تھے بعد میں میاں گلاب سنگھ وہاٹھو سنگھ نے فیروزالوں کے قلعوں پر حملہ کر کے اگر خان کو گرفتار کیا اور فیروزالوں پر ظلم وستم کیئے۔ موہڑہ، ناڑ خاص وغیرہ والے تھکیالہ، بناہ، کھوئی رٹہ وغیرہ جگہوں پر بھاگ گئے تھے۔ ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے زبردست خان کو جموں بلا کر راج تو چھین لیا لیکن یہ علاقہ جاگیر میں دے دیا گیا۔ بعد میں آپ راجی کے زمانہ میں زبردست خان کے بیٹوں اکو خان وہاشو خان نے پھر قبضہ کر لیا تھا۔ ڈوگرہ کے دوبارہ حملہ کے وقت اکو خان اُن کے ساتھ مل گیا۔ زبردست خان نے مرتے وقت وصیت کی کہ اکو خان سے بدلہ لیا۔ اُس نے کیوں ڈوگروں کے ساتھ ساز باز کی۔ چنانچہ راجہ زبردست خان کے مرنے کے بعد اکو خان کو اس کے بھائی ہاشم علی خان نے قتل کر دیا تھا۔ اس کے دو کمسن بچے سردار صلاح محمد خان اور حمید اللہ خان رہ گئے تھے۔ جن کی اولاد بعہدہ نمبرداری موضع کلر موہڑہ چلی آرہی ہے۔ راجہ زبردست خان کا قلعہ منجہاڑی میرے گھر کے پاس ہے۔ بزرگ کہتے تھے کہ ایک فیروزال سردار سلطان محمد خان اس علاقہ میں معروف و مشہور ہوئے ہیں۔ جن کی قبر بمقام موہڑہ اشرف خان فیروزال المعروف مہندی خان چوکیدار کے گھر کے نزدیک راستہ کے ساتھ ہے۔ ان کے تین بیٹے شمس خان، فتح علی خان اور ناظر علی خان تھے۔ یہ بھاٹہ کوٹ میں رہتے تھے اور شمس خان ناڑ خاص کے نمبردار بھی تھے۔ بھاٹہ دھوڑیاں ڈھوک تھی۔ بعد ازاں آبادی ہونے پر بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری بھی شمس خان کو ملی۔ سردار شمس خان اور سردار فتح علی خان دونوں بھائیوں کی قبریں بھاٹہ کوٹ کے نزدیک قبرستان المعروف تکیہ میں ہیں۔ شمس خان کے بعد فتح علی خان ناڑ خاص کے نمبردار بنے۔ پھر اُن کے بیٹے عبداللہ خان اور آج کل عبداللہ خان کے بڑے بیٹے سید محمد خان نمبردار موضع ناڑ خاص ہیں۔ بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری سردار شمس خان کے بعد اُن کے بیٹے گوہر خان اس کے بعد اُن کے بیٹے سردار عطا محمد

Marfat.com

خان اور اب اُن کے بیٹے سردار محمد اقبال خان کے پاس ہے۔ سردار گوہر خان نمبردار دھوڑیاں، سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص، والدم سردار ناظر علی خان نمبردار منجھاڑ بہت مشہور گورے ہیں۔ یہ بزرگ مہمان نواز اور با اخلاق تھے۔ آسامیوں سے عمدہ سلوک کرتے تھے۔ غریبوں کے ہمدرد تھے۔

علاقے کے فیصلے یہ لوگ خود کرتے تھے۔ راجہ صاحب پونچھ ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ بیاہ شادیوں و دیگر موقعوں پر بلاتے تھے۔ سردار گوہر خان سیشن عدالت ریاست پونچھ میں اسیسر تھے اور قتل کے کیسوں کے فیصلوں میں رائے دیتے تھے۔ مہاراجہ کے دربار میں کُرسی نیشن تھے۔

سردار عبداللہ خان عرصہ تک پنچایت حلقہ کے سرپنچ رہے ہیں۔ میرے والد سردار ناظر علی خان بھی نائب سرپنچ رہے ہیں۔ سردار گوہر خان کے بڑے لڑکے سردار عطا محمد خان سرپنچ اور سیکرٹری رہے ہیں۔ دیگر نمبرداران سنگھوٹ حبیب خان، سرفراز خان، سیدو خان، بہاوی خان، فقرا خان نکہ حیدر خان، موہڑہ شیر خان وغیرہ مشہور ہوئے۔ تاریخِ اقوام پونچھ میں لکھا ہوا بھی ہے۔

جب ڈوگروں نے علاقہ پونچھ مہینڈر پر قبضہ کیا تو ہمارے بُزرگ اِدھر اُدھر چلے گئے تھے۔ دوبارہ آکر آباد ہوئے۔ فیروزالوں کی حکومت میاں ہاتھو سنگھ اور میاں شیر سنگھ نے جنگ کر کے ختم کی۔ بعد میں مہاراجہ گلاب سنگھ نے پونچھ کا علاقہ اپنے بھتیجے موتی سنگھ کو دے دیا تو تحصیل مہینڈر، حویلی، سدھنوتی اور باغ کل چار تحصیلیں ملا کر ریاست پونچھ سے الگ کی۔ پونچھ کے راجوں نے فیروزالوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا۔ معافی دار قرار پائے۔ اسی علاقہ میں نمبرداریاں قائم رکھیں۔ جس کی وجہ سے فیروزال علاقائی طور پر اب تک برسرِ اقتدار چلے آتے ہیں۔ اب بہت سے بچے تعلیم حاصل کر کے پروفیسر، ہیڈ ماسٹر، ڈاکٹر، انجینئر، تحصیلدار، تھانیدار، ڈی ایس پی اور دیگر محکموں میں آفیسر بنے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

انٹرویو سردار محمد اسماعیل خان ولد کالو خان از اولاد عظمت اللہ خان موضع ناڑ خاص تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر عمر تقریباً 80 سال

محررہ 12 نومبر 1988ء

بزرگان کہتے ہیں کہ فیروزال گکھڑ علاقہ پنجاب سے آئے ہیں۔ ناڑ فیروزالاں کے مشہور بزرگ صوفی خان ہوئے ہیں جنہوں نے نورا گوجر مروایا تھا۔ اس لڑائی کا ذکر ایک گیت جو گوجری زبان میں ہے بار بار کیا گیا ہے۔

صوفی خان کے بارے میں کوئی علم نہیں کہ کب فوت ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ لاولد تھے۔ صرف ایک بچی تھی۔ اس کے بعد مشہور بزرگ سردار عظمت اللہ خان ہوئے ہیں جن کی ہم اولاد ہیں۔ اُن کا قلعہ کوٹ ناڑ خاص موجود ہے۔ جو میرے گھر کے نزدیک ہے۔ عظمت اللہ خان ناڑ خاص، شیرا خان نکہ اور زبردست خان کلر موہڑہ رہائش رکھتے تھے۔ زبردست خان کے والد صاحب کا نام سردار معظم خان تھا۔ قبرستان تکیہ ناڑ خاص فیروزالوں کا قدیم قبرستان ہے۔ دو بڑی قبریں اینٹ سیمنٹ چونا گچ سے بنی ہوئی ہیں۔ ایک قبر جو 12 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی ہے۔ رانی ذکرّو کی ہے۔ اور دوسری اُس کے خاوند کی ہے۔

روایت ہے کہ اگلے زمانے میں فیروزال لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ لڑکی پیدا ہوئی اسے دفن کیا گیا۔ اس کی قبر سے کلمہ طیبہ کی آواز آرہی تھی۔ چنانچہ اُس کو قبر سے نکال لیا گیا۔ جوان ہوئی شادی کر دی گئی۔ پہلے خاوند مَر گیا دو دن بعد رانی ذکرّو بھی مَر گئی۔ دونوں کی قبریں ساتھ ساتھ ہیں۔ یہ ولی اللہ تھی۔ ایک اور روایت ہے کہ جب شادی تیار ہوئی برأت آئی۔ اُسی دن رانی ذکرّو کے پیٹ میں درد ہوا مَر گئی۔ چنانچہ دُلہن کی حالت میں زیورات پہنے ہوئے جہیز کے پلنگ سمیت دفن ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ قبر 12 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی ہے۔

کوٹ ناڑ کے دو جریب کے فاصلہ پر سائیں ثابت علی بادشاہؒ کی زیارت ہے۔ اس

Marfat.com

کے دس کرم پر چشمہ ہے جس کا نام ڈب ہے۔کوٹ کے ساتھ مسجد ہے۔ مسجد کے قریب بُرج ہے جہاں بیٹھ کر راجگاں عظمت اللہ خان ومنصوخان کچہری کیا کرتے تھے۔

میاں گلاب سنگھ ومیاں ہاٹھوسنگھ ڈوگرہ نے حملہ کر کے کوٹ ناڑ خاص، کوٹ نکہ اور کوٹ بھاٹہ کو تباہ کیا۔ ہمارے بُزرگ بھاگ کر بناہ چلے گئے۔خزانہ وغیرہ میاں ہاٹھو نے لوٹ لیا۔سردار شمس خان بن سلطان محمد خان آف بھاٹہ کوٹ نے بناہ سے اکبر علی خان، بہادر علی پسران منصوخان کو واپس بُلایا اور آباد کیا۔اکبر علی خان کو رشتہ دیا۔نمبردار بنوائے۔اکبر علی خان لاولد مر گئے۔ان کے بعد نمبرداری شمس خان کے پاس چلی گئی۔اُن کے بعد سردار فتح علی خان نے بہن کے بیاہ کروا کر نمبرداری ناڑ حاصل کی۔فتح علی خان کے عبداللہ خان اور اُن کے سید محمد خان نمبردار ناڑ خاص ہیں۔شمس خان کی نمبرداری بھاٹہ دھوڑیاں ہوئی۔اُن کے بیٹے گوہر خان اور گوہر خان کے عطا محمد خان نمبردار ہوئے۔آج کل عطا محمد خان کا بیٹا محمد اقبال خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں ہے۔گوہر خان کے چار بیٹے، عطا محمد خان، بہادر علی خان، فرمان علی خان اور علی اکبر خان جبکہ سردار عبداللہ کے سید محمد خان، اللہ دتہ خان، فیض محمد خان، محمد شیر خان، محمد حسین خان سرپنچ حلقہ ناڑ، وزیر حسین خان، نذیر حسین خان اور منیر حسین خان ہوئے ہیں کچھ وفات پا گئے باقی باحیات ہیں۔

Marfat.com

انٹرویو سردار فرمان علی خان بن سردار گوہر خان بن شمس خان قوم فیروزال سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر

عمر 90 سال مورخہ 1988-11-20ء

فیروزال گکھڑ سلطان فیروز خان بن ملک گل محمد خان اوّل کی اولاد ہیں۔ جو کہ فیروز خان کے نام سے فیروز + آل = فیروزال موسوم ہوئے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد تقریباً پانچ سو سال پہلے سلطان پور ادانگلی وغیرہ علاقہ پنجاب سے مہینڈر پونچھ میں آئے۔ بندوبست محکمہ مال پونچھ سال 61-1960 بکرمی میں یہی عرصہ مثلِ حقیت میں درج ہے۔ علاقہ مہینڈر میں مواضعات، سنگھوٹ، بھاٹہ دھوڑیاں، ناڑ خاص، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی، ہرنی، گلھوٹہ وغیرہ میں فیروزال خاندان کی آبادی ہے۔ اس علاقہ کو مجموعی حیثیت میں ناڑ فیروزالاں کہتے ہیں۔ یہاں سے مختلف وقتوں میں فیروزال موضع منکوٹ، پوٹھ، پمروٹ چڑالاں، گوتھل، درابہ وغیرہ دیہات میں منتقل ہوئے۔ صوفی خان فیروزال مشہور ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نورا چیچی کو مروایا تھا اور گوجروں سے جنگ کر کے گورسائی کی طرف بھگا دیا تھا۔ اس واقعہ کی یاد یعنی گیت گوجری زبان میں ہے اور زبان زدِ خاص و عام ہے۔ عمر رسیدہ لوگ اکثر فارغ وقت میں گنگناتے ہیں۔

سردار زبردست خان بن سردار معظم خان کی حکومت وادیٔ مہینڈر و علاقہ پنج سراں سُو ہرن پر تھی۔ جو درّہ پیر پنجال سے شروع ہو کر وادیٔ سُو ہرن میں ہُرمی ڈھکی تک اور وادیٔ مہینڈر میں سہرہ، بٹل، منڈھول تک تھی۔ 1819ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سکھ فوجوں نے کشمیر فتح کیا۔ راجوری کے راجہ اگر خان فرار ہو کر ناڑ فیروزالاں میں زبردست خان کے پاس آئے۔ کشمیر سے فارغ ہونے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ نے میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ کو راجہ اگر خان کی گرفتاری کے لیے بھیجا۔ جنہوں نے فیروزالوں کے قلعوں بھاٹہ کوٹ، کوٹ ناڑ، منجھاڑ کوٹ وغیرہ کو

Marfat.com

تباہ کیا۔ یکے بعد دیگرے قلعوں پر قبضہ ہونے کے بعد راجہ زبردست خان واگر خان بہرام گلہ کے مقام پر جنگ کی تیاری کی لیکن ناکام ہو کر گرفتار ہوئے۔ راجہ اگر خان جرآل لاہور قلعہ میں فوت ہوئے۔ جبکہ زبردست خان کی صلح ہوگئی۔ سکھوں کے جانے کے بعد زبردست خان اور اس کے بیٹوں نے اپنے علاقہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ 1822 بکرمی میں میاں گلاب سنگھ کو راجہ جموں بنایا گیا اور اس کے بھائی ہیرا سنگھ کو چھبال پونچھ کا علاقہ جاگیر میں دیا گیا۔ اب ڈوگروں نے دوبارہ قبضہ کے لیے فوج کشی کی۔ پونچھ میں شمس خان ملدیال اور سبز علی خان، ملی خان وغیرہ سُدھنوں نے قبضہ کیا ہوا تھا۔ ڈوگروں نے تحریک کو دبانے کے لیے فوج کشی کی۔ زبردست خان کے بیٹے اکو خان نے ڈوگروں کی اطاعت قبول کر لی۔ جبکہ راجہ زبردست خان اور اُن کے دوسرے بیٹے ہاشو خان نے اطاعت سے انکار کیا۔ زبردست خان کو ڈوگرہ حکمران نے جموں طلب کر کے فہمائش کے بعد علاقہ ناڑ فیروزالاں جاگیر میں دے دیا۔ راجہ زبردست خان وفات پا گئے اُن کے بیٹے ہاشم علی خان نے اکو خان کو قتل کر دیا۔ اس طرح پھر ڈوگرہ فوج علاقہ ناڑ فیروزالاں آئے اور ہاشو خان کو ملک بدر کیا۔ وہ نور پور شاہاں علاقہ پنجاب چلے گئے۔ اکو خان کے بیٹوں صلاح محمد خان اور حمید اللہ خان سے جاگیر ضبط کر کے بعہدہ نمبرداری بحال رکھا گیا۔

ہمارے جدِ امجد سردار سلطان محمد خان 1909 بکرمی سے پہلے برسرِ اقتدار اور ناڑ خاص کے نمبردار تھے۔ انہوں نے قلعہ بھاٹہ کوٹ کی دوبارہ تعمیر اکرائی اور اپنے بیٹوں سردار شمس خان اور سردار فتح علی خان کی رہائش رکھی۔ سلطان خان کی وفات کے بعد شمس خان اور پھر اُن کے بیٹے گوہر خان نمبردار موضع ناڑ فیروزالاں عرصہ تک رہے۔ بھاٹہ دہوڑیاں ڈھوک تھی۔ آبادی کے بعد ڈہوڑیاں منتقل ہوئے اور نمبرداری شمس خان کو ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد نمبرداری ناڑ فیروزالاں و بھاٹہ دہوڑیاں گوہر خان کو تفویض ہوئی لیکن بندوبست خان 1960-61 بکرمی کے دوران ناڑ خاص کی نمبرداری بھاٹہ دہوڑیاں رہے۔ اُس کے بعد قانون کے مطابق میرا بڑا بھائی سردار عطا محمد خان نمبردار ہوئے۔ اُن کی وفات کے بعد اب میرا بھتیجا محمد اقبال خان ولد سردار عطا

Marfat.com

محمد خان نمبردار ہے۔ ناڑ خاص کی نمبرداری کے بعد اُن کے بیٹے سید محمد خان کو تفویض ہوئی۔ سردار شمس خان و فتح علی خان ہر دو برادراں کی قبریں قبرستان بنام تکیہ نزد قلعہ بھاٹہ کوٹ ہیں۔ جبکہ میرے والد صاحب اور بڑے بھائی سردار عطا محمد خان کی قبریں قبرستان ہٹاں دھوڑیاں میں ہیں۔ ہمارے جدِ امجد سردار سلطان محمد خان کی قبر بمقام موہڑہ اشرف خان چوکیدار فیروزال کے مکان کے نزدیک راستہ کے کنارے قبرستان میں ہے۔ بڑے بھائی عطا محمد خان اور میں نے پرائمری سکول درربہ سے پرائمری پاس کی۔ میاں محبت علی خان سے قرآن ناظرہ پڑھا۔ جبکہ ترجمہ قرآن، تفسیر قادری وغیرہ مولوی غلام محمد شاہ ساکن مانسہرہ ضلع ہزارہ سے پڑھی۔ ہم دس ساتھی پیر جماعت علی شاہ ولد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری پمروٹوی۔ فقیر اللہ خان بھاٹہ والا، سیدا خان واللہ دتہ خان موہڑہ والا، مختار خان نکہ والا اور سید ولایت علی شاہ بخاری بن سید ہدایت شاہ ساکن پمروٹ تھے۔ مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب پمروٹوی یہاں کافی عرصہ دھوڑیاں رہے۔ بڑے جیدِ عالم اور ولی اللہ تھے۔ بھائی عطا محمد خان نے عربی، فارسی مولانا محمد ابراہیم خان دُرانی سے پڑھی۔ جن کو والد صاحب سردار گوہر خان نے یہاں زمین دی تھی۔ اُن کے بیٹے میاں فیروز دین خان اور اُن کی اولاد یہاں ہی آباد ہے۔ یہ بھی بڑے جیدِ عالم اور اس علاقہ کے خطیب و نکاح خواں تھے۔ نمبرداران علاقہ ناڑ فیروزالاں کی وصُولی وداخلہ خزانہ وغیرہ کا حساب بھی رکھتے تھے۔

والدم سردار گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں، پیر حسام الدین شاہ صاحب وزیرِ اعظم ریاست پونچھ کے مریدِ خاص تھے۔ وزیرِ اعظم صاحب کے بھائی پیر حیدر شاہ کی برأت روانہ ہوئی تو پیر حسام الدین شاہ نے سردار گوہر خان کو ہاتھی پر سوار ہونے کو کہا۔ انہوں نے ادباً انکار کیا اس پر اصرار کر کے چوہدری بلند خان وغیرہ نے معراج اور دوستوں کے ساتھ ہاتھی پر بٹھایا۔ باقی برأت میں گورنر پونچھ، وزیرِ وزارت پونچھ، تمام اُمراء، جج صاحبان، آفیسرز ہمراہ تھے۔ موٹریں، ٹانگے اور پیدل لوگ بھی تھے۔ سردار گوہر خان دربار پونچھ میں کُرسی نشین تھے۔ میں نے پیر محمد دین شاہ ولد پیر حسام الدین شاہ وزیر اعظم پونچھ کی شادی میں شرکت کی۔ مرزا محمد حسین خان جرائل آف

Marfat.com

راجوری اور راجہ غلام محی الدین خان آف سدھرون دوست تھے۔ جب راجہ صاحب سُدھرون کو میرا پتہ چلا کہ سردار گوہر خان کا چھوٹا لڑکا ہے تو مجھے گود میں اُٹھا لیا اور کہا کہ یہ میرا خُون ہے۔ راجپوت ہے۔ ایک دفعہ کم سنی میں والد صاحب کے ساتھ پونچھ گیا۔ پیر حسام الدین شاہ، مرزا محمد حسین خان راجوروی والد صاحب سردار گوہر خان اور میں نے اکٹھے کھانا کھانا شروع کیا۔ پیر صاحب نے جلد کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ تو مرزا محمد حسین خان نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں اور تو زمیندار ہیں۔ اس لیے کھانا جاری رکھو۔ پیر صاحب اور سردار گوہر خان امیر ہیں اس لیے کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیے ہیں۔ والد صاحب عدالت چیف جج پونچھ میں اسیسر رہے۔ پنچایت میں سرپنچ رہے۔ بڑے بھائی سردار عطا محمد خان بھی سرپنچ رہے۔ میں خود بھی پنچ رہا۔ گدی دربار سید غلام شاہ بادشاہ و شاہدرہ شریف کے انتظامات میں ممبر رہے۔ سردار عطا محمد خان اس علاقے کے مدبّر اور مشہور آدمیوں میں شمار ہوتے تھے۔ والدم سردار گوہر خان علاقے میں فیصلے حتیٰ کہ قتل کے فیصلے بھی خود کرتے تھے۔ راجہ پونچھ انتہائی احترام کرتا تھا۔ میں والد صاحب کے ساتھ راجہ شکھدیو سنگھ کی شادی میں بھی گیا تھا۔ مسلمانوں کے لیے علیحدہ کھانے کا انتظام تھا۔ اس زمانے کے لحاظ سے یکصد پچیس روپے نیندرہ دیا۔ پیر حسام الدین شاہ وزیر اعظم پونچھ اور راجگاں پونچھ سے اچھے تعلقات تھے۔

نمبرداری کے پٹے، مہریں وغیرہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ گھاس چرائی، ترنی وغیرہ معافی رہی۔ فیروزال قوم معافی داروں میں شمار تھی۔ آپ راجی کے زمانہ میں فیروزال قوم کا مہینڈر کے بالائی حصہ پر راج رہا ہے۔ ہم چار بھائی سردار عطا محمد خان نمبردار، فرمان علی خان خود، بہادر علی خان اور اکبر علی خان تھے۔ ہر چار کی اولاد در اولاد موجود ہے۔ مختلف محکمہ جات میں گزیٹڈ آفیسر، باروزگار اور باوقار ہیں۔ کچھ 1947ء اور 1965ء میں ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے ہیں۔ ہماری شاخ سردار فتح علی خان والی بھی سردار عبداللہ خان کی اولاد شاخ در شاخ خوشحال اور باوقار ہے۔ سیاسی لیڈر، گزیٹڈ آفیسر اور صاحب اقتدار ہیں۔ فیروزال گکھڑوں سے علاقہ پونچھ کی باثر

Marfat.com

نوٹ: راقم الحروف اگست 1988ء تا اختتام نومبر 1988ء علاقہ ناڑ فیروزالاں میں والدین اور عزیز واقارب سے ملنے گیا۔ اس عرصہ میں تاریخی یادگاریں قلعے وغیرہ دیکھے۔ راجہ زبردست خان موہڑہ، راجہ عظمت اللہ خان ناڑ، شیرا خان نکہ، راجہ سلطان محمد خان بمقام قبرستان موہڑہ، سردار شمس خان وفتح علی خان کی قبور بمقام قبرستان تکیہ بھاٹہ کوٹ، سردار گوہر خان کی قبر بمقام قبرستان تکیہ بھاٹہ کوٹ، سردار گوہر خان کی قبر بمقام ہٹاں دھوڑیاں، سردار عبداللہ ناڑ فیروزالاں کی قبر بمقام کوٹاں اور رانی ذکرؒ کی قبر بمقام تکیہ ناڑ پر حاضری دے کر فاتحہ خوانی کی اور نزدیک کے مکینوں سے تاریخی معلومات حاصل کیں۔ قبرستان تکیہ بھاٹہ کوٹ قبور سردار شمس خان و سردار فتح علی خان پر والد محترم سردار فرمان علی خان باوجود پیرانہ سالی کے ہمراہ گئے اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ الحمداللہ۔

برادریوں کے ساتھ رشتے ناطے ہیں۔ راجہ زبردست خان کی ایک بیوی، راٹھور راجگاں سُدھروں اور دوسری ڈلی خاندان سے تھی۔ سردار فتح علی خان کی زوجہ خاندان بگیال موضع گلھوٹہ بسوئی سے تھی۔ اُن کی ہمشیرہ مرزا صفدر علی خان بن مرزا ولی محمد خان جرائل سکنہ سرنکوٹ از اولاد راجہ کرم اللہ خان جرائل آف راجوری کی اہلیہ محترمہ تھیں جن کے بطن سے مرزا عطا اللہ خان تھانیدار اور مرزا فیروز دین خان انسپکٹر امداد باہمی پیدا ہوئے۔ مرزا صفدر علی خان مرحوم کی ایک بیوی سردار صلاح محمد خان بن اکو خان بن راجہ زبردست خان سکنہ کلر موہڑہ کی لڑکی تھیں۔ جن کے بطن سے مرزا اسد اللہ خان پیدا ہوئے۔ سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص کی ایک زوجہ جرائل خاندان سے، ایک ڈومال خاندان سے، ایک ملک خاندان درابہ سے اور ایک فیروزال خاندان سکنہ سنگھوٹ سے تھیں۔ سردار سید محمد خان بن سردار عبداللہ خان کی بیوی سردار دیوان علی خان نمبردار قوم تھکیال سکنہ سندوٹ کی بیٹی تھی۔ سردار دوست محمد خان بن سردار صلاح محمد خان سکنہ کلر موہڑہ کی زوجہ محترمہ سردار مختار خان نمبردار قوم تھکیال سکنہ ڈیسی کی بیٹی تھی۔ سردار گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں کی اہلیہ محترمہ قوم بغال تھکیال سکنہ سلواہ سے تھی۔ سردار عطا محمد خان نمبردار دھوڑیاں

Marfat.com

کی زوجہ سردار حشمت علی خان نمبردار قوم ملدیال سکنہ ہلکو موہڑہ منجہاڑی سے تھیں۔ سردار بہادر علی خان بن سردار گوہر خان نمبردار کی زوجہ خاندان ڈومال ذیلداراں گلہوٹی راجوری سے تھیں۔ سردار منیر حسین خان بن سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ کی زوجہ ذیلدار محمد اکبر خان گرنال، ڈومال سکنہ گلہوٹی راجوری کی صاحبزادی ہیں۔ اس طرح ڈُلی تھکیال، ڈومال، ملدیال وغیرہ راجپوت اور بااثر برادریوں سے رشتے ناطے قائم ہیں۔ سردار گوہر خان نمبردار دھوڑیاں نے 1934ء میں سری نگر اسمبلی کے الیکشن میں سردار فتح محمد خان کریلوی قوم ڈومال کو نقد چندہ سکہ چاندی اور ووٹوں وغیرہ سے مدد کی۔ فیروزال برادری مسلم کانفرنس سے منسلک رہی۔ 1947ء کے بعد اکثریت نیشنل کانفرنس کے ساتھ ہے۔ سردار محمد حسین خان بن عبداللہ خان نمبردار ناڑ پنچایت کے سرپنچ رہے ہیں۔ اب اُن کا بیٹا محمد اخلاق خان سرپنچ ہے۔ سکھا شاہی کی تباہی کے بعد سردار زبردست خان کا خاندان خستہ حال ہوگیا۔ اُس کے بعد خاندان فیروزال گکھڑاں کی حوصلہ افزائی وقیادت سردار شمس خان وفتح علی خان بن سردار سلطان محمد خان نے کی۔ شمس خان کے گوہر خان اور اُن کے عطا محمد خان نمبردار مشہور ہوئے۔ شمس خان اور گوہر خان کے بعد قیادت عبداللہ خان بن فتح علی خان کے ہاتھ میں آئی۔ اب ہر دو سرداراں گوہر خان وعبداللہ خان کی اولاد بھی باوقار چلی آرہی ہے۔ تحصیل مہینڈر، درّہ پیر پنجال سے منڈھول تک 35 میل لمبی اور چوڑائی 8 میل 15 میل تک ہے۔ یہ تحصیل قدرتی طور پر وادی سُرن اور وادیٔ مہینڈر میں منقسم ہے۔ اس کا کل رقبہ 372 مربع میل ہے اس میں 75 گاؤں ہیں۔ نالہ سُوہرن اور نالہ مہینڈر دو مشہور نالے ہیں۔ وادیٔ سُرن کی آب وہوا سرد ہے۔ جبکہ مہینڈر کی آب وہوا گرم، وادی سُوہرن میں گوجر، ملدیال، جرائل، گکھڑا، منہاس، ملک، سیّد وغیرہ قومیں بوستیں ہیں۔ جبکہ وادی مہینڈر میں فیروزال، تھکیال، ڈومال، ملک، منگھرال، پٹھان، برہمن، سیّد، مُغل، ملدیال اور ڈُولی وغیرہ قومیں آباد ہیں۔ مہاراجہ جموں وکشمیر نے علاقہ تھکیالہ پڑاوہ بھی پونچھ کے ساتھ دیا ہوا تھا۔ جو تحصیل مہینڈر کی ایک نہابت ہے۔ اس کے 24 گاؤں ہیں۔ کل رقبہ ساڑھے 93 مربع میل ہے۔ یہ علاقہ 14 میل لمبا اور

Marfat.com

11 میل چوڑا ہے۔ تھکیال، ڈومال، گوجر، ملک وغیرہ قومیں آباد ہیں۔ ڈوگرہ دورِ حکومت میں تحصیل مہینڈر، حویلی، سدھنوتی اور باغ ملا کر ریاست پونچھ کی تشکیل کی گئی۔ جس کا کل رقبہ 1627 مربع میل ہے اور آبادی 1941ء کی مردم شماری کے مطابق 421828 نفوس پر مشتمل تھی۔ 1850 بکرمی میں انگریزی حکومت لاہور کے فیصلہ کے مطابق پونچھ مہاراجہ گلاب سنگھ کے بھتیجے موتی سنگھ بن راجہ دھیان سنگھ کو دی گئی اور ریاست پونچھ علیحدہ بنائی گئی۔ تفصیل ڈوگرہ راجگاں پونچھ ذیل ہے۔ ہیرا سنگھ و موتی سنگھ بن دھیان سنگھ کی پہلے جاگیر تھی بعد میں 1850 بکرمی کے بعد ریاست پونچھ تشکیل ہوئی۔ راجگان ذیل ہوئے۔

۱۔	راجہ موتی سنگھ بن راجہ دھیان سنگھ	1909 بکرمی تا 1945 بکرمی
۲۔	راجہ بلدیو سنگھ بن راجہ موتی سنگھ	1945 بکرمی تا 1975 بکرمی
۳۔	راجہ سکھدیو سنگھ بن بلدیو سنگھ	1976 بکرمی تا 1984 بکرمی
۴۔	راجہ جگت دیو سنگھ بن راجہ بلدیو سنگھ	1984 بکرمی تا 1935 عیسوی

۵۔ 1935ء کے بعد پونچھ کا الحاق ریاست جموں وکشمیر سے ہو گیا۔

۶۔ 1947ء کے بعد ریاست جموں وکشمیر کا کچھ علاقہ بھارت اور کچھ علاقہ آزاد ہو کر 4144 مربع میل رقبہ پر حکومت آزاد جموں وکشمیر بنی۔

Marfat.com

انٹرویو محمد شیر خان ولد سردار میرو خان از اولاد سردار سرفراز خان نمبردار سنگھوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر

عمر 100 سال محررّہ 15 نومبر 1988ء

ڈیلیگیٹ سردار گلاب خان ولد سردار میرو خان فیروزال سکنہ سنگھوٹ مہینڈر عمر 70 سال بزرگوں سے روایت چلی آرہی ہے کہ ہمارے آباؤاجداد دانگلی پنجاب سے یہاں آئے۔ سنگھوٹ لال خان آئے۔ اُن کی اولاد یہاں موجود ہے۔ ہم بھی اُن کی شاخ سے ہیں۔ بیان کیا کہ اس علاقہ ناڑ فیروزالاں وغیرہ میں صوفی خان فیروزال مشہور راجہ ہوا ہے۔ جس نے نوراگوجر کو ہرنی کے مقام پر مروایا تھا۔ صوفی خان کا اصل نام سیف اللہ خان تھا۔ اس کی بیٹی رانی ذکرّ وتھی۔ جس کی قبر بمقام ناڑ خاص قبرستان تکیہ پُونا گچ، اینٹ، سیمنٹ سے بنی ہوئی ہے۔ جو کہ 12 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی ہے۔ اور رانی ذکرّو مع زیور پلنگ وغیرہ دفن ہے۔ دوسری قبر صوفی خان کی ہے جو اس کا باپ تھا۔

جب سکھوں نے اس علاقہ پر حملہ کیا تو منصوخان بن راجہ عظمت اللہ خان سکنہ ناڑ خاص کو گرفتار کرنے کے لیے میاں ہاٹھوسنگھ کی فوج راجوری سے براستہ سنگھوٹ آئی تھی۔ سردار سرفراز خان نمبردار سنگھوٹ نے میاں ہاٹھوسنگھ سے وعدہ لیا۔ اگر منصوخان کو قتل نہ کیا جائے تو اسے پیش کر دیں گے۔ لیکن جب فوج بمقام سوناڑ گلی یاترا کے اوپر مقام پر پہنچی تو منصوخان، اُن کے بھائی طلعی خان وغیرہ نے تلواریں لے کر جنگ شروع کی۔ یہاں ہی منصوخان وغیرہ مارے گئے اور اُن کے بیٹے اکبر علی خان بہادر علی خان وغیرہ بھاگ کر بناہ چلے گئے۔

بعد میں سردار شمس خان بن سلطان محمد خان نمبردار ناڑ خاص نے انہیں واپس بلا کر آباد کیا علی اکبر خان لاولد فوت ہوئے۔ باقی بھائیوں کی اولاد موضع ناڑ خاص میں موجود ہے۔ سکھوں نے قلعہ ناڑ خاص، منجھاڑی، بھاٹہ وغیرہ تباہ کردیئے تھے اور راجہ اگر خان جرائل آف راجوری کو

Marfat.com

گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ بعد میں آپ راجی کے زمانہ میں فیروزالوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کیا تھا۔ راجہ زبردست خان کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے ہاشم علی خان نے اپنے بھائی علی اکبر خان المعروف اکو خان کو قتل کر دیا جس کے بعد ڈوگرہ فوج جموں نے دوبارہ حملہ کر کے ہاشو خان کو ملک بدر کیا۔ وہ نور پور شاہاں پنجاب جا کر آباد ہوئے۔ بادشاہی اور جاگیر ختم ہو کر نمبرداری قائم رکھی گئی۔ اس طرح علامہ اقبالؒ کے شعر میں کچھ ترمیم ہوتے ہوئے ''شمشیر و سنان اوّل، شمشیر و سنان آخر'' کے مصداق فیروزالوں کی حکومت ختم ہوئی۔ سردار شمس خان و سردار فتح علی خان بن سردار سلطان محمد خان سکنہ ناڑ دھوڑیاں نے فیروزال خاندان کو حوصلہ دیا۔ ڈوگرہ راجگاں پونچھ وغیرہ سے تعلقات قائم کئے اور اس علاقہ سنگھوٹ، بھاٹہ، دھوڑیاں، ناڑ خاص، موہڑہ، منجھاڑی اور نکہ وغیرہ میں فیروزالوں کی نمبرداریاں قائم رہیں۔ سردار گوہر خان بن سردار شمس خان اور سردار عبداللہ خان بن فتح علی خان معروف و مشہور ہوئے۔ جنھوں نے فیروزال قوم کی قیادت کی۔ اب اُن کی اولاد سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ 1935ء میں جب مولانا محمد دین فوقؔ نے تاریخ اقوام پونچھ لکھنے کے لیے اس علاقہ کا دورہ کیا تو ہمارے والد صاحب سردار میرو خان، نمبردار عطا محمد خان بن سردار گوہر خان بھاٹہ دھوڑیاں اور سردار عبداللہ خان نمبردار خاص المعروف کوٹاں والے سردار صاحب کی دوڑ دھوپ سے شجرہ نسب قوم فیروزال مرتب کروا کر و دیگر حالات مصنف موصوف کو دیئے۔ جنھوں نے اپنی کتاب میں قوم فیروزال گکھڑ کے ضمن میں حالات درج کئے۔ ہماری قوم صدیوں سے اس علاقہ میں آباد ہے۔ حکمران بھی رہی لیکن تاریخ وغیرہ شجرہ نسب کی طرف کسی نے توجہ نہ دی۔ لہٰذا ابھی تک بعض شاخوں کا شجرہ نسب اُوپر جدِ امجد فیروز خان تک نہیں بن سکا۔ بہر حال جو شجرہ نسب ہمارے بزرگوں میرو خان و نمبردار عطا محمد خان دھوڑیاں نے 1935ء میں چھپوایا تھا اس کی ایک نقل آپ کے حوالے کرتے ہیں۔ شجرہ نسب کی مطبوعہ نقل سردار گلاب خان نے میرے حوالے کی۔ سنگھوٹ میں سردار سمہ خان آف چندیال، سردار سرفراز احمد خان نمبردار، سردار حبیب اللہ خان نمبردار مشہور ہوئے ہیں۔

Marfat.com

سمہ خان کے بیٹے غلام حسن خان اور غلام حسن خان کے بیٹے محمد حفیظ خان صوبیدار منشی خان، محمد حسین خان، ولایت حسین خان، صفت حسین خان وغیرہ اور ان کی اولاد چندیال میں موجود ہے۔

سردار سرفراز خان نمبردار کے بیٹے پھیر خان، اُن کے بیٹے میرو خان اور میرو خان کے بیٹے ہم بھائی منور خان، بشیر محمد خان، محمد شیر خان، گلاب خان ہیں۔ جبکہ سردار حبیب اللہ خان کے بیٹے سید محمد خان نمبردار سنگھوٹ، اُن کے بیٹے حاجی سمندر خان وغیرہ اور اُن کی اولاد موجود ہے۔

Marfat.com

انٹرویو سردار کالا خان ولد کاکا خان ولد مصاحب خان فیروزال سکنہ موہڑہ ملہ نزد بھاٹہ کوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ کشمیر

عمر قریباً 75 سال محررہ 1988-11-21ء

بھاٹہ کوٹ کی تاریخ: سردار کالا خان نے بھاٹہ کوٹ کے متعلق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد صاحب نے اپنے والد صاحب سردار مصاحب خان سے سُنا ہوا ہے کہ بھاٹہ کوٹ قدیم الایام سے ہندوؤں یا کسی راجہ کا قلعہ تھا۔ دیواریں موجود تھیں بڑے بڑے پتھروں پر بتوں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ جو پتھر اب تک توڑ کر ہم نے اپنے مکانوں میں لگائے ہیں۔ اس قلعہ کی مرمت سردار زبردست خان فیروزال نے کی۔ تقریباً نصف قلعہ کی مرمت کر کے آباد ہوا۔ سردار زبردست خان کے دولڑکے ہاشو خان اور اکو خان تھے۔

راجہ زبردست خان کی ایک بیوی سُدھرون پونچھ کے راٹھور راجہ کی لڑکی تھی اور دوسری زوجہ ڈُلی قوم سے تھی۔ دونوں بھائی الگ الگ عورتوں سے تھے۔ راجہ زبردست خان اور اُن کا بیٹا ہاشم علی خان المعروف ہاشو خان کوٹ منجھاڑی میں رہتے تھے جبکہ اکو خان کوٹ موہڑیاں رہتے تھے۔ ڈوگروں کے حملہ کے وقت اکو خان اُن سے مل گیا۔ جبکہ راجہ زبردست خان اور ہاشو خان نہیں مانتے تھے۔ راجہ زبردست خان منجھاڑی ہی فوت ہوئے۔ قلعہ منجھاڑ کے نزدیک شمال کی جانب راجہ زبردست خان کی قبر اب بھی موجود ہے۔ مرنے کے وقت راجہ زبردست خان نے ہاشو خان کو وصیت کی تھی کہ اکو خان سے بدلہ لینا اور اُسے میری جائیداد سے حصہ وغیرہ نہ دینا چنانچہ ہاشو خان نے اکو خان کو جب وہ جموں سے والد صاحب کی فاتحہ کہنے آیا تلوار کا وار کر کے قتل کر دیا۔ اُن کی قبر موہڑہ سردار محمد اقبال خان ولد سردار دوست محمد خان بن سردار صلاح محمد خان کے گھر کے سامنے موجود ہے۔ ڈوگروں کو پتہ چلا فوج بھیجی، ہاشو خان ملک بدر ہو کر نور پور شاہاں پنجاب جا کر آباد ہوا۔ سردار اکو خان کے بیٹوں صلاح محمد خان اور حمید اللہ خان کی اولاد موضع موہڑہ میں موجود

Marfat.com

ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھاٹہ کوٹ کو سردار سلطان محمد خان فیروزال نے دوبارہ تعمیر کیا اور اپنے بیٹوں شمس خان اور فتح علی خان کی رہائش رکھی۔ ان پر دو صاحبان کی قبریں کوٹ بھاٹہ کے نزدیک قبرستان تکیہ میں ہیں۔ شمس خان کے بیٹے سردار گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں اور سردار فتح علی خان کے بیٹے سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص بہت مشہور ہوئے ہیں اور انہوں نے قوم فیروزال کی حوصلہ افزائی کی۔ اُن کی اولاد دھوڑیاں اور ناڑ خاص میں موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوفی خان فیروزال سکنہ ہرنی کا رہنے والا بڑا سردار تھا۔ اُس نے نورے گوجر کو مروایا گوجری میں بار مشہور ہے۔

نوٹ: جن جن عمر رسیدہ بُورگوں سے انٹرویو لیا گیا یا عام بزرگوں سے پوچھ گچھ کی تو سب ہی صوفی خان آف ہرموتہ ہرنی کا ذکر کرتے ہیں لیکن بسیار کوشش کے باوجود صوفی خان کا شجرہ نسب یا اُس کے نیچے والی پُشت میں کوئی اولاد نہیں مل سکی۔ تاہم راقم المعروف کا تحقیقی نوٹ ملاحظہ کیجیے۔

دیگر اقوام کے بزرگ بھی صوفی خان کا ذکر کرتے ہیں لیکن تحریر صرف ایک ہی مصنف تاریخِ پونچھ، تہذیب وثقافت کے آئینہ میں شری خوش دیو مینی کی مل سکی ہے جو کہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے درج ذیل کی جاتی ہے۔

مصنف بعنوان آپ راجی /طوائف الملو کی کے زمانے کے دوسرے اہم معرکے کے عنوان سے صفحہ 379 تا 382 لکھتے ہیں۔

نورے چیچی اور ہرنی کے راجپوتوں کی لڑائی: نورا تحصیل مہینڈر کے گاؤں گورسائی کا چوہدری تھا اور چیچی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ نراجیت کے دور میں نورے کا اقتدار گورسائی اور اُس کے اردگرد کے علاقے میں قائم ہوگیا تھا۔ ان علاقوں کے لوگ نورے کو اپنا چوہدری مانتے تھے۔ نورا جہاں بہادر تھا۔ وہیں امیر بھی تھا۔ اس کے پاس دو ہزار کے لگ بھگ بھینسیں تھیں۔ نورے کے واسطے ہر روز صبح جاگنے سے پہلے جوتیوں کا نیا جوڑا آتا تھا۔ نورے کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام کشال تھا۔ کشال موہری میں رہتا تھا۔ جبکہ نورے کے گھر والے مقام کا نام پہاڑو تھا۔

Marfat.com

یہ دونوں موہرے گورسائی کے گاؤں کے حصے تھے۔ گورسائی سے اوپر والی پہاری ہلاں نورے کی ڈھوک چراگاہ تھی۔ جہاں اُس کی بھینس چرا کرتی تھیں۔ جس جگہ نورے نے بھینسوں کے لیے باڑی تیار کی تھی وہ بڑا متبرک استھان تھا۔ نورے کے ماں باپ نے بہت سمجھایا کہ وہ اس مقدس مقام پر مویشی خانہ نہ بنائے مگر نورے نے ایک نہ سُنی اور مویشی خانہ بنالیا۔ اور اپنی بھینسیں وہاں رکھ لیں۔ جن کو اس کا نوکر مٹھا دیکھ ریکھ کرتا تھا۔ مٹھا نورے کا بھانجا تھا مگر اپنے ماموں کے اقتدار سے حسد کھاتا تھا اور اس کی دولت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اُن دنوں گورسائی کے ساتھ ملحقہ گاؤں ہرنی پر راجپوت راٹھی خاندان کی عملداری تھی۔ راٹھی خاندان کا سردار صوفی خان تھا جو کہ فیروزال گکھڑ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دن مٹھے نوکر نے نورے کی دو ہزار بھینسوں کو ہرنی کے کھیتوں میں کھلا چھوڑ دیا جس سے راجپوتوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ جب ہرنی کے راجپوتوں نے اپنی فسلوں کو تباہ ہوتے ہوئے دیکھا تو غصہ سے بھڑک اُٹھے اور معاوضہ مانگنے کے لیے نورے کے گھر آئے۔ اُس وقت نورا گھر پر موجود نہ تھا۔ مٹھے نے اُنہیں بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا۔ اس طرح راٹھی راجپوت نورے کے سخت خلاف ہو گئے۔ ادھر مٹھا راجپوتوں سے مل گیا اور نورے کو مارنے کی سازش کرنے لگا۔ جس رات راجپوتوں نے نورے پر حملہ کرنا تھا مٹھے نے نورے کی خونخوار کُتوں کی جوڑی کو باندھ دیا۔ جان سے مارنے والے منگو بھینسے کو اندر روک دیا۔ آدھی رات کے وقت جب ہرنی کے گھکو کلہاڑیاں لے کر آئے تو انہوں نے نورے کو باندھ کر قتل کر دیا اور نورے کے سارے مویشی اور مٹھے کو لے کر فرار ہو گئے دوسرے دن جب موچی نئی جوتیاں لے کر آیا تو اس نے نورے کی لاش دیکھی اور شور مچایا۔ تب نورے کا بھائی کشال اور دوسرے لوگ اکٹھے ہوئے۔ کشال 70 سیّدوں کا جتھہ لے کر بدلہ لینے کے لیے نکلا اور ہرنی گاؤں پر حملہ آور ہو گیا بڑی خون ریز لڑائی ہوئی۔ خون کی ندیاں بہہ نکلیں، دونوں طرف کے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے اور نورے کے مویشی اور مٹھے مانجھی کو لے کر واپس آ گیا۔ پھر کشال نے مٹھے مانجھی کی غداری کا بدلہ اس طرح لیا کہ اُس کے جسم پر اُسترے سے زخم کر کے نمک چھڑکا۔ مٹھا تڑپ تڑپ کر مر

Marfat.com

گیا۔ نورے کی بار گوجری زبان میں ہے اور دیہات کے گوجوں میں بہت مقبول ہے۔

گزشتہ صفحات میں فیروزال گکھڑ قوم تحصیل مہینڈر کے بارہ میں معاصر مورخین کی تاریخی کُتب سے اقتباسات، علاقہ ہذا میں موجود تاریخی یادگاریں اور عُمر رسیدہ بزرگوں میں سے چند ایک کی زبانی سینہ بسینہ روایات کا اندراج کرنے کے بعد ان مواخذ سے ذیل تاریخی نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

۱۔ فیروزال قوم پندرہویں صدی عیسوی کے وسط یعنی تقریباً ساڑھے پانچ سو سال سے اس علاقہ میں آباد چلی آرہی ہے۔ جس وقت کے سلطان فیروز خان کو بڑے بھائی سلطان سکندر خان نے گرفتار کر کے جموں کے راجہ کے پاس بھیج دیا تھا اور وہ زائد از پانچ سال یہاں رہے۔ اس دوران اُن کی ذُرّیات اس علاقہ میں منتقل ہوئی۔

۲۔ علاقہ پنج سراں سُوہرن اور ناڑ مہینڈر وغیرہ پر فیروزالاں کی حکمرانی رہی۔ جس کے آثار قلعہ جات، باؤلی ہا و دیگر تاریخی مقامات وغیرہ ہیں۔ اُن کے زیرِ اقتدار پیر پنجال سے لے کر سہڑہ منڈھول تک کا علاقہ رہا ہے۔

۳۔ 1819ء میں کشمیر پر سکھوں کے قبضہ کے وقت جرال راجگان راجور، راٹھور راجگاں پونچھ اور کھکھا و بمبہ راجگان مظفر آباد کی طرح اُن کا راج بھی ختم ہوا۔ چنانچہ راجہ زبردست خان فیروزال نے سکھوں کے ساتھ بشمول راجہ اگر خان راجوروی مزاحمت بھی کی۔

۴۔ سکھوں کے دور میں آپ راجی کے زمانے میں فیروزالوں نے علاقہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور مہینڈر کے شمالی علاقہ پر حکمران رہے۔

اس زمانہ میں سکھوں کی جانب سے راجہ زبردست خان کو یہ علاقہ بطور جاگیر عطا ہوا۔ اُن کی وفات کے بعد بھائیوں کی جنگ اور راجہ اکو خان بن راجہ زبردست خان کا اپنے بھائی راجہ ہاشو خان کے ہاتھوں قتل کے بعد راجہ ہاشو خان کا اخراج اس ملک سے ہو کر نور پور شاہاں آباد ہوئے۔ راجہ اکو خان کی اولاد بعہدہ نمبرداری قیام پذیر ہے۔

Marfat.com

۵۔ راجہ زبردست خان کی اولاد کلر موہڑہ، راجہ عظمت اللہ خان کی اولاد ناڑ خاص اور شیرا خان کی اولاد موضع نکہ میں موجود ہے۔

۶۔ اسی زمانہ کے ایک سردار صوفی خان کی اولاد کا کوئی پتہ نہیں۔ بعض کے قول کے مطابق اُن کی صرف ایک بیٹی تھی۔ نئی تحقیق کے مطابق سیف اللہ خان المعروف صوفی خان کی اولاد قلعہ بھاٹہ کوٹ کے پاس ہٹاں وغیرہ میں آباد ہے۔

۷۔ اسی زمانہ میں ایک مشہور فیروزال سردار سلطان محمد خان ہوئے ہیں جنہوں نے قوم فیروزال کو سکھا شاہی کی تباہی کے بعد ڈوگروں کے وقت میں دوبارہ آباد کیا۔ انہوں نے ناڑ خاص اور بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری حاصل کی۔ اُن کے بیٹے شمس خان اور فتح علی خان بھی بالترتیب بھاٹہ دھوڑیاں و ناڑ خاص کے نمبردار رہے۔ 1941 بکرمی تک سردار گوہر خان بن شمس خان نمبردار ناڑ خاص رہے۔ اُس کے بعد سردار فتح علی خان کو ناڑ خاص کی نمبرداری منتقل ہوئی۔ گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں رہے۔

۸۔ 1850ء میں پونچھ ریاست کی تشکیل کے بعد شمس خان کی وفات کے بعد گوہر خان نمبردار رہے۔ وہ چیف جج پونچھ کی عدالت میں اسیسر اور راجہ پونچھ کے دربار میں کُرسی نشین رہے اور علاقہ میں غریب پرور، مہمان نواز اور بااثر رہے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے سردار عطا محمد خان بھی نامور شخصیت ہو گزرے ہیں۔ اب سردار محمد اقبال خان بن سردار عطا محمد خان نمبردار ہیں۔

۹۔ سردار فتح علی خان نمبردار ناڑ خاص کی وفات کے بعد اُن کے اکلوتے بیٹے سردار عبداللہ خان فیروزال قوم کے نامی گرامی بزرگ اور نمبردار ناڑ فیروزال ہوئے ہیں۔ آپ عدالت پونچھ میں اسیسر، حلقہ پنچایت کے سرپنچ رہے۔ راجگان پونچھ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اپنی برادری کے علاوہ دیگر اقوام کے اکابرین سے تعلقات رکھتے تھے۔ آپ کی وفات 1964ء میں ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کے بڑے بیٹے سردار سید محمد خان نمبردار رہے۔ اب اُن کا بیٹا آفتاب احمد خان نمبردار ہے۔ آپ کے مجھلے بیٹے سردار محمد حسین خان بن سردار عبداللہ خان فیروزال

Marfat.com

برادری کے سرکردہ پنچایت کے سرپنچ اور علاقہ کی مقتدر سیاسی شخصیت رہے ہیں اب سردار محمد اخلاق خان بن سردار محمد حسین خان مرحوم ریاست جموں وکشمیر کی لجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں؛

۱۰۔ دیگر مواضعات سنگھوٹ، کلر موہڑہ، نکہ منیھاڑی، ہرنی، گلہوٹہ، پمروٹ وغیرہ میں فیروزال قوم باوقار چلی آرہی ہے۔

اس موقعہ پر مناسب ہوتا ہے کہ تاریخ کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے نسب نامہ کیفر ورت اور علاقہ ناڑ فیروزالاں میں مقیم فیروزال برادری کے دستیاب شجرہ ہائے نسب کا اندراج کر دیا جائے۔ تا کہ ماضی سے حال اور پھر مستقبل کا تسلسل جاری رہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

مختلف مفکرین، مؤرخین اور شعراء نے تاریخ کا مفہوم، اُس کی اہمیت وغیرہ کے سلسلہ میں اظہارِ خیال کیا ہے۔

لُغوی مفہوم: لفظ تاریخ کے لُغت میں درج ذیل مفاہم بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ تاریخ ''الراخ'' سے مشتق ہے۔ الراخ جنگلی سانڈ کو کہتے ہیں الراخ کو باب تفصیل میں لے جا کر بنالیا گیا ہے۔

۲۔ تاریخ وقت سے آگاہ کرنے کو کہتے ہیں۔ اہلِ لُغت کہتے۔ ارخت الکتاب ورختہ یعنی لکھنے کا وقت ظاہر کیا جوہری کا قول ہے کہ تاریخ اور تواریخ دونوں کے معنی وقت سے آگاہ کرنے کے ہیں۔

۳۔ لفظ تاریخ تاخیر کا مقلوب ہے اور اس کا مفہوم ہر واقع کے آخری وقت کو اس کے ابتدائی زمانے کے ساتھ منسوب کرنا ہے۔

۴۔ عرب کا دستور ہے کہ کسی شخص کی مدح میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنی قوم کی تاریخ ہے۔ اس سے مراد اُس شخص کے خاندان کی وہ شرافت ہے جو اُس کے عہد میں معیار کمال کو پہنچ کر

Marfat.com

بخوبی ظاہر ہوئی۔ درج بالا آراءٔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخ کا لفظ اصلاً عربی ہے لیکن بعض کا خیال ہے کہ یہ معرب ہے۔ ان کے مطابق فارسی کے ماہ وروز سے ماخوذ ہے یعنی دن اور رات تاریخ کے کنارے ہیں۔

۵۔ انگریزی لفظ ہسٹری کا معنی ہے علم اور سچائی کی تلاش۔

اصطلاحی مفاہیم:

۱۔ فطرت کے واقعات کے انسان کے حالات میں جو تغیرات پیدا کئے اور انسان نے عالمِ فطرت پر جو اثر ڈالا۔ ان دونوں کے مجموعے کا نام تاریخ ہے۔

۲۔ ان حالات واقعات کا پتہ لگانا جن سے یہ دریافت ہو کہ موجودہ زمانہ گزشتہ زمانے سے کیونکر بطورِ نتیجہ پیدا ہوا۔

۳۔ تاریخ وہ فن ہے جس سے سارے زمانے کے واقعات سے بحث کر کے ان کی تجدید اور وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔

۴۔ تاریخ گزشتہ حالات وواقعات کا مربوط بیان ہوتا ہے۔

۵۔ تاریخ اُس وقت کے بتانے کا نام ہے جس سے زمانوں اور آئمہ کے سارے احوال وابستہ ہوتے ہیں۔

۶۔ تاریخ قوموں اور تہذیبوں کے عروج وزوال کی توجیہہ کا نام ہے۔

۷۔ واقعات کو اکٹھا کرنے اور اپنے پیچھے آنے والوں کی نصیحت اور غیرت کے لیے بطورِ نمونہ چھوڑ جانے کو تاریخ کہتے ہیں۔

۸۔ بقول رابرٹ: انسانیت کے ماضی کے تجربات کا نام تاریخ ہے۔

۹۔ تاریخ دراصل انسانیت کا حافظہ ہے جو نہ صرف قوموں اور جماعتوں کے بلکہ بنی نوع انسان کے پچھلے تجربات کا دفتر محفوظ رکھ کر انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تاکہ ان تجربات کی روشنی میں انسان اپنے حال کا جائزہ لے۔

۱۰۔ تاریخ کسی قوم کا حافظہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

اہمیت: تاریخ کا مطالعہ، حوصلہ کو بلند کرنا، ہمت کو بڑھانا، نیکیوں کی ترغیب دینا اور بدیوں سے روکنا ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے دانائی اور بصیرت ترقی کرتی۔ دُور اندیشی بڑھتی اور عزم اور احتیاط کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ تاریخی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی قوت کرتی اور قوت فیصلہ بڑھاتی ہے۔ تاریخی مطالعہ سے صبر و استقلال کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

☆ جو قوم اپنی تاریخ بھلا دیتی ہے وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔

☆ تاریخ کا مطالعہ افراد اور اقوام کی اخلاقی اصلاح اور سیرت سازی میں مفید و معاون ہے۔ اسی لیے صانع کائنات نے اپنی آسمانی کُتب زبور، انجیل، تورات اور قرآن پاک نازل فرمائیں۔ تو آدمؑ سے تاریخ کو شروع کیا تاکہ انسان ان سے عقیدت اور رہنمائی حاصل کر سکے۔

☆ جو قوم اپنی تاریخ بھول جاتی ہے دنیا اس کا جغرافیہ بھلا دیتی ہے۔

☆ اخلاق کے بغیر کردار نہیں بن سکتا اور کردار کے بغیر قوم نہیں بن سکتی۔ ماضی کا کردار حال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

☆ ڈائنڈز کا خیال ہے کہ مورخ کو حقائق کی تلاش کرنی چاہیے اور جو نتائج وہ اخذ کر رہا ہے وہ شہادت پر مبنی ہونے چاہئیں۔

☆ ماضی کی تاریخ وہ بنیاد ہے جس پر قوموں کی گزشتہ شاندار روایات کی فلک نما عمارت تیار کی جاسکتی ہے اور قومیں اپنے ماضی کے پسِ منظر سے آگے بڑھتی ہے۔

☆ تاریخ قومی فریضہ ہے اس کو اخذ کرنے کے لیے ایثار و قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس میں وقت اور پیسہ کی ضرورت ہوتی ہے ؎

وہی قومیں جہاں میں سر بلند ہیں
کہ جن نے سبق ماضی سے لیا ہے
اپنے مستقبل کو تو ماضی کے آئینہ میں دیکھ ؎
نام کر پیدا کہ اب تک کچھ نشان باقی تو ہے

Marfat.com

☆ تاریخ ایک آئینہ سکندری ہے جس میں ہر قوم اپنے سنہری ماضی کا عکس دیکھتی ہے۔ سبق حاصل کرتی ہے اور حسرت کا ولولہ حاصل کرتی ہے۔

☆ علامہ اقبالؒ کے مطابق قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

نام نیک رفتگاں ضائع مکن

تا بماند نام نیکت برقرار

☆ حقائق کی تلاش میں بڑی احتیاط اور محنت کار فرما ہونی چاہیے۔

☆ جو قومیں اپنے محسنوں کو فراموش کر دیں وہ جلد مٹ جاتی ہیں ۔

تو اپنی سرنوشت ، خود اپنے قلم سے لکھ

خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تیری جبیں

☆ تہذیب و اخلاق کے نقطۂ خیال سے مختلف نسلوں کی قابلیت میں کوئی فرق محسوس نہ کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہے اور یہ کام تاریخ انجام دیتی ہے۔

☆ علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے ۔

آ تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر اُمم کیا ہے

شمشیر وسنان اوّل ، طاؤس و رباب آخر

یہ شعر قوموں کی تاریخ کی عکاسی کرتا ہے۔

☆ جو قوم اپنی تاریخ نہیں رکھتی وہ مُردہ ہے۔

☆ عربی مثل: قصص الاولین، موعظة الآخریں

ترجمہ: بزرگانِ سلف کے کارنامے ان کی نسلوں کے لیے وعظ و عبرت کا باعث ہیں۔

☆ تاریخ ماضی کے واقعات کو دُہرانے کے علاوہ ماضی کی بازیافت کا فن بھی ہے۔

☆ تاریخ انسان کی کمزوریوں، غلطیوں، خوبیوں، کامیابیوں اور ناکامیوں کو منظرِ عام پر لاتی ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب کی اہمیت

۱۔ القرآن سورۃ الحجرات پارہ 22

یاایها الناس انا خلقنکم من ذکروً انثیٰ و جعلکم شعوباً وقبائل لتعارفو ان اکرمکم عندالله اتقاکم

ترجمہ: اے لوگو: ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو پہنچا رکھو۔ بے شک اللہ کے نزدیک آپ میں بزرگ وہی ہیں جو زیادہ متقی ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

"تم اپنے باپ دادوں سے نہ پھرو۔ پس جو کوئی اپنے باپ دادوں سے پھرا اُس نے کفر کیا۔ اسی طرح ایک اور مقام پر آپ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی جو اپنے نسب کو کسی غیر شخص سے ملا دے۔

۲۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تعلمو من انسابکم: سیکھو تم اپنے نسبوں میں سے

خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ نے انساب کا علم سیکھنے کی تاکید کی ہے

۳۔ تاریخی واقعات کے نتائج وغیرہ کے لیے شجرہ نسب کا مطالعہ ایک مُفید چیز ہے۔

۴۔ قل سیروا فی الارض فانظرو کیف کان عاقبت الذین من قبل:

ترجمہ: اے رسول اللہ ﷺ: آپ کہہ دیں کہ روئے زمین چل دیکھو۔ جو لوگ اس سے قبل گزر گئے ان کے انعال کا کیا انجام ہوا۔ (القرآن سورۃ الروم آیت 42)

۵۔ مفید اور شریف افراد کے مجموعے سے بہادر اور شریف قبیلہ بنتا ہے۔ اچھے اشخاص کی یاد سے معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے۔

۶۔ بقول مصنف تاریخ گکھڑاں پونچھ میجر محمد عثمان خان کیانی مرحوم تاریخی واقعات کے

Marfat.com

Marfat.com

مندرجہ بالا اقتباسات/اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ شجرہ نسب کا علم پہچان کے لیے مفید ہے نہ کہ شجرہ نسب ترتیب وتدوین کے مفید کاموں کے لیے تاریخ وشجرہ نسب وغیرہ کا جاننا ضروری ہے۔ اور یہی بنیادی مقصد ہونا چاہیے تاکہ ماضی کے بُزرگوں کے کارناموں سے واقف ہوکر موجودہ نسل اصلاح کی طرف گامزن ہوسکے اور اپنے بُزرگوں پر فخر کرنے کے بجائے اُن کے اعمالِ صالحہ اور کارناموں کو اپنا کر خود بہتر زندگی بسر کرسکے۔ اس طرح گزشتہ تاریخ اور نسب نامے وغیرہ قوموں کی زندگی میں انقلاب برپا کرسکتے ہیں۔ کارواں ہائے دنیا کا سُراغ معلوم کرنا اور اُن کے اچھے اعمال سے رہنمائی حاصل کرنا یقیناً مفید بات ہے۔

آگ بجھی ہوئی اِدھر، ٹوٹی ہوئی طناب اُدھر
کیا خبر اس مقام سے ۔ گُزرے ہیں کتنے کارواں

وہ قوم جو نہایت بدبخت اور بدنصیب ہے جو اپنے بزرگوں کے ان کارناموں کو جو یاد رکھنے کے قابل ہیں بُھلا دے۔ مہتم بالشان کارنامے صرف زندہ قوموں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

گکھڑ قوم کے شجرہ ہائے نسب مختلف کُتب شاہنامہ فردوسی تاریخِ فتح خانی۔ کیگو ہرنامہ، تاریخِ گکھڑاں مترجمہ راجہ محمد یعقوب خان، تاریخِ گکھڑاں پونچھ از میجر محمد عثمان خان کیانی، تاریخِ گکھڑاں مصنفہ راجہ دائرالزمان گکھڑ خانپوری اور گکھڑوں کی مختلف شاخوں کے مشاہیر کے پاس موجود ہے۔ جن میں کم وبیش لفظی تفاوت پائی جاتی ہے چنانچہ ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شجرہ نسب مطابق تواریخ فتح خانی از مرزا قابل خان ولد مرزا آدم خان گکھڑ درج پر صفحہ 282 تاریخ گکھڑاں پونچھ

سلطان سارنگ وآدم، تاتار خان، بیر خان، ملک گُل محمد خان، قدو خان، لکھن خان، لوہر خان، منگ خان، سیر خان، راجسر خان، اسور خان، منصور خان، مومن خان، مہیال خان، بج خان یا بجلی شاہ، گکھڑ شاہ، شاہ قابل، سلطان رستم خان، محراب خان، سمند خان، سلطان عامرا، بختیار خان، قاسم خان، ہاشم خان، سلطان موارا خان، سنگ خان، مراد خان، نورالدین خان، گوہر

Marfat.com

حضرت نوعؑ ،لامک ،فہوسا ،اجوضا ،نواد ،مہلائیل ،سلیمان ،الوس ،شیشؑ ،مہتر آدمؑ

شجرہ نسب مطابق تاریخ گکھڑاں پونچھ از میجر محمد عثمان خان کیانی صفحہ نمبر 288

حضرت آدمؑ ، شیثؑ ، قینشان ،مہلائیل ،بیادر، حضرت ادریسؑ ، اخنوع ، متوشلخ ، لامکؑ ،نوحؑ ،یافث ، ارفخش ، کیومرث ،سیامک ، ہوشنگ ، طہورث ، جمشید ، آستیں ،فریدون ، ایرج ،منوچہر ،نوزد غیرزث ،زد ، کیقباد ، کیکاؤس ، سیاوش ، کیخسرو ،مہراسب ، گشتاسپ ،اسفندیار ، نوشادر ، بہمن ، دراب ، دارا ، سلمان ، اُردشیر ، شاہ پور ، آمرز ، بہرام شاہ ، بہرام ، تھرسی ، یزدگرد ، بہرام گور ، تیز وجرد ،ہُرمز ، مزدر ، قباد ،نوشیرواں ،حرمز ،حسرو پرویز ، شیرویہ ، اُردشیر ثانی ، فرامیں ، فرخ شاہ ثانی ، کیگوہر ،سلطان کید ،سلطان تبت خان ، سلطان جنت ، سلطان شجار ،سلطان مبارک ، سلطان بہرہ مند ، سلطان نقرہ امیر ، سلطان قالب ، سلطان دولت ، سلطان خان ، سلطان قاب ، سلطان فرخ امیر ، سلطان تیز داد یا علی داد ،سلطان امرأ ،سلطان خیرالدین ، سلطان گوہر گنج ،سلطان نورالدین ، سلطان مراد ، سلطان بختیار ، سلطان عام ، سلطان سمند ، سلطان محراب ، سلطان رستم سلطان قابل ، گکھڑ شاہ ، بج شاہ ، مہیال ،موم خان ، عاصی ، راجسر خان ، ملک سیر خان ، منگ خان ، لوہر خان ، لکھن خان ، کدو خان ، ملک گُل خان یا گل محمد خان اوّل ،مل بیر خان وسکندر خان ، فیروز خان ، بگا خان

Marfat.com

بمطابق تاریخ گکھڑاں از راجہ دائرالزمان خانپوری صفحہ 171

شجرہ نسب گکھڑاں پوٹھوہار از 412ھ تا 1184ھ

گکھڑ شاہ، بج شاہ، مہیال، راجڑ، سیر، منگ، لہر، بکھن خان، ملک قید، گل محمد خان، سکندر خان، ملک فیروز خان، ملک بوگا خان، بیر خان، پہلو خان، ہاتھی خان، تاتار خان، سارنگ خان، آدم خان، کمال خان، ممارا خان، جلال خان، اکبر قلی خان، مراد قلی خان، لشکر خان، دلاور خان، معظم خان، مقرب خان، نادر خان، سمد اللہ خان، سارنگ خان کی اولاد کمال خان، سید خان آباد کردہ موضع سید پور، نظر خان، دیوان فتح خان آباد کردہ خانپور ہزارا

نوٹ: شجرہ نسب ہذا حکمرانان گکھڑ پوٹھوہار کے اعتبار سے درست ہے لیکن نسب باپ دادا کے اعتبار سے مرتب نہیں ہوا ہے۔ میری رائے میں مصنف مذکور نے صرف حکمران گکھڑاں کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب قوم گکھڑاں اخذ کردہ از مختلف کُتب ہائے تواریخ
بر صفحہ 151 تا 156 تاریخِ گکھڑاں از راجہ محمد یعقوب خان طارق

قابل شاہ
گکھڑ شاہ
بج شاہ
مہیال
موم
عاصی
راجڑ خان
ملک سیہر خان
منگ خان
لوہر: وفات 417ھ
لکھن: وفات 744ھ
ملک قدو خان: وفات 804ھ
ملک گُل محمد خان: وفات 859ھ

ملک سکندر خان — ملک فیروز — ملک بوگا — ملک بیر

- تاتار خان → لاولد
- جھنڈا خان → امیر خان
- عیسیٰ خان → گوجر خان
- دینا خان: مورتی سکھو جمال رنگولہ
- دولت خان: علاقہ سکھو کے دس دیہات

Marfat.com

نسب نامہ مطابق تاریخ قلمی نُسخہ راجہ غلام رضا خان ولد راجہ عطا اللہ خان فیروزال گکھڑ سکنہ نور پور شاہاں برّی امام ضلع اسلام آباد

حضرت آدم علیہ السلام
شیث علیہ السلام
قینان علیہ السلام
میہلال علیہ السلام
بیادر
حضرت ادریس علیہ السلام
اخنوح علیہ السلام
متوشلخ علیہ السلام
مالک یالامک علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام
طراز یافث حام سام کنعان
ارفخس
کیومرث
سیامک
ہوشنگ
طہورث
جمشید
آسیں
فریدون
ابرج
منوچہر......طوارج۔سلم
نوزد
غریزث

کیقباد
کیکاؤس
سیاوش
کیخسرو
لہراسپ
گستاسپ
اسفندیار......پشتوتن
نوشادر، بہمن، مہرنوش
دراب
دارا
ساسان
اردشیر
شاہ پور
آرمز
بہرام شاہ
بہرام
تھرسی
یزدگرد
بہرام گور
تیزجسرد
حرمز

Marfat.com

منردد
قباد
نوشیرواں
حرمز۔فرخ شاہ
جسرد۔طاؤس
شیرویہ
اردشیر ثانی — ثابت
فرامین — نعمان
فرخ شاہ ثانی — لاولد
کیگوہر
سلطان کید
سلطان تبت
سلطان جنت
سلطان شجاد
سلطان مبارک
سلطان بہرہ مند
سلطان نظر
سلطان قالب
سلطان دولت
سلطان خان
سلطان قاب
سلطان فرخ امیر
سلطان تیز داد
سلطان اُمرا
سلطان گوہر گنج

سلطان خیرالدین
سلطان نُورالدین
سلطان مراد
سلطان بختیار
سلطان ہاتم یاعام
سلطان سمند
سلطان محراب
سلطان رستم
سلطان قابل شاہ
گکھڑ شاہ
بج شاہ
مہپال خان
مومن خان
عاصی خان
راجڑ خان
سپہر خان
منگ خان
لوہر خان
لکھن خان
قدو خان
ملک گُل محمد خان

ملک سکندر خان	ملک فیروز خان	ملک بگا خان	ملک بیر خان
شاخ سکندرال	شاخ فیروزال	شاخ بگیال	شاخ بیرال
شاہ دولت خان	متولی خان		

Marfat.com

شجرہ نسب گوت فیروزال گکھڑ تحصیل مہینڈر بناڑ فیروزال پونچھ کشمیر

شجرہ نسب مرتب کرنے کا کام خاصا دشوار ہے اور محنت طلب بھی۔ تواریخی کُتب میں صرف حکمران شاخ کا شجرہ نسب محفوظ کیا جاتا رہا ہے اور باقی شاخوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ شجرہ نسب محفوظ رکھنے کے طریقے ماضی میں مختلف رہے ہیں۔ خاندانوں کے پیر اپنے مرید خانداں کا شجرہ نسب کسی رجسٹر پر درج کیا کرتے تھے۔ پیر کی وفات کے بعد اُن کا بیٹا مریدوں سمیت رجسٹر کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ یہ پیر صاحبان اپنے مریدوں کے ہاں جاتے تھے تو شجرے پڑھ کر خاندان سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے نیاز نذر حاصل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں بھاٹ، مراثی وغیرہ اگر کوئی پڑھا لکھا ہو تو شجرہ ایک رجسٹر پر نوٹ کر لیتا تھا۔ بصورت دیگر زبانی یاد رکھتا تھا۔ اور جب آبادی میں جاتا تھا تو شجرہ نسب پڑھ کر اور آباؤ اجداد کی بجا یا بے جا تعریفیں کر کے بیل وغیرہ لیتا تھا۔ بعض اس زمانے کے لحاظ سے پڑھے لکھے لوگ شجرہ نسب اپنے پاس نوٹ کر لیتے تھے۔ بعض سینہ بسینہ زبانی یاد رکھتے تھے۔ سال ہا سال گزرنے کے بعد ان پیروں، بھاٹوں یا زبانی یاد رکھنے والوں کے ناموں وغیرہ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی واقعات قوموں کے شجرہ ہائے نسب میں پائے جاتے ہیں۔ ماضی قریب کے شجرے تو ریکارڈ مال سے بھی دستیاب ہو سکتے ہیں اور موجودہ لڑی یا شاخ موقع پر جا کر معززین سے نام نوٹ کر لیے جا سکتے ہیں۔ راقم الحروف نے جملہ ذرائع اختیار کیے ہیں۔ تا کہ صحیح شجرہ ہا نسب مرتب کئے جا سکیں۔ بندہ کی یہ تگ و دو کئی برسوں پر محیط ہے۔ اس ضمن میں سال 1988ء میں ویزا حاصل کر کے ناڑ فیروزال تحصیل مہینڈر، پونچھ، کشمیر اور دیگر علاقہ ہائے جموں و کشمیر کا دورہ کیا اور قریہ قریہ، شہر شہر جہاں جہاں بھی گکھڑ قوم آباد تھی وہاں جا کر شجرہ ہائے نسب و دیگر معلومات فراہم کی گئیں۔ ساڑھے تین ماہ میں ناڑ فیروزال تحصیل مہینڈر کے ہر ہر گاؤں بلکہ ہر ہر محلہ میں جا کر معلومات اکٹھی کی گئیں۔ شجرہ ہائے نسب کے لیے استعداد کیا۔ حتیٰ کہ محافظ خانہ مال پونچھ سے بندوبست سال 61-1960 بکرمی کے ریکارڈ

Marfat.com

سے باضابطہ نقول حاصل کیں اور کچھ متعلقین کے ذریعہ موصول ہوئیں۔ بندوبست اراضی سال 1960-61 بکرمی کی مثل حقیقت میں درج شجرہ ہانسب اور بعدازاں کے کوائف باسانی دستیاب ہوئے اور اُن کی صحت پر پختہ یقین ہے۔ انشاٗ اللہ

حضرت آدمؑ سے لے کر سلطان گکھڑ شاہ اور مابعد فیروز خان جدِ امجد گوت فیروزال تک کے شجرہ ہائے نسب بھی کُتب تواریخ مثلاً شاہنامہ فردوسی، تاریخ فتح خانی، تاریخ گکھڑاں از راجہ محمد یعقوب طارق تاریخ گکھڑاں پونچھ از میجر محمد عثمان خان کیانی، تاریخ گکھڑاں از راجہ دائرالزمان خانپوری اور تاریخ قلمی نسخہ راجہ غلام رضا خان آف نور پور شاہاں، اسلام آباد میں دستیاب ہیں۔ جن میں سے حسبِ ضرورت پیچھے درج ہو چکے ہیں۔

شجرہ نسب گوت فیروزال گکھڑ تحصیل مہینڈر پونچھ کشمیر کا سُراغ لگانا اس لیے بھی کٹھن تھا کہ عظیم گکھڑ قوم کی یہ شاخ صدیوں سے انقلاباتِ زمانہ کی شکار رہی۔ سلطان فیروز خان کے بڑے بھائی سلطان سکندر خان کے دورِ حکومت میں انقلاب برپا کرنے کے شبہ میں سلطان فیروز خان کو قید کر کے علاقہ جموں وکشمیر بھیج دیا گیا جو عرصہ پانچ سال تک اس علاقہ میں رہے۔ اسی زمانے میں اُن کی ذریات میں سے سلطان متولی خان مہینڈر پونچھ کی طرف آگئے اور ناڑ فیروزال کے آٹھ دس گاؤں فیروزال گکھڑوں کے آباد کردہ ہیں اور اس علاقہ میں انہوں نے خود مختار حیثیت سے حکمرانی کی جس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

معاہدہ امرتسر کی روشنی میں جموں وکشمیر انگریزوں نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو پچتر لاکھ روپے کے عوض بیچ دیا۔ ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے مقامی حکمرانوں کو مطیع کر کے ایک وسیع ریاست جموں وکشمیر کی بُنیاد ڈالی۔ جس کی زد میں آ کر ناڑ فیروزالاں مہینڈر کے حکمران سردار ہاشم علی خان بن سردار زبردست خان فیروزال کو ہجرت کر کے نور پور شاہاں، بڑی امام اسلام آباد میں آ کر آباد ہونا پڑا۔ کچھ فیروزال اطاعت قبول کر کے اُسی علاقہ میں قیام پذیر رہے اور اپنی حکومت کھو جانے کے بعد جاگیر، ذیلداریاں، نمبرداریاں وغیرہ حاصل کر کے برسرِ اقتدار رہے اور آج

Marfat.com

تک علاقہ مہینڈر پونچھ میں اُن کی معاشرتی، مالی اور سیاسی پوزیشن کافی بہتر ہے۔

تقسیم ہند 1947ء کے وقت بھی فیروزال گکھڑوں کے کئی خاندان ہجرت کر کے پاکستان وکشمیر کے مختلف شہروں پشاور، راولپنڈی، حافظ آباد، جبوکئی گوجرانوالہ، کھیالی، لاہور، سیری سرساوہ، پُولس تروٹی، عباس پور اور کھوئی رٹہ وغیرہ جگہوں پر آباد ہوئے اور 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران ایک بار پھر متعدد کنبے مہاجر ہو کر کھیالی، جبوکئی گوجرانولہ، میر پور آزاد کشمیر، چھمب، رولی کوٹلی اور تحصیل فتح پور تھکیالہ میں قیام پذیر ہوئے۔ ان حالات میں صدیوں اکھاڑ پچھاڑ کا شکار ہونے والی فیروزال گکھڑ قوم کے شجرہ ہائے نسب و دیگر کوائف تلاش کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی آخر الزماں ﷺ کی شفقت اور پیر و مرشد کی نگاہِ التفات سے یہ مشکل مرحلہ بھی طے ہوا جس کی اجمالی تفصیل ذیل ہے۔

پاکستان اور آزاد جموں وکشمیر میں بسنے والے ہر شہر اور گاؤں میں راقم الحروف نے خود جا کر معلومات / کوائف اکٹھے کئے۔ جیسا کہ 1988ء میں ریاست جموں وکشمیر علاقہ ناڑ فیروزال تحصیل مہینڈر پونچھ کشمیر سے اکٹھے کئے تھے۔ چونکہ راقم الحروف کا نسبی تعلق بھی گوت فیروزال علاقہ ناڑ فیروزالاں سے ہے اس لیے فطری طور پر علاقائی واقفیت بزرگوں کے احوال وغیرہ چیزیں آسان ہوتی گئیں۔ اس دوران ریکارڈ مال اور سینہ بسینہ روایات کے علاوہ سردار سید محمد خان نمبردار ناڑ خاص بن سردار عبداللہ خان فیروزال گکھڑ کے ہاں سے ایک طبع شدہ شجرہ نسب از ابتدائے آدم" تا 1935ء ملا۔ اس کی ایک نقل سردار گلاب خان ممبر پنچایت بن میرو خان فیروزال سکنہ سنگھوٹ سے بھی دستیاب ہوئی۔ روایات کے مطابق یہ شجرہ نسب 1935ء میں جبکہ مولانا محمد دین فوق تاریخ اقوام پونچھ مرتب کر رہے تھے۔ برادری کے اہلِ درد حضرات سردار عطا محمد خان نمبردار بھٹہ دھوڑیاں بن سردار گوہر خان نمبردار اور سردار میرو خان سکنہ سنگھوٹ وغیرہ نے پیر سید حاکم شاہ سکنہ سرنکوٹ مہینڈر سے مرتب کروا کر طبع کروایا تھا۔ ایک قلمی شجرہ سردار اللہ دتہ خان فیروزال نمبردار سکنہ پھروٹ کی ملکیت میں تھا جس کی نقل حاصل کی تھی۔ ان شجروں سے علاقہ ناڑ

Marfat.com

فیروزال مہینڈر میں آباد فیروزال قوم کے کچھ خاندانوں کا پتہ چلتا تھا۔لیکن بے شمار ایسے کنبے بھی تھے جن کا ان میں ذکر نہیں تھا۔ حالانکہ وہ لوگ اس وقت بھی وہاں صدیوں سے آباد چلے آرہے ہیں۔ راقم الحروف نے گکھڑ قوم کی تاریخی کُتب کے علاوہ ریاست کی دیگر معاصر تاریخی کُتب تک بھی الحمد اللہ رسائی حاصل کی۔ جن میں گلاب نامہ، تاریخ ڈوگرہ دیس، تاریخِ پونچھ، تہذیب و ثقافت کے آئینہ میں۔ تاریخی اقوام پونچھ، دی پنجابی مسلمان، رئیسان پنجاب اور عصرِ حاضر کی تواریخ شامل ہیں۔ لیکن ان میں گکھڑ قوم کے حالات، پونچھ کشمیر میں فیروزال گکھڑوں کے اقتدار وموجودگی وغیرہ کا اجمالی ذکر ملتا ہے۔ اسی تجسس میں 1848ء ڈوگرہ راج کی اطاعت قبول نہ کر کے ہجرت کرنے والے سٹیٹ رُولر سردار ہاشم علی خان کی ذرّیات کی تلاش میں نور پور شاہاں، امام برّی، اسلام آباد پہنچا اور پوچھتے پوچھتے محلہ راجگاں تک رسائی ہوئی۔ بندہ ناچیز نے اپنے بزرگوں سے راجہ غلام رضا خان صاحب کا نام سُن رکھا تھا۔ جن کا 1947ء سے قبل ناڑ فیروزال والی برادری سے رابطہ رہتا تھا اور موصوف برادری کی تاریخی یاداشت کے سلسلہ میں خاصی شہرت رکھتے تھے۔ چنانچہ راقم الحروف راجہ غلام رضا خان کے حوالہ سے پوچھنا شروع کیا۔ ایک شخص نے اُن کی حویلی کی نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ راجہ غلام رضا خان وفات پا چکے ہیں۔ یہ سُن کر متجسس جذبات کو ایک دھچکا سا لگا۔ بہر حال ہمت کر کے ڈیوڑھی پر گیا۔ بُلانے پر ایک نوعمر بچہ پوچھنے آیا کہ تم کون ہو؟ میں نے اس سے کہا کسی بڑے آدمی کو بُلاؤ۔ اُس نے کہا کہ والد صاحب بازار گئے ہیں انہیں کسی شادی پر دوستوں کے ہمراہ اٹک جانا ہے۔ میں نے دور کشمیر سے آیا ہوا مہمان بتا کر بیٹھک کھلوائی۔ خود بیٹھا اور بچے کو والد صاحب کو بازار سے بلوانے کے لیے بھیجا۔ تھوڑی دیر بعد راجہ شوکت علی کیانی بن راجہ غلام رضا خان مرحوم مغفور تشریف لائے۔ سرسری تعارف اور مُدعا ظاہر کیا۔ انہوں نے مہمان نوازی کے طور پر چائے پلائی اور بتایا کہ اُن کے ساتھی گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔ میں کل تک واپس آجاؤں گا۔ آپ قیام کریں۔ میں نے اُن کا ملکیتی شجرہ نسب قوم فیروزال گکھڑ مہینڈر سرسری طور پر دیکھا۔ چنانچہ میں نے انہیں پتہ دیگر شجرہ نسب کی فوٹوسٹیٹ

نقل بھیجنے کی استدعا کی۔ایک اور بزرگ راجہ محمد اشرف خان کیانی کی دوکان پر پہنچا کر چلے گئے۔ یاس واُمید کے ملے جلے جذبات کے ساتھ راجہ صاحب سے گفت وشنید ہوئی۔انہوں نے راجہ ہاشم علی خان نوراللہ مرقدہ کی ذرّیات کے سلسلہ میں سرسری معلومات بہم پہنچائیں اور اجازت لے کر واپس چلا آیا۔میر پور آزاد کشمیر پہنچ کر یہ خیال دامن گیر ہوا کہ شاید شجرہ نسب کے علاوہ مزید معلومات حاصل ہوسکیں۔ چنانچہ دودن میر پور ٹھہرنے کے بعد پھر نور پور شاہاں کی راہ لی اور نماز مغرب کے وقت راجہ شوکت علی صاحب کی ڈیوڑھی پر دستک دی اور بیٹھک میں براجمان ہوا۔اب یہ بیٹھک میرے لیے نئی نہ تھی۔اُسی بچے راجہ احتشام علی کیانی بن راجہ شوکت علی کیانی متعلم جماعت نہم گورنمنٹ ہائی سکول امام برّیؒ نور پور شاہاں نے خاصی مہمان نوازی کے علاوہ شجرہ نسب دکھایا اور فیروزال برادری نور پور شاہاں کی اسموار فہرست مرتب کروائی۔اس بچے کے اخلاق، ذہانت اور معلومات سے از حد متاثر ہوا۔اللہ تعالیٰ اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرے آمین۔

دوسری صبح دربارِ عالیہ امام برّیؒ نور پور شاہاں پر حاضری کے بعد راجہ محمد اشرف خان صاحب کی معرفت فیروزال گکھڑ برادری کے دیگر افراد سے ملاقات ہوئی۔مُدعا بیان ہوا۔ برادری کے ایک نوجوان راجہ امجد علی کیانی ایڈیٹر ماہنامہ جہاں اسلام آباد سے ملاقات ہوئی۔انہوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔گھر لے گئے۔شام کو برادری کے دیگر نوجوان راجہ شرافت علی کیانی، راجہ شجاعت علی کیانی، پسران راجہ غلام رضا خان، راجہ منظر علی کیانی ایڈووکیٹ بن راجہ محمد اشرف خان کیانی، راجہ اختر زمان کیانی، انسپکٹر کسٹم و راجہ اسد علی خان کیانی وغیرہ سے ملاقات ہوئی۔دونوں طرف فیروزال برادری کے حالات پر بات ہوئی۔فہرست اسموار اور شجرہ نسب وغیرہ مرتب ہوا۔راجہ شرافت علی خان کیانی نے معاً بتایا کہ اُن کے گھر اُن کے والد مرحوم راجہ غلام رضا خان کے مرتب کردہ کوائف فیروزال گکھڑاں ودیگر تاریخی مواد بھی ہے جو دیکھنا ضروری ہے۔نیز منظر علی ایڈووکیٹ صاحب مہمانی کے لیے مُصر تھے۔چنانچہ ایک دن اور ٹھہرنا تھا۔اب اپنائیت ہو چکی تھی۔دعوتوں کے علاوہ اگلے دن شام کو پھر راجہ امجد علی کیانی صاحب کے ہاں اکٹھے ہوئے۔

Marfat.com

راجہ غلام رضا خان مرحوم ومغفور کا ریکارڈ ملاحظہ کرنے پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ مرحوم ومغفور نے شجرہ نسب و دیگر مستند ریکارڈ محفوظ رکھنے کے علاوہ گکھڑ ودیگر اقوام کے حالات بصورت یاداشت رجسٹر میں درج کئے ہوئے ہیں۔ جو ایک مُستند قلمی مسودہ تاریخ کا درجہ رکھتے ہیں اور فیروزال گکھڑ قوم کے علاوہ چب، جرائل، کھوکھر، عباسی، جنجوعہ، دھنیال وغیرہ اقوام کے حالات درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کی قبر پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ (آمین)

مرحوم کے فرزندان راجہ شوکت علی کیانی، راجہ شرافت علی کیانی اور شجاعت علی کیانی وغیرہ ہم نے باکمال مہربانی ریکارڈ کی فوٹو سٹیٹ نقول مہیا کی ہیں۔ جن سے بے شمار قیمتی مطلوبہ معلومات ملی ہیں۔ خصوصاً مصدقہ شجرہ نسب قوم فیروزال ساکنائے ناڑ فیروزال تحصیل مہنڈر پونچھ کے دستیاب ہونے سے میرے کام میں کماحقہ پیش رفت ہوئی ہے۔ بندہ ناچیز راجگان کیانی نور پور شاہاں امام برّیؒ کے اس تعاون کے لیے شکر گزار وممنونِ احسان ہے۔

حاصل کلام یہ کہ فیروزال گکھڑاں مہنڈر پونچھ کشمیر کے تاریخی حالات جہاں تک ممکن ہو سکا انتہائی ذمہ داری اور عرق ریزی سے حاصل کئے گئے ہیں اور راقم الحروف نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ حاصل شدہ مواد اور شجرہ ہائے نسب کا تاریخی نقطہ نظر سے تنقیدی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ تا کہ حقیقی اور مستند حالات احاطۂ تحریر میں آسکیں۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ فیروزالاں مہنڈر کے جدِ امجد سردار متولی خان بن سلطان فیروز خان پندرہویں صدی عیسوی میں مہنڈر پونچھ کشمیر منتقل ہوئے جیسا کہ فاضل مصنف تاریخِ گکھڑاں پونچھ نے باضابطہ ایک باب باندھے ہوئے تذکرہ کیا ہے۔ دیگر شواہد بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ سردار متولی خان سے آٹھویں پشت میں سردار ہاشم علی خان بن سردار زبردست خان فیروزال سکنہ کلر موہڑہ، ناڑ فیروزال 1846ء میں ڈوگرہ دورِ حکومت میں ہجرت کر کے نور پور شاہاں، امام برّی راولپنڈی آباد ہوئے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ انہیں اس علاقہ رہتے ہوئے تقریباً پانچ صدیاں گزر چکی ہیں۔ گکھڑوں کی دیگر شاخیں بعد میں مختلف مواقع مثلاً مغلیہ سلطنت کے زوال اور سکھ

Marfat.com

دورِ حکومت وغیرہ میں آئیں۔ ریکارڈ مال سے حاصل کردہ مصدقہ شجرہ نسب مملوکہ ومقبوضہ پسران راجہ غلام رضا خان مرحوم، محرّرہ 1807 بکرمی میں موضعات ناڑ خاص، نکہ منجھاڑی، ہرنی، کلر موہڑہ، بھاٹہ دھوڑیاں، سنگھوٹ وغیرہ کے اوّلین آباد کنندہ اسی شاخ فیروزال گکھڑ کے مختلف بزرگ تھے۔ جن کا ذکر ریکارڈ مال مثل حقیقت میں موجود ہے۔ سینہ بسینہ روایات بھی اس امر کی موجد ہیں۔ نیز علاقہ میں گکھڑ یادگاریں بھی اُن کی حکمرانی اور پشتوں رہائش پذیری کا پتہ دیتی ہیں۔

شجرہ ہائے نسب کے جائزہ کے بعد راقم الحروف اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ سردار اللہ دتہ خان نمبردار پمروٹ سُرن علاقہ پونچھ مہینڈر کا نوٹ شدہ شجرہ نسب سن 1935ء میں پیر سیّد حاکم شاہ صاحب سکنہ سرنکوٹ کے مرتب کردہ شجرہ نسب سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ بات خود سردار اللہ دتہ خان نمبردار پمروٹ نے راقم الحروف کے دورہ پمروٹ سُرن سال 1988ء کے وقت بالمشافہ تسلیم کی ہے۔ اس میں اُنہوں نے 1935ء کے بعد پیدائش کا اضافہ کیا ہے جو کہ درست ہے۔ اس طرح ریکارڈ مال کی نقول اور موقعہ پر پہنچ کر تحریر کئے گئے عصرِ حاضر کے نسب ناموں کے علاوہ صرف دو ہی قابل ذکر نسب نامے رہ جاتے ہیں۔

۱۔ وہ شجرہ نسب جو کہ 1935ء میں مولانا محمد دین فوقؔ کی تاریخ اقوامِ پونچھ کی تصنیف و تالیف کے وقت سردار عطا محمد خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں وغیرہ نے پیر سید حاکم شاہ صاحب موصوف سے مرتب کروایا تھا۔

۲۔ وہ شجرہ نسب جو 1807ء کا مرتب کردہ ہے جس پر مجاز آفیسر کے تصدیقی دستخط، مہر اور تاریخ وغیرہ درج ہے اور پُشت در پُشت سردار ہاشم علی خان سے لے کر اُن کی ذرّیات شاخ کلاں سردار غلام مرتضیٰ خان، اُن کے بیٹے راجہ غلام حیدر خان، اُن کے بیٹے راجہ عطا اللہ خان، اُن کے بیٹے راجہ غلام رضا خان اور اب اُن کے بیٹوں راجہ شوکت علی خان کیانی۔ راجہ شرافت علی خان کیانی راجہ شجاعت علی خان کیانی وغیرہ کی ملکیت ہے۔ جس کی ایک نقل راقم الحروف

Marfat.com

کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

اس شجرہ نسب میں نسلاً بعد نسلاً اضافہ ہو کر نور پور شاہاں کی فیروزال برادری کے علاوہ علاقہ ناڑ فیروزال تحصیل مہینڈر پونچھ کشمیر کے اندراجات بھی کما حقہ کئے گئے ہیں۔اس طرح یہ شجرہ خاصا مکمل ہے۔تاہم علاقہ ناڑ فیروزال میں رہائش پذیر جملہ فیروزال قبیلہ پر محیط نہیں ہے۔

ہر دو نسب ناموں کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے سلطان فیروز خان سے نیچے چند ناموں کی تفاوت پائی جاتی ہے۔جو غالباً صدیوں بعد غیر سرکاری طور پر مرتب ہونے والے شجرہ نسب نمبر ایک میں خاصی تصور کی جاسکتی ہے۔شجرہ نمبر دو مملوکہ راجگان نور پور شاہاں برّی امامؒ، راولپنڈی، اسلام آباد چونکہ محکمہ مال کا مرتب کردہ مصدقہ ہے اور اس کی تصدیق مزید آنجہانی راجہ غلام رضا خان مرحوم کے قلمی نسخہ تاریخ سے بھی ہوتی ہے۔اس لے راقم الحروف نے مؤخر الذکر نسب نامہ کو ہی ترجیح دی ہے۔ البتہ جہاں ضرورت سمجھی گئی ۔ اوّل الذکر نسب نامہ سے بھی مدد لی گئی ہے۔بحالات بالا دستیاب ریکارڈ مال و نسب ناموں، سینہ بسینہ روایات وغیرہ کا محتاط موازنہ کر کے کوائف مربوط کئے گئے ہیں اور حتی الامکان صحیح ریکارڈ مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ متعلقین کی آگاہی کے لیے شجرہ نسب مملوکہ و مقبوضہ فیروزال راجگاں نور پور شاہاں امام برّی ضلع اسلام آباد کی نقل بھی بذیل درج کی جاتی ہے۔

Marfat.com

نقل بمطابق اصل

شجرہ نسب سردار زبردست خان قوم گکھڑ فیروزال سکنہ نڑ فیروزال تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ 1807ء

شجرہ نسب

مہر و دستخط حاکم مجاز
مع تاریخ

- سلطان گل محمد خان
  - سلطان فیروز خان
    - شاہ دولت خان
    - سردار متولی خان
      - فرقداد خان
      - پنجاب خان
        - گلاب خان
          - نادو خان
            - سیف اللہ خان
              - ملی خان
                - پینداخان
        - ملّو خان
          - محمد صالح خان
            - بہادر خان
              - خان بہادر
                - میر محمد خان
                  - سجاول خان
                  - نادر خان
              - جیا خان
                - پینداخان
                  - سلطان خان
          - دلیل خان
            - سردار مٹھا خان
              - عظمت اللہ خان
                - منصور خان
                  - اکبر علی خان
                  - بہادر خان
                    - حیدر خان
                    - منگا خان
              - سردار عظیم خان
                - زبردست خان
                  - سردار صفدر علی خان
                  - سردار اکبر علی خان
                    - سردار حمید اللہ خان
                      - سردار دیوان علی خان
                  - سردار ہاشم علی خان
                    - سردار مرتضیٰ خان

Marfat.com

نوٹ: مصنف ومؤلف شجرہ نسب قوم فیروزال گکھڑ ناڑ فیروزالاں تحصیل مہنڈر ریاست پونچھ......جموں وکشمیر

شجرہ نسب ہذا جملہ کُتب تواریخ متعلقہ قوم گکھڑاں مثلاً تاریخِ گکھڑاں از راجہ محمد یعقوب طارق، تاریخ فتح خان از مرزا قابل خان، شاہنامہ فردوسی، تاریخِ گکھڑاں از میجر راجہ محمد عثمان خان کیانی، تاریخِ گکھڑاں از راجہ دائرالزمان خان خانپوری، قلمی نسخہ تاریخ از راجہ غلام رضا خان نور پور شاہاں۔ نقول شجرہ ہانسب علاقہ مہنڈر شاخ فیروزال بندوبست سال 1960-61 بکرمی دیگر شجرہ ہانسب مملوکہ معززین کنبہ و بالمواجہ تحقیقات بر دورہ سال 1988ء کی روشنی میں چھان بین کے بعد بڑی احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے۔ سلطان فیروز خان سے گوت فیروزال موسوم ہے۔ اُن کے صرف ایک بیٹے سردار متولی خان علاقہ مہنڈر پونچھ کشمیر میں منتقل ہوئے۔ باقی بیٹوں تاتار خان، دولت خان، عیسیٰ خان، دنیا خان، جھنڈا خان کی ذرّیات پنجاب کے ضلع جہلم وراولپنڈی کے دیہات دان پور، برسال، نوگراں، سنگھا، راولپنڈی جھنڈا، گوجر خان وغیرہ میں آباد ہے۔

چنانچہ سردار متولی خان کی اولاد ناڑ فیروزال مہنڈر ریاست پونچھ کشمیر کا شجرہ نسب جو کہد یہات بھاٹہ دھوڑیاں، ناڑ خاص، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی، ہرنی، گلہوٹہ، سنگھوٹ درابہ، پوٹھ، پمروٹ اور 1947ء و 1965ء میں ہجرت کر کے پاکستان و آزاد جموں وکشمیر میں مقیم مہاجرین پر مشتمل مرتب کیا گیا ہے۔ جن کنبہ جات کے کوائف / شجرہ نسب سلطان فیروز خان تک دستیاب نہیں ہو سکے۔ اُن کا شجرہ نسب بندوبست 1960-61 بکرمی اور مابعد کوائف کی روشنی میں درج کیا گیا ہے۔ شجرہ نسب کی دستیابی پر دوسرے ایڈیشن میں شامل ہوں گے۔ ان شاءاللہ

Marfat.com

شجرہ نسب قوم گکھڑ فیروزال علاقہ ناڑ فیروزال تحصیل مہینڈر ریاست پونچھ کشمیر

از سردار محمد فضل شوق (ایم اے۔ تاریخ بی ایڈ ریٹائرڈ پرنسپل مصنف تاریخ ہذا

حضرت آدم ، شیثؑ ، انوش، قینانؑ ، مہیلائیلؑ ، بیاوزؑ ، ادریسؑ ، اخنوعؑ ، متوشلخ ، مالکؑ ، نوحؑ ، سام، ارفخش ، کیومرث ، سیامک ، ہوشنگ ، طہورث، جمشید، آستیں ،فریدون، ایرج، منوچہر، نوزد، غیرنرث، زدا، کیقباد، کیکاؤس، سیاوش، کیخسرو، لہراسپ ، گستاسپ ، اسفند یار، نوشادر، بہمن، دراب، دارا، ساسان، اُردشیر، شاہ پور، ہرمنر، بہرام شاہ، بہرام، تھرسی، یزدگرد، بہرام گور، تیز جرد، حرمز، منرد، قباد، نوشیرواں، حرمز، خسرو پرویز، شیرویہ، اُردوشیر ثانی، فرامین، فرخ شاہ ثانی، کیگو ہریا گوہر شاہ، سلطان کید، سلطان تبت، سلطان جنت، سلطان شجار، سلطان مبارک، سلطان بہرہ مند، سلطان نظر خان، سلطان قالب، سلطان دولت، سلطان خان، سلطان قاب، سلطان فرخ امیر، سلطان تیز داد، سلطان اُمرا، سلطان خیر الدین، سلطان گوہر گنج، سلطام نور الدین، سلطان مراد، سلطان بختیار، سلطان ہاتم، سلطان سمند، سلطان محراب، سلطان مراد، سلطان بختیار، سلطان ہاتم، سلطان سمند، سلطان محراب، سلطان رُستم، سلطان قابل شاہ، سلطان گکھڑ شاہ، بج شاہ، مہپال خان، مومن خان، عاصی خان، راجڑ خان، سپہر خان، منگ خان، لوہر خان، لکھن خان، قدو خان، ملک گُل محمد خان، فیروز خان (گوت فیروزال گکھڑ)

Marfat.com

تفصیل شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موضع بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر پونچھ

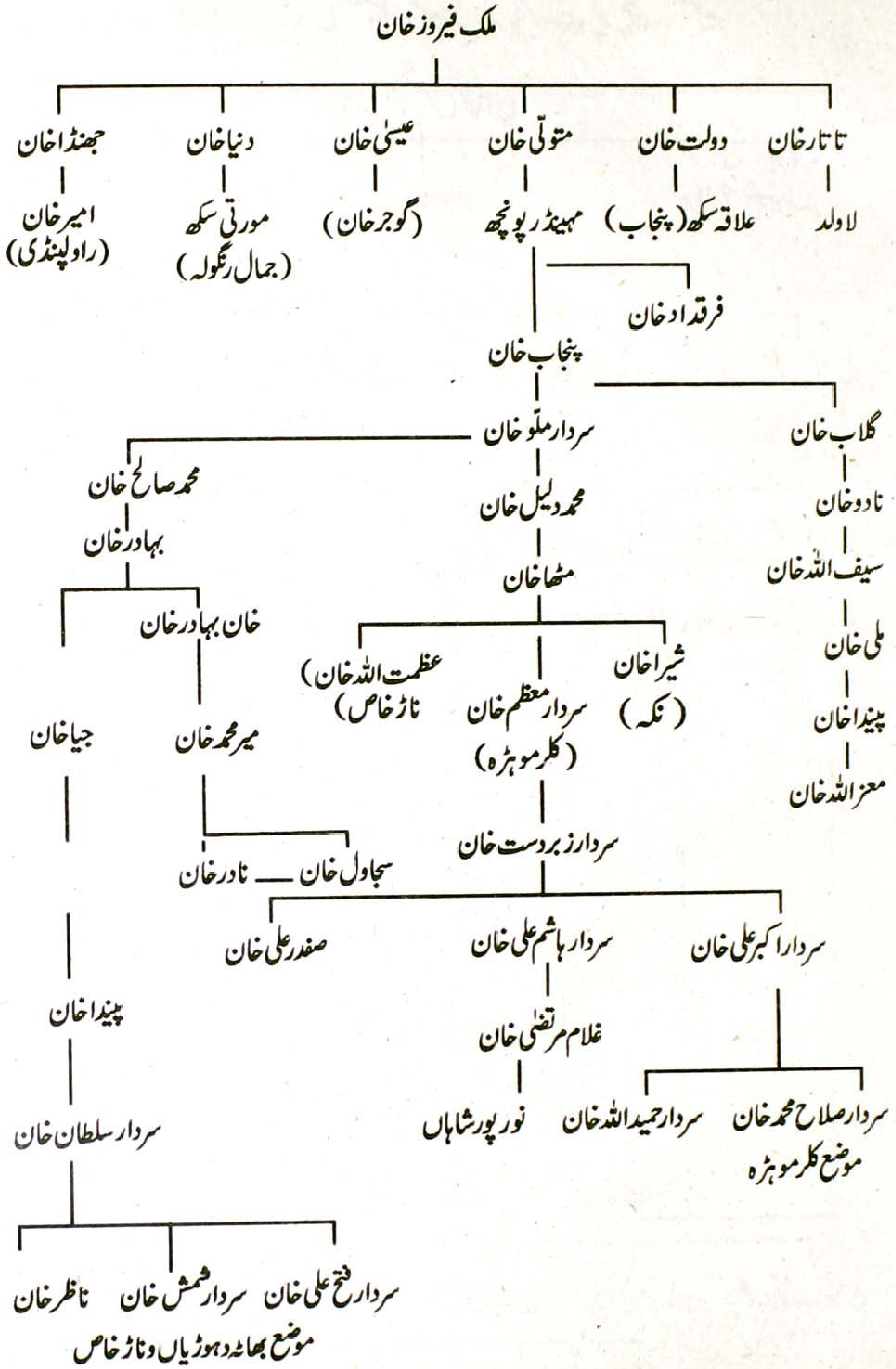

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار شمس خان بن سردار سلطان خان نمبردار ناڑ خاص و بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ریاست پونچھ۔ کشمیر

سردار شمس خان

سردار نواب خان　سردار گوہر خان　سردار مستو خان

سردار بہادر علی خان　سردار عطا محمد خان　سردار فرمان علی خان　سردار علی اکبر خان

غلام سرور خان　?　فیض محمد خان

عاشق حسین خان　فدا حسین خان　محمد شکور خان　محمد شعور خان　محمد رؤف خان

شیر محمد خان　گلاب خان　منشی خان　محمد شیر خان　محمد اقبال خان　محمد حسین خان

یار محمد خان　محمد عثمان خان　محمد چنگیز خان

محمد ایوب خان　کرامت اللہ خان　نذیر حسین خان

محمد رزاق　محمد نصیر　محمد رفیق　محمد لطیف　محمد شکیل

نقی محمد خان　محمود احمد خان

نیاز احمد　وزیر محمد　رویل احمد　رحیل احمد　خورشید احمد

شیر افضل خان　زبیر افضل خان　تنذیر افضل خان　شمشیر افضل خان

محمد سید خان　محمد اعظم خان　محمد صاعد خان　محمد کثیر خان　عبدالقیوم خان　محمد رکوب خان

محمد شمریز　محمد خورشید　فرید اعظم　غیداعظم　ممتاز احمد　مختار اعظم

Marfat.com

سردار فرمان علی خان بن سردار گوہر خان نمبردار بن شمس خان بھاٹہ دھوڑیاں

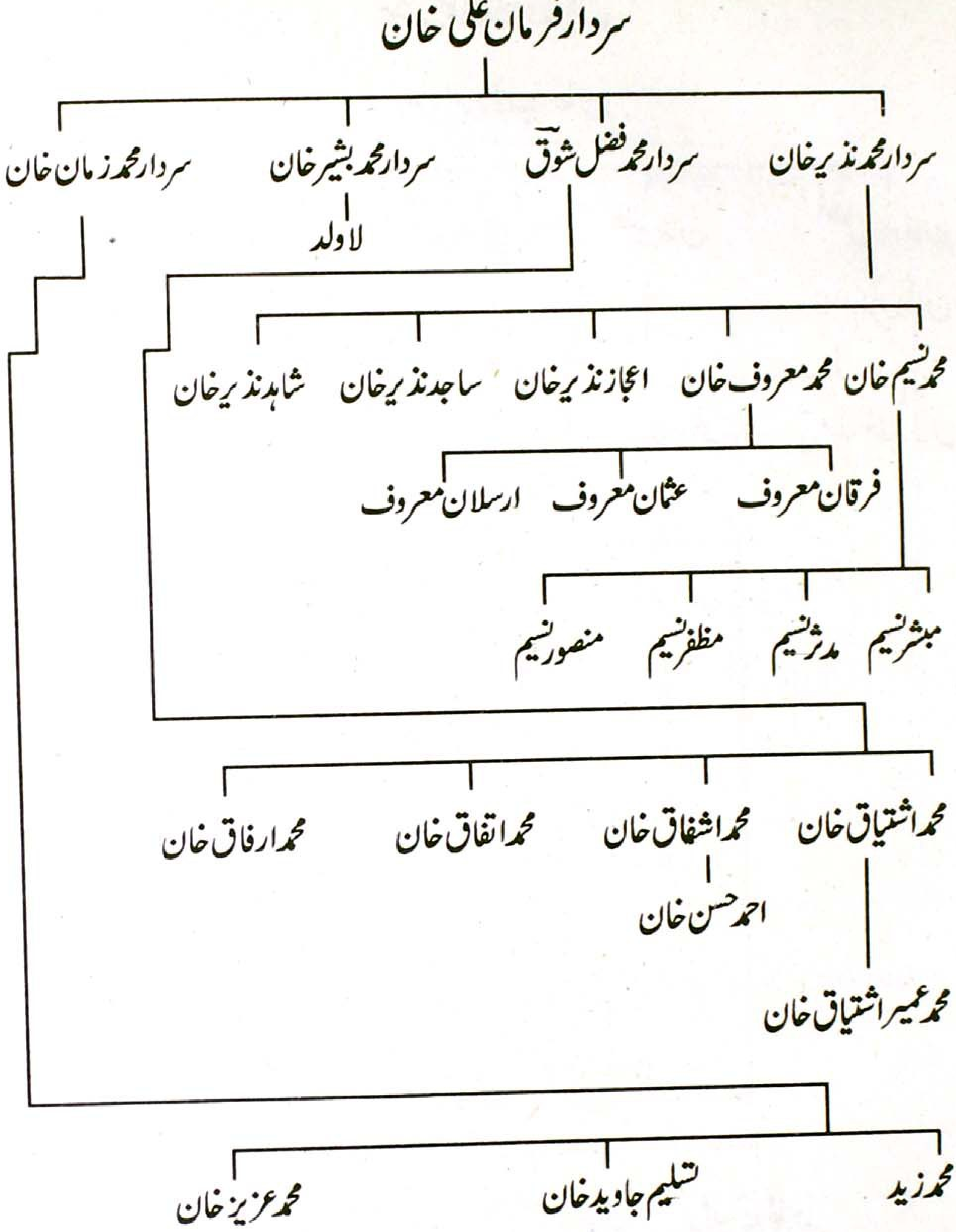

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار نواب خان ولد سردار شمس خان بن سردار سلطان خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

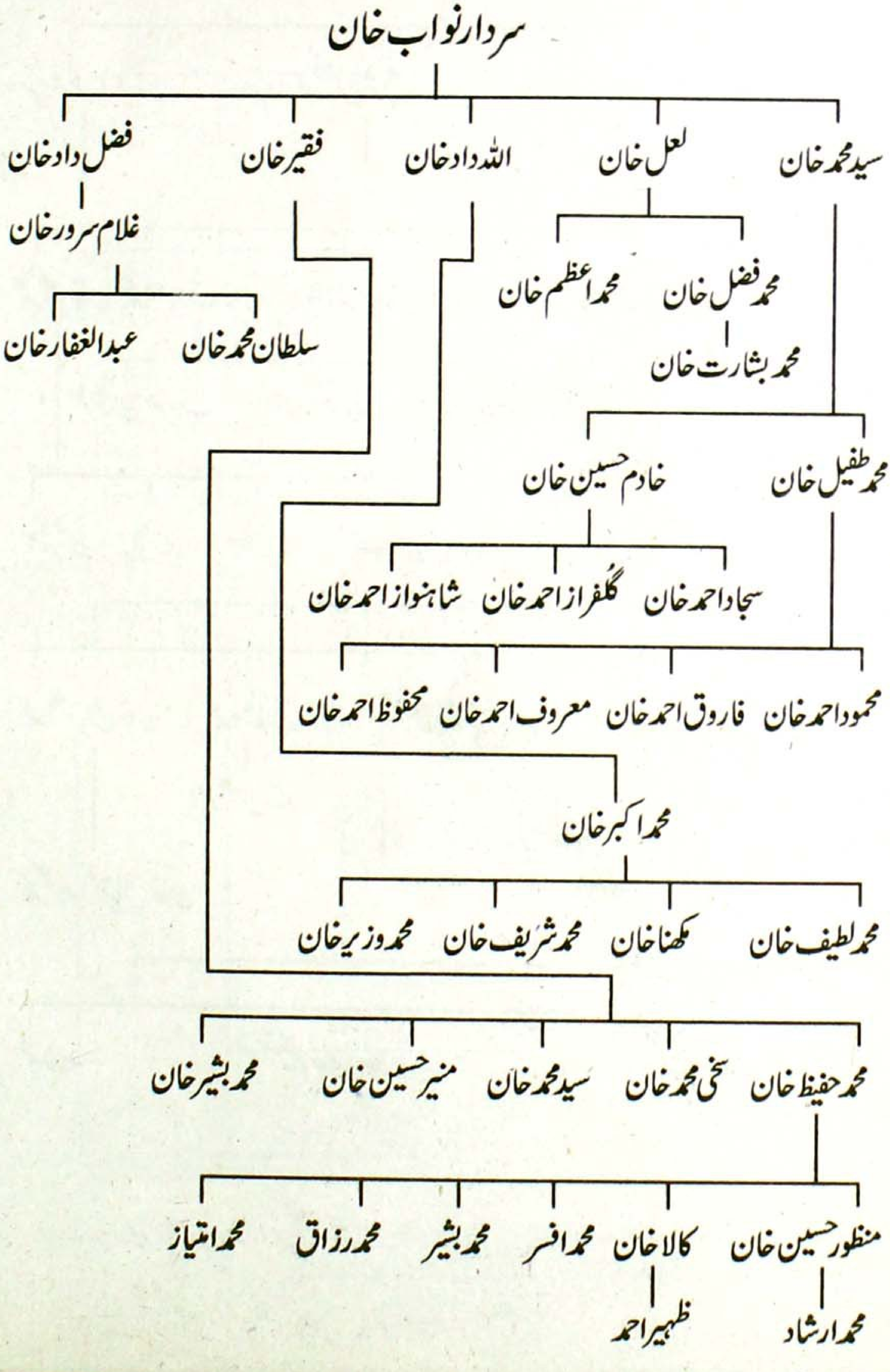

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار مستو خان ولد شمس خان بن سلطان خان
سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

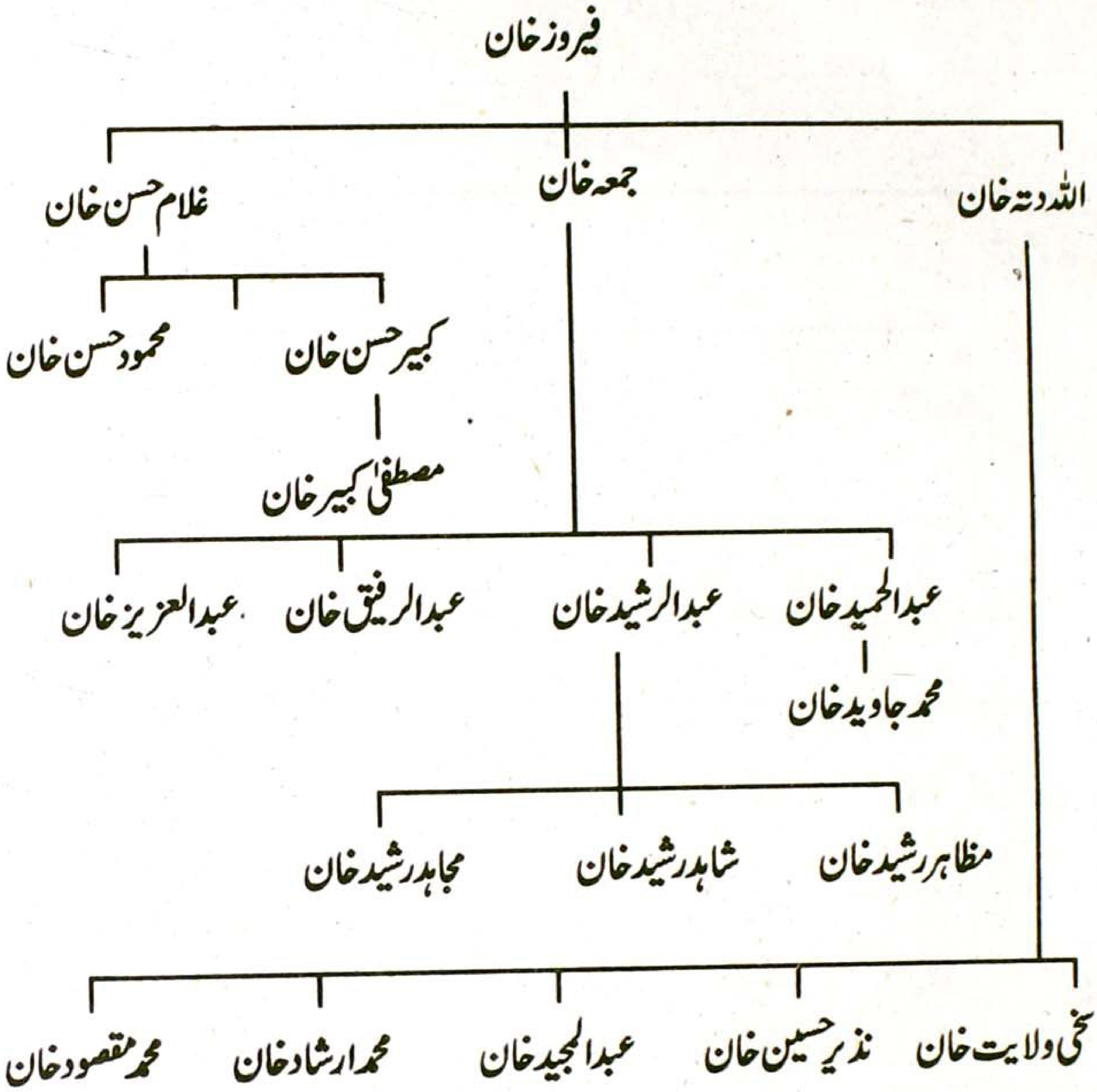

نوٹ: شجرہ نسب اولاد شمس خان بن سلطان خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں مکمل ہوا۔

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد ناظر خان بن سردار سلطان خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں ۔ مہینڈر

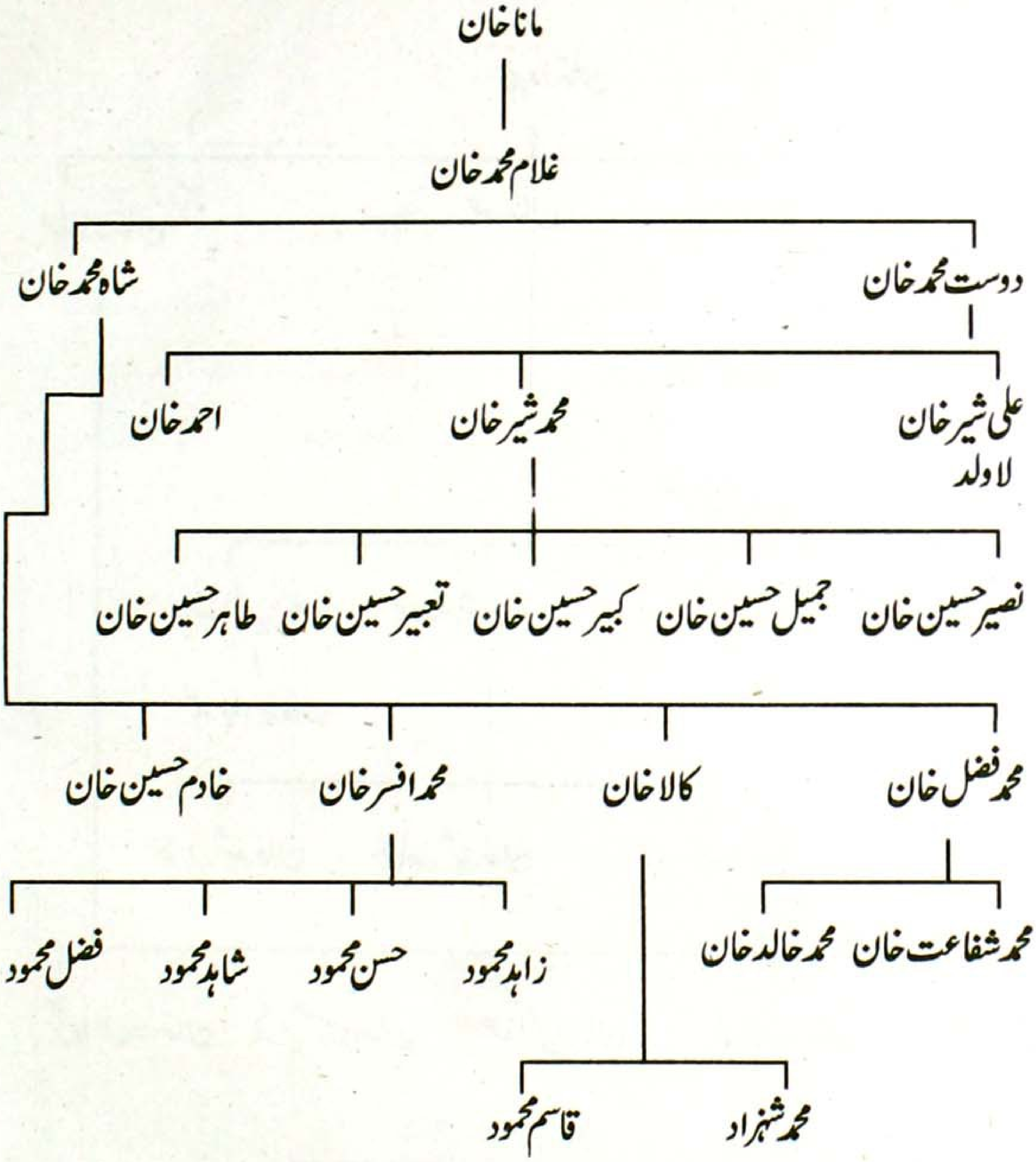

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار فتح علی خان بن سردار سلطان خان نمبردار ناڑ خاص مہینڈر

- سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص
  - سید محمد خان
    - ؟
  - اللہ دتہ خان
    - محمد ایاز خان
      - محمد آغاز
      - محمد الطاف
      - وسیم ایاز
    - محمد اکرم خان
      - احتشام اکرم
      - احسان اکرم
    - محمد جہانگیر خان
  - فیض محمد خان
    - عنایت اللہ خان
    - گل محمد خان
    - کمال خان
  - شیر محمد خان
    - محمد ریاض خان
    - محمد غیاث خان
    - محمد فاروق خان
    - محمد ظہور خان
    - محمد شوکت خان
    - محمد مصطفیٰ خان
  - محمد حسین خان
    - محمد اخلاق خان
      - وحید اقبال خان
      - طاہر اقبال خان
      - سوشید اقبال خان
      - اسد اقبال خان
    - محمد مشتاق خان
      - انور رضا خان
      - عامر رضا خان
    - سرفراز احمد خان
      - احسن سرفراز خان
    - ضحاک احمد خان
    - عبدالقیوم خان
  - وزیر حسین خان
    - لاولد
  - نذیر حسین خان
    - غلام مصطفیٰ خان
  - منیر حسین خان
    - محمد گلریز خان
    - محمد امریز خان
    - محمد شمریز خان

Marfat.com

شجرہ نسب سردار سید محمد خان بن عبداللہ خان نمبردار بن فتح علی خان بن شمس خان

سکنہ سموتی ناڑ خاص

خادم حسین خان — غلام مرتضیٰ خان — آفتاب احمد خان

(خادم حسین خان:) ذوالفقار احمد خان — رُخسار احمد خان

نوٹ: شجرہ نسب اولاد سردار شمس خان وسردار ناظر خان وسردار فتح علی خان پسران سردار سلطان خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں مکمل ہوا۔ سردار شمس خان و ناظر خان نے موضع بھاٹہ دھوڑیاں سکونت اختیار کی اور اُن کی ذرّیات اسی گاؤں میں ہے۔ جبکہ سردار فتح علی خان نے بھاٹہ سے سکونت ترک کے موہڑہ کوٹاں ناڑ خاص اقامت کی اور اُن کی اولاد وہاں ہی اقامت پذیر ہوئی۔ سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص بن سردار فتح علی خان کے دو بیٹے سردار فیض محمد خان و سردار محمد حسین خان اپنے دادا کی آراضیات پر بھاٹہ دھوڑیاں منتقل ہوئے۔ دیگر ناڑ خاص موہڑہ کوٹاں وسموتی میں قیام پذیر ہیں۔ شوقؔ

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موضع بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ ملہ بھاٹہ کوٹ ہٹاں قتناڑیاں

- سلطان فیروز خان
  - سردار متولّی خان
    - سردار پنجاب خان
      - گلاب خان
        - نادو خان
          - سیف اللہ خان
            - ملّی خان
              - پینداخان المعروف پھاناخان
                - حشمت خان
                  - نمانا خان
                    - دانو خان لاوارث
                - معزاللہ خان المعروف نواز خان
                  - سلطان علی خان
                    - اکو خان
                      - فیروزہ خان
                      - سخی خان
                      - حسنا خان
                    - نجو خان لاولد
                    - نواب خان لاولد
                    - محبوب خان
                    - دوسا خان
                    - ناجا خان
                  - راجولی خان
                    - باغ علی خان لاوارث
                    - صلاح محمد خان
                  - ہاشو خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد داکو خان بن سلطان علی خان بن معزاللہ خان موہڑہ بھاٹہ

- فیروزہ خان
  - نذیر حسین خان
  - غلام حیدر خان
  - شاہ محمد خان
  - محمد بشیر خان
- سخی خان
  - محمد بشیر خان
  - محمد شریف خان
  - محمد صادق خان
- حسنا خان
  - محمد شبیر خان
  - شبیر احمد خان

اولاد محبوب خان بن سلطان علی خان بن سلطان معزاللہ خان موہڑہ ہٹاں

- ولایت خان
  - محمد ذاکر خان
  - محمد شکیل خان
  - محمد رزاق خان
  - محمد شکور خان
- عبداللہ خان
  لاولد
- محمد حسین خان
  - محمد رفیق خان
  - محمد خورشید خان
  - محمد ممتاز خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد دوسا خان بن سلطان علی خان بن معزاللہ خان موہڑہ ہٹاں

صوبیدار محمد شریف خان (موضع تروٹی عباس پور) — محمد حسین خان لاولد

صوبیدار محمد شریف خان:
محمد عباس خان — محمد افراز — محمد سرفراز — محمد ابرار — محمد شہباز — محمد بہزاد — محمد فیاض

محمد عباس خان:
ظہیر عباس — شاہد عباس — غضنفر عباس

نوٹ: دوست محمد خان المعروف دوسا خان بن سلطان علی خان موضع بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ ہٹاں قنستاڈیاں سے 1947ء میں ہجرت کر کے واہ کیمپ پاکستان گئے۔ وہاں سے واپس ہو کر چھاترہ عباس پور رہے۔ وہاں دوست محمد خان وفات پا گئے۔ قبر چھاترہ میں ہے۔ اُس کے بعد صوبیدار محمد شریف خان تروٹی تحصیل حویلی ضلع پونچھ آئے۔ ملدیال قبیلہ سے شادی کی۔ بیت المال کی زمین تعدادی گیارہ کنال الاٹ کروائی۔ 1971ء میں محمد حسین خان لاولد فوت ہوئے۔ صوبیدار محمد شریف خان بھی 1987ء میں فوت ہوئے۔ اُن کے بیٹے حاجی عباس خان وغیرہ قلعہ چاند گوجرانوالہ منتقل ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد نا جا خان بن سلطان علی خان بن معز اللہ خان موہڑہ ہٹاں بھانہ دھوڑیاں

- گلاب خان
  - محمد صادق خان
  - محمد اسلم خان
- شاہ محمد خان (انسپکٹر پولیس)
  - محمد اشرف خان
  - محمد اقبال خان
  - محمد انور خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد راجولی خان بن معزاللہ خان بن پھانا خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

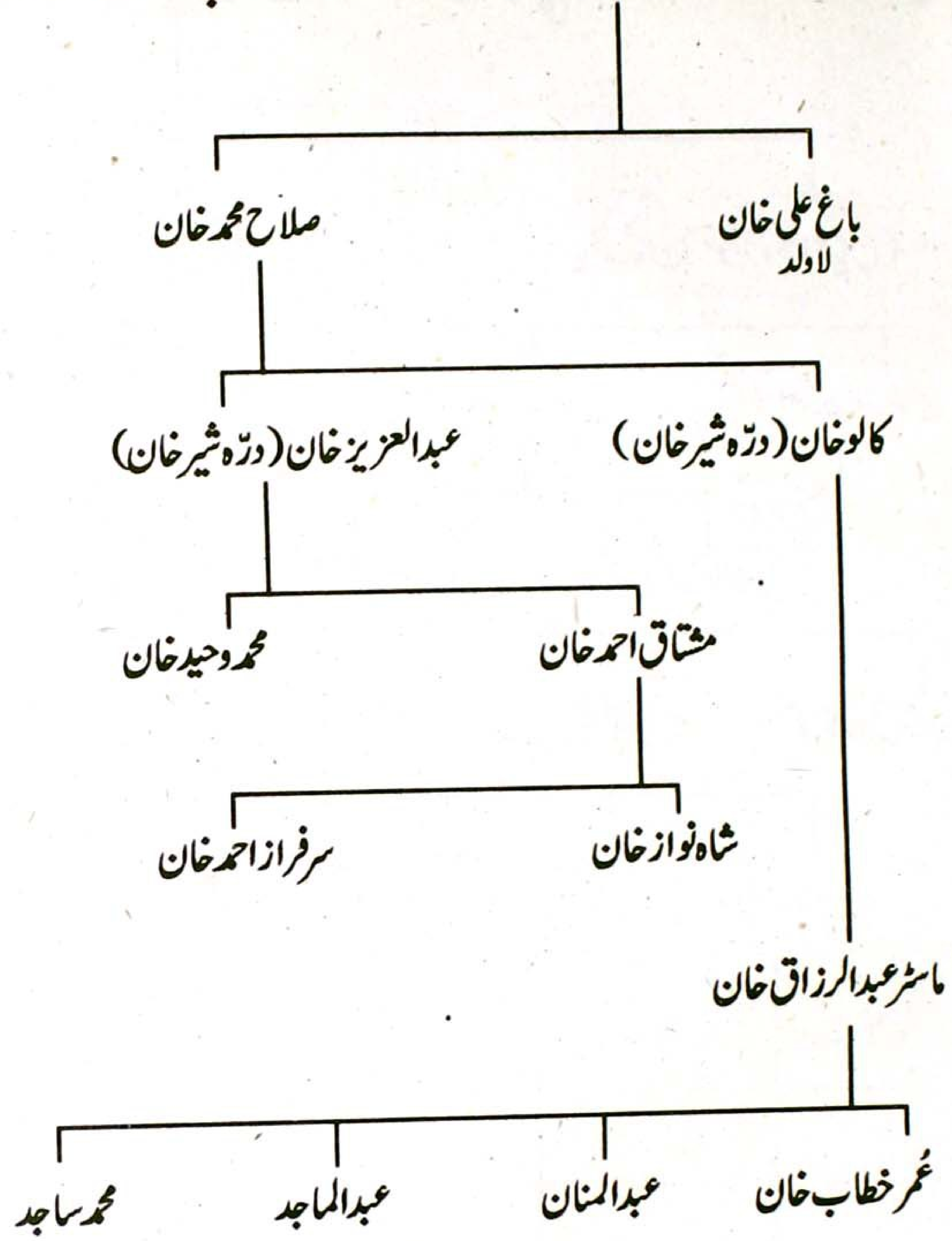

نوٹ: سردار راجولی خان بن معزاللہ خان موضع بھاٹہ دھوڑیاں سے موضع منکوٹ تحصیل مہینڈر منتقل ہوئے۔ اُن کے دو بیٹے باغ علی خان اور صلاح محمد خان ہوئے۔ منکوٹ سے 1947ء میں کالوخان وعبدالعزیز خان پسران صلاح محمد خان مہاجر ہو کر موضع درّہ شیر خان ضلع پونچھ آباد ہوئے۔ دونوں بھائی بااثر اور بااخلاق ہیں۔ عبدالرزاق خان بن کالوخان محکمہ تعلیم میں صدرِ معلم ہے۔ جبکہ مشتاق احمد بن عبدالعزیز خان آرمی میں ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد دہاشو خان بن معز اللہ خان بن پھانا خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

- عطا محمد خان (موہڑہ بھاٹہ خاص)
  - علی اکبر خان
    - محمد سرور خان
  - غلام حیدر خان
    - محمد ایوب خان
  - محمد حسین خان
    - محمد اسلم خان
    - محمد نعیم خان
  - گلزار خان
    - محمد افسر خان
    - محمد حفیظ خان
    - محمد رشید خان
  - عبداللہ خان
    - محمد اعظم خان
    - رشید احمد خان
- سید محمد خان (موہڑہ قنتاڑیاں)
  - عطا اللہ خان
    - مشتاق احمد خان
    - محمد یونس خان
  - کرامت اللہ خان
    - محمد رزاق خان
    - محمد فاروق خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد منگتو خان فیروزال سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ بھاٹہ

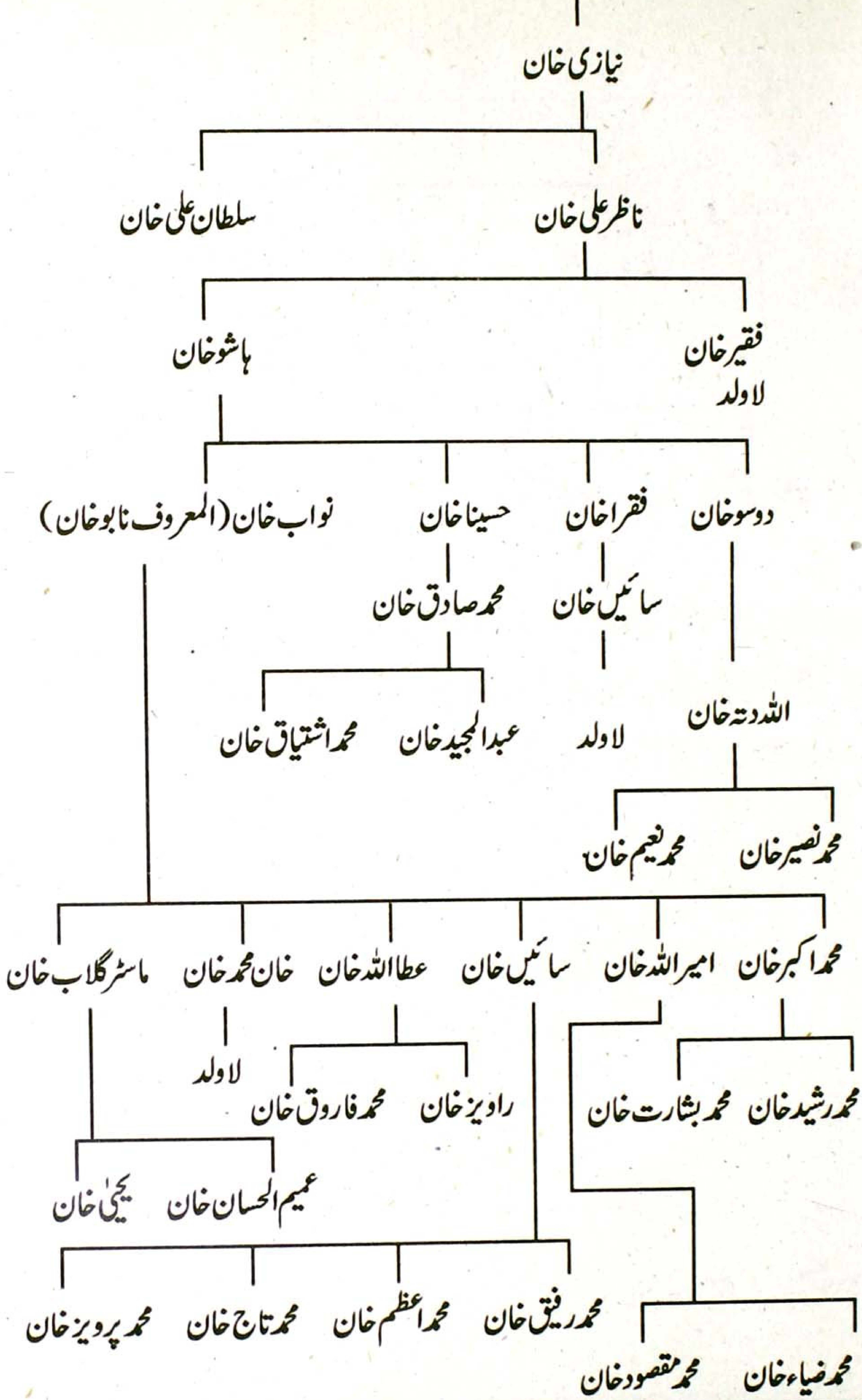

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سلطان علی خان بن نیازی خان بن منکو خان سکنہ گاہی بھاٹہ

علی بہادر خان

عطا محمد خان — بگا خان — گلاب خان

محمد شریف خان — لاولد

منیر حسین خان — محمد خلیل خان

نوٹ: نواب خان المعروف نانو خان بن ہاشو خان بن ناظر علی خان کے تمام لڑکے موضع بھاٹہ خاص آباد ہیں۔ صرف ایک لڑکا امیر اللہ خان 1947ء میں فوج میں بھرتی ہو کر آزاد کشمیر چلے آئے۔ جو حوالدار ریٹائر ہوئے اور موضع تروٹی عباس پور تحصیل حویلی ضلع پونچھ میں مع اولاد کے رہائش پذیر ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب قوم گکھڑ فیروزال موضع بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ موسومہ نلہ بھاٹہ کوٹ

- جمیل خان
  - خدایار خان
    - مصاحب خان
      - دوسا خان
        - علی حیدر خان
          - محمد اقبال خان
        - بالا خان
          - محمد بشیر خان
            - شفاعت حسین
            - شائب حسین خان
          - محمد لطیف خان
      - کاکا خان
        - شیر محمد خان
          - محمد شریف خان
            - طارق حسین خان
          - محمد رشید خان
        - کالا خان
          - نصیب اللہ خان ہیڈ کانسٹیبل
          - محمد اکبر خان
          - سعید محمد خان
      - فتح خان لاولد
      - غلام محمد خان لاولد
    - نجو خان
    - سلطان علی خان
  - میرا خان
    - پھیر خان
      - علی بہادر خان
        - لاولد

Marfat.com

اولاد نجو خان بن خدایار خان بن جمیل خان سکنہ نلہ بھاٹہ دھوڑیاں

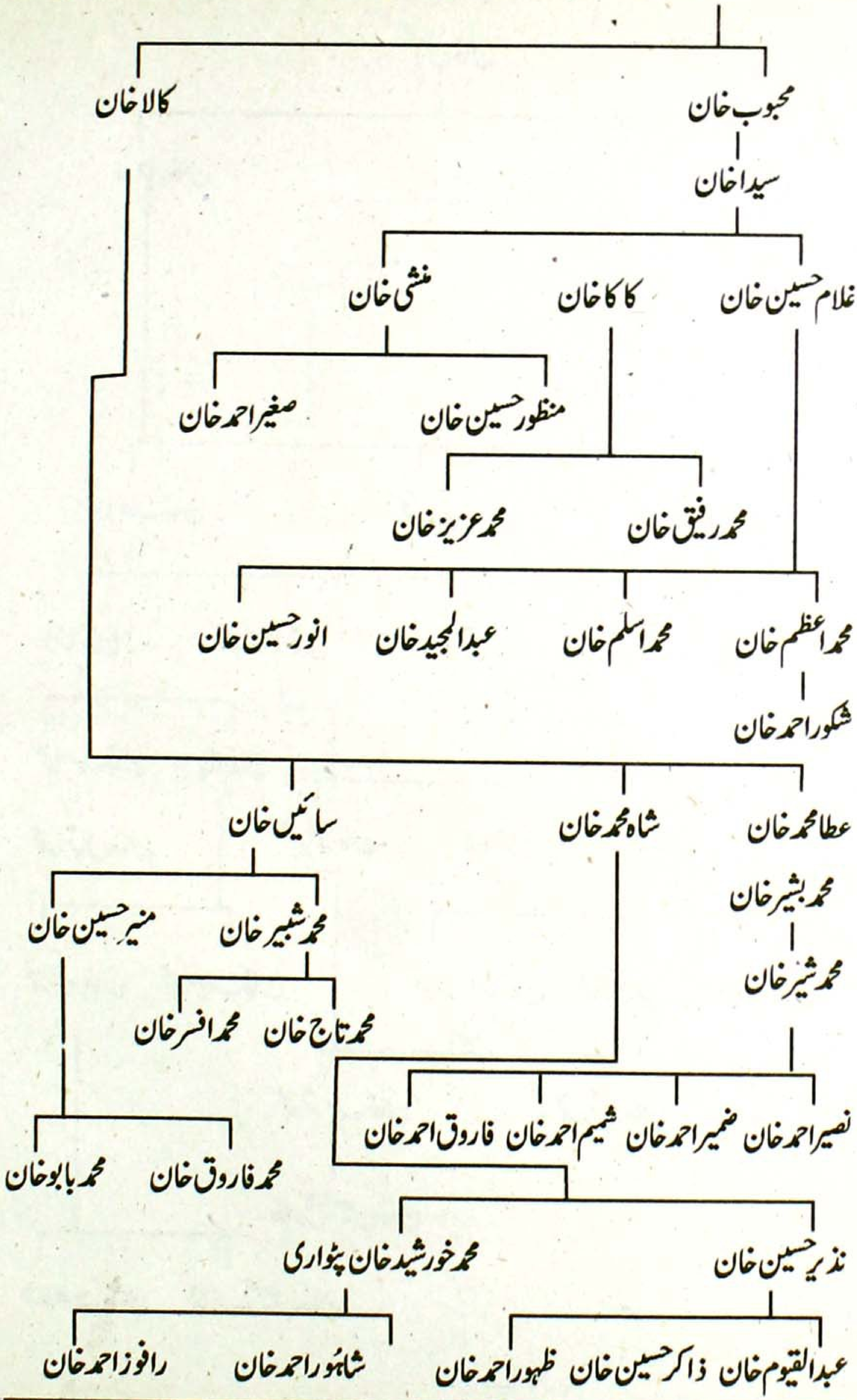

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سلطان علی خان بن خدایار خان بن جمیل خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

- کالا خان
  - حیدر خان
    - سائیں فیض محمد خان
      - منیر حسین خان
        سپروائزر کواپریٹو
      - محمد شریف خان
        (سٹاک اسسٹنٹ)
        - گل محمد خان
      - محمد رشید خان
    - فتح محمد خان
      - محمد لطیف خان
      - عبدالمجید خان
      - شبیر احمد خان

Marfat.com

حالات فیروزال گکھڑاں موضع بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر۔ پونچھ کشمیر

گزشتہ صفحات میں گوت فیروزال گکھڑ علاقہ ناڑ فیروزال کے کچھ حالات بصورت انٹرویو وغیرہ لکھے جا چکے ہیں۔ تاہم علاقہ ہذا میں بسنے والی فیروزال قوم کے حالات دیہہ وار ہمرا شجرہ نسب درج کئے جانے ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ یہ حالات بندوبست آراضی سال 1960-61 بکرمی میں اندرجات اور مابعد تا تصنیف کتاب ہذ حت الامکان کوشش کر کے فراہم ہوئے ہیں۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

حالات اولاد سردار سلطان محمد خان بن پینداخان بن جیاخان بن بہادر خان بن محمد صالح خان بن ملّو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان جدِ امجد گوت فیروزال۔

تاریخی طور پر پندرہویں صدی عیسوی میں سلطان فیروز خان کے بیٹے سلطان متولی خان بمقام ہرنی منجہاڑی علاقہ پنجاب سے منتقل ہوئے۔ مطابق مثلِ حقیقت موضع ناڑ خاص تحصیل مہینڈر 1961 بکرمی متولی خان کے بیٹے سردار پنجاب خان منجہاڑی سے ناڑ خاص منتقل ہوئے۔ بعد ازاں اُن کی ذرّیات نواحی علاقوں کلر موہڑہ، بھاٹہ دھوڑیاں، سنگھوٹ وغیرہ جا کر آباد ہوئی۔ چنانچہ سردار سلطان خان اور اُن کی اولاد کا ریکارڈ بندوبست مذکور بالا مثل حقیقت موضع بھاٹہ دھوڑیاں اندراج موجود ہے۔

سردار سلطان خان کے تین بیٹے سردار شمس خان، سردار ناظر خان اور سردار فتح علی خان ہوئے۔ بھاٹہ کوٹ سے شمس خان دھوڑیاں خاص، ناظر خان موہڑہ ہٹاں دھوڑیاں اور فتح علی خان موہڑہ بھاٹہ آباد ہوئے۔ شمس خان نمبردار ناڑ خاص اور نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں رہے۔ جو کہ بندوبست 1960-61 بکرمی 1909 بکرمی سے پہلے چلے آ رہے ہیں۔ ناڑ خاص کی نمبرداری جدّی تھی جبکہ بھاٹہ دھوڑیاں کا گاؤں ٹھیکہ پر ہندو بخشیاں موضع درابہ کے پاس تھا۔ راجہ موتی سنگھ

Marfat.com

والئی ریاست پونچھ نے موضع بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری بھی سردار شمس خان کو تفویض کی جس کا ذکر مولانا محمد ابراہیم درّانی نے اپنی خودنوشت میں کیا ہوا ہے۔ اور خاندانی ریکارڈ میں بھی اس کا شاہد ہے۔ سردار شمس کان کے تین بیٹے سردار گوہر خان، سردار نواب خان اور سردار مستو خان تھے۔ سردار شمس خان کی وفات کے بعد ملکی قانون کے مطابق پسر کلاں سردار گوہر خان کو باپ کی جگہ موضع ناڑ خاص اور موضع بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری تفویض ہوئی۔ بندوبست 61-1960 بکرمی میں بندوبستی کام کی سہولت کے لیے ناڑ خاص کی نمبرداری سردار گوہر خان کے چچا سردار فتح علی خان کو بسلسلہ کام چلاؤ بندوبست تفویض ہوئی جو کہ بعد از بندوبست مستقل طور پر سردار فتح علی کان کو منتقل ہوئی اور گوہر خان بدستور موضع بھاٹہ دھوڑیاں کے نمبردار رہے۔ عدالت چیف جج صاحب میں اسیر، سرپنچ حلقہ پنچائت علاقہ ناڑ فیروزالاں اور دربار پونچھ میں کُرسی نشین رہے۔ اس کے علاقہ کے مشہور شخصیت، صاحب جائیداد، بااثر اور مہمان نواز ہوگزرے ہیں۔

اُن کا ذکر مولانا محمد ابراہیم درّانی کی خودنوشت سوانح عمری میں نظم ونثر اور الحاج سید مقبول حسین شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ پمروٹ شریف علاقہ سرنکوٹ مہینڈر کی تصنیف لطیف آفتاب، غوثیہ مولانا حبیب اللہ شاہ صاحب پمروٹویؒ کی سوانح حیات وغیرہ میں ہے۔ سردار گوہر خان کے چار بیٹے سردار عطا محمد خان، سردار بہادر علی خان، سردار فرمان علی خان اور سردار علی اکبر خان تھے۔ سردار گوہر خان کی وفات کے بعد اُن کے بڑے بیٹے سردار عطا محمد خان نمبردار بھاٹہ دھوریاں مقرر ہوئے۔ موصوف اُس زمانے کے لحاظ سے دنیاوی تعلیم پرائمری پاس اور عربی و فارسی تعلیم یافتہ تھے۔ مشہور عالمِ دین مولانا محمد ابراہیم خان درانی کے شاگرد تھے۔ حلقہ پنچائت کے سرپنچ رہے۔ علاقہ ناڑ فیروزالاں میں اپنی برادری اور دیگر برادریوں میں ہر دلعزیز تھے اور مختلف تنازعات کے فیصلہ جات کرنے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ اُن کی شادی سردار حشمت علی خان ملدیال سکنہ ہکو موہرہ منجھاڑی نمبردار دیہہ ہذا سے ہوئی تھی۔ اس لیے ملدیال برادری کے اکابرین بھی ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اُن کے بیٹے زوجہ اوّل شیر محمد خان، گلاب خان،

Marfat.com

منشی خان، محمد شیر خان اور محمد اقبال خان جبکہ زوجہ دوم ہمشیرہ سردار دوست محمد خان موہڑہ والا سے محمد حسین خان ہیں۔ سردار شیر محمد خان نمبردار رہے۔ اُن کے بیٹے محمد ایوب خان، کرامت اللہ خان، نذیر حسین خان مع اولاد موضع بھاٹہ دھوڑیاں موہڑہ منجھا کھنا قیام پذیر ہیں۔ دوسرے بیٹے سردار گلاب خان اپنے زمانے کے پہلوان، شکاری، تعلیم یافتہ اور دین دار ہو گزرے ہیں۔ جن کے بیٹے بابو یار محمد خان بی۔ اے۔ ایل ایل ایم تحصیل دار، سردار محمد عثمان خان بی ایس سی اور سردار چنگیز خان بی ایس سی۔ نہایت خوش اخلاق، تعلیم یافتہ اور علاقہ میں باوقار ہیں۔ منجھلے لڑکے سردار منشی خان کے بیٹے سردار نقی محمد خان گریجویٹ اور سردار محمود احمد خان ایم۔ اے اُردو پروفیسر محکمہ تعلیم ہیں۔ ذہین اور ہر دلعزیز ہیں۔ سردار محمد شیر خان کے بیٹے نیاز احمد خان بی۔ اے مدرس۔ وزیر محمد خان ہیلتھ اسسٹنٹ۔ ردیل احمد خان، راحیل احمد خان اور خورشید احمد خان ہیں۔

1947ء کے بعد عوامی چناؤ کے ذریعہ سردار محمد اقبال خان بن سردار عطا محمد خان کو نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں منتخب کیا گیا۔ موصوف نمبرداری اور برادری کے دیگر امور انتہائی صلاحیت کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ تعلیم یافتہ، سنجیدہ، بُردبار، مہمان نواز اور ہمہ صفت موصوف ہیں۔ اُن کے بیٹے شیر افضل خان ایم۔ اے سیاسیات، بی ایڈ۔ لیکچرر انگریزی، دوسرے بیٹے تنذیر افضل خان بی ایس سی۔ انجینئرنگ اسسٹنٹ انجینئر، منجھلے بیٹے زبیر افضل خان۔ ایم بی بی ایس۔ ماسٹر ان سرجری (ایم۔ ایس) سرجن محکمہ صحت اور سب سے چھوٹے شمشیر افضل خان بی۔ ایس سی ہیں۔ ہر چہار برادراں اعلیٰ تعلیم یافتہ، بااخلاق، بااثر اور آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ترقی کر رہے ہیں۔ سردار محمد حسین خان بن سردار عطا محمد خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں کے بیٹے محمد سعید خان، حوالدار محمد اعظم خان، محمد ساعد خان، محمد کبیر خان، محمد رکوب خان اور ڈاکٹر عبدالقیوم خان پی۔ ایچ ڈی جغرافیہ ہیں۔ باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بہادر علی خان بن سردار گوہر خان کے بیٹے سردار غلام سرور خان اور ان کے بیٹے عاشق حسین خان و فدا حسین خان موہڑہ پٹیاں ہٹاں آباد اور باعزت ہیں۔

Marfat.com

سردار فرمان علی خان بن سردار گوہر خان اپنے زمانے کے لحاظ سے پرائمری پاس اور عربی فارسی تعلیم یافتہ عالم دین، تہجد گزار اور صاف گوئی میں مشہور تھے۔ فیروزال گکھڑ برادری اُن کا بہت احترام کرتی تھی۔ دیگر برادریوں سے باہمی تعلقات تھے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کی جانب برابر کا زور دیتے تھے۔ ان کے بیٹے سردار محمد نذیر خان سال 1957ء میں گورنمنٹ ہائی سکول سرنکوٹ سے میٹرک پاس کر کے محکمہ پولیس جموں وکشمیر میں بھی ہیڈ کانسٹیبل بھرتی ہوئے۔ پولیس ٹرننگ کالج بڈمالو سری نگر اور پولیس کالج پھلور مشرقی پنجاب سے نمایاں پوزیشن میں پولیس ٹریننگ حاصل کی۔ سال 1965ء میں ہجرت کر کے سیکٹرسی۔ٹو میر پور شہر میں آباد ہوئے۔ محکمہ تعمیرات آزاد جموں کشمیر دفتر ایگزیکٹو انجینئر میر پور سے بطورِ آفس سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ اُن کے زوجہ اوّل سے بڑے بیٹے سردار محمد نسیم خان کیانی ۔ایف۔اے۔سی ٹی مدرس محکمہ تعلیم ۔دوسرے بیٹے سردار معروف احمد خان ہیڈ لائن میں محکمہ برقیات میر پور جبکہ زوجہ دوم سے سردار اعجاز نذیر خان ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ میر پور۔ سردار ساجد نذیر خان ایف۔اے کلرک محکمہ برقیات، سردار شاہد نذیر خان کلرک محکمہ تعمیرات عامہ میر پور ہیں۔ سردار محمد نذیر خان کی ذریات میر پور شہر آزاد جموں وکشمیر میں آباد وشاد ہے۔

دوسرے بیٹے سردار محمد فضل خان شوقؔ ایم۔اے (تاریخ)، بی۔ایڈ پرنسپل۔ سال 1965 میں ہجر تکر کے موضع بنالہ کالونی نکیال ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں آباد ہیں۔ ان کے بیٹے سردار محمد اشتیاق خان ایم۔اے، بی۔ایڈ مدرس محکمہ تعلیم، سردار محمد اشفاق خان ایم۔اے، بی۔ایڈ مدرس محکمہ تعلیم، سردار محمد اتفاق خان بی۔اے ڈپلومہ اِن سول انجینئرنگ، حال ایسوسی ایٹ انجینئر محکمہ تعلیم آزاد جموں وکشمیر اور سردار محمد ارفاق خان شوق متعلم انجینئرنگ ٹیکنیکل کالج ڈیرہ غازی خان (پنجاب) ہیں۔ ہر چہار برادراں تعلیم یافتہ، بردبار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اپنے اپنے شعبے میں ہر دلعزیز ہیں۔ سردار فرمان علی خان کے تیسرے بیٹے محمد بشیر خان کم سنی میں وفات پا گئے۔ چوتھے بیٹے محمد زمان خان موضع بھاٹہ دھوڑیاں آبائی اراضیات پر قابض، برادری

Marfat.com

میں ہر دلعزیز، صاف گو اور مہمان نواز ہیں۔ ان کے بیٹے محمد زید خان، تسلیم جاوید خان اور محمد عزیز خان خوشحال اور باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

سردار علی اکبر خان بن سردار گوہر خان کے اکلوتے بیٹے سردار فیض خان خوش حال، بااخلاق اور متمول ہیں۔ ان کے بیٹے محمد شکور خان ایم۔اے اُردو لیکچرر، محمد شعور خان بی۔اے اور محمد رائوف خان متعلم ہیں۔

ذکر اولاد سردار نواب خان بن شمس خان بن سلطان خان سکنہ دھوڑیاں خاص۔ سردار شمس خان کے دوسرے بیٹے سردار نواب خان مہمان نوازی اور دینداری کے لئے مشہور تھے اور اپنے بڑے بھائی سردار گوہر خان نمبردار کے دست راست تھے۔ ان کے بیٹے زوجہ اول جو کہ از اولاد سمہ خان فیروزال موضع چندیال سنگوٹ سے تھیں سے اللہ داد خان، فقیر خان، فضل داد خان جبکہ زوجہ دوم دختر سردار فتح علی خان نمبردار ناڑ خاص کے بطن سے سید محمد خان اور لعل خان تھے۔ اللہ داد خان کے اکلوتے بیٹے محمد اکبر خان اور ان کے بیٹے محمد لطیف خان، مکھنا خان، محمد شریف خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس، وزیر محمد خان بی۔اے ٹیکنیکل ٹیچر ہیں۔ سردار فقیر خان کے بیٹے سخی محمد خان، محمد حفیظ خان، سید محمد خان، منیر حسین خان اور محمد بشیر خان بی۔اے مدرس محکمہ تعلیم ہیں۔ ان کی ذریات دھوڑیاں خاص آباد ہے۔

سردار فضل داد خان بن سردار نواب خان نہایت خوبصورت، ذہین اور مہمان نواز تھے۔ ان کے اکلوتے بیٹے غلام سرور خان اور ان کے بیٹے سلطان محمد خان و عبدالغفار خان زیر تعلیم ہیں۔ زوجہ دوم سے سردار نواب خان کے بیٹے سید محمد خان کے دو بیٹے محمد طفیل خان اور خادم حسین خان دوکاندار متمول اور مہمان نواز ہیں۔ اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ محمد طفیل خان کے بیٹے محمود احمد خان، فاروق احمد خان، معروف احمد خان، محفوظ احمد خان ہیں جبکہ خادم حسین دوکاندار کے بیٹے سجاد احمد خان ایم۔اے، گلفراز احمد خان بی ایس سی شماریات اور شاہنواز خان بی ایس سی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باوقار ہیں۔ سردار لعل محمد خان کے بیٹے محمد فضل خان اور ماسٹر محمد اعظم خان بی۔اے مدرس محکمہ تعلیم،

Marfat.com

سنجیدہ اور باشعور نوجوان ہیں۔

ذکر اولاد سردار مستو خان بن شمس خان سلطان خان موہڑہ ہٹاں دھوڑیاں، سردار مستو خان کے اکلوتے بیٹے سردار فیروز خان تھے جن کے بیٹے اللہ داد خان، جمعہ خان اور غلام حسن خان ہیں۔ اللہ دتہ خان کے بیٹے سخی ولایت خان، نذیر حسین خان، عبدالمجید خان، محمد ارشاد خان اور محمد مقصود خان ہیں۔ جمعہ خان کے بیٹے عبدالحمید خان، عبدالرشید خان مرحو، عبدالرفیق خان بی۔اے اور عبدالعزیز خان بی۔اے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے غلام حسن خان کے بیٹے کبیر حسین خان و محمود حسین خان ملازمین محکمہ پولیس ہیں اور باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ذِکر اولاد سردار ناظر خان بن سلطان خان نمبردار سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

سردار ناظر خان کے بیٹے مانا خان اور ان کے بیٹے غلام محمد خان تھے جو کہ موہڑہ ہٹاں دھوڑیاں آباد ہوئے۔ غلام محمد خان کے دو بیٹے سردار دوست محمد خان اور سردار شاہ محمد خان تھے جو اپنے زمانہ میں باوقار اور سنجیدہ تھے۔ دوست محمد خان کے بیٹے علی شیر خان، محمد شیر خان اور احمد خان ہیں جبکہ سردار شاہ محمد خان المعروف شامان خان ہٹاں والا کے بیٹے محمد فضل خان، کالا خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس، محمد افسر خان ایف۔اے اور خادم حسین خان ہیں۔ محمد افسر خان 1965ء میں ہجرت کر کے محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر آباد ہیں جبکہ باقی برادران موضع ہٹاں بھاٹہ دھوڑیاں مقیم ہیں۔

ذکر اولاد سردار فتح علی خان بن سردار سلطان خان نمبردار سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے سردار فتح علی خان بن سردار سلطان خان موضع بھاٹہ خاص آباد ہوئے۔ ان کا بھاٹہ خاص والا مکان بطور دہلی آج تک مشہور ہے اور وہاں ان کے دو پوتے آباد ہیں۔ سردار فتح علی خان بندوبست اراضی سال 61-1960 بکرمی میں بطور نمبردار ناڑ خاص تعینات ہوئے۔ ان کے اکلوتے بیٹے سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص ہوئے جو تایازاد بھائی

Marfat.com

سردار گوہر خان کی وفات کے بعد فیروزال برادری کے سربراہ مانے جانے لگے اور سردار صاحب کوٹاں والے مشہور ہوئے۔ آپ مہاراجہ پونچھ کے مصاحب، عدالت چیف جج صاحب ریاست پونچھ میں اسیسر اور حلقہ پنچایت مہنڈر کے عرصہ تک سرپنچ رہے۔ علاقہ ناڑ فیروزالاں کی جملہ برادری ان کا بے حد احترام کرتی تھی۔ راجگان پونچھ پیر حسام الدین شاہ وزیر اعظم ریاست پونچھ، ملدیال، ڈومال، تھکیال، دلی، گوجر اور دیگر برادریوں کے اکابرین ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ سال 1964ء میں وفات پائی۔ ان کی زوجہ اول ملک زادی کے بطن سے سردار سید محمد خان و سردار اللہ دتہ خان زوجہ دوم جرال زادی کے بطن سے، سردار فیض محمد خان زوجہ سوم ڈومال زادی کے بطن سے، شیر محمد خان اور زوجہ چہارم ہم قوم فیروزال زادی کے بطن سے، سردار محمد حسین، سردار وزیر حسین خان، سردار نذیر حسین خان اور سردار منیر حسین خان پیدا ہوئے۔ آپ نے مستقل رہائش موہڑہ کوٹاں ناڑ خاص اختیار کی۔ اس لئے پسران وزیر خان، نذیر حسین خان، منیر حسین خان موہڑہ کوٹاں، سید محمد خان، اللہ دتہ خان، شیر محمد خان موہڑہ سموتی اور محمد حسین خان و فیض محمد خان موہڑہ بھاٹہ کی اراضیات پر قابض ہوئے۔ بڑے بیٹے سردار سید محمد خان موضع ناڑ خاص کے نمبردار مقرر ہوئے۔ سردار سید محمد خان کے بیٹے سردار خادم حسین خان، سردار غلام مرتضےٰ خان بی ایس سی انجینئر نگ، ایگزیکٹو انجینئر محکمہ تعمیرات عامہ جموں و کشمیر اور آفتاب احمد خان ایم۔اے نمبردار ناڑ خاص بدستور ہیں۔ باوقار اور ہردلعزیز ہیں۔

سردار اللہ دتہ خان کے بیٹے محمد ایاز خان بی۔اے ایڈ، صدر معلم محکمہ تعلیم، محمد اکرم خان ایم۔اے، بی ایڈ صدر معلم محکمہ تعلیم اور سردار محمد جہانگیر خان بی ایس سی، ایل ایل بی سینئر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تعینات ہیں۔ ہر سہ برادراں اعلیٰ تعلیم یافتہ، مہمان نواز، ہمدرد اور مخلص ہیں۔

سردار فیض محمد خان بن سردار عبداللہ خان موضع بھاٹہ مقیم ہیں۔ وجیہہ الجثہ پہلوان او صاف گو بزرگ تھے۔ ان کے بیٹے عنایت اللہ خان، گل محمد خان اور کمال خان بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزار رہے ہیں۔ سردار شیر محمد خان بن سردار عبداللہ خان موہڑہ سموتی ناڑ خاص

Marfat.com

مقیم ہیں۔ اچھے خاصے زمیندار اور بااصول ہیں۔ ان کے بیٹے محمد ریاض خان، محمد غیاث خان وغیرہ موجود ہیں۔

سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ خاص کے منجھلے بیٹے سردار محمد حسین خان تمام بھائی بہنوں میں وجیہہ، طویل القامت اور حسین خدوخال کے مالک تھے۔ آپ کا قد چھ فٹ تین انچ تھا۔ خوبصورت چہرہ، کشادہ پیشانی، بلند بینی اور مسحور کرن شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت خداترس، نرم دل اور غریب پرور تھے۔ آپ تاحیات حلقہ پنچایت گورسائی مینڈھر کے سرپنچ تعینات رہے اور علاقہ کی تعمیر و ترقی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ فیروزال برادری کے اکابرین میں شمار ہونے کے علاوہ دیگر برادریوں مثلاً گوجر، جرال، منہاس، ملدیال، سادات، گکھڑ، ڈومال، تھکیال، دلی وغیرہ کے اکابرین سے گہرے تعلقات رکھتے تھے۔ راسخ العقیدہ سنی مسلمان اور پیر حبیب اللہ شاہ صاحب پمروٹوی رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے۔ آپ نے جمہوری دور میں فیروزال برادری کو منظم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے سیاسی پوزیشن کو مستحکم کیا۔ 1947ء کے بعد مسلمانان جموں و کشمیر کی سیاسی جماعت نیشنل کانفرنس سے وابستہ رہے۔ ان کی عملی حمایت سے پیر جماعت علی شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ، سردار محمد رفیق خان، چوہدری محمد اسلم لسانوی وار سردار نثار احمد خان وغیرہ انتخاب میں ایم۔ ایل۔ اے کامیاب ہوتے رہے۔ آپ کی کاوشوں سے فیروزال برادری کے تعلیم یافتہ نوجوان، ڈاکٹرز، انجینئرز، ہیڈ ماسٹرز، پروفیسرز، تحصیلدار، پولیس آفیسرز اور دیگر محکموں میں ایڈجسٹ ہوئے۔ کل شئی ذائقۃ الموت کے مصداق چھ اکتوبر انیس صد چھیاسی کو دار فانی سے سفر آخرت اختیار کیا۔ پیر مقبول حسین شاہ بخاری پمروٹوی نے ہزاروں سوگواروں کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

آپ کے پانچ بیٹے سردار محمد اخلاق خان ایم ایل سی، پروفیسر سرفراز خان، سردار مشتاق احمد خان، سردار ضحاک احمد خان منیجر جموں و کشمیر بنک اور سردار عبدالقیوم خان ایم۔ اے گورنمنٹ کنٹریکٹر ہیں۔ سردار اخلاق احمد خان ممبر لیجسلیٹو کونسل جموں و کشمیر ہیں۔ ان کے بیٹے وحید اقبال

Marfat.com

خان، طاہر اقبال خان، سوشید اقبال خان اور اسد اقبال خان ذہین اور ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے سردار مشتاق احمد خان عین شباب میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کے بیٹے انوار رضا خان اور عامر رضا خان ہیں۔ منجھلے بیٹے سردار سرفراز احمد خان 1965ء میں ہجرت کر کے گورنمنٹ ڈگری کالج میرپور سے بی ایس سی کرتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری پاس کر کے لیکچرار کیمسٹری 1973ء میں تعینات ہوئے۔ آج کل پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میرپور تعینات ہیں۔ ان کا بیٹا سردار احسن سرفراز خان زیر تعلیم ہے۔ سردار ضحاک احمد خان بن سردار محمد حسین خان جموں اینڈ کشمیر بنک میں بطور مینجر تعینات ہیں جبکہ سب سے چھوٹے سردار عبدالقیوم خان ایم اے گورنمنٹ کنٹریکٹر اور سماجی کارکن ہیں۔

سردار وزیر حسین خان بن سردر عبداللہ خان جوانی میں وفات پا گئے۔ ان کی صرف ایک بیٹی ہے۔ سردار نذیر حسین خان سیاسی وسماجی کارکن ہیں۔ ان کا بیٹا غلام مصطفٰے خان زیر تعلیم ہے۔ سردار صاحب کوٹاں والے کے سب سے چھوٹے بیٹے سردار منیر حسین خان تجارت پیشہ اور سنجیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کے بیٹے گلریز خان امریز خان اور شمریز خان زیر تعلیم ہیں۔

ذکر اولاد پینداخان المعروف پھاناخان بن ملّی خان بن سیف اللہ خان بن نادو خان بن گلاب خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مینڈر پونچھ کشمیر

پنجاب خان بن متولی خان کے بیٹے ملو خان کی اولاد کا تفصیلی ذکر ہو چکا ہے جو موضع بھاٹہ دھوڑیاں وناڑ خاص بعہدہ نمبرداری قائم ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے گلاب خان کی اولاد بھی ناڑ خاص سے بمقام بھاٹہ کوٹ منتقل ہوئی۔ چنانچہ پھانا خان بن مل خان کو بندوبست اراضی 61-1960 بکرمی کی مثل حقیقت میں پھانا خان موروث قوم فیروزال لکھا گیا ہے جس کے نام پر بھاٹا موسوم ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مشہور فیروزال سردار سوفی خان جن کا ذکر ''تاریخ پونچھ......تہذیب وثقافت کے آئینہ میں'' مصنف خوش دیو مینی خودنوشت سوانح عمری

Marfat.com

مولانا محمد ابراہیم خان درانی و دیگر عمر رسیدہ بزرگوں کے انٹرویوز میں آتا ہے۔ راقم الحروف کی گذشتہ صفحات میں تصریح کے مطابق شجرہ نسب دستیاب نہیں تھا۔ البتہ واقعات کی روشنی میں سوفی خان اور نورے چیچی کی بار، بھاٹہ کوٹ کے فیروزالوں کا دعوی ہے کہ وہ سوفی خان کی اولاد ہیں اور سوخی خان کا اصل نام سیف اللہ خان تھا وغیرہ محل نظر ہیں۔

شجرہ نسب مملوکہ پسران راجہ غلام رضا خان مرحوم سکنہ نور پور شاہاں میں پینیدا خان بن ملی خان بن سیف اللہ خان بن نادو خان بن گلاب خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان درج ہے جس سے درج بالا اقوال کو تقویت ملتی ہے۔ قرین از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ یہی سیف اللہ خان المعروف سوفی خان تھے جن کی قبر قبرستان ناڑ خاص میں موجود ہے۔ اسی طرح سوفی خان کے لاولد ہونے کا قول کمزور پڑ جاتا ہے اور بھاٹہ کوٹ کے فیرزال جیسا کہ وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں اور شجرہ نسب سے بھی ثابت ہوتا ہے مشہور فیروزال سردار صوفی خان کی اولاد ہیں۔ المعروف پھانا خان کے دو بیٹے تھے حشمت علی خان اور معز اللہ جان المعروف مجلّا خان۔ حشمت علی خان کا بیٹا نمانا خان اور ان کا بیٹا دانو خان لاولد فوت ہوئے۔ معز اللہ خان کے تین بیٹے سلطان علی خان راجو لی خان اور ہاشو خان تھے۔

ذکر اولاد سلطان علی خان بن معز اللہ خان بھاٹہ کوٹ

سلطان علی خان کے چھ بیٹے اکو خان، نجو خان، نواب خان، محبوب خان یا محمد خان، دوسا خان اور ناجا خان تھے جن میں سے نجو خان اور نواب خان لاولد فوت ہوئے۔ اکو خان بن سلطان علی خان کے تین بیٹے فیروز خان، سخی خان اور حسنا خان تھے جن کی اولاد بھاٹہ خاص رہائش پذیر ہے۔

محبوب خان بن سلطان علی خان کے تین بیٹے ولایت خان، عبداللہ خان، محمد حسین خان ہی۔ عبداللہ خان لاولد ہوئے۔ دیگر دو بیٹوں کی اولاد موہڑہ ہٹاں قنستاڑیاں آباد ہے۔

دوسا خان بن سلطان علی خان موہڑہ ہٹاں دھوڑیاں سے 1947ء میں ہجرت کر کے

Marfat.com

موضع تروٹی تحصیل حویلی پونچھ میں متروکہ اراضی الاٹ کرائی۔ ان کے دو بیٹے محمد حسین خان اور صوبیدار محمد شریف خان تھے۔ محمد حسین خان لاولد فوت ہوئے جبکہ صوبیدار محمد شریف خان کے سات بیٹے حاجی محمد عباس خان، محمد افراز خان ملازم ملٹری، محمد سرفراز خان، محمد ابرار خان، محمد شہباز خان، محمد بہزاد خان اور محمد فیاض خان ہیں جو کہ تروٹی عباس پور سے اراضی بیچ کر کوٹ چاند گوجرانوالہ پاکستان منتقل ہو گئے ہیں۔

ناجا خان بن سلطان علی خان بن معزاللہ خان سکنہ موہڑہ ہٹاں قلستاڑیاں دھوڑیاں کے دو بیٹے گلاب خان اور شاہ محمد خان ہیں۔ گلاب خان کے دو بیٹے محمد صادق خان و محمد اسلم خان ہیں جبکہ سردار شاہ محمد خان انسپکٹر پولیس کے تین بیٹے محمد اشرف خان، محمد اقبال خان، محمد انور خان زیر تعلیم ہیں۔ انسپکٹر صاحب برادری میں ہر دلعزیز، ہمدرد اور بااثر ہیں۔

ذکر اولاد راجولی خان بن معزاللہ خان بن ملی خان سکنہ بھاٹہ کوٹ

راجولی خان بن معزاللہ خان بھاٹہ کوٹ سے موضع منکوٹ تحصیل مینڈر منتقل ہوئے۔ ان کے دو بیٹے باغ علی خان اور صلاح محمد خان تھے۔ باغ علی خان لاولد فوت ہوئے جبکہ صلاح محمد خان کے دو بیٹے سردار کالو خان اور صوفی عبدالعزیز خان سال 1947ء میں منکوٹ سے ہجرت کر کے موضع درہ شیر خان تحصیل حویلی پونچھ آباد ہوئے۔

سردار کالو خان کے ہیڈ ماسٹر عبدالرزاق خان اور ان کے بیٹے عمر خطاب خان، عبد الماجد خان، عبدالمنان خان اور محمد ساجد ہیں جو کہ زیر تعلیم ہیں۔ سردار کالو خان و سردار عبدالعزیز خان ہر دو برادراں سنجیدہ، ہمدرد، مہمان نواز اور اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ سرداراں دلی خاندان درہ شیر خان سے بہتر تعلقات قائم ہیں۔ صوفی عبدالعزیز خان کے بیٹے مشتاق احمد خان اور محمد وحید خان ہیں۔

ذکر اولاد ہاشو خان بن معزاللہ خان سکنہ بھاٹہ خاص

Marfat.com

سردار ہاشو خان کے دو بیٹے عطا محمد خان و سید محمد خان معروف و مشہور زمیندار اور شریف النفس بزرگ گزرے ہیں۔ عطا محمد خان کے پانچ بیٹے علی اکبر خان، غلام حیدر خان، محمد حسین خان، گلزار خان، عبداللہ خان جبکہ سید محمد خان کے عطا اللہ خان اور کرامت اللہ خان ہیں۔ عطا محمد خان کی اولاد بھاٹہ خاص اور سید محمد خان کی اولاد موہڑہ ہٹاں قنستا ڑیاں دھوڑیاں آباد ہے۔

ذکر اولاد نیازی خان بن منگتو خان فیروزال بھاٹہ خاص

بندوبست سال 61-1960 کے ریکارڈ کے مطابق نیازی خان کے دو بیٹے ناظر علی خان اور سلطان علی خان ہوئے ہیں۔ ناظر علی خان کے دو بیٹے فقیر خان اور ہاشو خان تھے۔ فقیر خان لاولد فوت ہوئے۔ ہاشو خان کے چار بیٹے دوسو خان، فقرا خان، حسینا خان، نواب خان المعروف نابو خان تھے۔ دوسو خان کا اکلوتا بیٹا اللہ دتہ خان ہے۔ فقراہ خان لاولد فوت ہوئے۔ حسینا خان کا اکلوتا بیٹا محمد صادق اور اس کے دو بیٹے عبدالمجید خان اور محمد اشتیاق احمد ہیں جبکہ نواب خان کے چھ بیٹے محمد اکبر خان، امیر اللہ خان، سائیں خان، عطا اللہ خان دوکاندار، خان محمد خان اور ماسٹر گلاب خان بی۔اے، بی ایڈ ہیں۔ محمد اکبر خان کے بیٹے محمد رشید خان و محمد بشارت ہیں۔ سائیں خان کے بیٹے محمد رفیق خان، محمد اعظم خان، محمد تاج خان اور محمد پرویز خان ہیں۔ عطا اللہ خان تاجر پیشہ اور سنجیدہ مہمان نواز ہیں۔ ان کے بیٹے راویز خان اور محمد فاروق خان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ خان محمد خان لاولد ہیں۔

ماسٹر گلاب خان بی۔اے، بی ایڈ سینئر ٹیچر محکمہ تعلیم تعینات ہیں۔ ہر دلعزیز، خوش اخلاق، مہمان نواز، ہمدرد اور شگفتہ طبیعت کے مالک ہیں۔ برادری میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ اچھے ماہر تعلیم اور مقرر ہیں۔ ان کے بیٹے عمیم الحسان خان اور یحیٰ خان ذہین اور زیر تعلیم ہیں۔

امیر اللہ خان بن نواب خان بن ہاشو خان سکنہ بھاٹہ خاص سال 1947ء میں ہجرت کر کے تروٹی عباس پور تحصیل حویلی پونچھ آباد ہوئے۔ فوج سے حوالدار ریٹائر ہوئے۔ ان کے

Marfat.com

بیٹے فوج میں ملازم ہیں۔ نشست و برخاست/رشتہ داری ملدیال برادری موضع تروٹی سے ہے۔

سلطان علی خان بن نیازی خان کے اکلوتے بیٹے علی بہادر خان اور ان کے تین بیٹے عطا محمد خان، بگا خان اور گلاب خان موہڑہ گاہی بھاٹہ خاص آباد ہیں۔ زمیندار اور شریف النفس ہیں۔

ذکر اولاد جمیل خان فیروزال موہڑہ موسومہ نلہ بھاٹہ کوٹ

ریکارڈ بندوبست سال 61-1960 بکرمی کے مطابق جمیل خان کے دو بیٹے خدایار خان اور میرا خان تھے۔ میرا خان کے پھیر خان، ان کے علی بہادر خان لاولد ہوئے۔ خدایار خان کے تین بیٹے مصاحب خان، نجو خان اور سلطان علی خان ہوئے۔

مصاحب خان کے دوسا خان، کاکا خان ہوئے۔ دوسا خان کے علی حیدر خان اور بالا خان ہوئے جبکہ کاکا خان کے بیٹے شیر محمد خان اور کالا خان ہوئے۔ ان کی اولاد بھاٹہ کوٹ خاص میں آباد ہے۔

نجو خان کے بیٹے محبوب خان اور کالا خان ہوئے۔ محبوب خان کے سیدا خان اور سیدا خان کے بیٹے غلام حسین خان، کاکا خان اور منشی خان ہوئے ہیں۔ کالا خان کے بیٹے عطا محمد خان، سائیں خان اور شاہ محمد خان ہیں۔ عطا محمد خان کے محمد شیر خان اور ان کی اولاد ہے۔ سائیں خان کے محمد شبیر خان اور منیر حسین خان ہیں جبکہ شاہ محمد خان کے دو بیٹے نذیر حسین خان اور منشی محمد خورشید خان بی۔ اے پٹواری ہیں۔

سلطان علی خان بن خدایار خان بن جمیل خان کا اکلوتا بیٹا کالا خان، ان کا بیٹا حیدر خان اور حیدر خان کے دو بیٹے سائیں فیض محمد خان اور فتح محمد خان ہیں۔ سائیں فیض محمد خان کے بیٹے منیر حسین خان، محمد شریف خان، محمد رشید خان تعلیم یافتہ اور ملازم ہیں۔ فتح محمد خان کے تین بیٹے محمد لطیف خان عبدالمجید خان، شبیر احمد خان تعلیم یافتہ و رہر دلعزیز ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گھکڑ موضع ناڑ خاص تحصیل مینڈھر پونچھ کشمیر

- سلطان فیروز خان جدامجد گوت فیروزال
  - سردار متولی خان
    - سردار پنجاب خان
      - ملو خان
        - سردار دلیل خان
          - سردار مٹھا خان
            - سردار عظمت اللہ خان (ناڑ خاص)
              - منصو خان
                - اکبر علی خان لاولد
                - بہادر علی خان
                  - شیر محمد خان
                    - اللہ دتہ خان موہڑہ دھڑہ
                      - مشتاق احمد خان
                        - غلام فرید خان
                        - وجاہت خان
                        - شاہ جہاں خان
                      - غیاث احمد خان
                        - بلند خان
                        - رفیع خان
                      - عبدالمجید خان
                        - عمزاد خان
                  - حشمت خان لاولد
                  - منگو خان لاولد
                  - حیدر خان لاولد
              - متولی خان (مست وی خان)
            - سردار معظم خان (کلر موہڑہ)
            - سردار شیرا خان (نکہ)

Marfat.com

متولی خان بن سردار عظمت اللہ خان ناڑ خاص

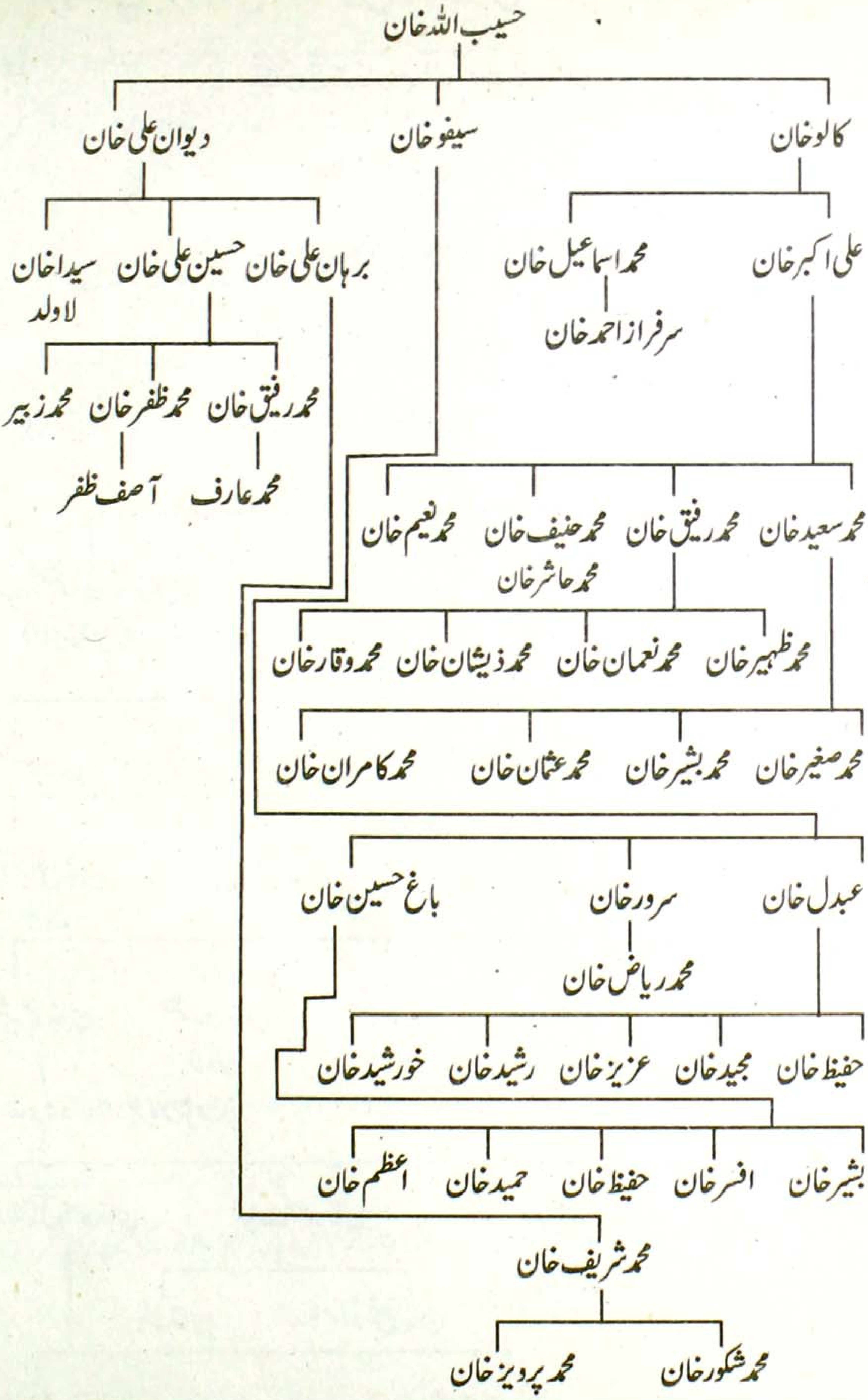

Marfat.com

شجرہ نسب سرفراز خان فیروزال گھکھڑ موہڑہ ناڑ خاص تحصیل مینڈر

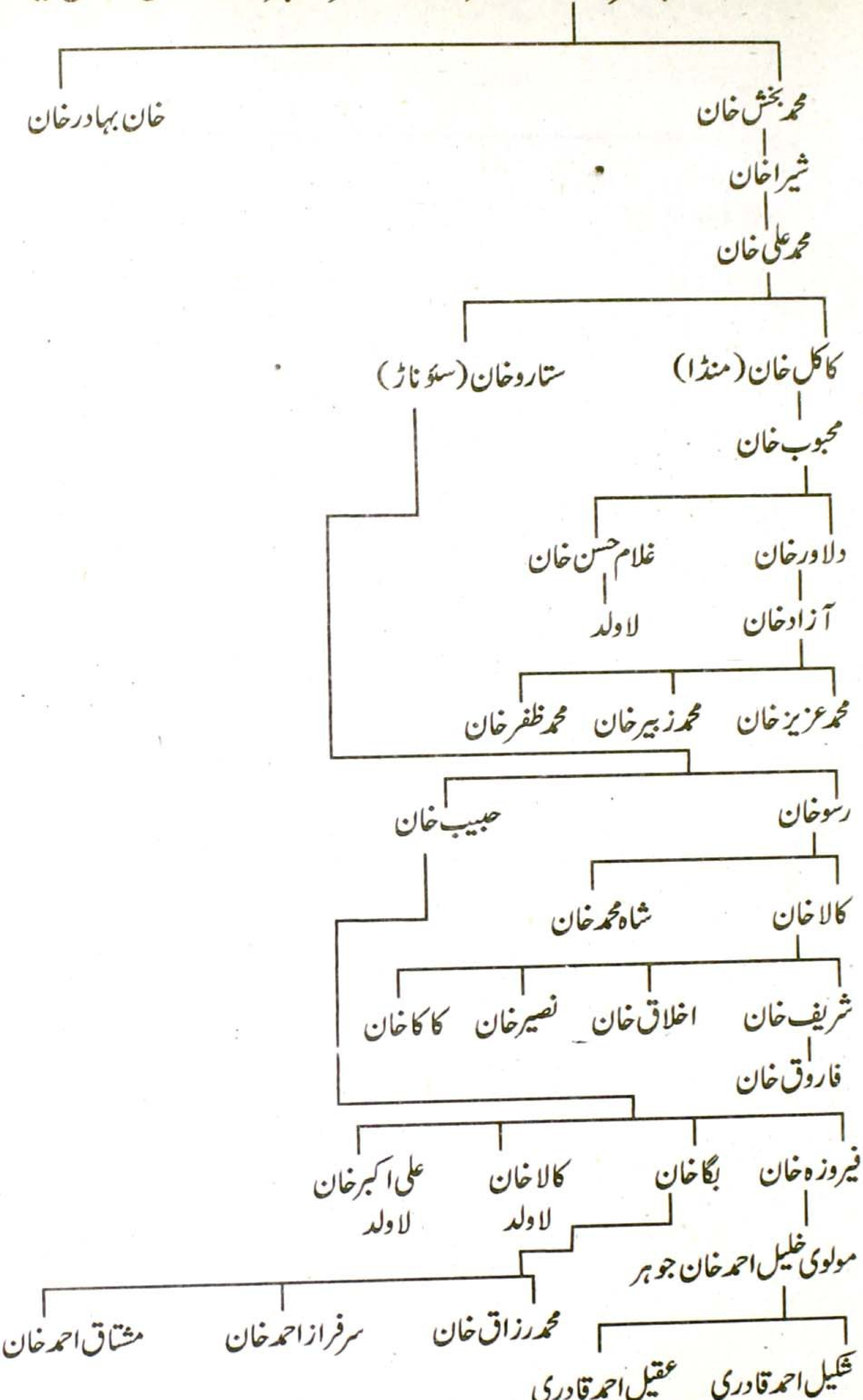

Marfat.com

خان بہادر خان بن سرفراز خاں موضع ناڑ خاص

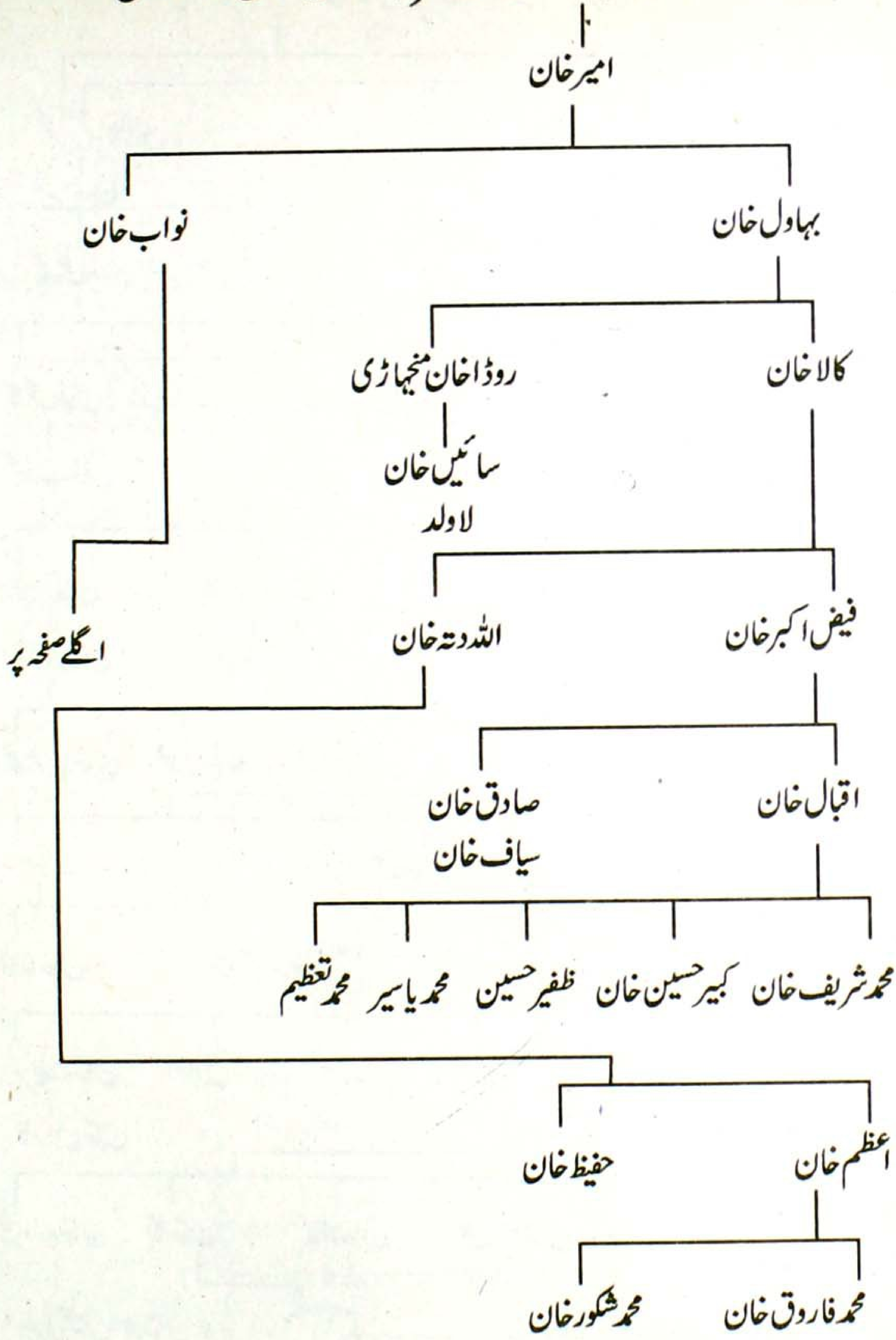

Marfat.com

نواب خان بن امیر خان بن خان بہادر خان بن سرفراز خان

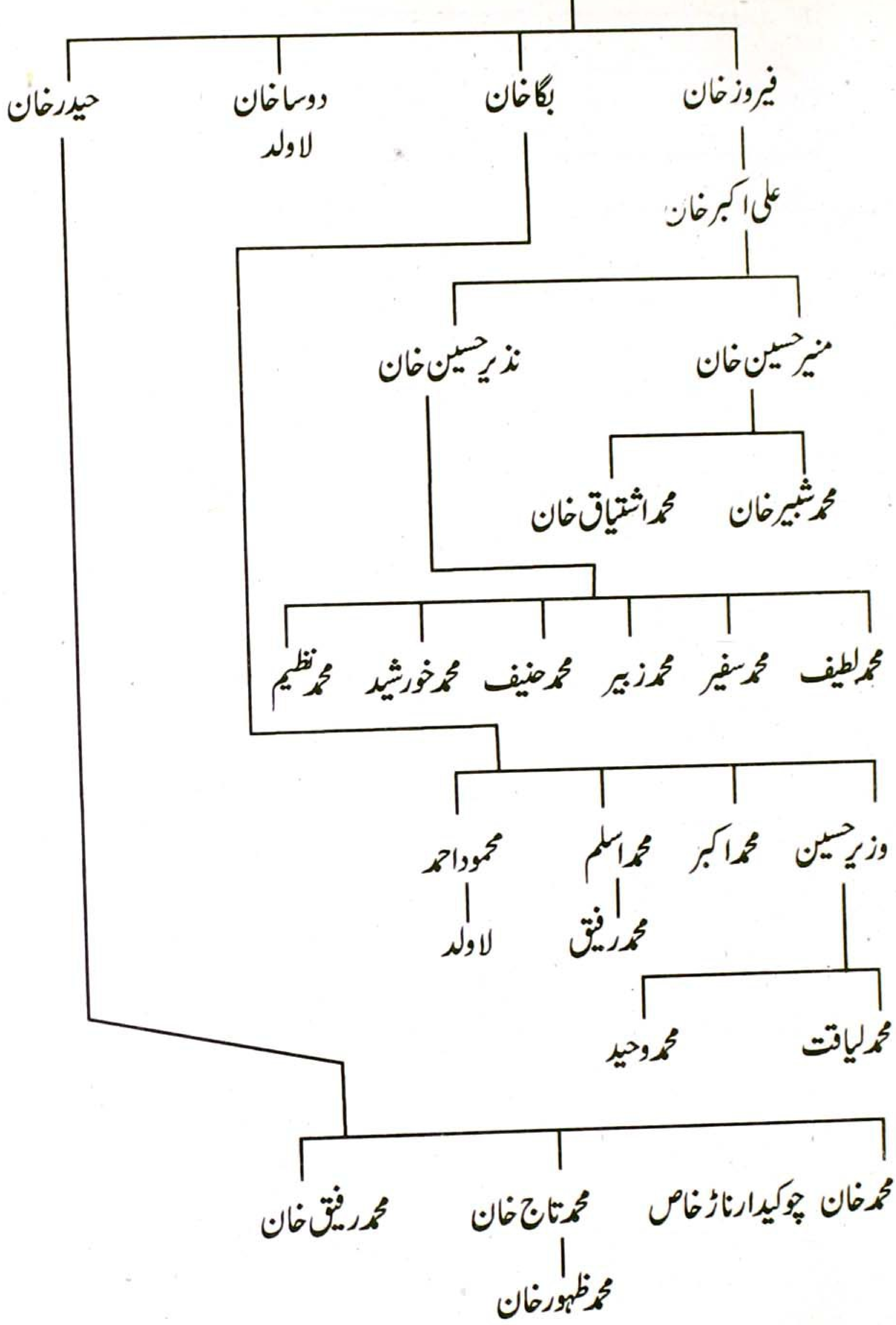

Marfat.com

شجرہ نسب عثمان علی خان بن مہر بخش خان فیروزال موہڑہ سموتی ناڑ خاص

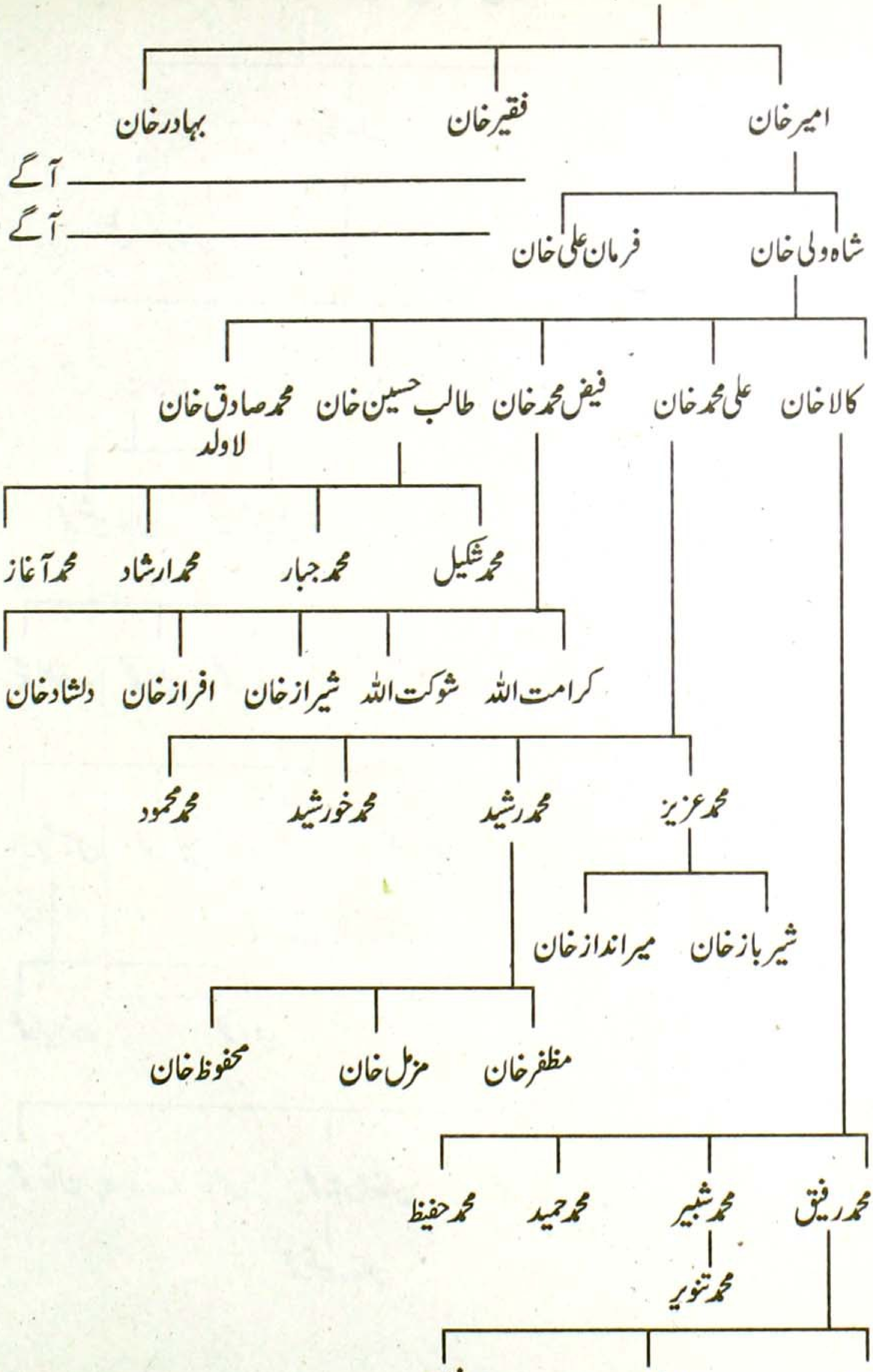

Marfat.com

اولاد فرمان علی خان بن امیر خان بن عثمان علی خان موہڑہ سموتی ناڑ خاص

- سید محمد خان
  - محمد اعظم خان
  - محمد تاج خان
  - محمد عظیم خان
  - محمد شریف خان
- فتح محمد خان
  - منیر حسین خان
- فتح عالم خان
  - محمد آزاد خان
  - محمد شکور خان
  - محمد محفوظ خان

نوٹ: امیر خان بن عثمان علی خان کی اولاد شاہ ولی خان وغیرہ موہڑہ سموتی موضع ناڑ خاص قیام پذیر ہیں جبکہ فقیر خان و بہادر خان پسران عثمان علی خان کی اولاد موضع کلر موہڑہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب فقیر خان و بہادر خان پسران عثمان علی خان فیروزال

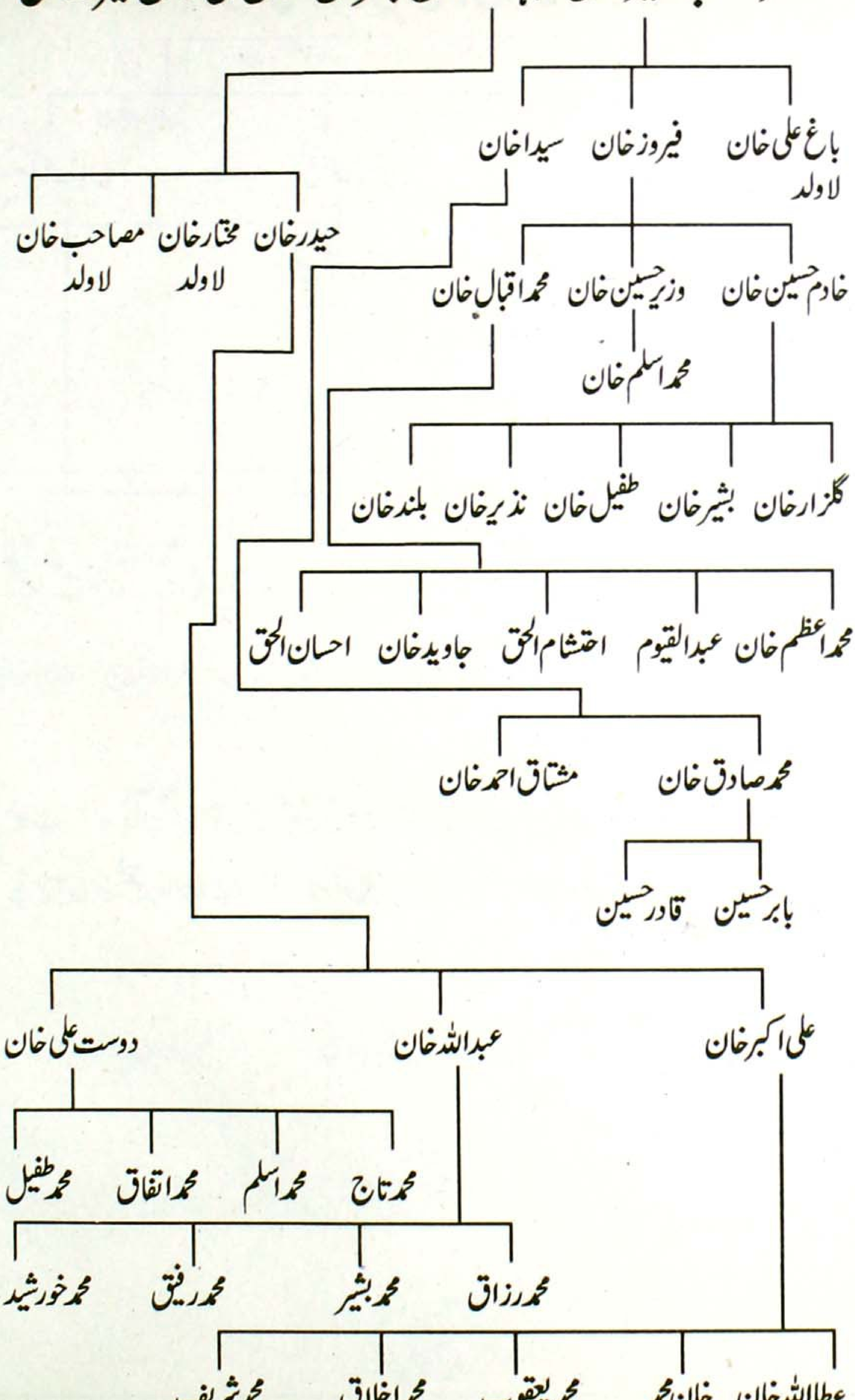

Marfat.com

بتاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع ناڑ خاص تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

ریکارڈ بندوبست اراضی سال 61-1960 بکرمی کے مطابق سردار پنجاب خان بن سردار متولی خان بن سلطان فیروز خان موضع نکہ منجھاڑی سے منتقل ہو کر ناڑ خاص آئے۔ یہاں سے ان کی اولاد ملحقہ علاقہ جات میں پھیل گئی۔ سردار پنجاب خان کے دو بیٹوں گلاب خان اور ملو خان کی اولاد موضع ناڑ خاص، بھاٹہ دھوڑیاں، کلر موہڑہ، نکہ منجھاڑی وغیرہ میں آباد ہے۔ ملو خان کے بیٹے دلیل خان اور ان کے مٹھا خان ہوئے ہیں۔ مٹھا خان کے تین بیٹے سردار عظمت اللہ خان ناڑ خاص، سردار معظم خان کلر موہڑہ اور سردار شیرا خان نکہ میں آباد ہوئے۔

سردار عظمت اللہ خان کے دو بیٹے منصو خان اور مست ولی خان ہوئے۔ منصو خان اور ان کے بھائی سال 1820ء میں سکھ جرنیل میاں ہاٹھو سنگھ اور میاں گلاب سنگھ کی فوجوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ منصو خان کے بیٹے علی اکبر خان اور بہادر علی خان ہجرت کر کے بناہ کھوئی رٹہ چلے گئے جبکہ مست ولی خان کے بیٹے حبیب اللہ کان دورانِ جنگ اپنے ماموں اکبر خان تھکیال سکنہ سندوٹ کے ہاں چلے گئے۔ وہاں روپوش رہ کر پرورش پائی اور ماموں کی دختر سے شادی کر کے واپس ناڑ خاص آئے۔ خاندانی روایت چلی آ رہی ہے کہ ماموں کے رشتہ سے انکار کرنے پر حبیب اللہ خان نے راجہ پونچھ کے پاس درخواست دی۔ راجہ نے پوچھا ''سانپ کے بچے کہاں پرورش پاتے رہے ہو؟'' انہوں نے کہا کہ اب میں چاہتا ہوں کہ اپنے گاؤں جا کر باپ کی اراضی پر گذارا کروں۔ چنانچہ راجہ صاحب پونچھ نے پچیس سپاہی ساتھ بھیجے۔ قمیض، شلوار، چادر اور سو روپیہ نقد دے کر بھیجا کہ شادی کروا کر اس کے گھر چھوڑ آؤ۔ سپاہی سندوٹ پہنچے۔ شادی ہو کر ناڑ فیروزال آئے اور یہاں ہی رہائش رکھی۔

ڈوگرہ دور حکومت میں سردار شمس خان بن سلطان محمد خان فیروزال نمبردار ناڑ خاص و بھاٹہ دھوڑیاں نے اکبر علی خان و بہادر علی خان پسران منصو خان کو بناہ سے واپس لا کر آباد کیا۔ علی اکبر خان کو اپنی ہمشیرہ کا رشتہ دیا اور بڑے بھائی علی اکبر کو ناڑ خاص کا نمبردار مقرر کروایا۔ موصوف

Marfat.com

کے لاولد فوت ہونے کے بعد بھاٹہ دھوڑیاں کی نمبرداری کے ساتھ ساتھ ناڑ خاص کی نمبرداری بھی سنبھالی جوان کے بیٹے گوہر خان کے پاس رہی اور بندوبست اراضی سال 61-1960 بکرمی کے بعد سردار شمس خان کے چھوٹے بھائی سردار فتح علی خان کو منتقل ہوئی۔ سردار فتح علی خان ان کے بیٹے سردار عبداللہ کان المعروف سردار صاحب کوٹاں ناڑ خاص والے اور ذریات کا تفصیلی ذکر حالات فیروزال موضع بھاٹہ دھوڑیاں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

الغرض سردار منصور خان کے بڑے بیٹے علی اکبر خان لاولد فوت ہوئے۔ فرزند دوم کے چار بیٹے شیر محمد خان، حشمت خان، منگو خان، حیدر خان ہوئے۔ باقی تینوں لاولد فوت ہوئے۔ صرف شیر محمد خان کے بیٹے اللہ دتہ دھڑہ والا مشہور و معروف ہو گذرے ہیں۔ موصوف پنچایت کے ممبر، برادری میں انتہائی مخلص، ہمدرد، دیندار اور مہمان نواز ہوئے ہیں۔ ان کا انتقال اگست 1988ء میں ہوا۔ ان کے بیٹے ٹھیکیدار مشتاق احمد خان، غیاث احمد خان اور عبدالحمید خان ان کی ذریات باعزت اور پُر وقار زندگی بسر کر رہی ہے۔ حسیب اللہ خان بن مست ولی خان بن عظمت اللہ خان کے کالو خان، سیفو خان، دیوان علی خان تھے۔ کالو خان کے سردار علی اکبر خان اور سردار محمد اسماعیل خان ہیں۔ سردار علی اکبر خان سال 1947ء میں ہجرت کر کے پہلے اندرون شہر پشاور اور بعد ازاں 1977ء میں منتقل ہو کر راولپنڈی شہر، چوک امام بارگاہ گلی نمبر 11 باغ سرداراں میں آباد ہوئے۔ ان کے بیٹے محمد سعید خان، محمد رفیق خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس، محمد حنیف خان کلرک محکمہ تعلیم اور محمد نعیم خان سکول ٹیچر ہیں۔ آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سردار علی اکبر خان بڑے ہمدرد، مخلص اور سیاسی شعور رکھتے تھے۔ زندگی بھر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سے وابستہ رہے۔ ضلع پشاور شاخ کے جنرل سیکرٹری اور صدر بھی رہے۔ متعدد بار مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر رہے۔ قائد کشمیر چوہدری غلام عباس مرحوم اور صدر مسلم کانفرنس سردار محمد عبدالقیوم خان بے حد احترام کرتے تھے۔

ان کے چھوٹے بھائی محمد اسماعیل خان بے حد ملنسار، دیندار اور مہمان نواز ہیں۔ موضع

Marfat.com

ناڑ خاص مقیم ہیں۔ان کے اکلوتے بیٹے سردار سرفراز احمد خان ایم۔ایس۔سی میں زیر تعلیم ہیں۔ سیفو خان کے تین بیٹے عبدل خان، سرور خان اور باغ حسین شاہ،ان کی اولاد بھی موضع ناڑ خاص میں ہے۔دیوان علی خان کے بیٹے برہان علی خان، حسین علی خان اور سید خان تھے۔سید خان لاولد تھے۔حسین علی خان کی اولاد ناڑ خاص ہے۔ برہان علی خان 1947ء میں ہجرت کر کے محلہ سیٹھیاں پشاور شہر مقیم ہیں جبکہ ان کا ایک بیٹا محمد شریف خان مع اولاد موضع ناڑ خاص میں آباد ہے۔

محمد علی خان بن شیراز خان بن محمد بخش خان بن سرفراز خان موضع ناڑ خاص کے مشہور سردار ہو گذرے ہیں۔ان کے بیٹے کا کل خان موہڑہ منڈا ناڑ خاص مقیم تھے۔ان کے بیٹے محبوب خان، ان کے دلاور خان وغیرہ کی اولاد رہائش پذیر ہے۔ستار خان بن محمد علی خان موہڑہ سئو ناڑ میں مقیم ہوئے۔ان کے بیٹے رُسو خان کے بیٹے فیروزہ خان اور بگا خان کی اولاد موہڑہ سئو ناڑ میں آباد ہے۔فیروز خان کے اکلوتے خلف رشید مولانا محمد خلیل خان، جوہر فاضل علیگ شعلہ بیان مقرر، عالم، سیاستدان، شاعر اور نثر نویش ہیں۔ انہوں نے پنجابی زبان میں مہنگائی وغیرہ موضوعات پر نظمیں لکھی ہیں جو ماہنامہ ''استا ادب'' سری نگر میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ان کے حالات زندگی کتاب ''شعرائے کشمیر'' مؤلفہ پروفیسر محمد صغیر آسی گورنمنٹ ڈگری کالج میرپور میں چھپ چکے ہیں۔عوام میں بے حد ہر دلعزیز اور علاقہ کی مقتدر شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ملنساری، خوش اخلاقی اور مہمان نوزی ان کا طرہ امتیاز ہے۔حق بات کہنے میں کسی بڑے چھوٹے کی پرواہ نہیں کرتے۔ان کے دو صاجبزادگان شکیل احمد خان قادری اور عقیل احمد خان قادری ذہین اور زیر تعلیم ہیں۔

موہڑہ سموتی ناڑ خاص میں امیر خان، فقیر خان، بہادر خان پسران عثمان علی خان کی اولاد ہے۔امیر خان کے دو بیٹوں شاہ ولی اور فرمان علی کی ذریات موضع ناڑ خاص موہڑہ سموتی آباد ہے۔شاہ ولی خان کی زوجہ اول دختر سردار نواب خان دھوڑیاں والا سے کالا خان اور علی محمد

Marfat.com

خان ہیں جبکہ زوجہ دوم کے بطن سے فیض محمد خان وغیرہ ہیں۔ سب باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

فقیر خان اور بہادر خان پسران عثمان علی خان کی اولاد موضع کلر موہڑہ منتقل ہو چکی ہے جن کا شجرہ نسب پیچھے درج ہو چکا ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موضع کلر موہڑہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

سردار معظم خان بن مٹھا خان بن دلیل خان بن ملو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان سکنہ کلر موہڑہ

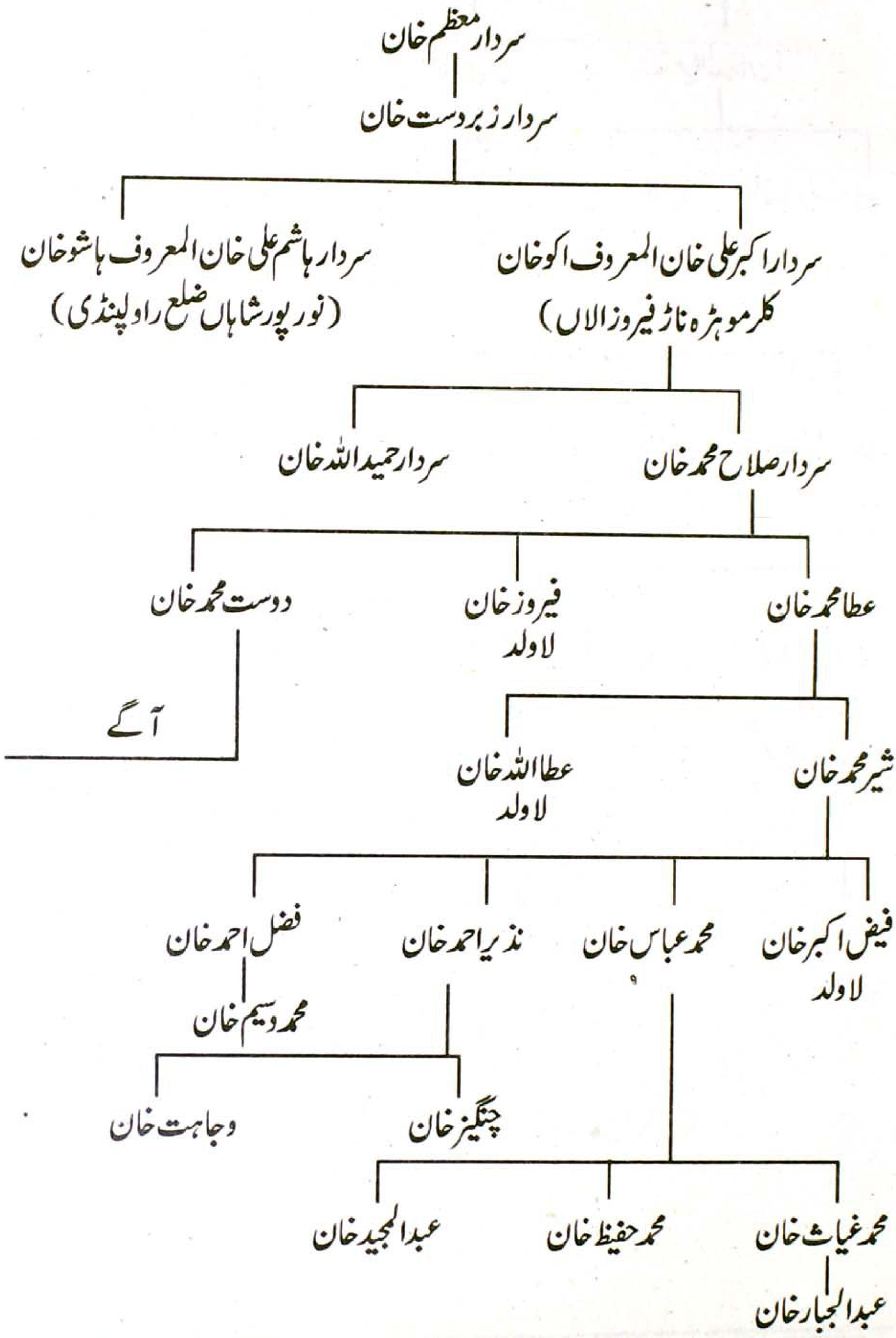

Marfat.com

اولاد دوست محمد خان بن صلاح محمد خان بن اکبر علی خان بن زبردست خان کلر موہڑہ

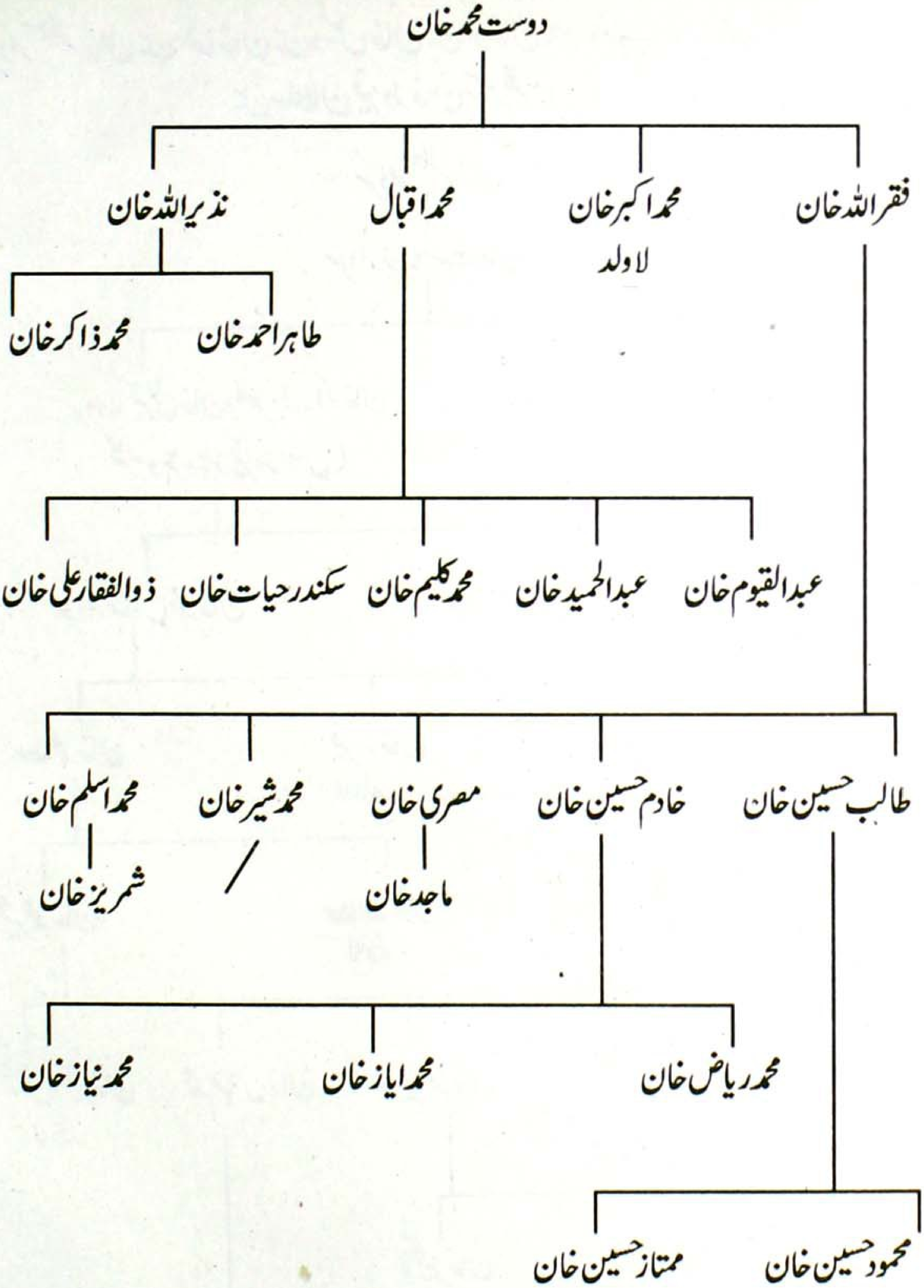

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار حمید اللہ خان بن اکبر علی خان بن زبردست خان کلر موہڑہ

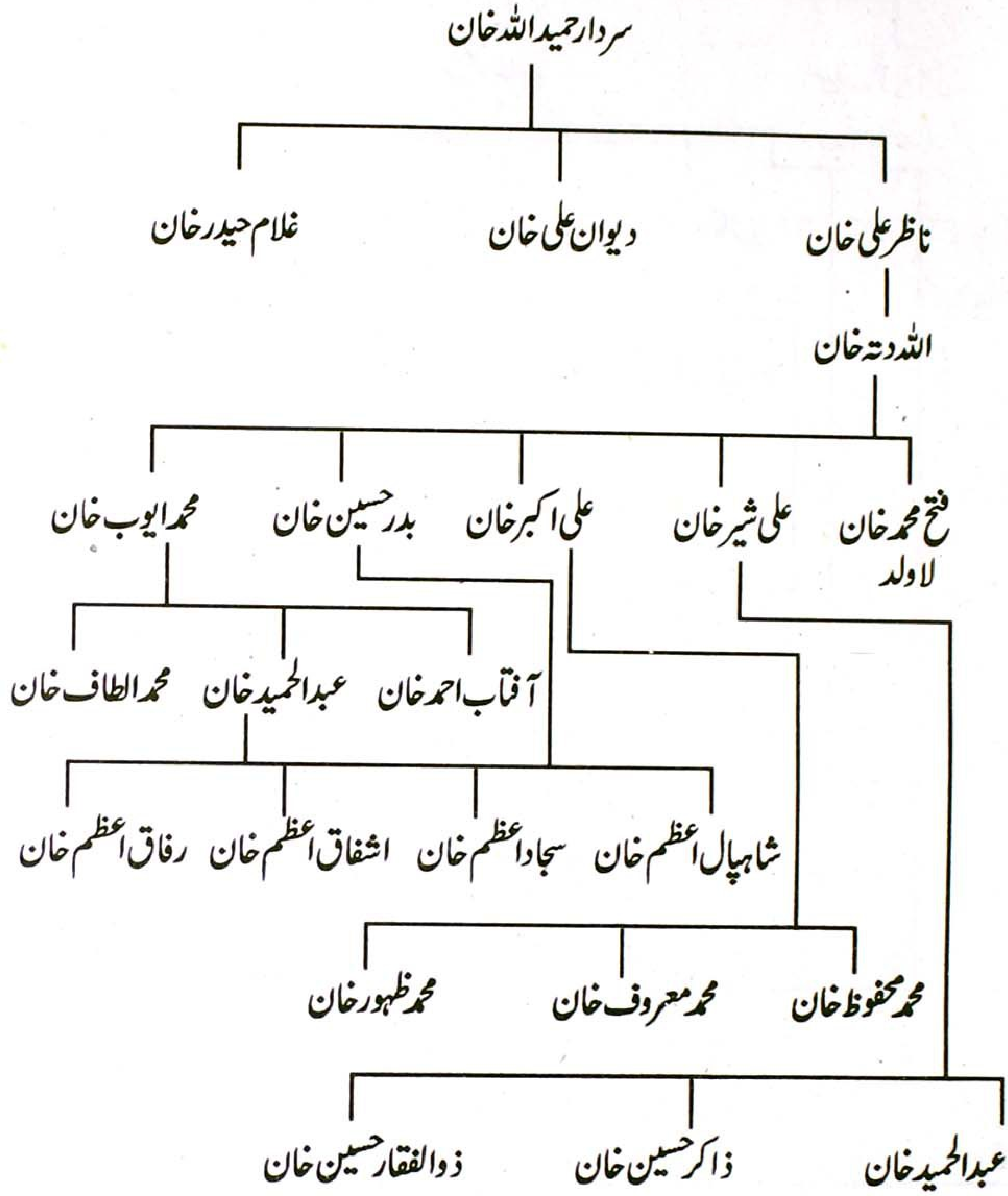

Marfat.com

اولاد دیوان علی خان بن حمید اللہ خان بن اکبر علی خان بن زبردست خان کلر موہڑہ

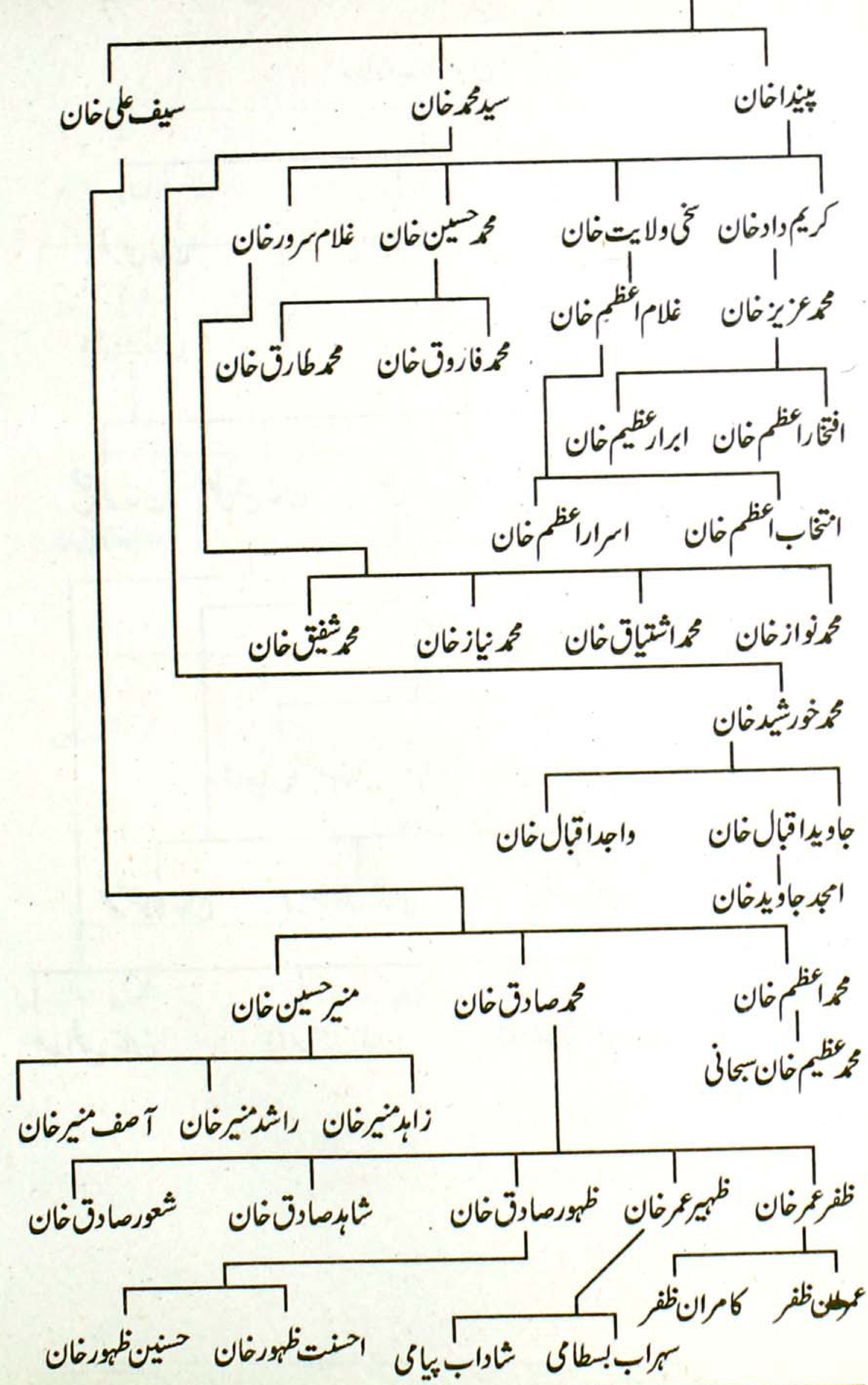

Marfat.com

اولاد غلام حیدر خان بن حمید اللہ خان بن اکبر علی خان بن زبردست خان کلر موہڑہ

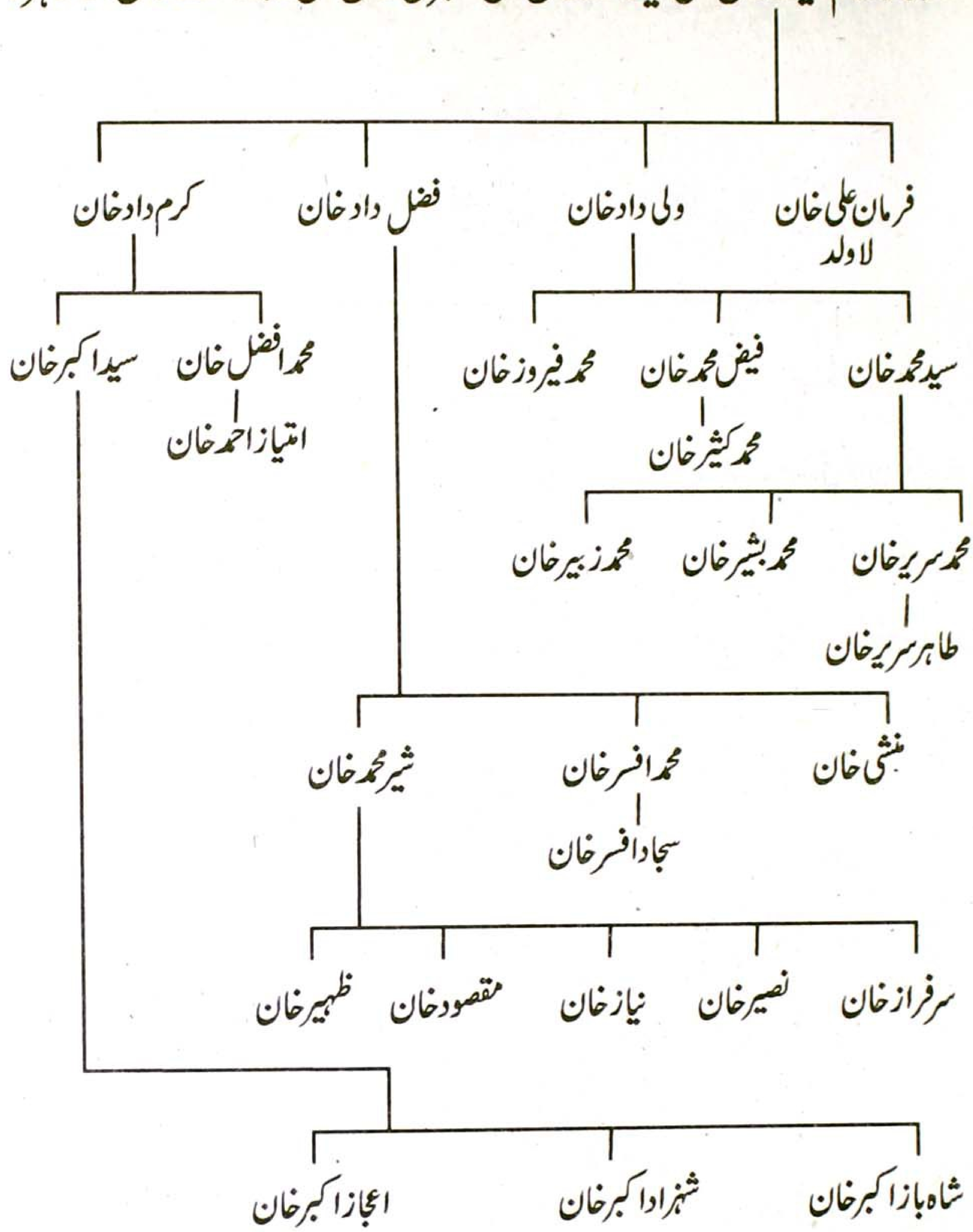

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موضع کلر موہڑہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- ظفر اللہ خان
  - فضل خان
    - دیوان علی
      - سائیں خان
        - کالا خان
        - گلزار خان
        - شوکت خان
        - محفوظ خان
      - لعل حسین خان
        - محمد نظیم خان
          - محمد غفور خان
        - محمد تعبیر خان
          - محمد ظہور خان
        - محمد تعظیم خان
      - محمد ایوب خان
        - محمد نصیب خان
          - ظہیر عباس
          - رحیم عباس
        - محمد نصیر خان
        - محمد مصطفیٰ خان
    - حیدر خان
      - محمد اشرف خان عرف مہندی خان چوکیدار
        - محمد شیر خان
          - محمد گل سید خان
        - ماسٹر محمد رشید خان
        - محمد خلیل خان
        - محمد خورشید خان
        - محمد لطیف خان

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ، موضع کلر موہڑہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

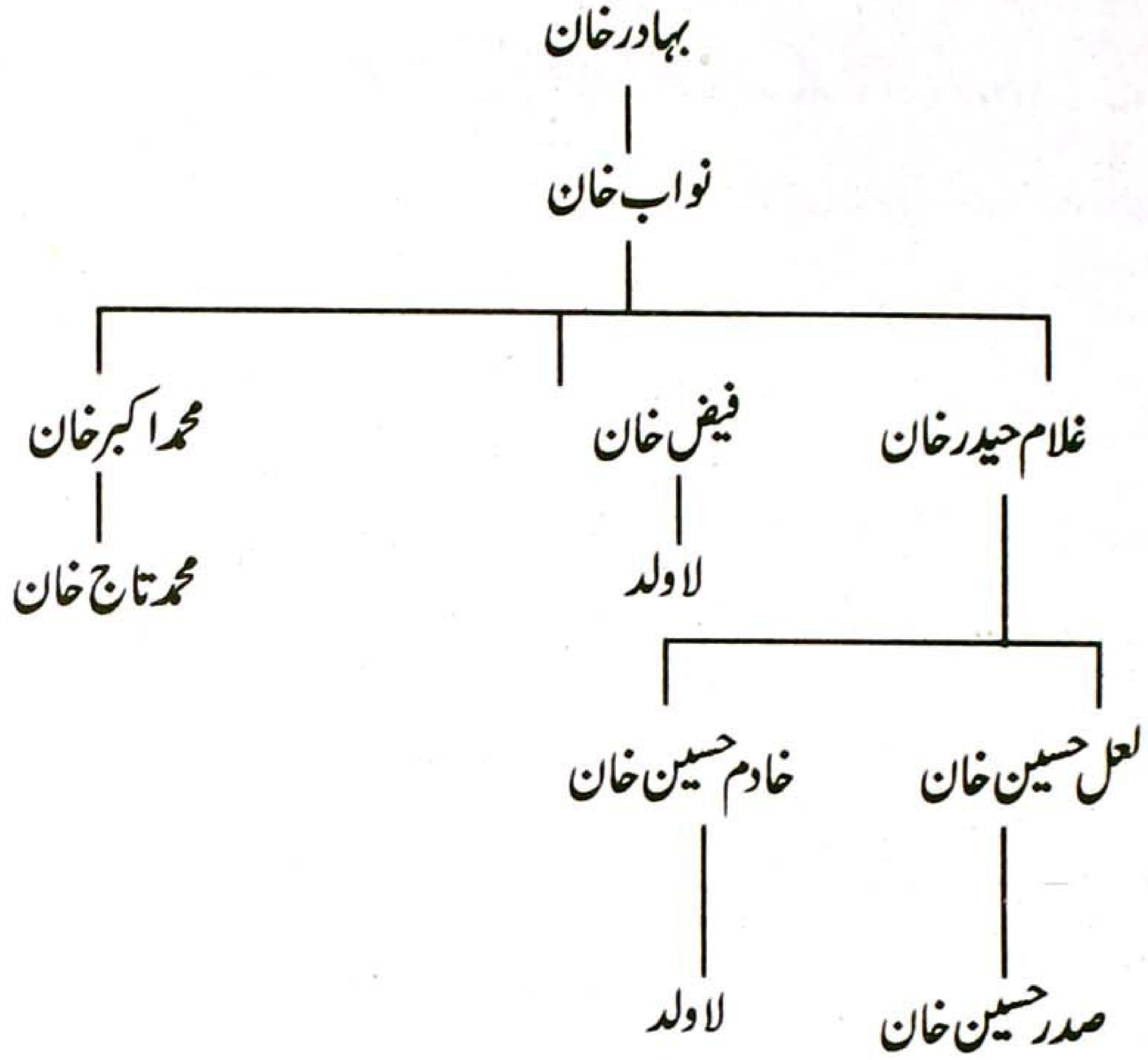

Marfat.com

حالات فیروزال گکھڑ موضع کلر موہڑہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

موضع کلر موہڑہ میں سردار معظم خان بن مٹھا خان بن دلیل خان بن ملو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان کی اولاد آباد ہے۔ کچھ شاخیں گردونواح سے آ کر آباد ہوئیں۔ سردار معظم خان کے بیٹے سردار زبردست خان ہوئے ہیں۔ سردار زبردست خان کے بیٹے سردار اکبر علی خان المعروف اکو خان اور سردار ہاشم علی خان المعروف ہاشو خلن مشہور و معروف گزرے ہیں۔ سردار زبردست خان علاقہ مینڈر پنجر سراں وغیرہ کے خودمختار حکمران تھے جس کی حدود مینڈر میں سنگوٹ سے لے کر سہڑہ، بٹل، منڈھول تک اور وادی سوہُرن میں پیر پنجال سے لے کر ہُرمی ڈھکی تک تھیں۔ سکھوں کے کشمیر پر قبضہ کے وقت بہرام گلہ کے مقام پر راجہ اگر خان جرال آف راجوری اور راجہ زبردست خان فیروزال آف ناڑ فیروزالاں کے ساتھ جنگ کے بعد انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ راجہ زبردست خان نے وقتی طور پر صلح کر لی لیکن سکھ فوج کے واپس لاہور چلے جانے کے بعد دوبارہ اپنے علاقہ پر قبضہ کر کے خودمختار حکومت کر لی۔ اپنے آخری ایام میں انہوں نے بڑے بیٹے سردار ہاشم علی خان کو 1825ء میں ولی عہد مقرر کر کے دستار بندی کی جو 1825ء تا 1846ء ریاست مینڈر پونچھ کے خودمختار حکمران رہے۔ معائدہ امرتسر 1846ء کی رو سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے کشمیر پر قبضہ کیا لیکن سردار ہاشم علی خان نے اطاعت قبول نہ کی۔ بغاوت کے بعد نومبر 1846ء میں ہجرت کر کے نور پور شاہاں امام بریؒ راولپنڈی چلے گئے جہاں ان کی ذریات اب تک آباد ہے۔

راجہ ہاشم خان کے حالات اور ان کی ذریات کے بارہ میں موضع نور پور شاہاں کے تذکرہ میں تفصیل بیان کی جائے گی۔ یہاں ان کے دوسرے بھائی اکبر علی خان کی اولاد کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سردار اکبر علی خان کے دو بیٹے سردار صلاح محمد خان اور سردار حمید اللہ کان نامی گرامی ہوئے۔ بڑے بیٹے صلاح محمد خان نمبردار کے صاحبزادگان عطا محمد خان، فیروز خان اور دوست محمد

Marfat.com

خان ہوئے۔ فیروز خان لاولد فوت ہوئے۔ عطا محمد خان نمبردار کے بیٹے شیر محمد خان اور عطا اللہ خان ہوئے۔ شیر محمد خان نمبردار کے بیٹے فیض اکبر خان، نمبردار محمد عباس خان، نذیر احمد خان اور فضل احمد خان ہیں۔ نمبردار محمد عباس خان کے بیٹے میڈیکل اسسٹنٹ، محمد غیاث خان، محمد حفیظ خان اور عبدالحمید خان ہیں۔ سردار دوست محمد خان فیروزال برادری کے مشہور متمول اور سرکردہ بزرگ ہوئے ہیں۔ ان کے بیٹے سردار محمد اقبال خان، نذیر الہ خان اور فقر اللہ خان ہوئے ہیں۔ محمد اقبال خان ونذیر اللہ خان ان کی زوجہ اول دختر مختار خان تھکیال سکنہ ڈبسی کے بطن سے اور فقر اللہ خان کنیزک گوجری کے بطن سے تھے۔ فقر اللہ خان کے بیٹے طالب حسین خان، خادم حسین خان، مصری خان، محمد شیر خان، محمد اسلم خان ہیں جبکہ سردار محمد اقبال خان کے بیٹے عبدالقیوم خان، عبدالحمید کان، محمد کلیم خان، سکندر حیات خان اور ذوالفقار علی خان ہیں۔ نذیر اللہ خان کے طاہر احمد خان اور محمد ذاکر خان ہیں۔ خوشحال اور باوقار زندگی بسر کرر ہے ہیں۔

سردار حمید اللہ خان بن سردار اکبر علی خان کے تین بیٹے ناظر علی خان، دیوان علی خان اور غلام حیدر خان تھے۔ ناظر علی خان کے اللہ دتہ خان اور ان کے بیٹے علی شیر خان، علی اکبر خان، بدر حسین خان، محمد ایوب خان مع ذریات موہڑہ ''اوپر والا بڈ'' موضع کلر موہڑہ رہائش پذیر ہیں۔

سردار دیوان علی خان اپنے زمانے میں صاحب ثروت اور مشہور و معروف ہوئے ہیں۔ ان کے تین بیٹے سردار پیندا خان، سردار سید محمد خان اور حاجی سردار سیف علی خان فیروزال برادری کی اہم شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔

سردار پیندا خان کے چار بیٹے کریم داد خان، سخی ولایت خان، محمد حسین خان اومحمد سرور خان ہیں۔ کریم داد خان کے تحصیلدار محمد عزیز خان ان کے فارسٹ آفیسر افتخار اعظم خان اور ابرار اعظم خان ہیں جبکہ سخی ولایت خان کے اکلوتے بیٹے غلام اعظم خان اور ان کے بیٹے انتخاب اعظم خان اور اسرار اعظم خان ہیں۔

محمد حسین کے بیٹے محمد فاروق خان، محمد طارق خان جبکہ محمد سرور خان کے بیٹے محمد نواز

Marfat.com

خان، محمد اشتیاق خان، محمد نیاز خان اور محمد شفیق خان ہیں۔ سردار سید محمد خان بن دیوان علی خان کے اکلوتے بیٹے محمد خورشید خان اور ان کے بیٹے جاوید اقبال خان اور واجد اقبال ہیں۔

حاجی سردار سیف علی خان فیروزال برادری کی مشہور شخصیات میں سے تھے۔ بہادر، دلیر، مہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قول کے پکے تھے۔ فیروزال اور دیگر برادریوں کے لوگ ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور اپنے فیصلے کروانے کے لئے بلاتے تھے۔ آپ کے تین بیٹے ریٹائرڈ صوبیدار سردار محمد اعظم خان، سردار محمد صادق خان اور فارسٹ رینج آفیسر سردار منیر حسین خان ہیں۔ ہر سہ برادراں اپنے اپنے شعبہ میں معروف ومشہور ہیں۔

صوبیدار صاحب ہمدرد، بااخلاق، صاف گو اور انسان دوست ہیں۔ دیندار اور مسلمہ دیانتدار فوجی آفیسر رہے ہیں۔ جبکہ سردار محمد صادق خان جدی اراضیات کی دیکھ بھال اور برادری کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ سب سے چھوٹے سردار منیر حسین خان مخیّر حضرات کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں۔ غریبوں کی مدد کرنا ان کا شیوہ رہا ہے۔ اپنی برادری اور دیگر برادریوں کے بچوں کو مالی امداد دے کر اعلیٰ تعلیم دلاتے رہے۔ ان کے بیٹے زاہد منیر خان، راشد منیر حسین خان اور آصف منیر خان زیر تعلیم ہیں۔ جبکہ سردار محمد صادق خان کے بیٹے ٹھیکیدار ظفر عمر خان، میڈیکل اسسٹنٹ ظہیر عمر خان، حاجی سردار ظہور صادق خان بی۔اے، شاہد صادق اور شعور صادق خان ہیں۔

سردار محمد اعظم خان بن سردار سیف علی خان نے 1947ء میں فوج میں بھرتی ہو کر آزاد کشمیر میں ہجرت کی۔ صوبیدار گزیٹڈ عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور آج کل سیکٹر ایف۔ فور پارٹ۔ ون میر پور شہر میں قیام پذیر ہیں۔ ان کا اکلوتا بیٹا سردار محمد عظیم خان سبحانی ایف۔اے، سی۔ٹی سکول ٹیچر ہے۔

سردار غلام حیدر خان بن سردار حمید اللہ خان کے چار بیٹے سردار فرمان علی خان، سردار ولی داد خان، سردار فضل داد خان اور سردار کرمداد خان ہوئے۔ فرمان علی خان لا ولد فوت

Marfat.com

ہوئے۔سید محمد خان کے محمد سریر خان فارسٹ آفیسر، محمد شبیر خان اور محمد زبیر خان ہیں۔فیض محمد خان کے اکلوتے بیٹے محمد کثیر خان ہیں۔

سردار فضل داد خان کے تین بیٹے منشی خان، حاجی محمد افسر خان اور شیر محمد خان ہیں جبکہ سردار کرم داد خان کے سید اکبر خان ہیں۔سب باوقار اور پُر امن زندگی بسر کر رہے ہیں۔

۲۔ موضع کلر موہڑہ میں ظفر اللہ خان، ان کے بیٹے فضل خان، ان کے دو بیٹے دیوان علی خان، وحید ر خان رہائش پذیر ہیں۔دیوان علی خان کے تین بیٹے سائیں خان، لعل حسین خان، محمد ایوب خان اور ان کی اولاد موجود ہے جبکہ حیدر خان کے بیٹے محمد اشرف خان عرف مہندی خان چوکیدار کلر موہڑہ اور ان کے بیٹے محمد شیر خان، ماسٹر محمد رشید خان بی۔اے بی ایڈ، محمد خلیل خان، محمد خورشید خان، محمد خلیل خان کافی ذہین، ہر دلعزیز اور باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

۳۔ اسی گاؤں میں بہادر خان کے بیٹے نواب خان، ان کے بیٹے غلام حیدر خان اور محمد اکبر خان رہائش پذیر ہیں اور باعزت ہیں۔

۴۔ اسی گاؤں میں موہڑہ سموتی ناڑ خاص سے فقیر خان و بہادر خان پسران عثمان علی خان منتقل ہو کر رہائش پذیر ہیں۔فقیر خان کے بیٹے باغ علی خان، فیروزہ خان، سیدا خان جبکہ بہادر خان کے حیدر خان اور ان کے علی اکبر کان، عبداللہ خان اور دوست علی خان ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع نکہ کوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

از اولاد شیرا خان بن مٹھا خان بن دلیل خان بن ملو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان جدامجد قوم فیروزال گکھڑ

- شیرا خان (نکہ کوٹ)
  - سرمست خان
    - بہادر علی خان
      - فضل خان
        - (آگے)
      - سیدا خان
        - دولو خان
          - منشی خان لاولد
          - محمد اکبر خان
            - محمد ممتاز خان
            - محمود احمد خان
            - محمد ارشاد خان
            - عبدالقیوم خان
          - خادم حسین خان
            - شمریز احمد
            - شمیم احمد
            - نسیم احمد
        - سخی خان
          - محمد شریف خان
            - محمد رزاق خان
          - محمد اعظم خان
            - محفوظ احمد خان
            - ظہور احمد خان
      - ناظر علی خان
        - محمد حسین خان
          - غلام اعظم خان
          - عنایت اللہ خان سفری
          - فاروق احمد خان
      - مختار خان
        - غلام سرور خان
          - مشتاق احمد
          - اتفاق احمد
          - محمد اسلم
          - محمد رشید
          - بشر آمین
          - وسیم راجہ
        - اللہ دتہ خان
          - محمد ریاض
        - طفیل حسین خان
          - سرفراز احمد خان
          - معروف احمد خان
        - گلزار حسین خان
    - امیر علی خان
      - (آگے)
    - فیض طلب خان
      - (آگے)
    - فیض بخش خان نور پور شاہاں بری امامؒ

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد فضل خان بن بہادر علی خان بن سرمست خان بن شیرا خان سکنہ نکہ کوٹ

- نمبردار حیدر خان
  - محمد خان لاوارث
  - نمبردار نذیر محمد خان
    - مشتاق حسین خان
    - ظفر حسین خان
  - محمد اعظم خان
- میر محمد خان
  - محمد افسر خان
    - محمد رزاق خان
  - محمد ایوب خان
    - عبدالحمید خان
- فتح محمد خان
  - محمد اقبال خان
    - محمد خورشید خان
  - خادم حسین
  - فیض احمد
  - منشی خان
  - طالب حسین
- غلام محمد خان
  - طالب حسین خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد امیر علی خان بن سرمست خان بن شیرا خان سکنہ نکہ کوٹ

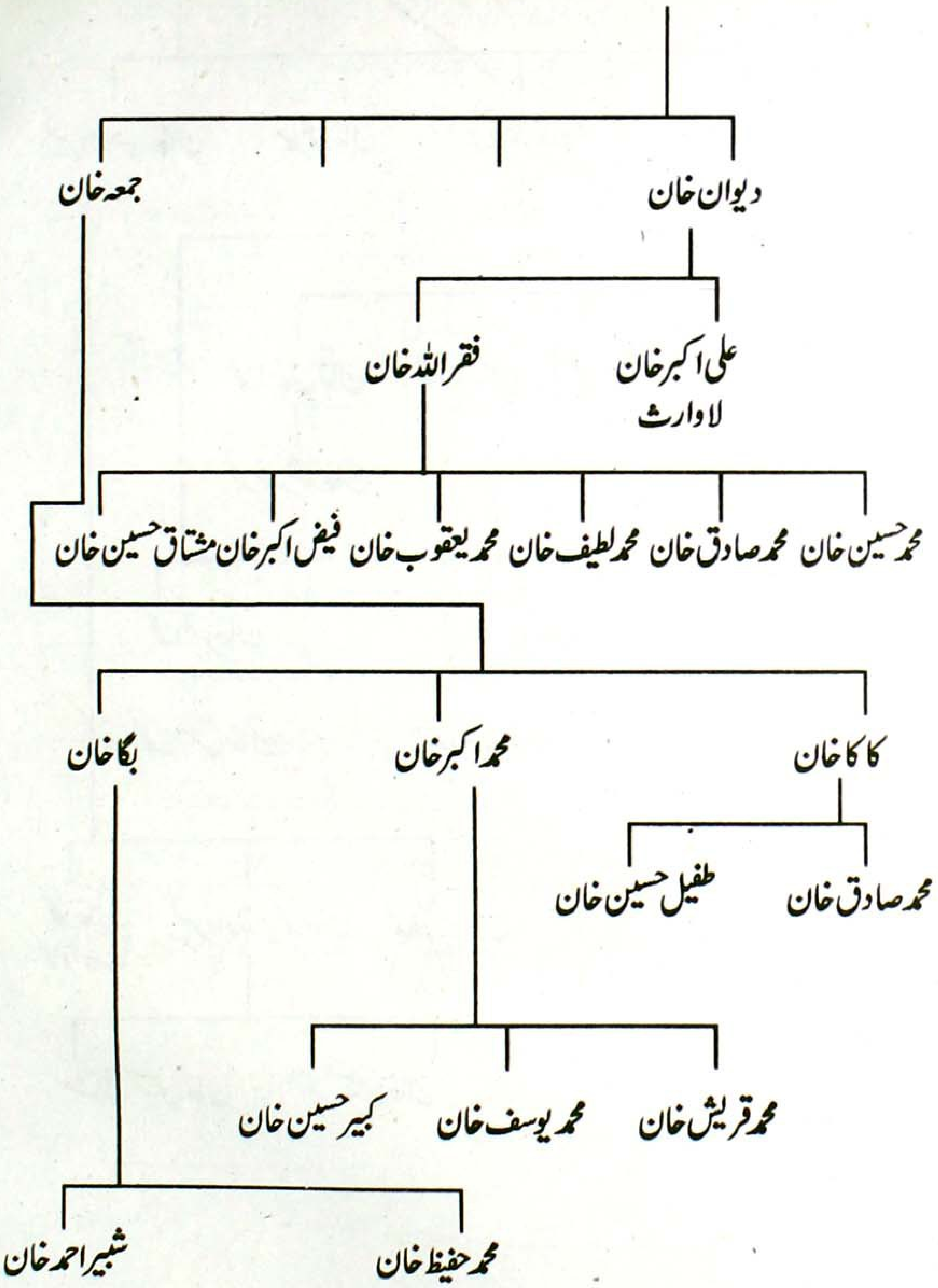

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد فیض طلب خان بن سرمست خان بن شیرا خان سکنہ نکہ کوٹ

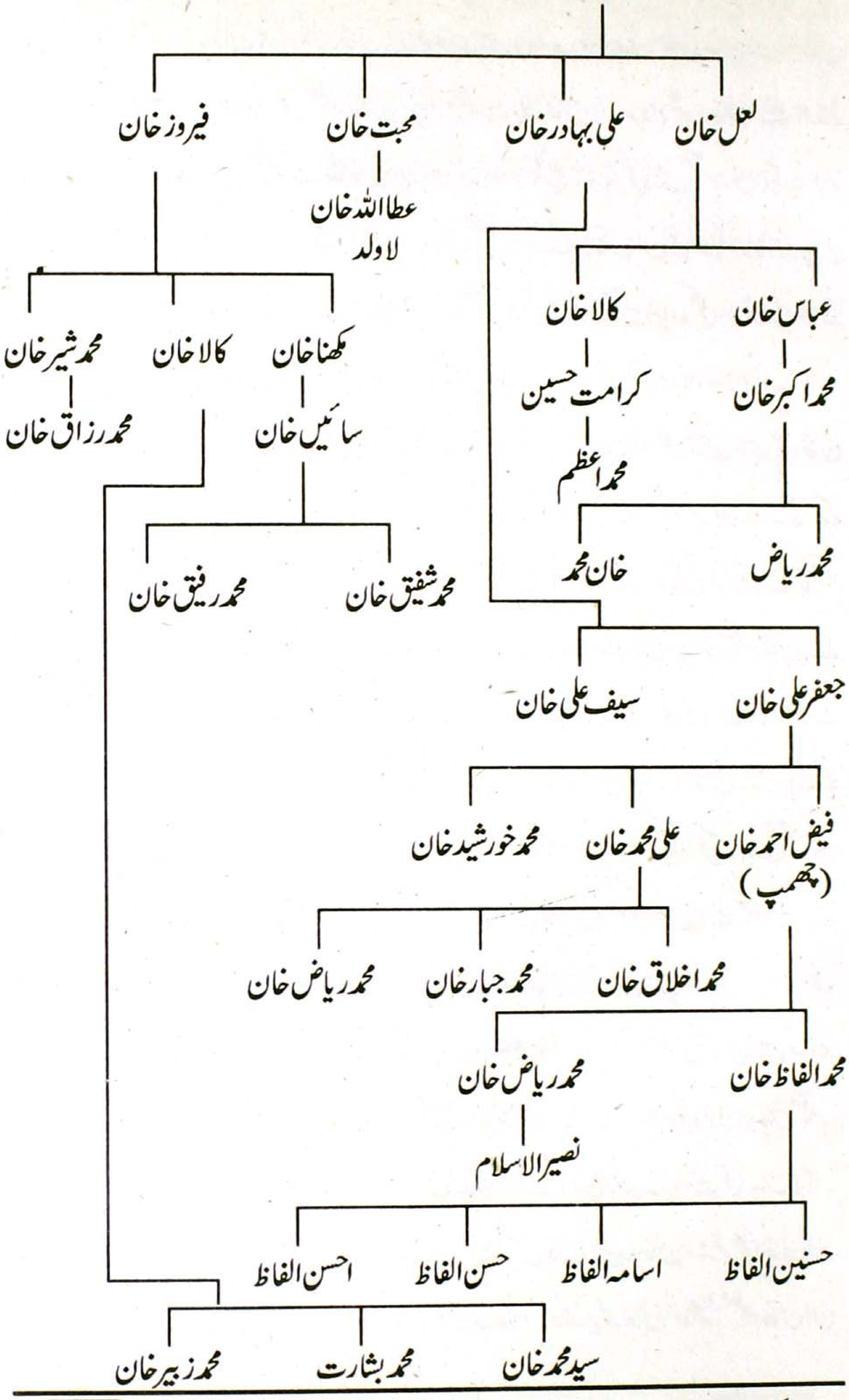

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑ موضع نکہ کوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

سردار مٹھا خان بن دلیل خان بن ملو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان کے تین بیٹے سردار محمد معظم خان، سردار عظمت اللہ خان اور سردار شیرا خان تھے جو ناڑ خاص میں رہتے تھے۔ سردار عظمت اللہ خان اور ان کی اولاد موضع ناڑ خاص میں مقیم رہی جبکہ سردار معظم خان نے موضع کلر موہڑہ کی بنیاد ڈالی اور وہاں منتقل ہو گئے جہاں ان کی اولاد رہائش پذیر ہے۔ تیسرے بیٹے سردار شیرا خان نے ناڑ خاص سے منتقل ہو کر نکہ کوٹ کی بنیاد رکھی اور نواحی علاقہ گلہوتہ وغیرہ پر قبضہ کر کے اپنی سرداری قائم کی۔ ان کے بیٹے سردار سرمست خان اپنے والد صاحب کے علاقہ پر قبضہ جاری رکھا۔ سردار سرمست خان کے چار بیٹے بہادر علی خان، امیر علی خان، فیض طلب خان اور فیض بخش خان تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب سکھوں نے کشمیر پر قبضہ کرنے کے بعد میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ جرنیلوں کو راجہ اگر خان جرال آف راجور کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اس وقت راجہ اگر جرال علاقہ ناڑ فیروزال میں سردار زبردست خان بن سردار معظم خان کے پاس پناہ گزیں تھے۔ سکھوں نے فیروزال گکھڑاں کے قلعہ جات نکہ کوٹ، بھاٹہ کوٹ، ناڑا کوٹ اور قلعہ منجھاڑی پر قبضہ کر کے فیروزال اکابریں کو شہید اور پابند سلاسل کیا۔ خاندانی روایت کے مطابق سکھ فوج کی چڑھائی کے وقت نکہ کوٹ کے مکینوں نے گلہوتہ کے نزدیک ایک پانچ گز لمبی اور تین گز چوڑی غار میں پناہ لی اور وہاں سے سردار ہاشم علی خان اور دوسروں نے سکھوں کے خلاف بغاوت جاری رکھی۔ سردار سرمست خان بن سردار شیرا خان کے تین بیٹے اور ان کی اولاد نکہ کوٹ میں رہی جبکہ چوتھے بیٹے سردار فیض بخش خان 1846ء سردار ہاشم علی خان بن سردار زبردست خان کے ساتھ نور پور شاہان بری امام ضلع راولپنڈی چلے گئے۔ ان کی اولاد وہاں مقیم ہے جس کا ذکر موضع نور پور شاہاں کے فیروزالوں کے حالات درج کرتے وقت کیا جائے گا۔ سرمست خان کے بڑے بیٹے بہادر علی خان کے چار بیٹے فضل خان، سیدا خان، ناظر علی خان اور مختار خان ہوئے۔ فضل خان کے نمبردار حیدر خان، ان کے نمبردار نذیر محمد خان اور محمد اعظم خان ان

Marfat.com

کی اولاد نکہ کوٹ آباد ہے۔

دوسرے بیٹے سیدا خان کے دو بیٹے دولو خان اور سخی خان ہوئے ہیں۔ دولو خان کے منشی خان، محمد اکبر خان اور خادم حسین خان ہیں۔ منشی خان لا ولد رہے۔ محمد اکبر خان کے محمد ممتاز خان ایم۔اے، بی۔ایڈ لیکچرار ریاضی، محمود احمد خان سول انجینئر محکمہ تعمیرات، محمد ارشاد خان بی۔اے، اور عبدالقیوم خان ہیں جبکہ خادم حسین خان کے بیٹے شمیم احمد خان بی۔اے، شمریز احمد خان اور نسیم احمد خان ہیں۔ سردار سخی کے بیٹے محمد شریف خان اور محمد اعظم خان ہیں۔ سردار ناظر علی خان بن بہادر علی خان کے اکلوتے بیٹے حاجی محمد حسین خان اور ان کے بیٹے غلام اعظم خان، بابو عنایت اللہ خان سفری سینئر اسسٹنٹ محکمہ تعلیم اور فاروق احمد خان ہیں۔

سردار مختار خان بن بہادر علی خان کے غلام سرور خان، اللہ دتہ، طفیل حسین خان، گلزار حسین خان مختلف ملازمتوں میں رہ کر سنجیدہ اور پُر وقار ہیں۔ سردار امیر علی خان بن سرمست خان کے دیوان خان و جمعہ خان تھے۔ دیوان خان کے بیٹے فقر اللہ خان اور جمعہ خان کے کاکا خان، محمد اکبر کان اور بگا خان ہیں۔

فیض طلب خان بن سرمست خان کے بیٹے لعل خان، علی بہادر خان، محبت خان اور فیروز خان تھے۔ لعل خان کے دو بیٹے عباس خان اور کالا خان ہیں۔ علی بہادر خان کے دو بیٹے جعفر علی خان اور سیف علی خان ہوئے ہیں۔ جعفر علی خان کے فیض احمد خان، علی محمد خان اور محمد خورشید خان تین بیٹے ہیں۔ سردار فیض احمد خان 1965ء میں ہجرت کر کے موضع خیر والی چھمب تحصیل برنالہ ضلع بھمبر آباد ہیں۔ ان کے دو بیٹے محمد الفاظ خان اور محمد ریاض خان ہیں۔ محبت خان کے عطا اللہ خان لا ولد ہوئے۔ جبکہ فیروز خان کے مکھنا خان، کالا خان اور محمد شیر خان تین بیٹے ہیں۔ نکہ کوٹ کی فیروزال برادری مجموعی طور پر خوشحال اور پُر وقار ہے۔ اس موضع کی نمبرداری بھی ان کے پاس ہے۔ بہت سے نوجواں سرکاری ملازمتوں میں ہیں۔ بابو عنایت اللہ خان سفری سماجی کارکن، ہمدرد، باشعور اور آباؤ اجداد کی طرح با اخلاق اور مہمان نواز ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع نکہ منجہاڑی تحصیل مینڈر، پونچھ۔کشمیر

- آگرہ خان (نکہ خاص)
  - مانجی خان
    - امیر خان
      - حیات بخش خان
        - عطا محمد خان
          - حوالدار عبدالمجید خان
          - محمد خلیل خان
        - سیدا خان
          - سائیں خان
            - محمد شریف خان
            - محمد رزاق
          - منشی خان
            - محمد یونس خان
            - محمد خورشید خان
            - محمد رفیق خان
        - جعفر خان لاولد
        - کالا خان
        - بہادر علی خان
      - شیر ولی خان نکہ کھوڑی نی پینگاں
        - حبیب خان لاولد
        - فیروز خان (راولپنڈی)
          - دل محمد خان
            - محمد اعظم خان
            - محمد جاوید خان
        - غلام حیدر خان (راولپنڈی)
          - کرامت اللہ خان
            - رحمت اللہ خان (راولپنڈی)
              - جاوید اقبال
              - محمد سہیل
            - ہدایت اللہ خان (جبو کے گوجرانوالہ)
              - یاسر محمود
              - ناصر محمود
              - قیصر محمود
              - فیصل محمود
              - انجم محمود
            - طارق محمود
            - ارشد محمود
              - شاہ زیب
            - راشد محمود
            - عبدالوحید
        - بیرو خان
  - نیک محمد خان
  - مست خان (آگے)
  - کموں خان

Marfat.com

بیرو خان ولد شیر ولی خان بن امیر خان بن مانجی سکنہ نکہ

حاجی خان محمد خان تھاپن کالونی دھمول ضلع کوٹلی

- محمد فاروق
  - نعیم فاروق
- محمد معروف
  - عماد معروف
  - عمار معروف
- حافظ محمد یونس
  - شہروز یونس
- محمد یوسف
- عامر ندیم
- طاہر ندیم
- محمد تیمور

اولاد کالا خان و بہادر علی خان بن حیات بخش خان موہڑہ کھوڑی نی پینگاں

- صلاح محمد خان جبو کے گوجرانوالہ
  - محمد معروف خان
    - خرم معروف خان
- راج محمد خان جبو کے
  - محمد زمان
    - محمد عمران
    - محمد کامران
    - قمر زمان
  - محمد صادق
    - عدنان صادق
- محمد اکبر خان نکہ مینڈر

- سخی خان جبو کے
  - محمد شریف
    - محمد شہزاد
    - محمد شہروز
    - محمد شمریز
  - محمد یونس
  - محمد یعقوب
  - محمد شفیق
- محمد حسین خان لاولد

Marfat.com

اولاد نیک محمد خان بن آگرہ خان سکنہ نکہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

نیک محمد خان

|

قادر بخش خان

|

رحیم بخش خان

|

دیدار بخش خان

(نوٹ): سردار دیدار بخش خان بن رحیم بخش خان بن قادر بخش خان بن نیک محمد خان بن آگرہ خان موضع نکہ منجہاڑی سے بندوبست 61-1960 بکرمی سے قبل موضع گلہوتہ منتقل ہوئے۔ ان کی ذریات وہاں آباد ہے۔ ان کا ذکر موضع گلہوتہ تحصیل مینڈر میں کیا جائے گا۔ شوق

Marfat.com

اولاد مست خان بن آگرہ خان فیروزال سکنہ موہڑہ کنڈاں نکہ مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- مست خان
  - ستار محمد خان
    - منصو خان
      - منشی خان
        - سائیں خان موہڑہ کنڈاں نکہ
        - محمد افسر خان "
        - لعل خان (کھیالی گوجرانوالہ)
          - ممتاز حسین خان
          - سرفراز احمد خان
          - نواز احمد خان
          - امتیاز احمد خان
    - ناظر خان
      - عطا محمد خان
        - سید میر
          - مظفر حسین
            - کفایت حسین
            - شفاعت حسین
            - طارق محمود
        - گل محمد
        - گل سید
          - محمد شبیر
        - سائیں جبو کے
      - عطاءاللہ خان المعروف طاوی خان (سرساوہ ضلع کوٹلی)
        - صوفی محمد صادق جبو کے
          - حبیب اللہ
          - نصیب اللہ
          - نصیر اللہ
          - مجید اللہ
          - صغیر اللہ
        - منیر حسین سرساوہ
          - محمد خلیل
        - وزیر حسین سرساوہ
          - وسیم رضا
        - نذیر حسین سرساوہ
          - عمران خان
          - کامران خان
          - عدیل خان
    - ہاشو خان
      - دولہ خان
        - مہندو خان
          - محمد شریف خان
          - محمد اسلم خان

Marfat.com

اولاد کموں خان بن آگرہ خان فیروزال نکہ، مینڈر۔ پونچھ

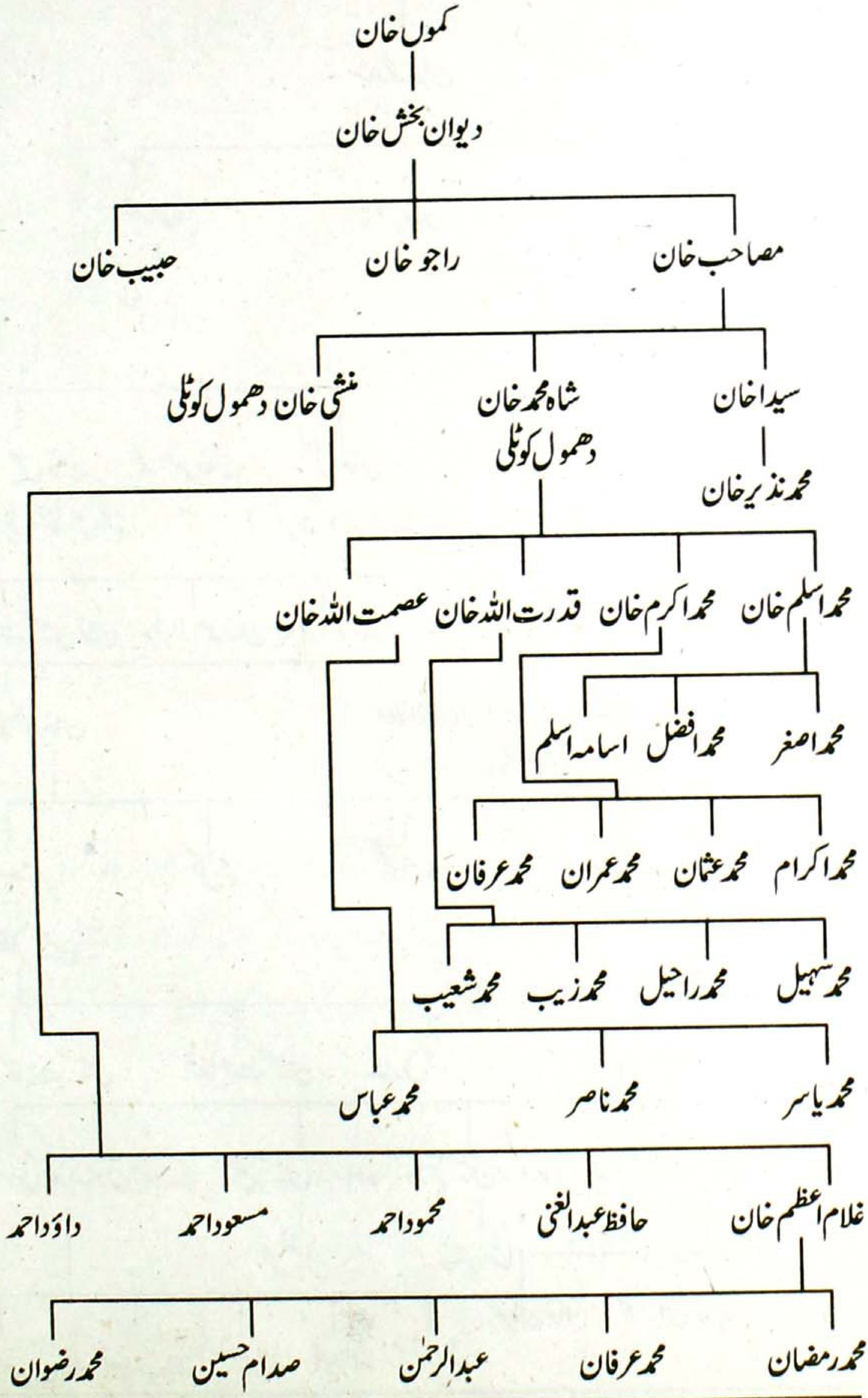

Marfat.com

اولاد راجو خان ...... حبیب خان پسران دیوان بخش خان نکہ

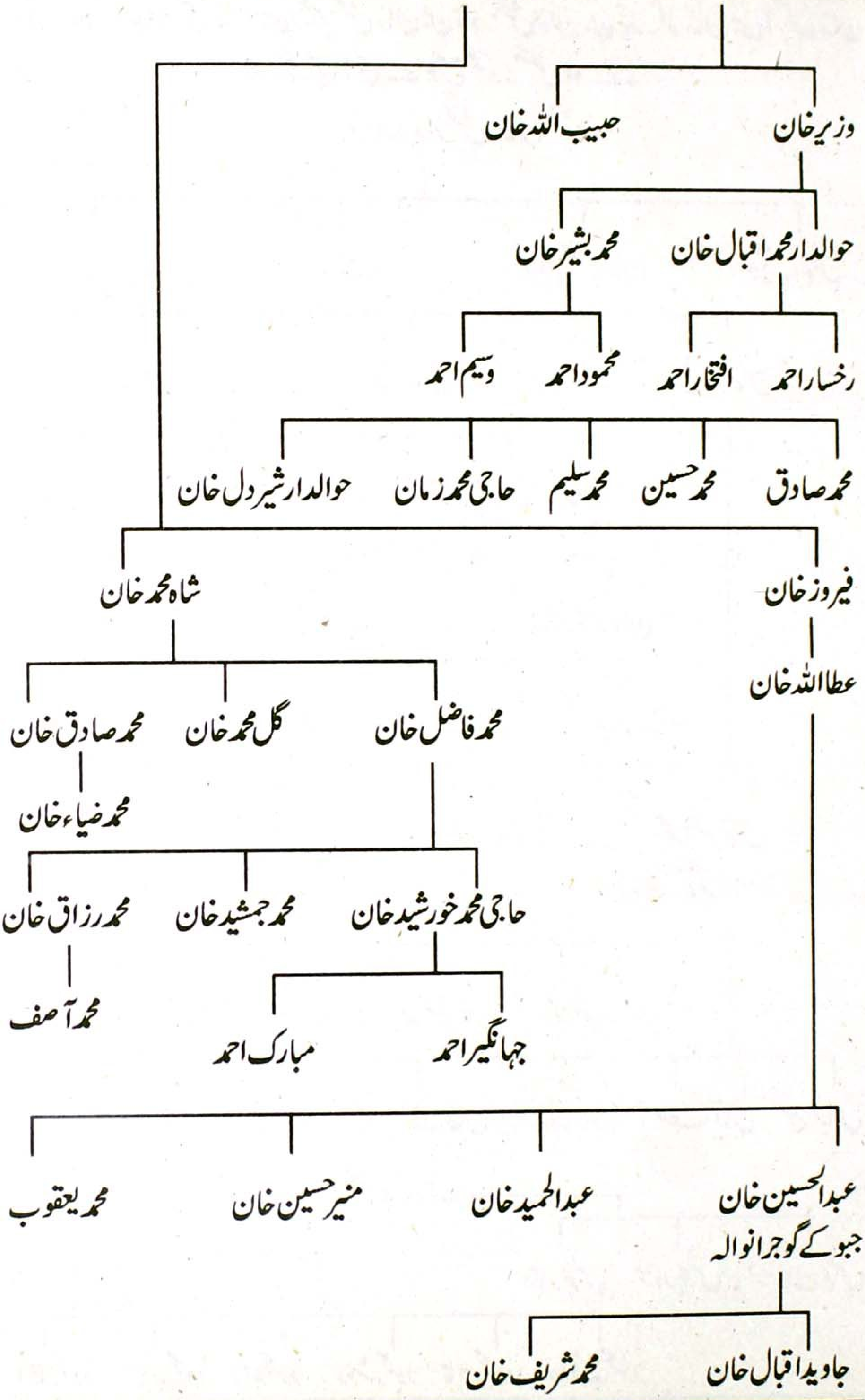

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع گلہوتہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

اولاد سردار دیدار بخش خان بن رحیم بخش خان بن قادر بخش خان بن نیک محمد خان بن آگرہ خان جو کہ نکہ منجہاڑی سے موضع گلہوتہ منتقل ہوئے۔

- سردار دیدار بخش خان
  - بہادر خان
    - دوست محمد خان
      - راجہ نصیر احمد خان (سرپنچ)
        - راجہ منظر مسعود
        - راجہ ذوالفقار احمد
        - راجہ غلام مرتضےٰ
        - راجہ خالد محمود
      - حوالدار مشتاق احمد خان
        - ظہیر عباس
        - زافیر احمد خان
    - بیرو خان
    - فیروز خان
      - سائیں خان (کلیال دھڑہ نکہ)
        - محمد رزاق خان
        - مغل حسین خان
        - محمد شبیر خان
        - محمد امتیاز خان
      - محمد حسین خان — لاولد
      - محمد سرور خان — لاولد
      - محمد افسر خان (جبو کے گوجرانوالہ)
        - صوبیدار محمود احمد خان
          - اعجاز محمود
          - ساجد محمود
          - زاہد محمود
          - راشد محمود
          - ناصر محمود
          - عاقب محمود
        - محمد یونس خان
        - محمد عارف خان
          - محفوظ عارف
            - وقار یونس
            - مختار یونس
            - ارسلان یونس
        - بشارت جاوید
        - آصف اقبال
        - ظہیر عباس
  - مناخان
  - رحیم بخش خان
  - حبیب خان

Marfat.com

اولاد مناخان بن دیدار بخش خان بن رحیم بخش خان از اولاد آگرہ خان حال گلہوتہ

- مناخان
  - بگا خان
    - ٹھیکیدار محمد حسین خان
      - ماسٹر محمد صادق خان
        - وقار زیدی
        - مسرور زلفی
      - عبدالحمید خان
        - محمد عارف خان
        - محمد قاسم خان
      - حوالدار بشیر احمد خان
        - وسیم احمد خان
      - دوکاندار عبدالقیوم خان
  - روڈا خان
  - میرو خان
    - سید محمد خان
      - محمد اجور خان
    - محمد اقبال خان
    - شاہ محمد خان
    - خادم حسین خان
    - حوالدار عبدالحمید خان

Marfat.com

اولاد رحیم بخش خان ولد دیدار بخش خان از اولاد آگرہ خان موضع نکہ کنڈاں

- رحیم بخش خان کلیال دھڑہ
  - رسمت خان لاولد
  - حیدر خان
    - نواب خان جبوکے گوجرانوالہ
      - عبدالحمید خان
        - عبدالرشید خان
          - عبدالجبار خان
        - عبدالوحید خان
        - عبدالعزیز خان
    - امیر خان جبوکے
      - محمد نعیم خان
        - وسیم رضا
        - امیر حمزہ
        - احمد رضا
      - محمد عارف خان
      - وارث علی خان
    - محمد حسین خان المعروف مہندو خان
      - محمد یوسف خان
        - شہزادہ عالمگیر
        - محمد کبیر
        - صدام یوسف
        - سہیل یوسف
        - فیصل کیانی
      - محمد لطیف خان
        - محمد دستگیر
        - محمد نذیر
        - بابر لطیف
        - محمد ندیم
      - محمد یسین خان
        - محمد اسرار
      - محمد آمین خان
        - دانش آمین
        - دانیال آمین
        - داؤد آمین
  - باغ علی خان لاولد

Marfat.com

اولاد حبیب خان بن سردار دیدار بخش خان از اولاد آگرہ خان موضع گلہوتہ

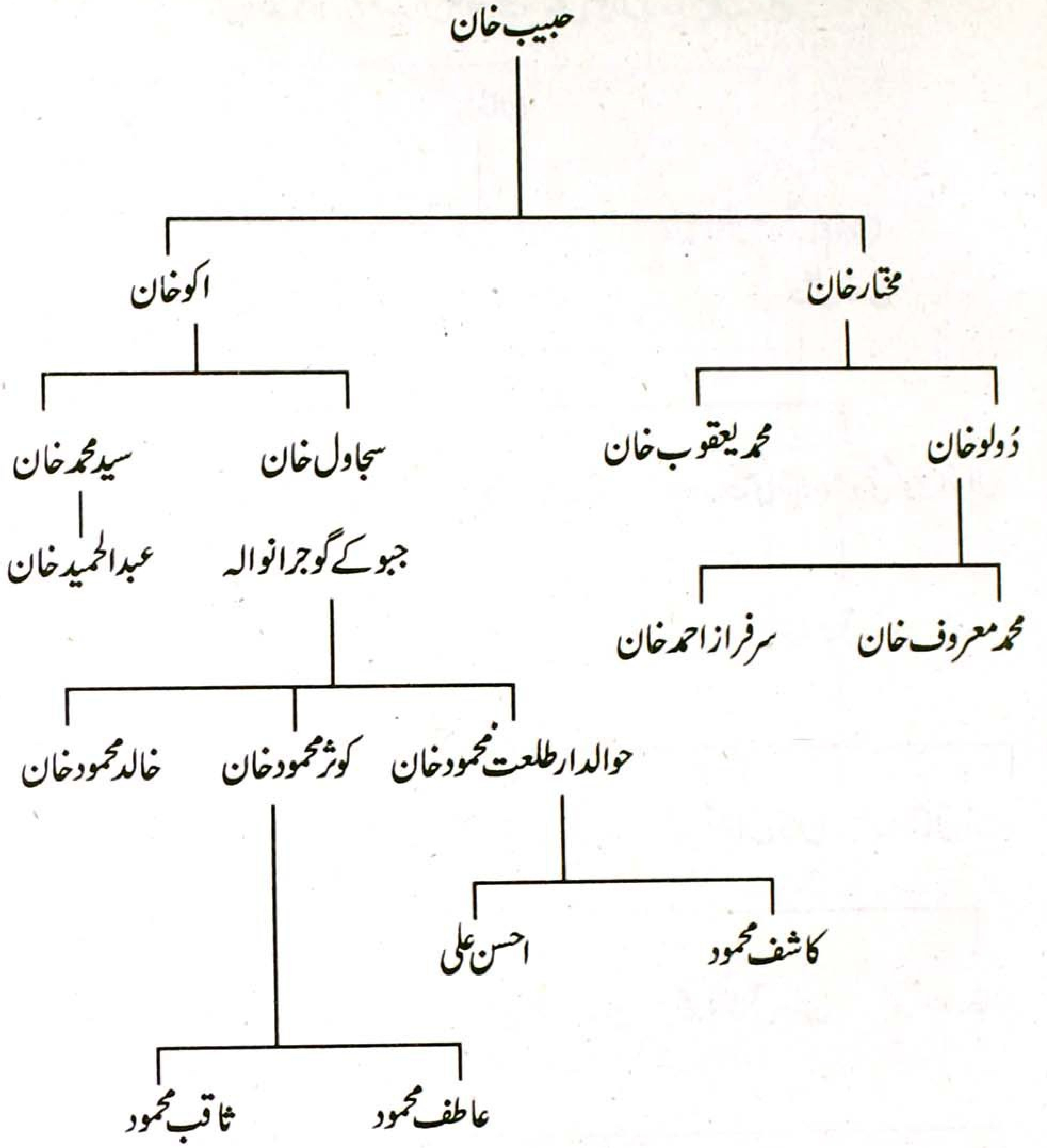

Marfat.com

شجرہ نسب رسمت علی خان بن شیرا خان بن شرف الدین خان بن قادرو خان ساکن سنگوٹ منتقل شدہ موضع میدان گلہوتہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- شیرا خان
  - رسمت علی خان
    - دوست علی خان جبوئی گوجرانوالہ
      - محمد اسحاق خان
        - محمد اخلاق خان
        - محمد اشتیاق خان
        - محمد مشتاق خان
    - اللہ دتہ خان گلہوتہ میدان والے
      - محمد صادق خان
      - محمد فاضل خان (چھمب بھمبر)
      - بابو ممتاز خان
      - محمد اخلاق خان
      - محمد سکندر خان
  - ستار محمد خان
    - ناصر خان
      - دوست محمد خان گلہوتہ
        - غلام حسن خان

- محمد اعظم خان
- انصر محمود خان
- عابد حسین خان
- عبدالوحید خان
- ارشد علی خان

Marfat.com

سردار حشمت علی خان سکنہ میدان گلہوتہ تحصیل مینڈر

- منشی خان (جبوکے گوجرانوالہ)
  - کرامت حسین
    - نعمت حسین
    - سلامت حسین
    - سخاوت حسین
    - شفاعت حسین
    - صداقت حسین
  - محمد خالق
    - عبدالمالک
- باغ علی خان (گلہوتہ مینڈر)

(نوٹ): شجرہ نسب مملوکہ سردار اللہ دتہ خان فیروزال نمبردار لمپر وٹ سُرن کوٹ کے مطابق قادروخان کے بیٹے شرف الدین خان، ان کے بیٹے شیرا خان، ان کے دو بیٹے رسمت علی کان و ستار محمد خان، رسمت علی خان موہڑہ میدان گلہوتہ منتقل ہوئے۔ ان کے دو بیٹے سردار اللہ دتہ خان و سردار دوست علی خان، اللہ دتہ خان کے پانچ بیٹے جن میں ایک محمد فاضل خان 1965ء میں ہجرت کر کے موضع دھینگاں والی چھمپ ضلع بھمبر آزاد کشمیر آباد ہیں۔ دیگر بیٹے موضع میدان گلہوتہ۔ سردار دوست علی خان سال 1947ء میں مہاجر ہوکر موضع جبوکے تحصیل وضلع گوجرانوالہ پاکستان میں آباد ہیں۔ ان کا اکلوتا بیٹا محمد اسحاق خان معہ اولاد جبوکے میں رہتا ہے۔ ستار خان کے ناصر خان اوران کے دوست محمد خان سنگوٹ سے گلہوتہ منتقل ہوئے۔ حشمت علی خان کے بیٹے منشی خان جبوکی گوجرانوالہ مہاجر ہوکر آباد ہیں۔ شوق

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں نکہ گلھوتہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

موضع نکہ کوٹ کے فیروزالوں کے حالات گذشتہ صفحات میں لکھے جا چکے ہیں جو سردار شیرا خان بن مِٹھا خان بن دلیل خان بن ملو خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان جدِ امجد گوت فیروزال گکھڑ سے ملحقہ تھے۔ موضع نکہ کے ایک مشہور سردار آگرہ خان کی اولاد موہڑہ کنڈاں، کلیال دھڑہ، کھوڑی نی پینگاں، گلھوتہ میں آباد ہے جس کی تفصیل ذیل ہے۔ آگرہ خان کے چار بیٹے مانجی خان، نیک محمد خان، مست خان اور کموں خان تھے۔

ا۔ مانجی خان کے امیر خان، ان کے حیات بخش خان و بشیر ولی خان، حیات بخش خان کے عطا محمد خان و سیدا خان، کالا خان، بہادر علی خان تھے۔ جبکہ عطا محمد خان کے حوالدار عبدالحمید خان و حوالدار محمد خلیل خان ہیں۔ سیدا خان کے سائیں خان و منشی خان ہیں۔ کالا خان کے راج محمد خان و صلاح محمد خان جبو کے میں ہیں۔ شیر ولی خان بن امیر خان کے فیروز خان، غلام حیدر خان و بیرو خان تھے۔ فیروز خان راولپنڈی 1947ء میں ہجرت کر کے آئے۔ ان کے بیٹے دل محمد خان ہیں۔ غلام حیدر خان بھی 1947ء میں ہجرت کر کے صدر راولپنڈی آباد ہوئے۔ ان کا بیٹا کرامت اللہ خان اور ان کی اولاد راولپنڈی میں ہے۔ بیرو خان کے حاجی خان محمد خان 1965ء میں ہجرت کر کے تھاپن کالونی دھمول ضلع کوٹلی میں آباد ہیں۔

۲۔ نیک محمد خان کے قادر بخش خان، ان کے رحیم بخش خان اور ان کے سردار دیدار بخش خان موضع گلھوتہ منتقل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ موصوف پہلوان اور شکاری تھے۔ مہاراجہ پونچھ نے شکارگاہ گلھوتہ میں شکار کھیلنے میں مدد کے لئے موصوف کو موضع گلھوتہ میں اراضی دی۔ دیدار بخش خان کے بہادر خان، منا خان، رحیم بخش خان اور حبیب خان تھے۔ بہادر خان کے دوست محمد خان، فیروز خان اور بیرو خان تھے۔ دوست محمد خان کے

Marfat.com

بیٹے راجہ نصیر احمد خان سرپنچ حلقہ گلھوتہ اور حوالدار مشتاق احمد خان ہیں۔ فیروز خان کے محمد حسین خان، محمد سرور خان، محمد افسر خان مہاجرین 1947ء موضع جبو کے ضلع گوجرانوالہ آباد ہیں۔ محمد افسر خان کے بیٹے صوبیدار محمود احمد خان وغیرہ ہیں۔ منا خان کے بگا خان، روڈا خان، میرو خان تھے۔ رحیم بخش خان کے حیدر خان، ان کے نواب خان، امیر خان، محمد حسین خان مہاجر 1947ء سکنہ جبو کے ضلع گوجرانوالہ آباد ہوئے۔ ہر سہ کی اولاد وہاں موجود ہے۔ سردار امیر خان فیروزال برادری کے مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ اس علاقہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے بیٹوں میں سے محمد نعیم خان باشعور، ہمدرد اور مہمان نواز ہے۔

حبیب خان کے مختار خان واگو خان تھے۔ مختار خان کے دولو خان، محمد یعقوب خان ہیں۔ جبکہ اگو خان بن آگرہ خان کے ستار محمد خان اور ان کے بیٹے منصو خان، ناظر خان اور ہاشو خان تھے۔ منصو خان کے منشی خان اور ان کے سائیں خان و محمد اکبر خان موہڑہ کنڈاں نکہ اور لعل خان 1965ء میں ہجرت کر کے کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ آباد ہیں۔ موصوف سنجیدہ اور ہمدرد انسان ہیں۔

ہاشو خان کے ڈولہ خان اور ان کے مہندو خان آبادئی جگہ پر آباد ہیں۔ بگا خان بن منا خان بن دیدار بخش خان کے بیٹے ٹھیکیدار محمد حسین خان اور ان کے بیٹے ماسٹر محمد صادق خان، عبدالحمید خان مکینیکل ڈیپارٹمنٹ، حوالدار بشیر احمد خان اور دوکاندار عبدالقیوم خان ہیں۔

۴۔ کموں خان بن آگرہ خان کے بیٹے دیوان بخش خان اور ان کے بیٹے مصاحب خان، راجو خان اور حبیب خان تھے۔

مصاحب خان کے تین فرزند سیدا خان، منشی خان، شاہ محمد خان ہیں۔ منشی خان اور شاہ محمد خان 1965ء میں ہجرت کر کے موضع تھاپن کالونی دھمول ضلع کوٹلی آباد ہوئے۔ شاہ محمد

Marfat.com

خان کے چار بیٹے محمد اسلم خان، محمد اکرم خان، قدرت اللہ خان، عصمت اللہ خان ہیں۔ جبکہ منشی خان کے پانچ بیٹے غلام اعظم خان، حافظ عبدالغنی، محمود احمد، محمود احمد اور داؤد احمد خان ہیں۔

راجو خان بن دیوان بخش خان کے وزیر خان اور حبیب اللہ خان ہیں۔ وزیر خان کے حوالدار محمد اقبال خان اور دوکاندار محمد بشیر خان ہیں جبکہ حبیب اللہ خان کے حاجی محمد زمان خان، حوالدار شیر دل خان، محمد سلیم خان، محمد حسین خان، محمد صادق خان ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع منجہاڑی خاص تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

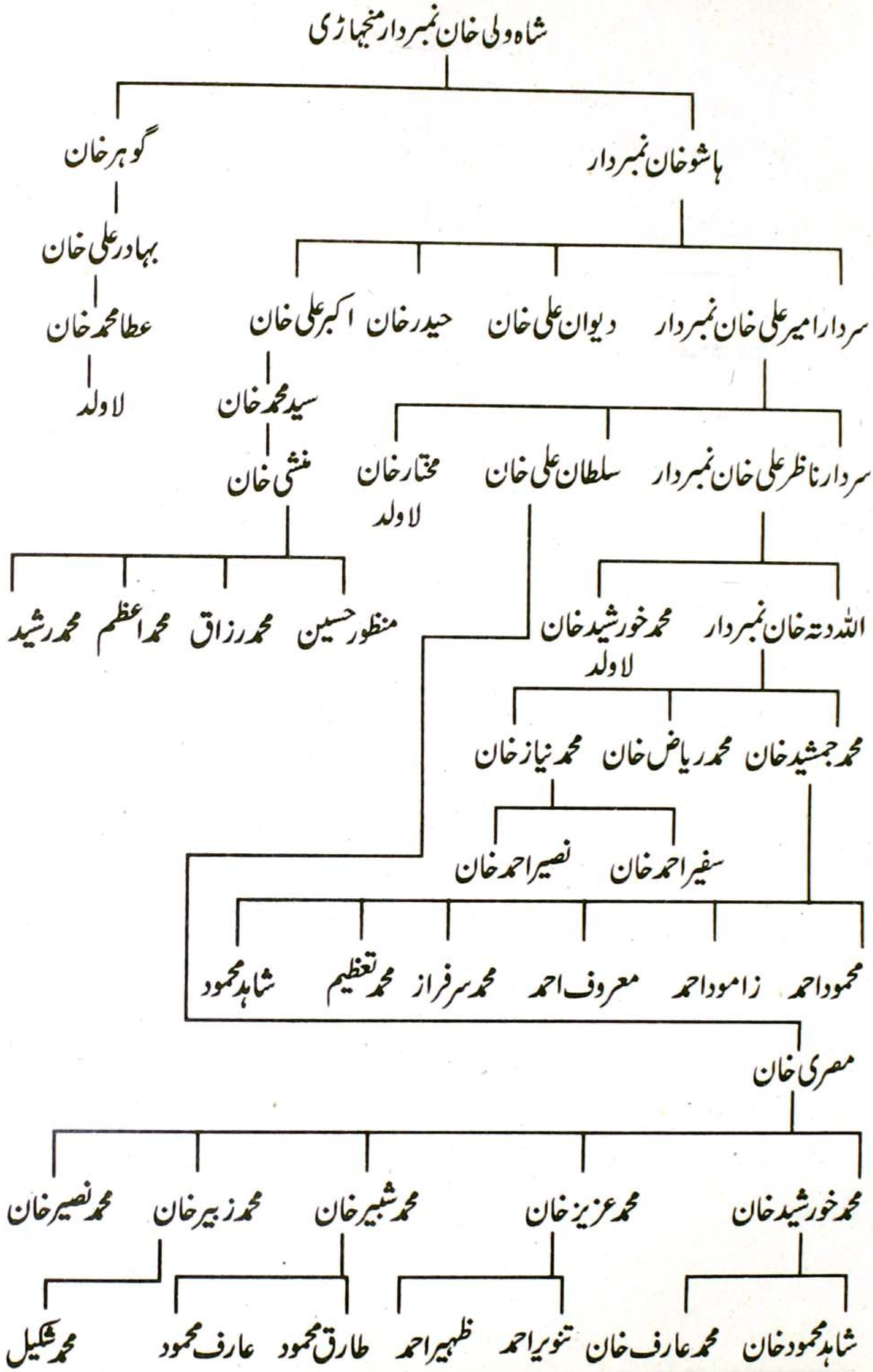

Marfat.com

اولاد دیوان علی خان بن ہاشو خان بن شاہ ولی خان سکنہ منجھاڑ خاص

- دیوان علی خان
  - علی بہادر
    - کرامت اللہ خان
      - محمد قیوم خان
      - محمد یونس خان
      - محمد نصیر خان
      - غلام مصطفےٰ خان
    - اللہ دتہ خان
      - محمد سلیم خان
      - محمد خلیل خان

Marfat.com

اولاد حیدر خان بن ہاشو خان بن شاہ ولی خان نمبردار سکنہ منجہاڑی خاص تحصیل مینڈر

- حیدر خان
  - علی اکبر خان
  - بگا خان
    - سخی ولایت خان
      - محمد ارشاد
      - محمد رافوز
      - محمد فاروق
      - محمد عارث
      - محمد طارق
    - محمد نذیر خان
      - محمد رفیق خان
      - محمد زفیر خان
      - محمد نصیر خان
  - محمد حسین خان
    - منیر حسین خان
      - افتخار حسین خان
    - سرفراز حسین خان

Marfat.com

شجرہ نسب فتح شیر خان فیروزال سکنہ منجہاڑی تحصیل مینڈر، پونچھ۔کشمیر

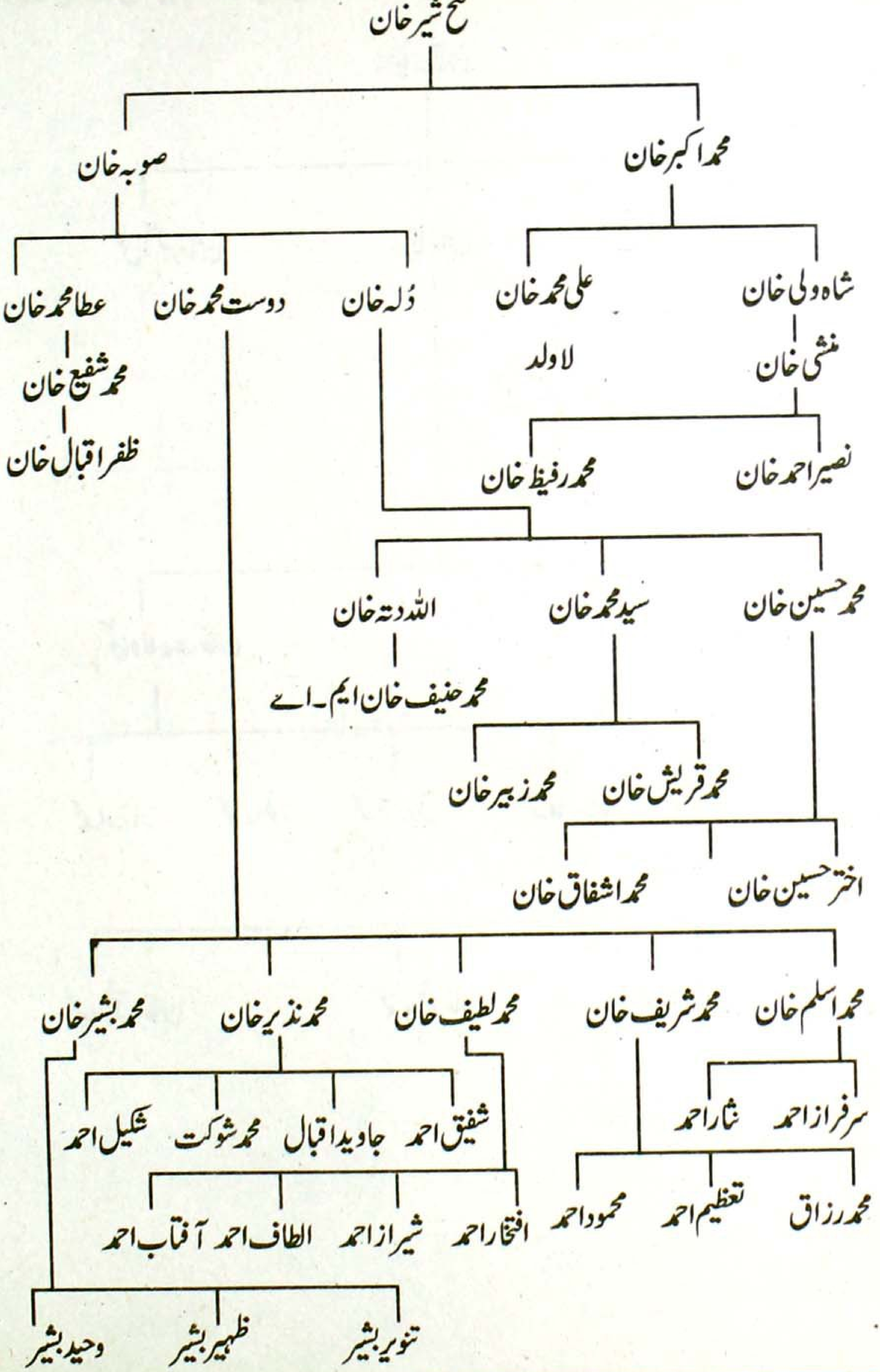

Marfat.com

شجرہ نسب موضع منجھاڑی موہڑہ دھری تحصیل مینڈر مطابق بندوبست 1961ء بکرمی

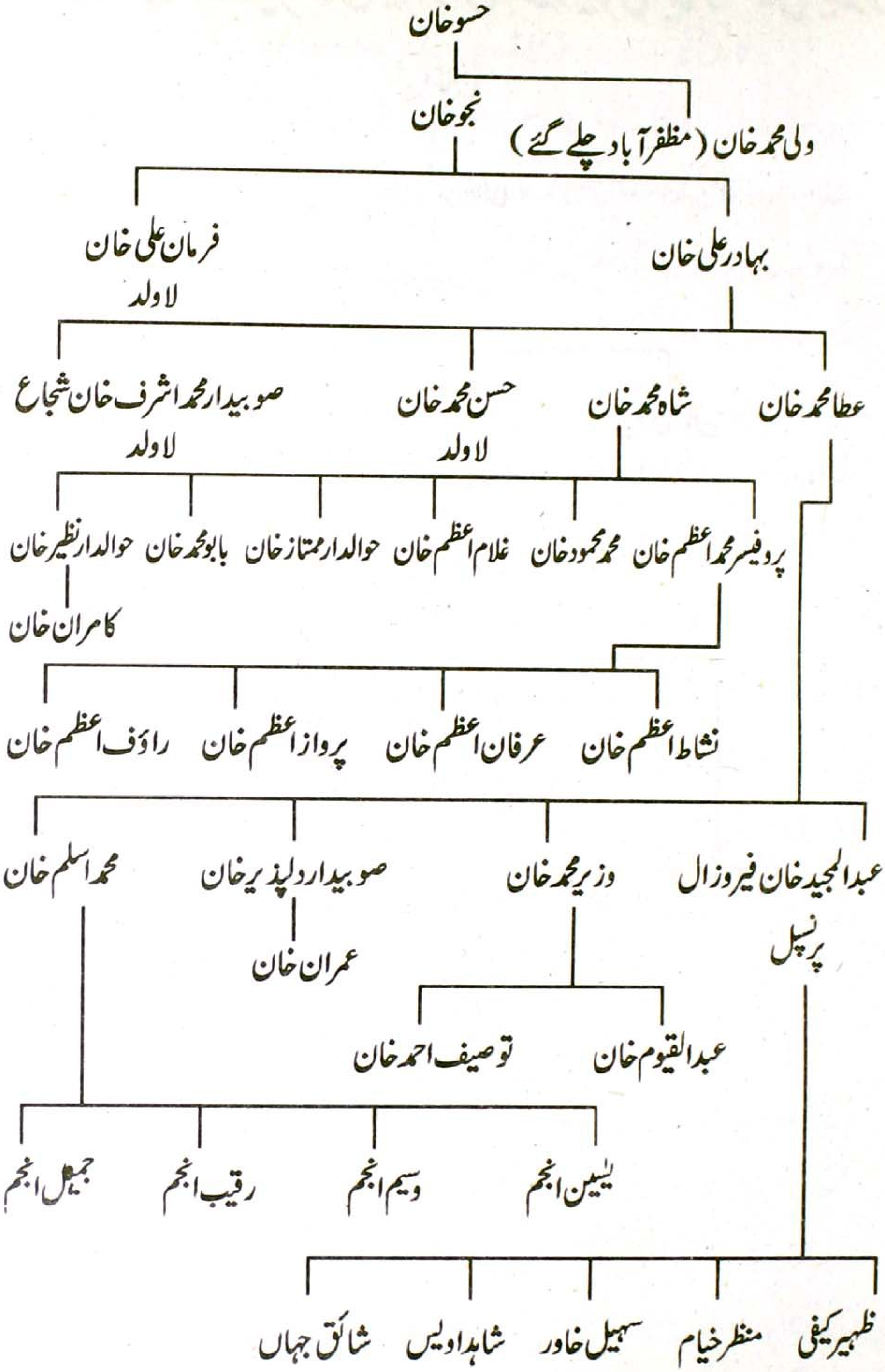

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد شیرا خان فیروزال سکنہ دھیری منجہاڑ تحصیل مینڈر

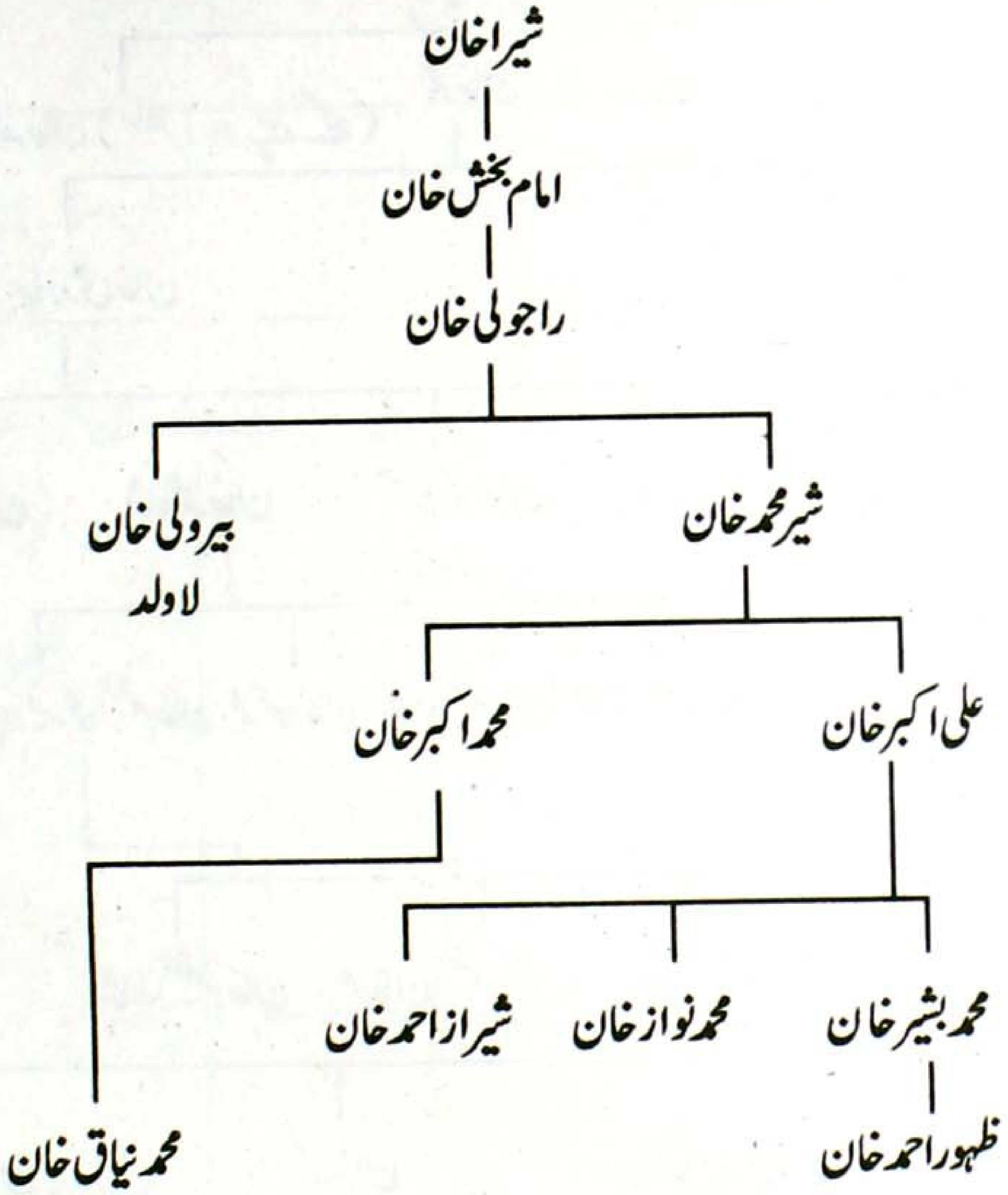

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع منجھاڑی تحصیل مینڈر، ضلع پونچھ۔ کشمیر

تاریخ فیروزالاں علاقہ مینڈر پونچھ کشمیر کے ابتدائی حالات کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات صاف عیاں ہوتی ہے کہ پندرھویں صدی عیسوی میں ان کے جدِ امجد سردار متولی خان بن سلطان فیروز خان بن سلطان گل محمد خان پنجاب سے نقل مکانی کر کے موضع منجھاڑی مقیم ہوئے۔ شجرہ نسب فیروزالاں کے مطابق ان کے دو بیٹے سردار پنجاب خان اور سردار فرقداد خان تھے۔ بندوبست اراضی سال 61-1960 بکرمی کی مثل حقیت کے اندراج کے مطابق سردار پنجاب خان موضع منجھاڑی سے منتقل ہو کر موضع ناڑ خاص گئے۔ سردار پنجاب خان کے بیٹوں گلاب خان ملو خان کی اولاد موضع ناڑ خاص بھاٹہ دھوڑیاں، کلر موہڑہ، نکہ کوٹ وغیرہ میں پھیل گئی۔ ظاہر ہے کہ جو بزرگ موضع منجھاڑی آباد رہے ان کی اولاد موضع منجھاڑی، موضع ہرنی، موضع گلھوتہ وغیرہ میں آباد ہے۔ راقم الحروف سال 1988ء میں والدین کریمین اور خویش واقارب کی ملاقات اور تاریخی معلومات حاصل کرنے کے لئے علاقہ ناڑ فیروزال تحصیل مینڈر گیا۔ گاؤں گاؤں بلکہ محلہ محلہ جا کر معلومات کیں۔ بزرگوں کی روایات پانچ چھ صدیاں گزرنے کی وجہ سے کلی طور پر قابل اعتبار نہیں۔ ان میں بعض باتیں محض کہاوتیں معلوم ہوتی ہیں۔ بعض قابل یقین بھی ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ اس زمانہ میں کم علمی کی وجہ سے شجرہ ہا نسب / حالات تحریری طور پر نہیں لکھے جا سکے۔ راقم الحروف نے شجرہ نسب مصدقہ مقبوضہ کشمیر پسران راجہ غلام رضا خان مرحوم آف نور پور شاہاں راولپنڈی، ریکارڈ بندوبست اراضی سال 61-1960 بکرمی اور تازہ ترین حالات پر گہری نظر رکھتے ہوئے حالات قلمبند کرنے کی سعی کی ہے۔ ممکن ہے کہ ڈوگرہ راج سے پہلے کا ریکارڈ بھی قلعہ رستم خان محافظ خانہ پونچھ میں دستیاب ہو لیکن اس تک رسائی ممکن نہ ہو سکی۔ ریکارڈ مال بندوبست 1961ء بکرمی کی روشنی میں شاہ ولی خان نمبردار موضع منجھاڑی اور ان کی ذریات وغیرہ کے حالات دستیاب ہوئے ہیں۔ شاہ ولی خان نمبردار کے دو بیٹے ہاشو خان نمبردار اور گوہر خان تھے۔ گوہر خان کا سلسلہ نسب بہادر علی خان اور عطا محمد خان کے بعد لاوارث ہوا۔

Marfat.com

ہاشو خان کے چار بیٹے امیر علی خان، دیوان علی خان، حیدر خان اور اکبر علی خان تھے۔

امیر علی خان نمبردار کے سردار ناظر علی خان نمبردار، مختار خان اور سلطان علی خان تھے۔ سردار ناظر علی خان کے اللہ دتہ خان و محمد خورشید خان ہوئے ہیں۔ اللہ دتہ خان کے محمد جمشید خان، محمد ریاض خان اور ان محمد نیاز خان اور ان کی ذریات بعہدہ نمبرداری قابض و قائم ہے۔

۲۔ سردار دیوان علی خان کے علی بہادر خان، ان کے بیٹے کرامت اللہ خان اور اللہ دتہ خان ہیں۔ ان کی اولاد بھی موضع منجھاڑی مقیم ہے۔ سردار سلطان علی خان کے بیٹے مصری خان اور ان کے بیٹے محمد خورشید خان ایم۔اے سوشیالوجی، فلاسفی، ایل ایل بی، علیگ، بی۔ایڈ، آر۔ایس۔سی ڈسٹرکٹ پراجیکٹ منیجر ضلع پونچھ، محمد عزیز خان، محمد شبیر خان، محمد زبیر خان، محمد نصیر خان ہیں۔

۳۔ حیدر خان بن ہاشو خان کے علی اکبر خان، بگا خان، محمد حسین خان اور ان کی اولاد آباد چلی آ رہی ہے۔

۴۔ اکبر علی خان کے سید محمد خان، ان کے منشی خان اور ان کی اولاد بھی مقیم ہے۔

فیروزال برادری کے ایک اور بزرگ فتح شیر خان کے دو بیٹے محمد اکبر خان اور صوبہ خان تھے۔ محمد اکبر خان کے شاہولی خان اور علی محمد خان ہوئے۔ صوبہ خان کے دُلہ خان، دوست محمد خان، عطا محمد خان اور ان کی ذریات موضع منجھاڑی میں آباد ہے۔

موضع منجھاڑی کے موہڑہ دھری میں جسو خان کی ذریات تعلیم یافتہ، باوقار اور اچھی معاشرتی شہرت رکھتی ہے۔ خاندانی روایت کے مطابق جسو خان کا حسب ونسب موضع سنگوٹ موہڑہ چندیال کے نامی گرامی سردار سمہ خان کے خاندان کے ساتھ ہے۔ جسو خان 1961 بکرمی سے قبل موضع ناڑ خاص میں سکونت پذیر تھے۔ ان کی آخری آرام گاہ بھی اسی گاؤں میں ہے۔ ان کے بیٹے نجو خان ناڑ خاص سے منتقل ہو کر دھیری منجھاڑی گاؤں میں آ بسے۔ نجو کان کے دو بیٹے بہادر علی خان اور فرمان علی خان ہوئے ہیں۔ بہادر علی خان کے چار بیٹے عطا محمد خان، شاہ محمد خان، حسن محمد خان اور صوبیدار محمد اشرف خان شجاع ہیں۔ حسن محمد خان اور صوبیدار صاحب کے ہاں

Marfat.com

نرینہ اولاد نہ ہوئی۔ سردار عطا محمد خان کے سردار عبدالمجید خان فیروزال ایم۔اے، بی۔ایڈ ریٹائرڈ پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول بھاٹہ دھوڑیاں، صوبیدار دلپذیر خان، وزیر محمد خان اور محمد اسلم خان ہیں۔ جبکہ سردار شاہ محمد خان کے بیٹے پروفیسر محمد اعظم خان ایم۔اے (انگریزی) بی۔ایڈ، محمد محمود خان، غلام اعظم خان، حوالدار ممتاز حسین خان، بابو محمد خان محکمہ تعلیم اور حوالدار پولیس نصیر احمد خان ہیں۔ جملہ اصحاب پڑھے لکھے، باشعور، سنجیدہ اور باوقار زندگی کے حامل ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موضع ہرنی تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

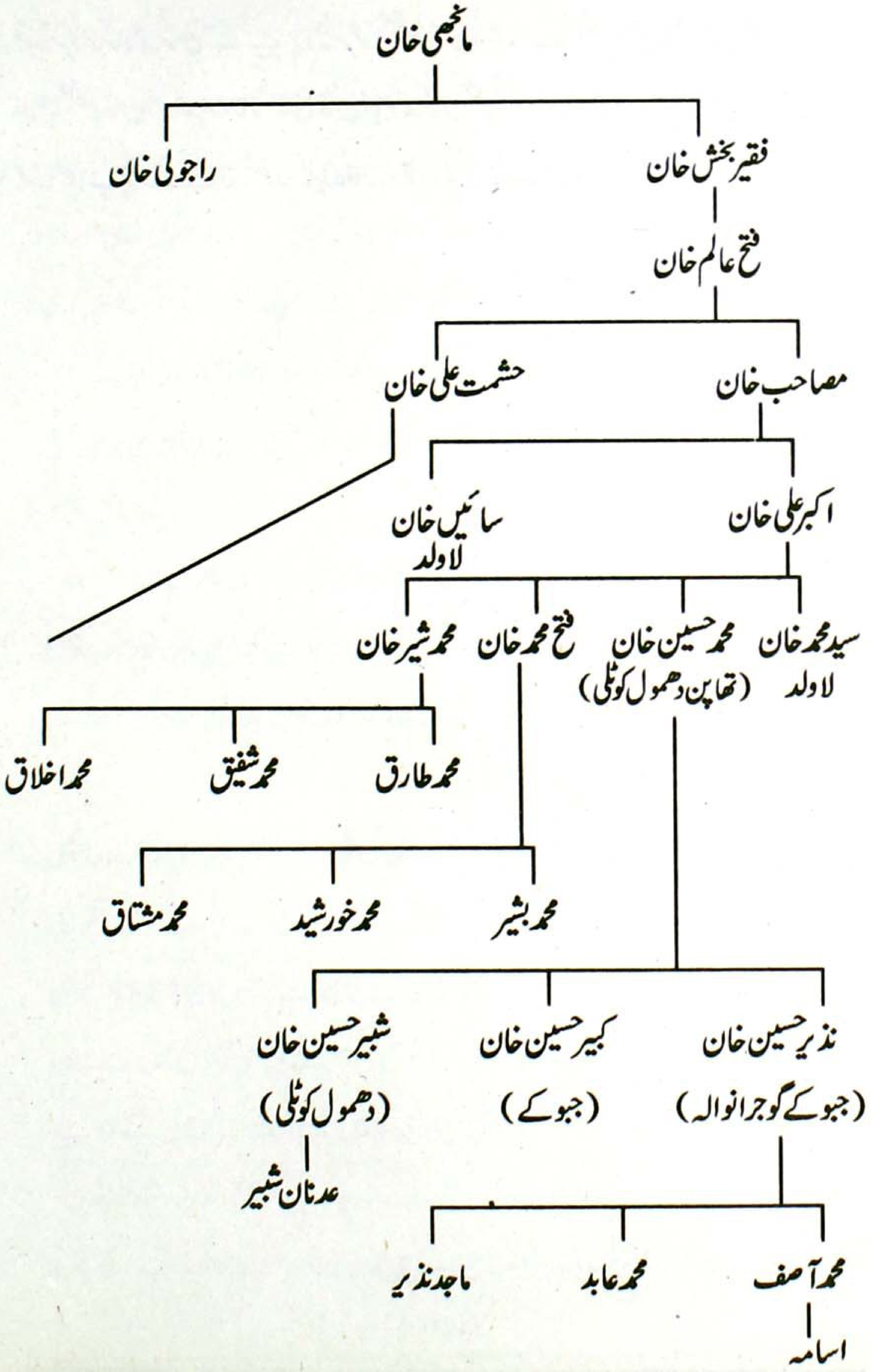

Marfat.com

اولاد حشمت علی خان بن فتح عالم خان بن فقیر بخش خان بن مانجھی خان سکنہ ہرنی

- حشمت علی خان
  - فیروز علی خان
    - میر زمان خان (ڈھول کوٹلی)
      - حاجی غلام رشید خان
        - عامر رشید
        - عادل رشید
      - بابو غلام اقبال خان
        - وسیم اقبال
        - ادیب اقبال
        - عدیل اقبال
        - نبیل اقبال
        - شکیل اقبال
    - وزیر حسین خان (کھیالی گوجرانوالہ)
      - محمد اعظم خان
      - محمد اسلم خان
    - حاجی محمد صدیق خان (کھیالی بائی پاس)
      - محمد حمید خان (تھاپن ڈھول کوٹلی)
        - محمد عدیل
        - محمد ولید
      - محمد رفیق خان
        - نعمان رفیق
      - محمد جبار خان
      - عبدالغفار خان
      - ابرار صدیق
    - حاجی محمد شریف خان (آگہار کالونی کوٹلی)
      - محمد حنیف خان
      - محمد اسلم خان
      - محمد اعظم

Marfat.com

اولاد راجولی خان بن مانجھی خان موضع ہرنی تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

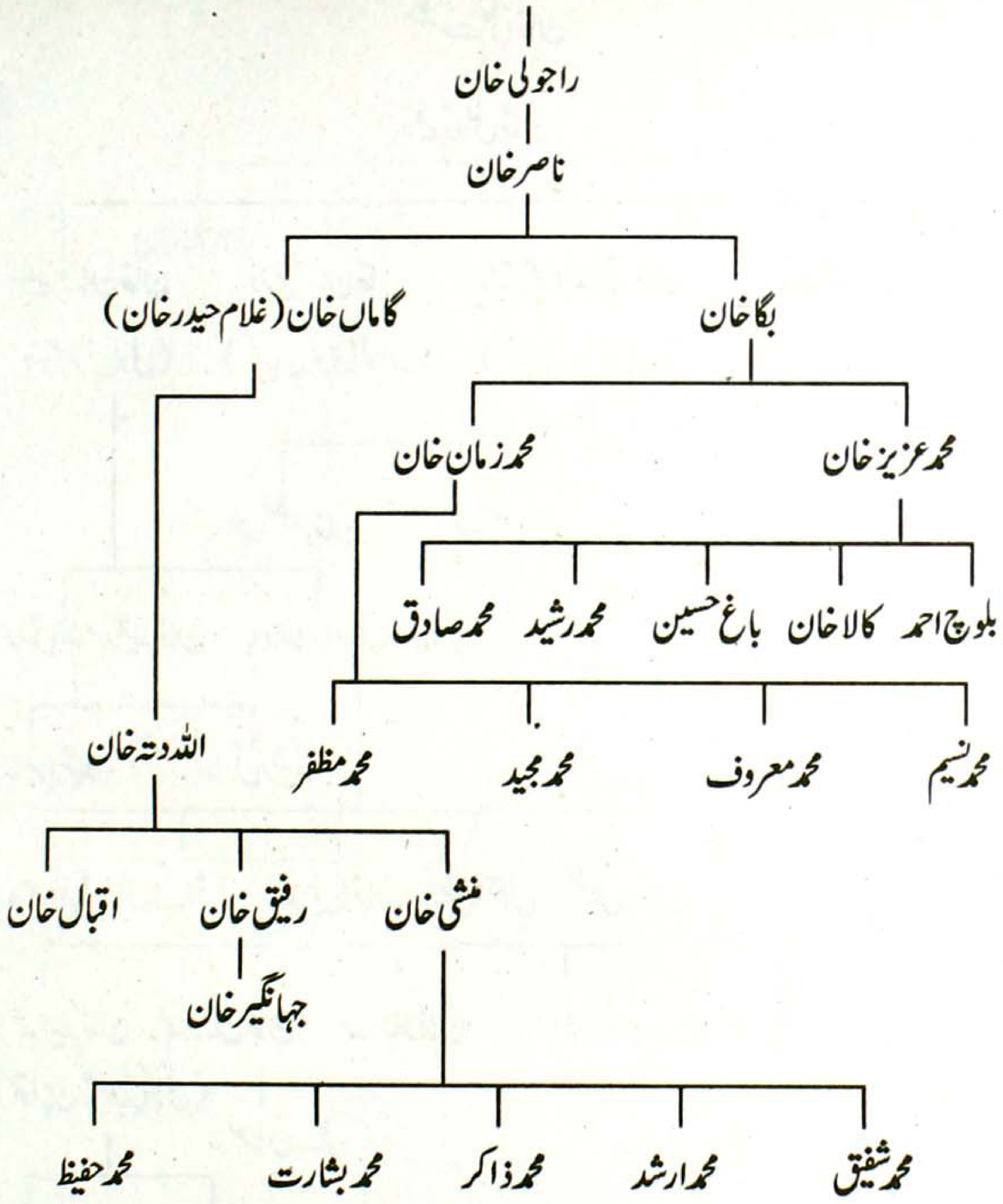

Marfat.com

اولاد راجو خان بن امیر خان فیروزال موضع ہرنی ہرموتہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

راجو خان

غلام حیدر خان

مولوی امان اللہ خان (کھیالی گوجرانوالہ)   محمد اکبر خان   محمد افسر خان   محمود احمد خان   کالا خان   حمید اللہ خان

سمیع اللہ خان   محمد نعیم خان   عمران خان

عبدالرحمٰن   محمد ایوب   محمد زمان   محمد شریف   محمد جمیل

خورشید   قمر زمان

محمد خلیل خان   عبدالمجید   عبدالحمید   محمد حنیف   عبدالآمین

(جبوکے گوجرانوالہ)   عبدالباری   محمد رفیع

حبیب الرحمٰن   ضیاء الرحمٰن   طبیب الرحمٰن   خطیب الرحمٰن   عتیق الرحمٰن

حافظ عبداللہ خان   قاری نصر اللہ خان   راشد   نور اللہ خان   قاری سیف اللہ خان   فیض اللہ خان   اسد اللہ خان   ظفر اللہ خان

صبغت اللہ خان

اکرام اللہ خان   انعام اللہ خان

عبدالستار خان   فیض اللہ خان   عبدالغفار   عبدالمنان

نقیب اللہ خان   مجیب اللہ خان   انیس اللہ خان

سمیع اللہ خان   مطیع اللہ خان   اسامہ اللہ خان

نصیر اللہ خان   کلیم اللہ خان   نعیم اللہ خان   غلام اللہ خان   عنایت اللہ خان

عبید اللہ خان   شعیب اللہ خان   عزیر اللہ خان   اویس اللہ خان   خبیب اللہ خان   حسیب اللہ خان   عمیر اللہ خان   جنید اللہ خان

ضیاء اللہ خان

کفایت اللہ خان   عظیم اللہ خان   نوید اللہ خان

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار فیضا خان فیروزال موضع ہرنی تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

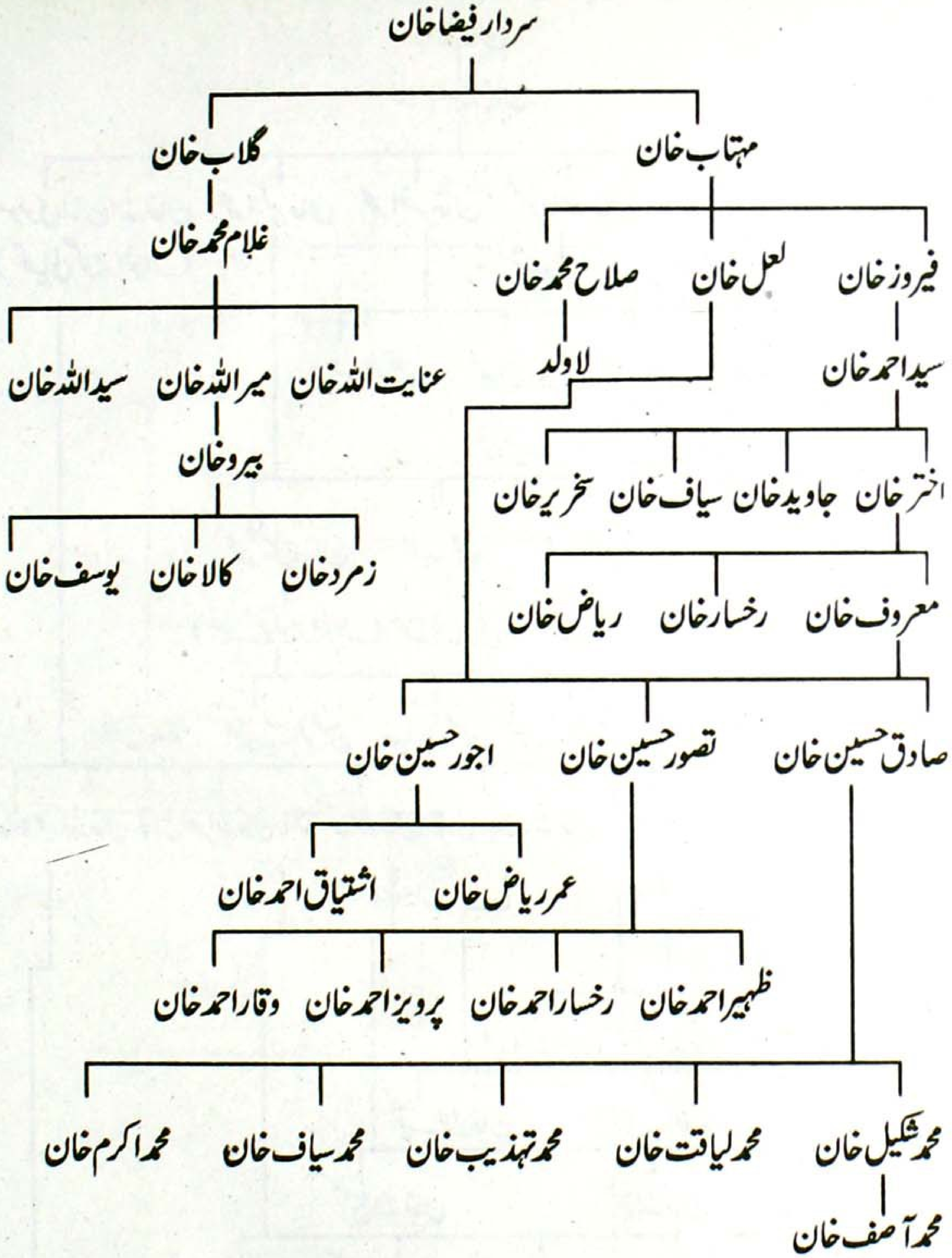

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد سردار بہادر خان فیروزال موضع ہرنی تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- بہادر خان
  - کالا خان
    - محمد تاج خان
      - محمد خورشید خان
      - محمد اعظم خان
      - مظہر حسین خان
      - نواز احمد خان
    - عبدالحمید خان
      - امتیاز احمد خان
      - شمیم احمد خان
    - محمد یوسف خان (لاولد)

شجرہ نسب دتہ خان بن کاکا خان فیروزال سکنہ ہرنی، مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- سید محمد خان
  - کرامت اللہ خان
    - عبدالعزیز خان سول انجینئر
    - عبدالزبیر خان
    - عبدالحفیظ خان
  - منشی خان
    - شمیم احمد خان
    - نسیم احمد خان
  - محمد رشید خان
    - ساجد رشید خان
    - ماجد رشید خان
    - واجد رشید خان
  - محمد رفیق خان
    - شاہد رفیق
  - امتیاز احمد خان بی ایس سی
    - اسد اللہ خان
    - عبداللہ خان

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع ہرنی، تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

فیروزلاں موضع ہرنی کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہو سکے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ مشہور سردار صوفی خان کی اولاد ہیں۔ شجرہ نسب قدیم دستیاب نہیں ہوا۔ پہلوان فتح محمد خان بن علی اکبر خان اور تصور حسین خان بن لعل خان و دیگر حضرات کی روایات کے مطابق شجرہ نسب سردار مانجھی خان، فیضا خان، بہادر خان وغیرہ مرتب ہوا۔

مانجھی خان کے دو بیٹے فقیر بخش خان اور راجولی خان ہوئے۔ فقیر بخش خان کے فتح عالم خان، ان کے دو بیٹے مصاحب خان اور حشمت علی خان ہوئے۔ مصاحب خان کے اکبر علی خان اور ان کے بیٹے سید محمد خان، محمد حسین خان، پہلوان فتح محمد خان اور محمد شیر خان ہیں۔ سید محمد خان لاولد، محمد حسین خان 1965ء میں ہجرت کر کے تھاپن کالونی ڈھمول ضلع کوٹلی آباد ہوئے۔ ان کے بیٹے نذیر حسین، شبیر حسین وغیرہ ہیں۔ پہلوان فتح محمد خان اور محمد شیر خان کی اولاد موضع ہرنی مینڈر رہائش پذیر ہے۔

سردار حشمت علی خان کے سردار فیروز علی خان علاقہ میں نامی گرامی ہوئے۔ ان کے بیٹے میر زمان خان تھاپن ڈھمول ضلع کوٹلی، وزیر حسین مرحوم و حاجی محمد صدیق خان کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ اور حاجی محمد شریف خان آ گہار کالونی کوٹلی آباد ہیں۔ میر زمان خان کے دو بیٹے حاجی غلام رشید خان اور بابو غلام اقبال خان سینئر کلرک محکمہ جنگلات، کوٹلی ڈھمول آباد با اثر، با اخلاق اور مہمان نواز ہیں۔ مقامی لوگوں کے ساتھ عمدہ تعلق رکھتے ہیں۔ راجولی خان کے ناصر خان، ان کے دو بیٹوں بگا خان اور گاماں خان کی اولاد موضع ہرنی قیام رکھتی ہے۔

سردار راجو خان کے سردار غلام حیدر خان اور ان کے بیٹے مولوی امان اللہ خان، محمد اکبر خان، محمد افسر خان، محمود احمد خان، کالا خان اور حمید اللہ خان ہیں۔ باقی بھائی موضع ہرنی قیام پذیر ہیں جبکہ مولانا امان اللہ خان سال 1947ء میں ہجرت کر کے موضع کھیالی گوجرانوالہ آباد ہوئے۔ الحاج مولانا امان اللہ خان خطیب جامع مسجد کھیالی مہتمم دار العلوم کھیالی ہیں۔ انہوں نے دیگر لوگوں

Marfat.com

کے بچوں کو دینی تعلیم دینے کے علاوہ اپنی ذریات کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔ چنانچہ ان کے بڑے بیٹے حافظ عبداللہ کان ثانی بھی جید عالم اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے قاری نصراللہ خان راشد اعلی مقرر، عالم دین، عامل اور گوجرانوالہ کے علمائے دین میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ موصوف نے دو دینی مدرسے بھی کھول رکھے ہیں جن کی سرپرستی بذات خود کرتے ہیں۔ مشہور عامل حکیم بھی ہیں۔ ملک کے کونے کونے سے لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔ دیگر بیٹے قاری نوراللہ خان، قاری سیف اللہ خان، قاری فیض اللہ خان، قاری اسد اللہ خان اور قاری ظفراللہ خان جملہ بھائی مذہبی تعلیم سے آراستہ اور باوقار ہیں۔ سردار فیضا خان کے دو بیٹے مہتاب خان اور گلاب خان کی اولاد موضع ہرنی آباد ہے۔ سردار بہادر خان کے کالا خان اور سردار دتہ خان کے بیٹے سید محمد خان وغیرہ کی اولاد بھی ہرنی مقیم ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروز ال گکھڑا موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

مطابق شجرہ نسب نور پور شاہاں امام برّی راولپنڈی وبندوبست 1960-61 بکرمی

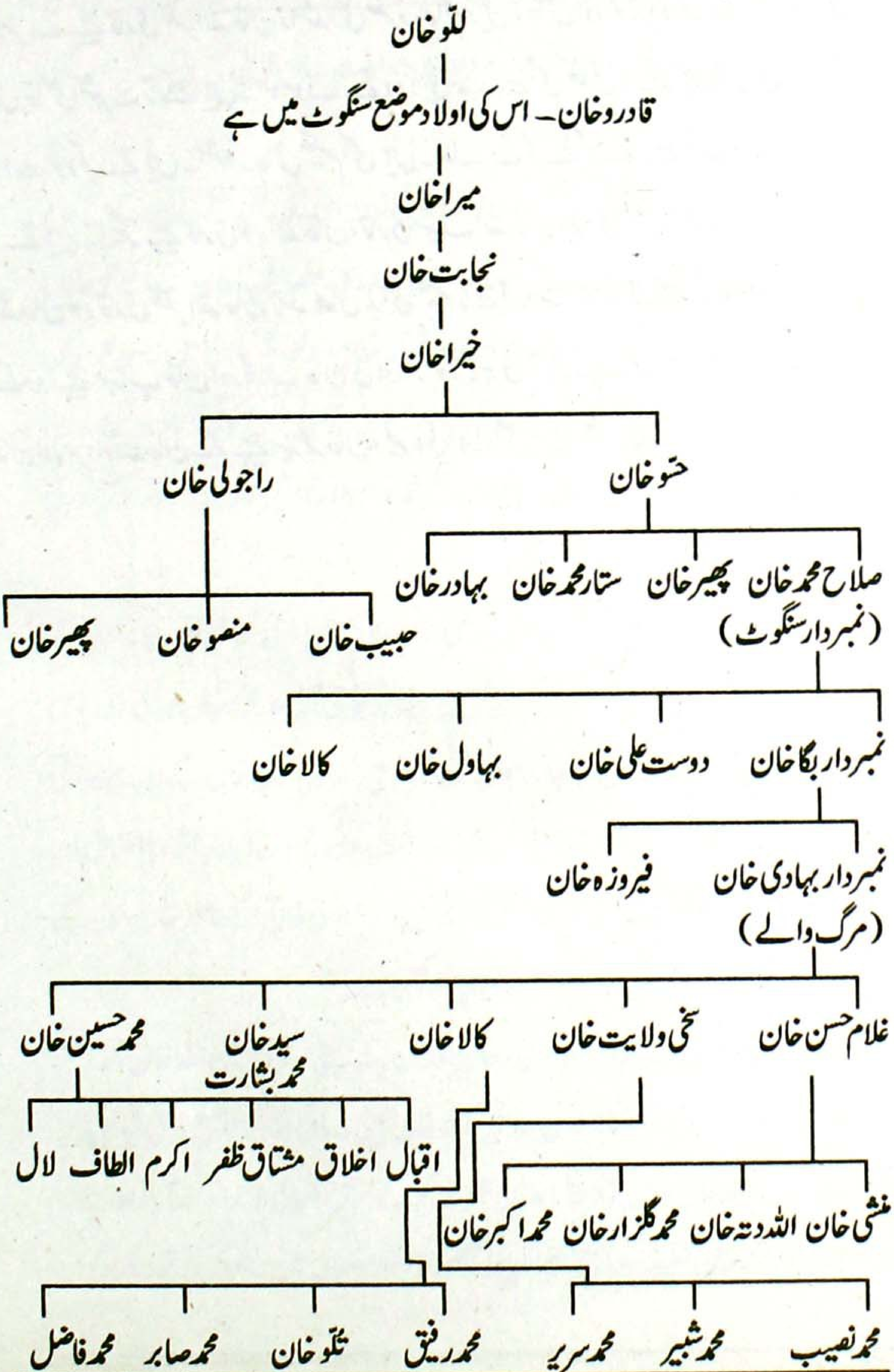

Marfat.com

اولاد فیروزہ خان بن بگا خان بن صلاح محمد خان نمبردار سنگوٹ

- محمد شفیع خان
  - عبدالحمید خان
  - محمد شوکت خان
  - محمد ظہیر خان

اولاد دوست علی خان بن صلاح محمد خان نمبردار سنگوٹ موہڑہ پرانی ہٹیاں

- سیدا خان
  - محمد شریف خان
    - محمد اخلاق خان
  - محمد رفیق
  - محمد اقبال
  - محمد گلزار
  - لال خان
  - محمد لطیف
  - کالا خان
- دتہ خان
  - قدرت اللہ خان
    - گلزار خان
  - منیر حسین خان
    - مصری خان
    - رفیق خان
    - لال خان
- عبداللہ خان
  - محمد حسین خان
    - جمیل خان
    - کھنا خان

Marfat.com

اولاد بہاول خان بن صلاح محمد خان نمبردار سنگوٹ موہڑہ کلاہ

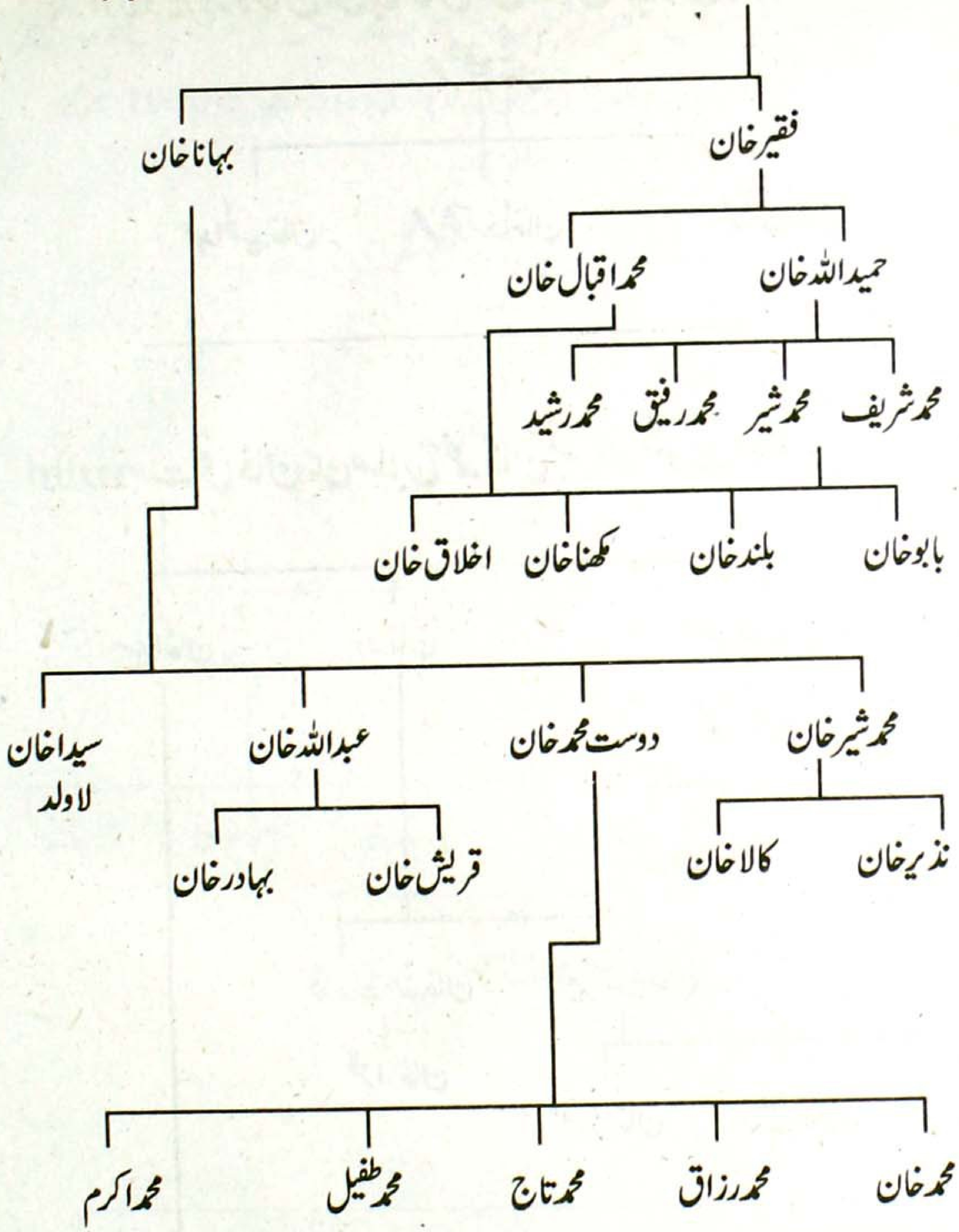

Marfat.com

اولاد کالا خان بن صلاح محمد خان نمبردار سنگوٹ

- کالا خان
  - بہادا خان
    - اللہ دتہ
      - محمد حفیظ خان
      - کالا خان
      - منظور خان
      - اختیار خان
  - غلام حسین خان
    - علی بہادر خان
    - عطاء اللہ خان
    - محمد نصیب خان
    - محمد خان
  - عطا محمد خان
    - محمد حسین خان
    - محمد شریف خان
  - سیدا خان
    - محمد شریف خان

Marfat.com

اولاد سردار پھیر خان بن رحسو خان بن خیرا خان سکنہ سنگوٹ

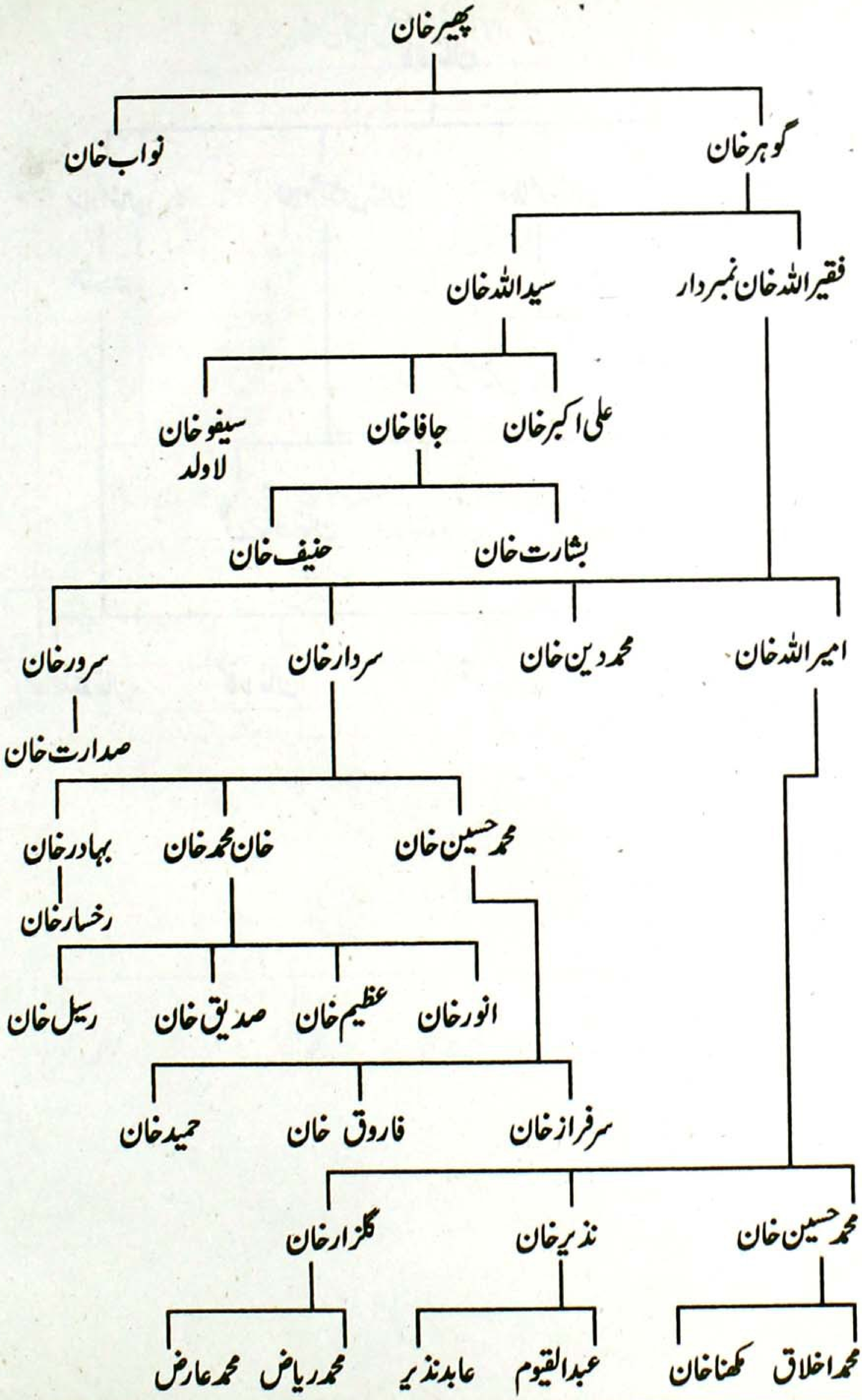

Marfat.com

اولاد محمد دین خان بن فقر اللہ خان بن گوہر خان نمبردار سنگوٹ

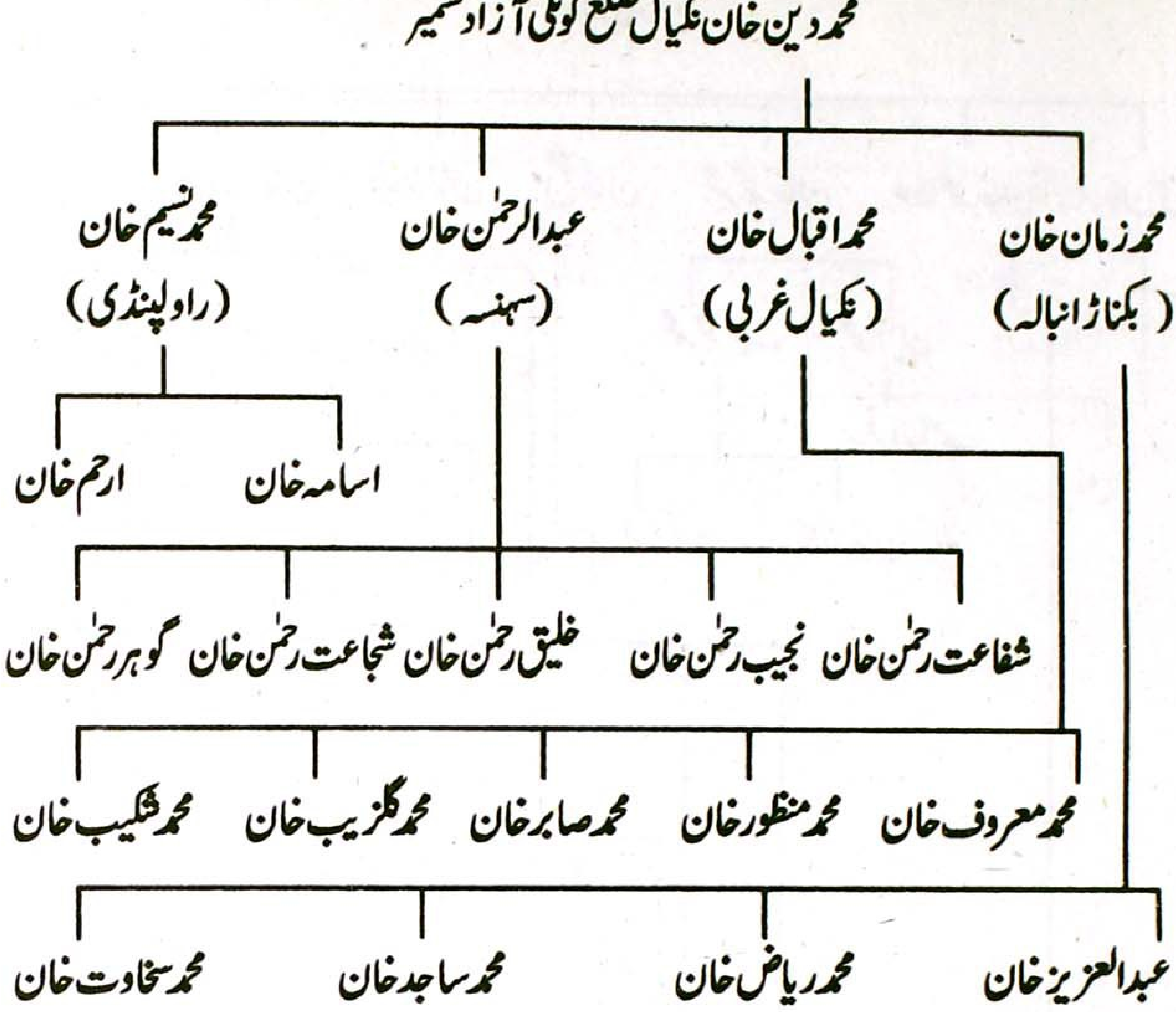

Marfat.com

اولاد سردار نواب خان بن پھیر خان بن جسو خان سکنہ سنگھوٹ

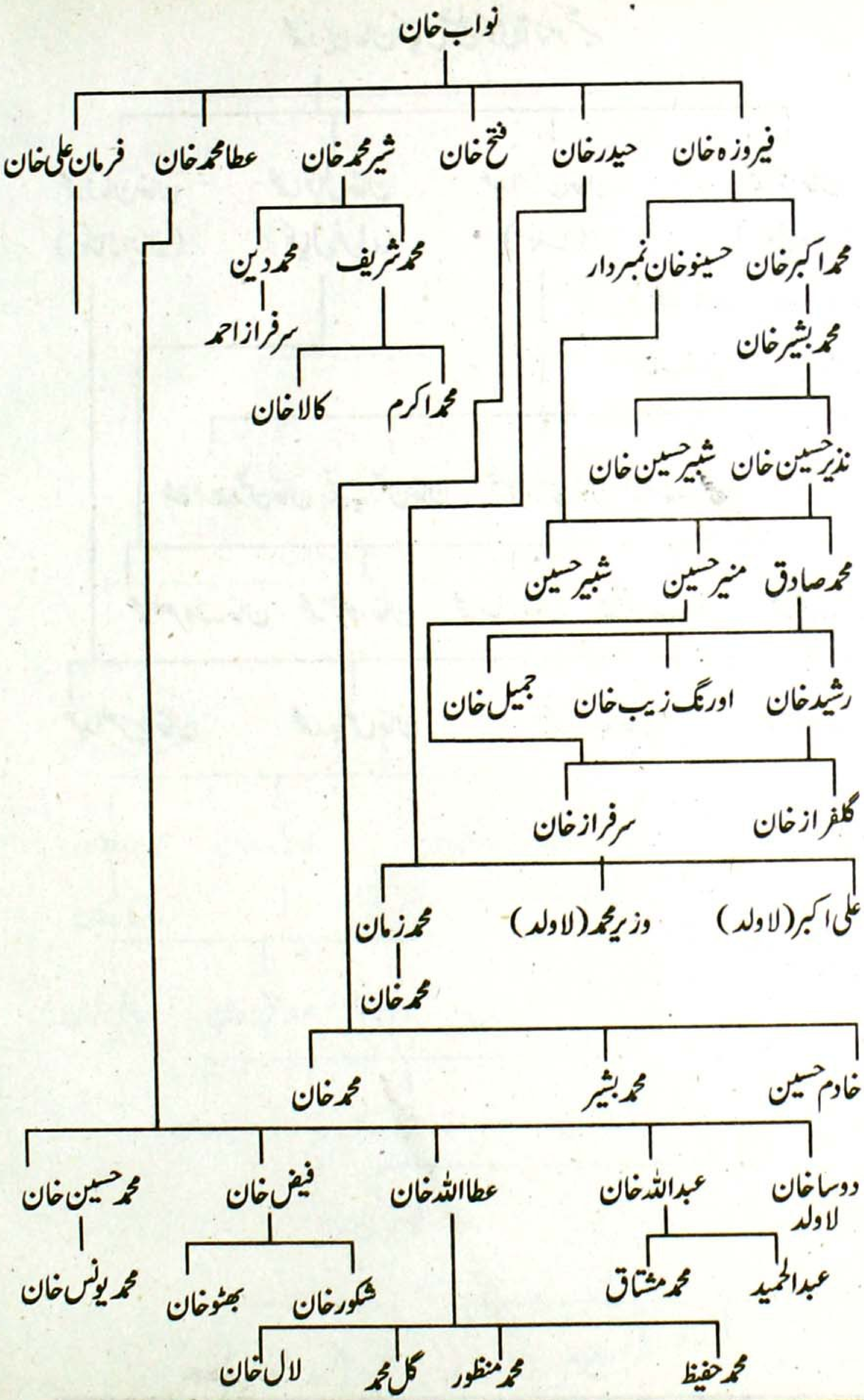

Marfat.com

اولاد فرمان علی خان بن نواب خان بن پھیر خان سکنہ سنگھوٹ

- محمد حسین خان (لاولد)
- مولوی سرور خان
  - محمد حنیف خان
  - بابر حسین خان
- محمد اعظم خان
  - شاہجہان خان
  - بھٹو خان
- محمد گلزار خان
  - محمد جہانگیر خان
- بلند خان

Marfat.com

اولاد ستار محمد خان بن حسّو خان بن خیرا خان سکنہ سنگھوٹ

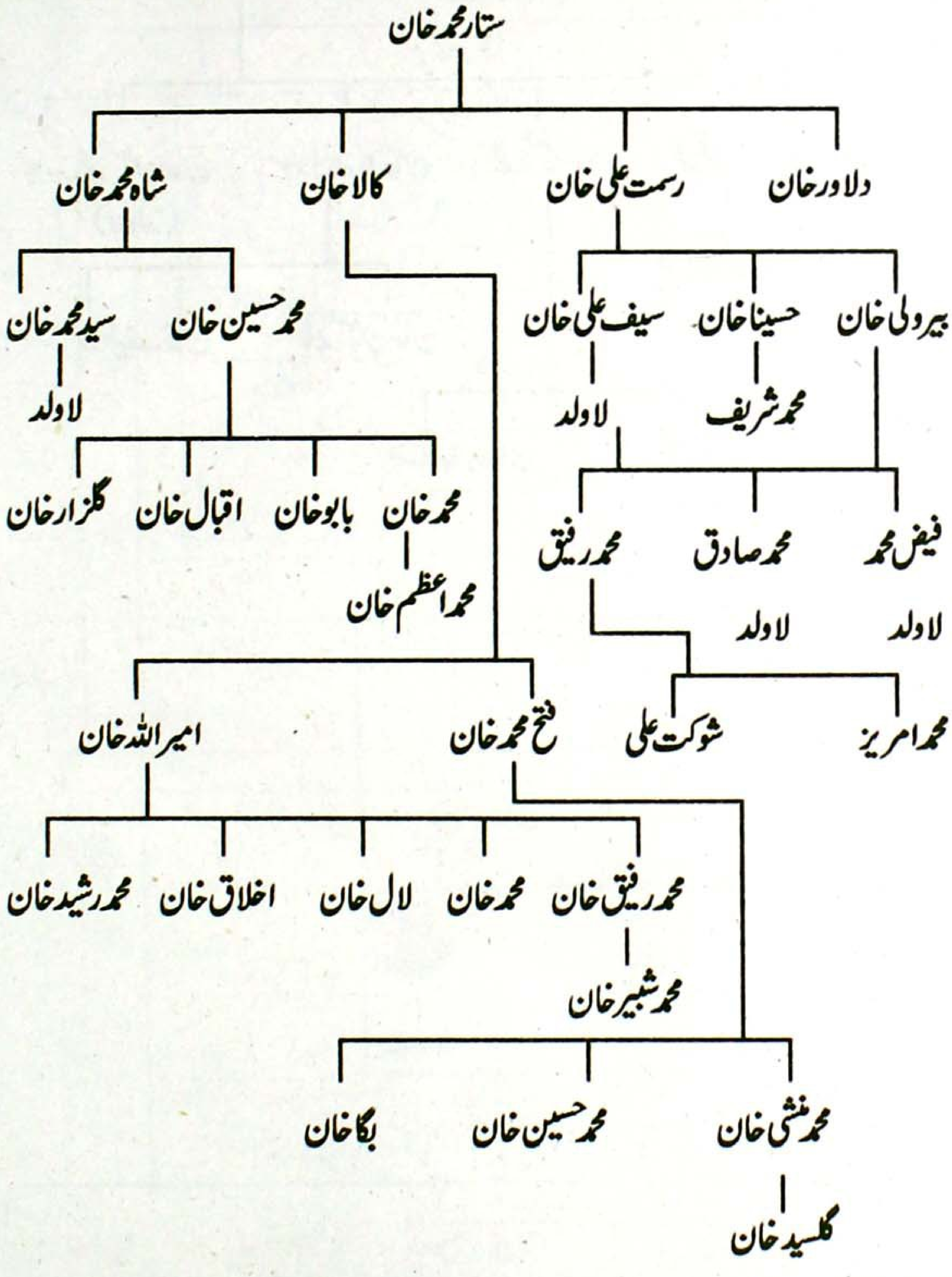

Marfat.com

اولاد دلاور خان ولد ستار محمد خان بن حسّو خان سکنہ سنگھوٹ

- دلاور خان
  - کاکو خان
    - دتہ خان
      - عالم شیر خان
      - محمد اسلم خان
    - محمد اکبر خان (بھاٹہ)
      - نذیر حسین
    - سید محمد خان
      - محمد منیر
      - محمد اکرم
      - محمد طفیل
      - محمد رشید
      - محمد شکور
    - مصری خان (وزیر آباد پاکستان)
      - محمد کفیل خان
    - دوست محمد خان
      - محمد ممتاز خان
  - محبوب خان
    - خادم حسین خان
    - محمد حسین خان
    - اللہ دتہ خان
  - بہادر علی خان
    - محمد گلزار خان
      - محمد شکیل خان
  - سید محمد خان
    - محمد شیر
    - محمد حسین
    - محمد خان
    - لعل حسین
  - فتح محمد خان
    - منشی خان
    - گوہر خان
    - عطا اللہ
    - بشیر احمد
    - محمد اعظم
  - غلام حسین خان
    - ولایت حسین

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد راجولی خان بن خیرا خان بن نجابت کان بن میرا خان سنگھوٹ

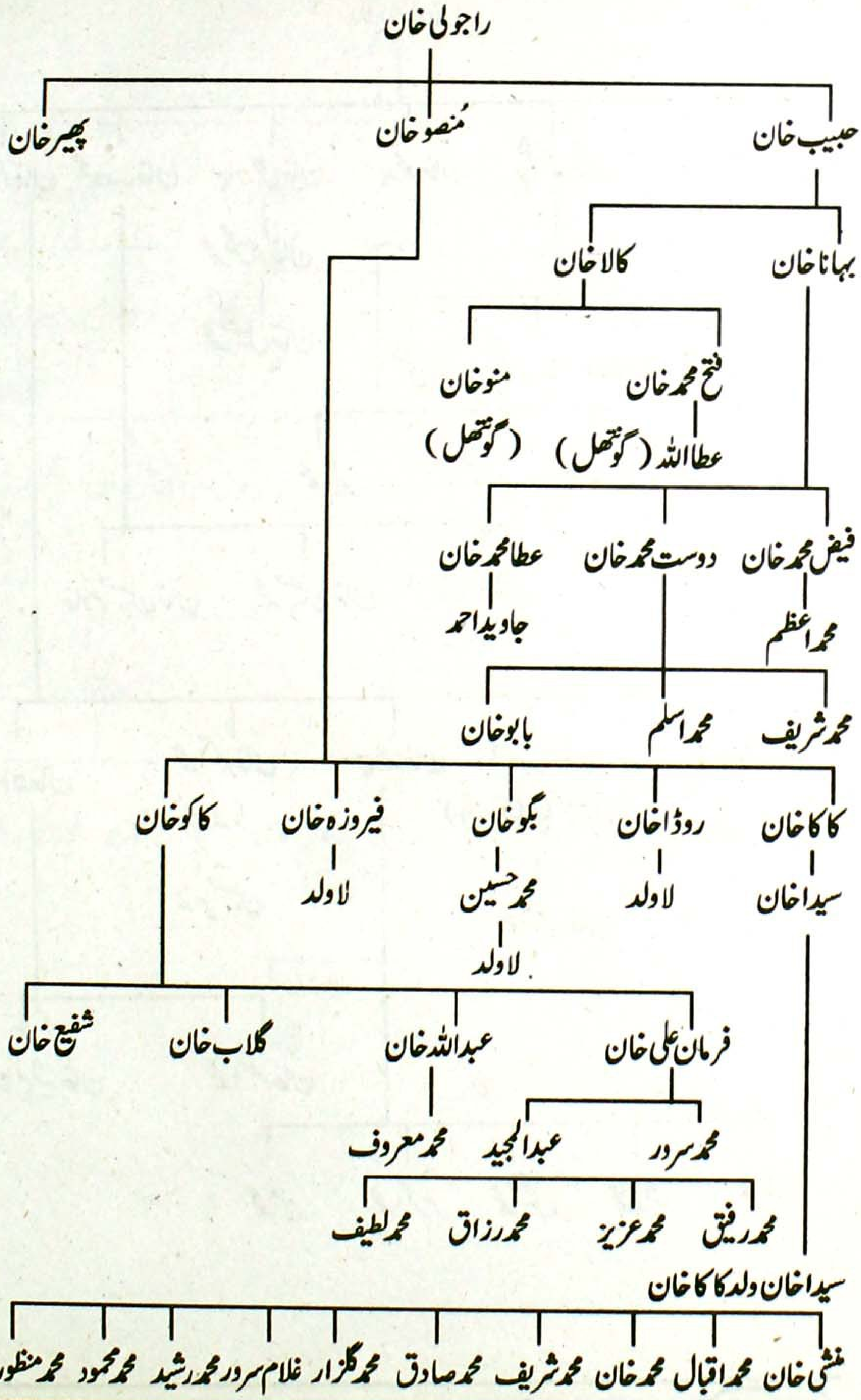

Marfat.com

اولاد پھیر خان بن راجولی خان بن خیرا خان سکنہ سنگھوٹ

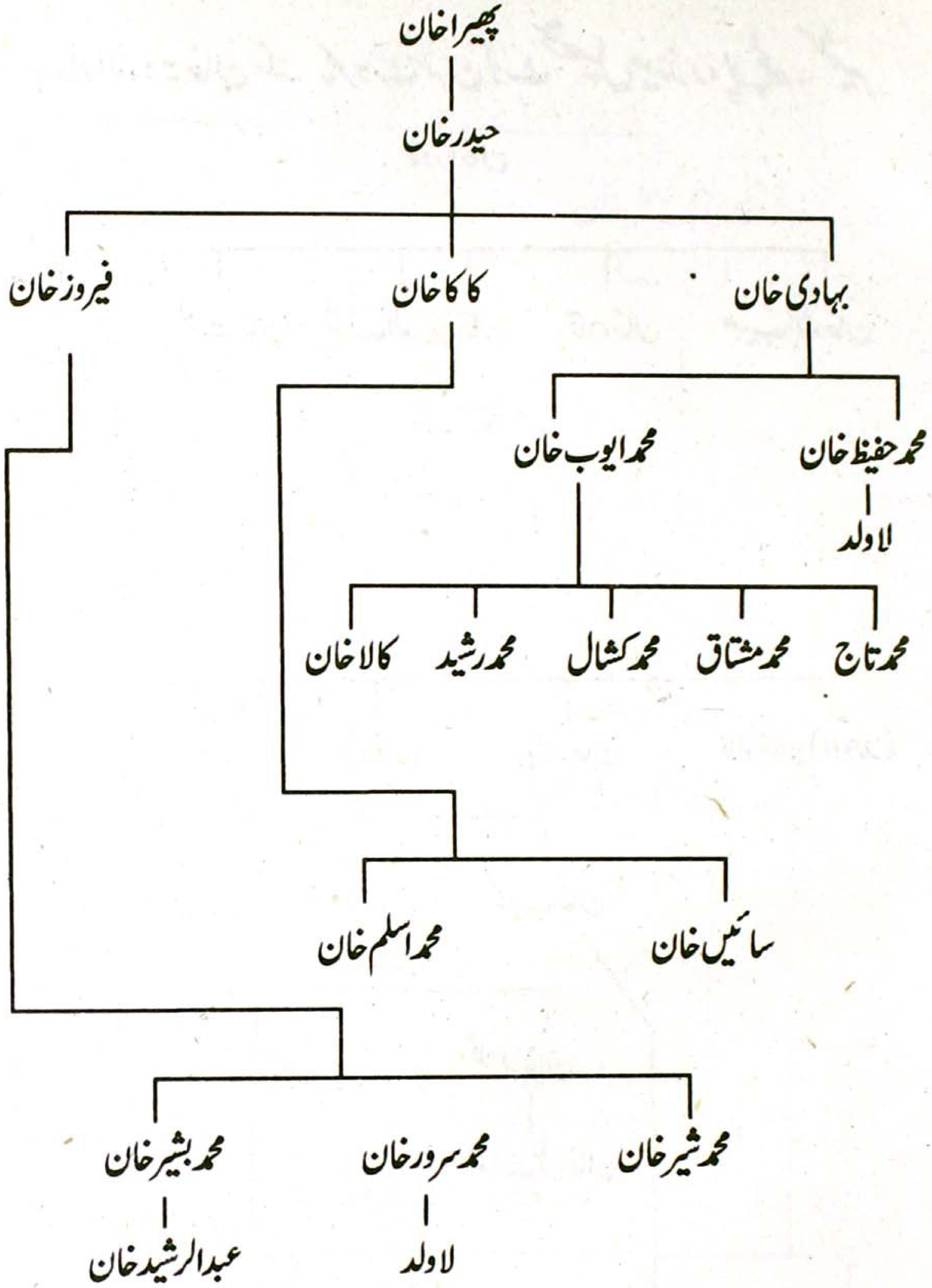

Marfat.com

شجرہ نسب اولاد قادرو خان بن غلام حسین خان بمطابق شجرہ ملکیتی سردار اللہ دتہ خان سکنہ پمروٹ سرن کوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

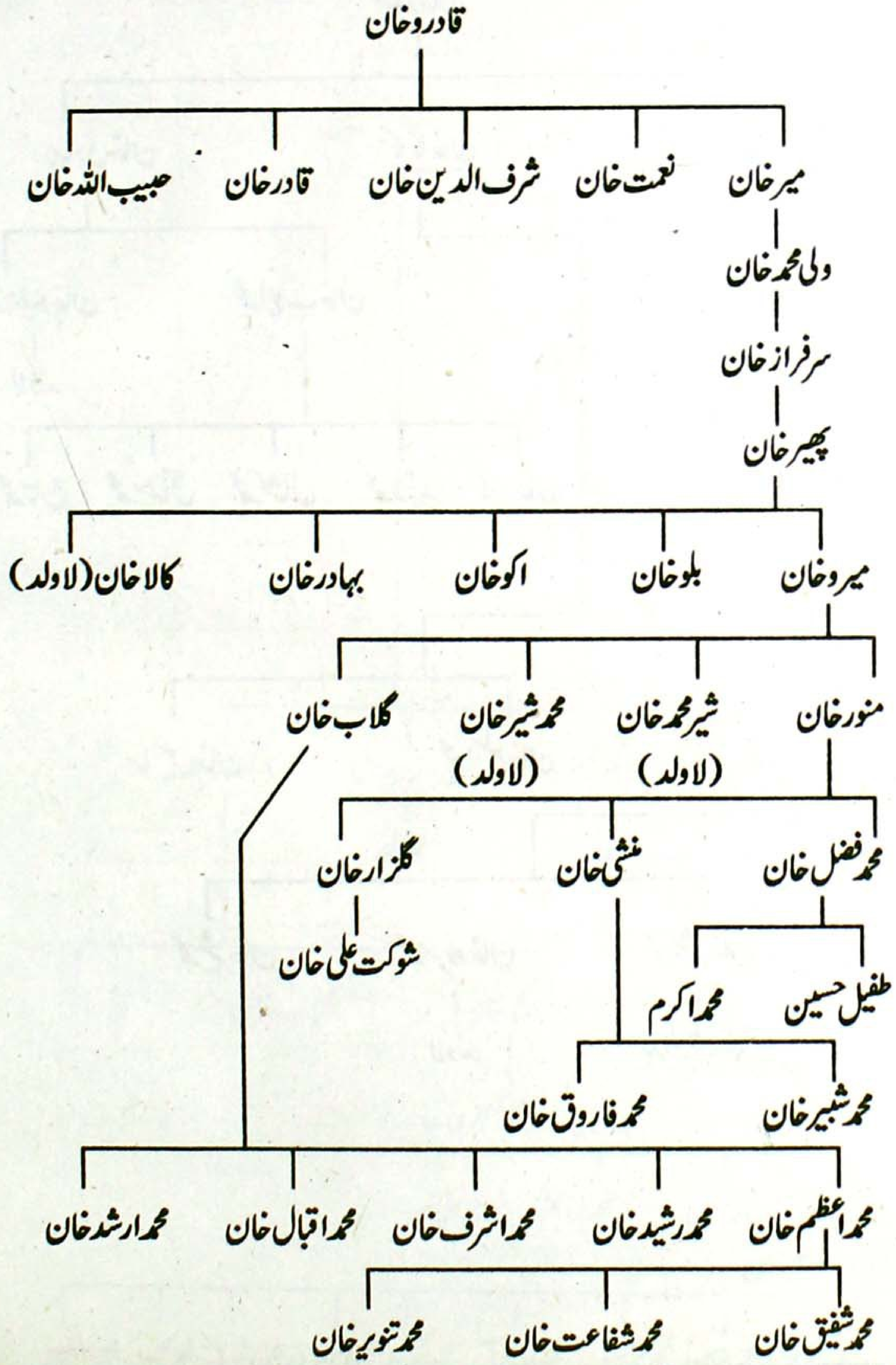

Marfat.com

اولادِ بلّو خان بن پھیر خان بن سرفراز خان نمبردار موضع سنگھوٹ

- بلّو خان
  - حاجی باغ علی خان (سنگوٹ)
    - قدرت اللہ خان
      - شمیم احمد خان
      - اشفاق احمد خان
      - فاروق احمد خان
    - فقیر اللہ خان
      - عجائب خان
      - زمرد خان
      - فاروق خان
    - ماسٹر حبیب اللہ خان
      - ماسٹر غلام احمد خان
      - جاوید انور خان
      - آفتاب انور خان
      - شفیق انور خان
    - نذیر اللہ خان
      - گل زیب خان
      - خورشید خان
      - یونس خان
  - غلام حسن خان (کھیالی گوجرانوالہ)
    - محمد سرور خان
      - محمد عباس خان
        - سفیان عباس
      - محمد طارق خان
      - محمد فاروق خان
    - حافظ محمد اعظم خان

Marfat.com

اولاد اکو خان بن پھیر خان بن سرفراز احمد خان نمبردار سنگھوٹ

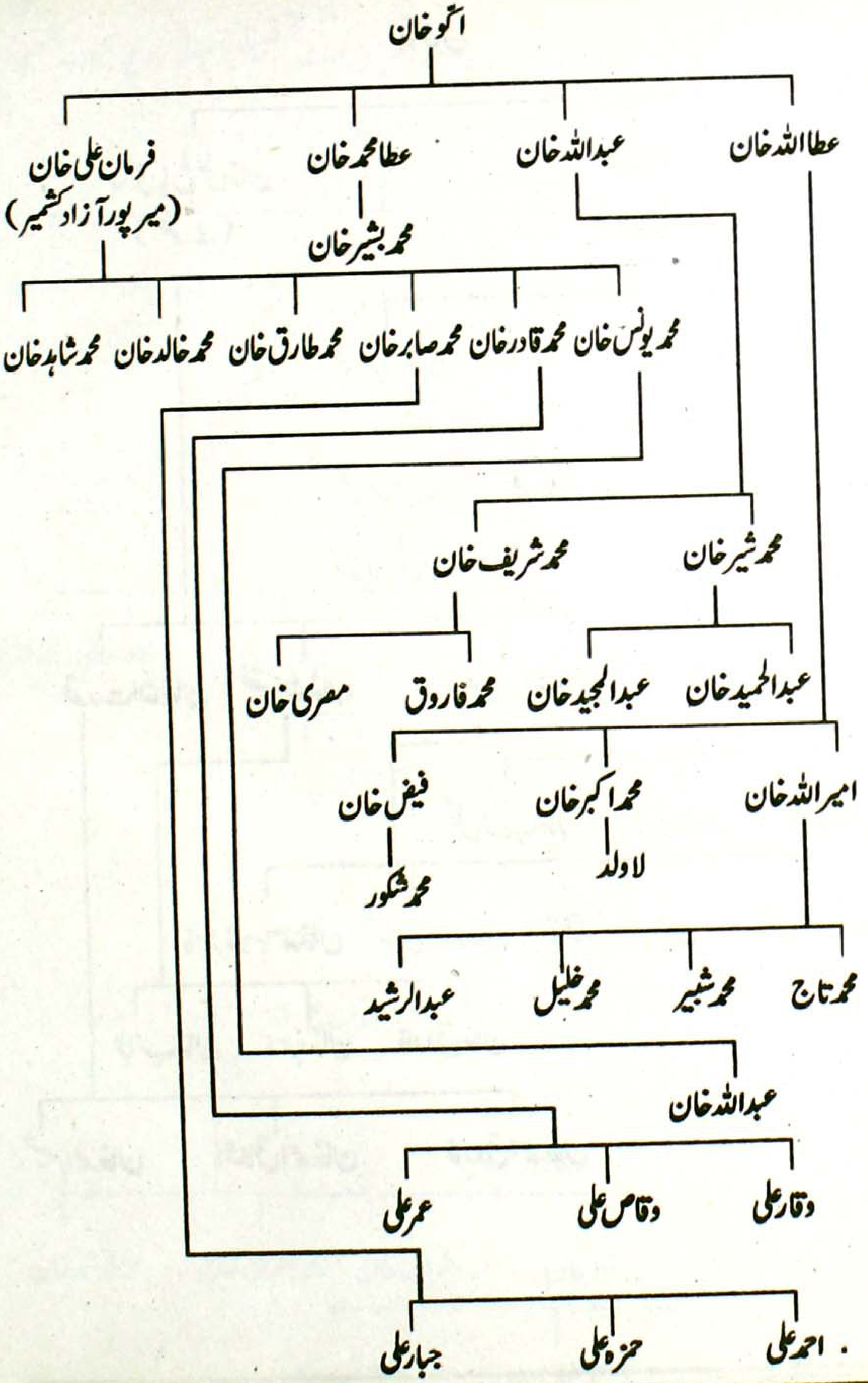

Marfat.com

اولاد نعمت خان بن قادرو خان بن غلام حسین خان سکنہ سنگھوٹ

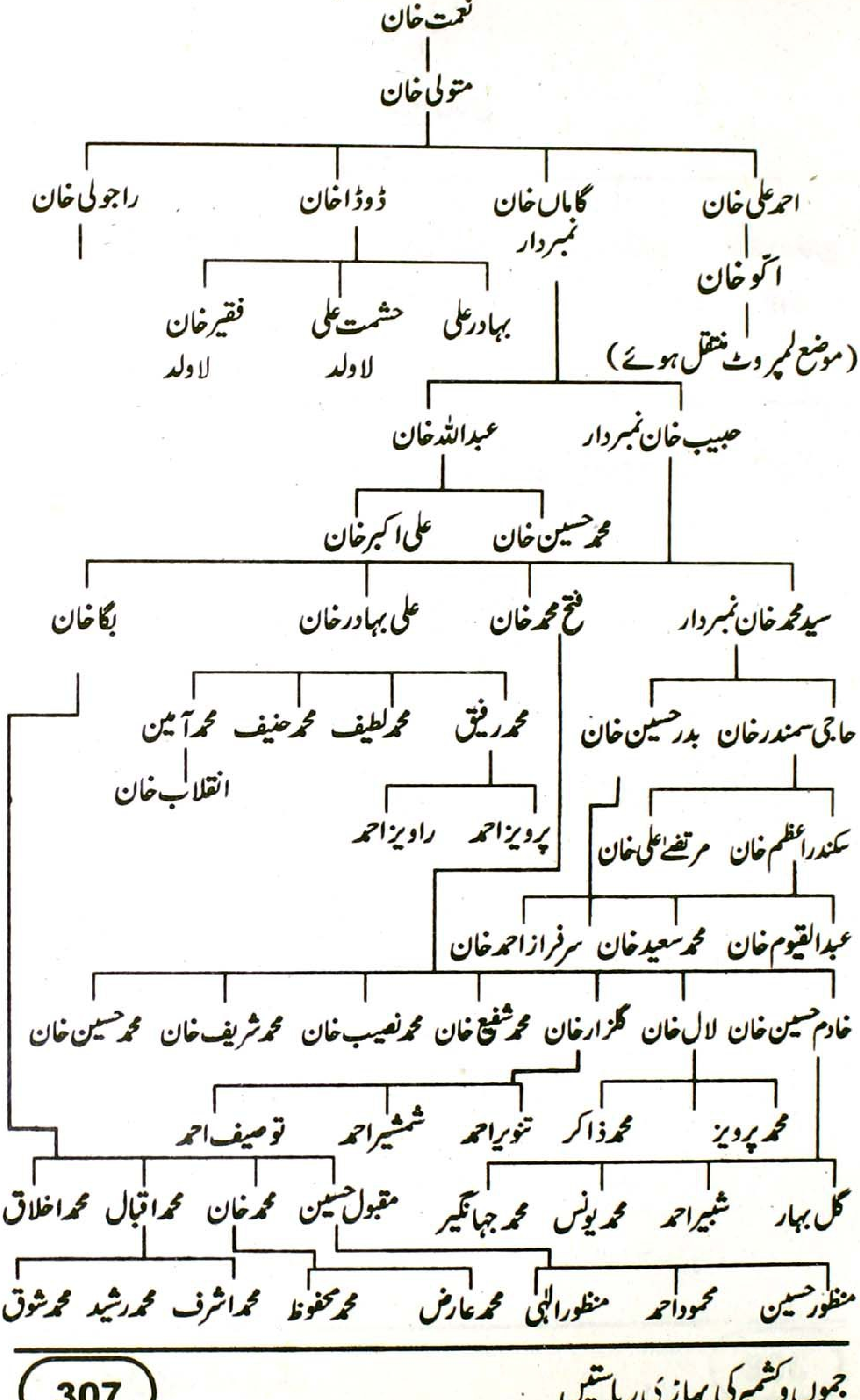

Marfat.com

اولاد راجولی خان بن متولی خان بن نعمت خان بن قادرو خان سنگھوٹ

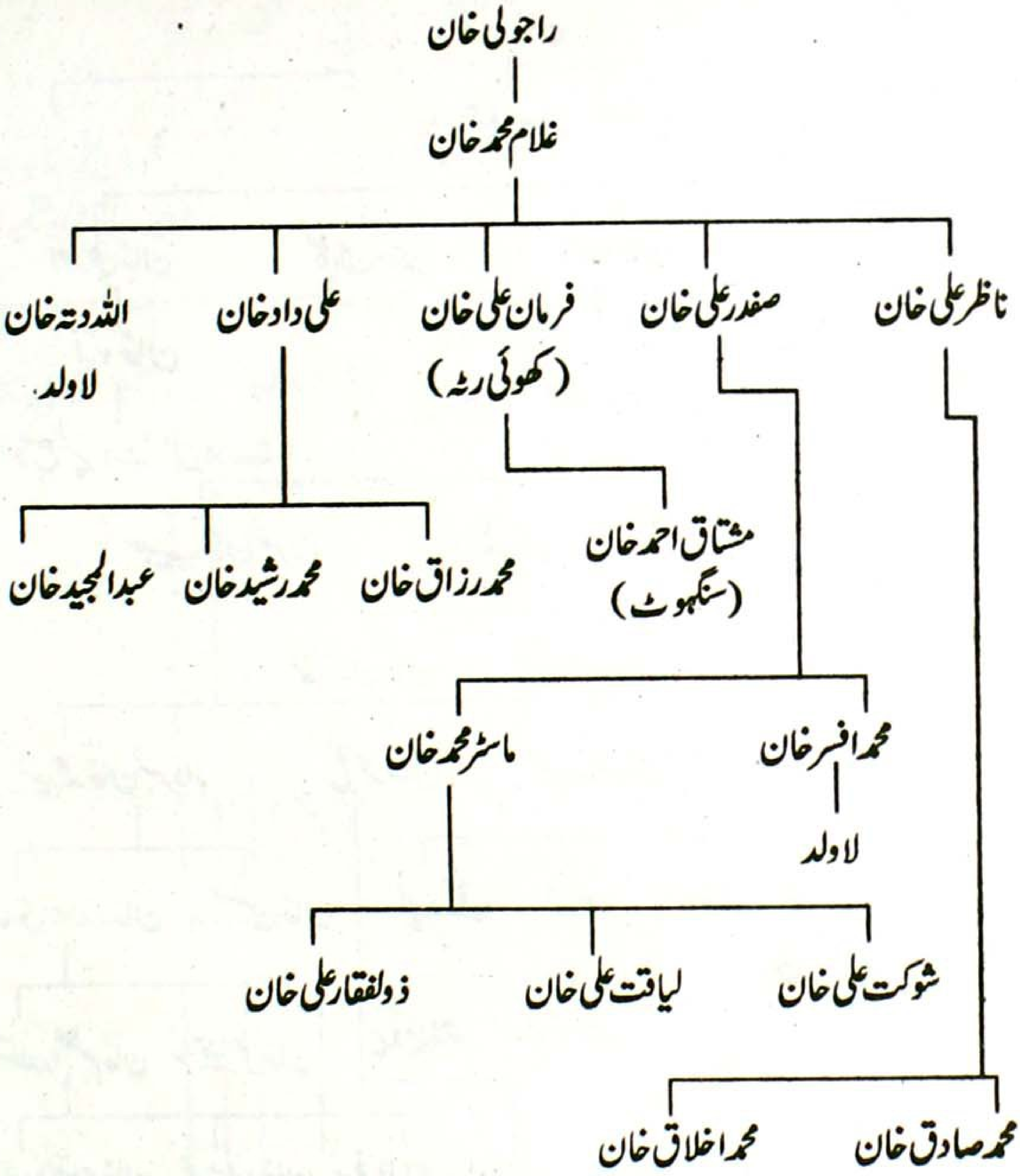

Marfat.com

اولاد قادر خان بن قادرو خان بن غلام حسین خان سکنہ سنگھوٹ

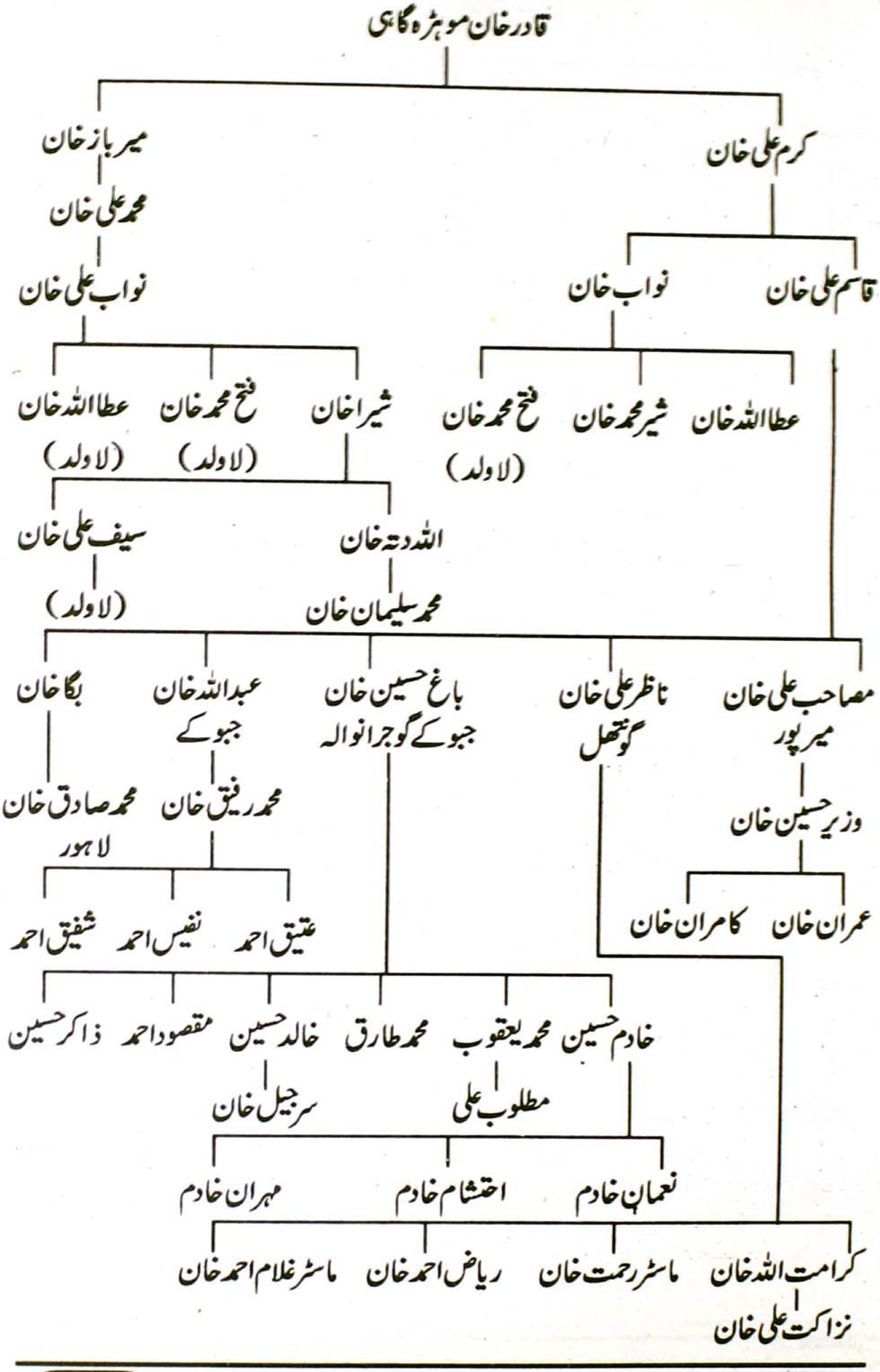

Marfat.com

اولاد ستار محمد خان موہڑہ منڈا موضع سنگھوٹ، مینڈر پونچھ

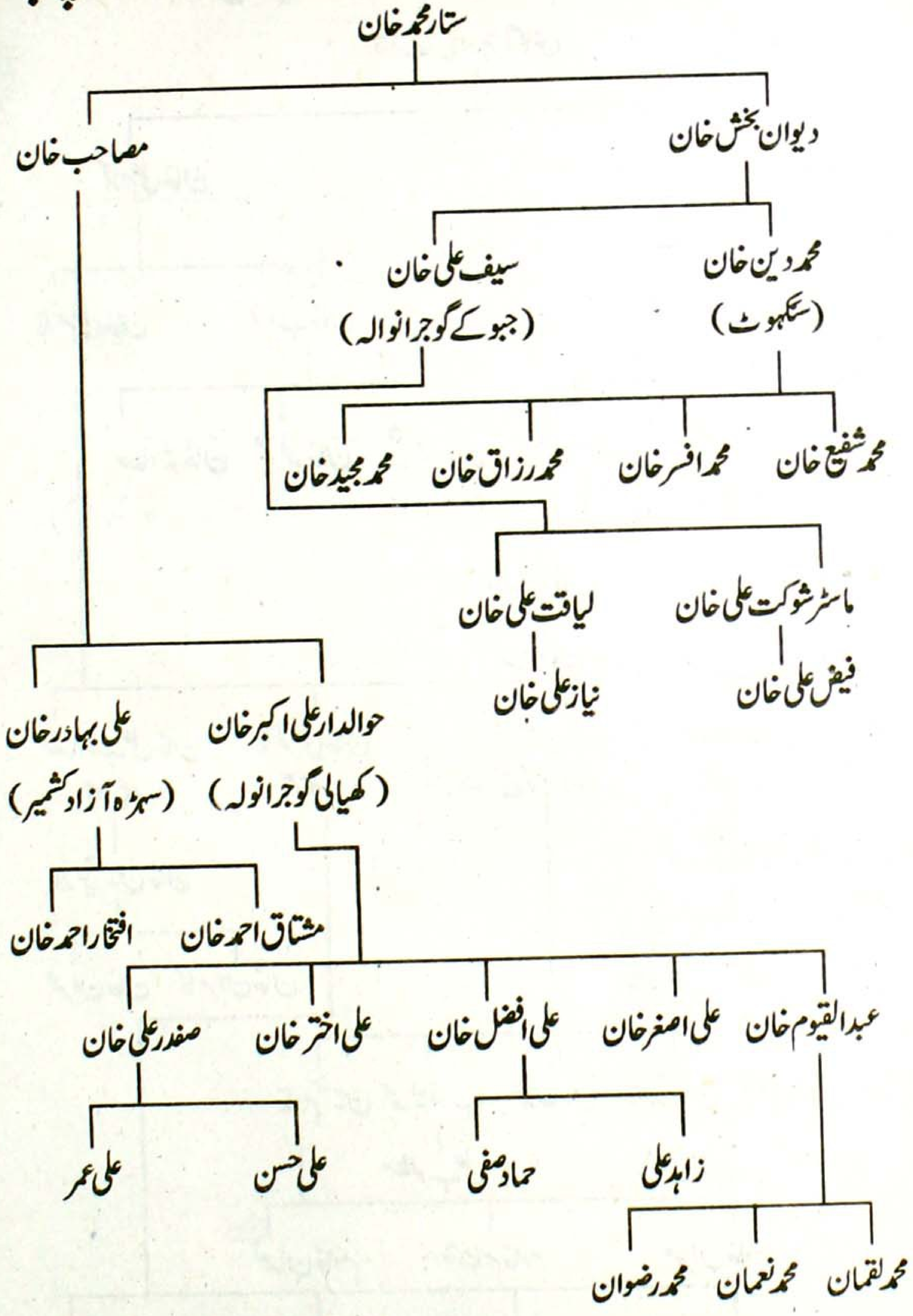

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزل گکھڑاں کوٹ چندیال موضع سگھوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ

- اختیار خان
  - باغی خان
    - فقیر بخش خان
      - غلام محمد خان (لاولد)
      - دوسا خان
        - عدل بخش خان لاولد
        - عطا محمد خان
          - گلزار خان
            - کرامت اللہ
            - محمد اخلاق
            - محمد اختر
            - کالا خان
          - اللہ دتہ خان (لاولد)
        - محمد شفیع خان
          - لعل خان
            - محمد رفیق خان
          - گلاب خان
            - عبدالحمید خان
            - محمد ارشاد خان
        - حبیب اللہ خان (چٹی بٹی)
          - شاہ محمد خان
            - منیر حسین خان
            - گل فراز احمد خان
          - ڈاکٹر محمد نصیب خان
            - محمد یونس خان
            - تنویر احمد خان
            - زبیر احمد خان
          - محمد بشیر خان
            - شفیق احمد خان
            - محمد ظہیر خان
      - سمہ خان
        - آگے

Marfat.com

اولاد سردار خان نمبردار ولد فقیر بخش خان بن باغی خان بن اختیار خان کوٹ چندیال سنگھوٹ

- سمہ خان
  - فیروزہ خان (لاولد)
  - غلام حسن خان
    - محمد حفیظ خان
      - محمد لطیف خان
        - محمد رشید خان
      - محمد بشیر خان
        - محمد جاوید خان
        - طاہر احمد خان
      - محمد فضل خان
      - محمد نصیب خان (لاولد)
    - صوبیدار منشی خان (نکیال آزاد کشمیر) (لاولد)
    - محمد حسین خان
      - محمد زمان
      - کالا خان
      - محمد ریاض
      - محمد مختار
      - خلیل احمد
      - شکور احمد
    - ولایت حسین خان
      - محمد رفیق
      - محمد اعظم
      - محمد تعظیم
      - محمد شبیر
      - محمد اشتیاق
    - محمد صاعد خان
      - طفیل حسین
      - مکھنا خان
    - جنت حسین خان
      - محمد سلیم
      - گل احمد
      - عبدالحمید

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں اولاد قاشم خان کوٹ چندیال سنگھوٹ میندڑ

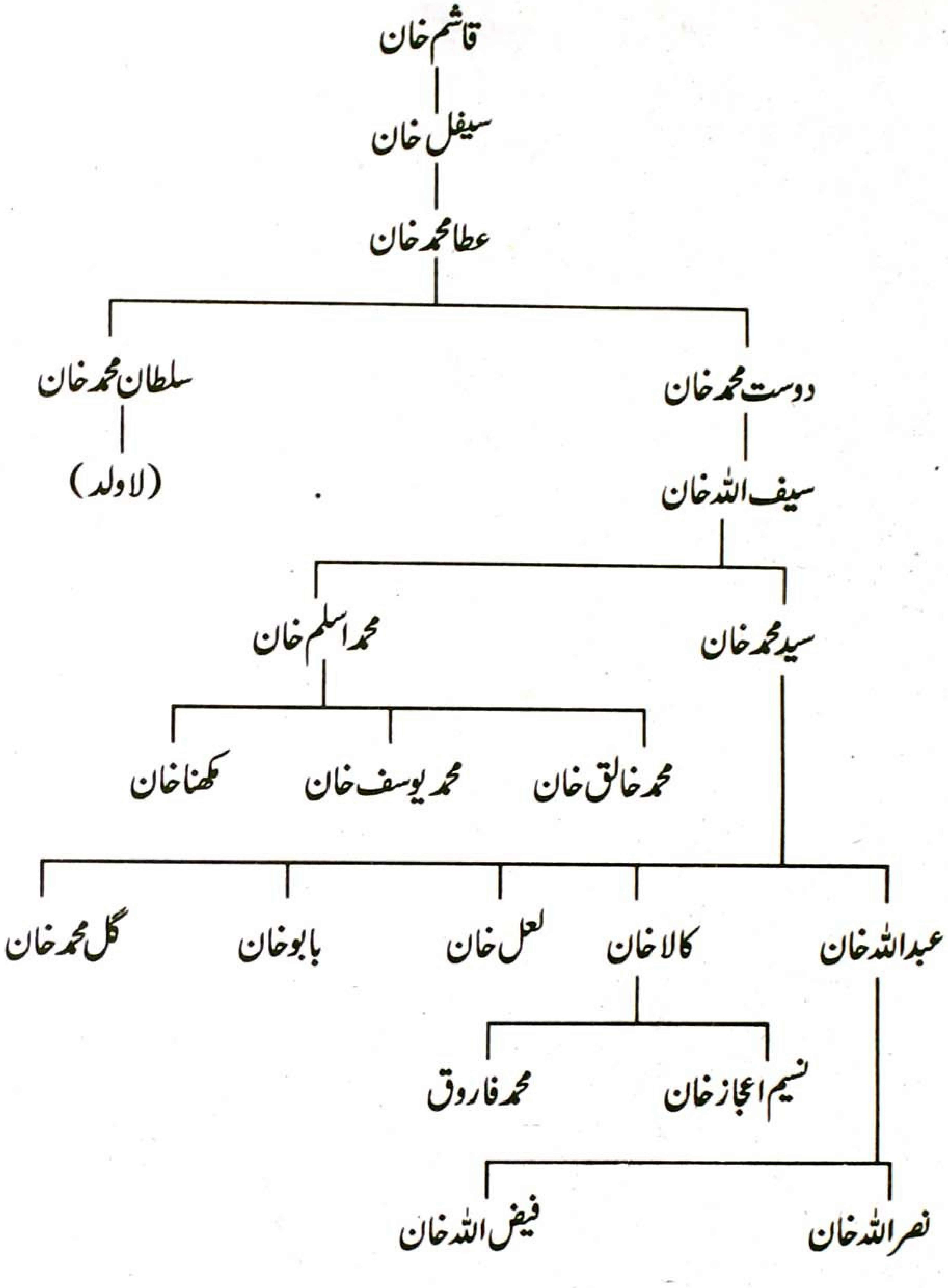

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر پونچھ کشمیر

عظیم خان

رعایت خان

دارا خان

برہان خان

- باغ علی خان
  - (لاولد)
- دتہ خان
  - (لاولد)

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ کوٹ چندیال موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر پونچھ کشمیر

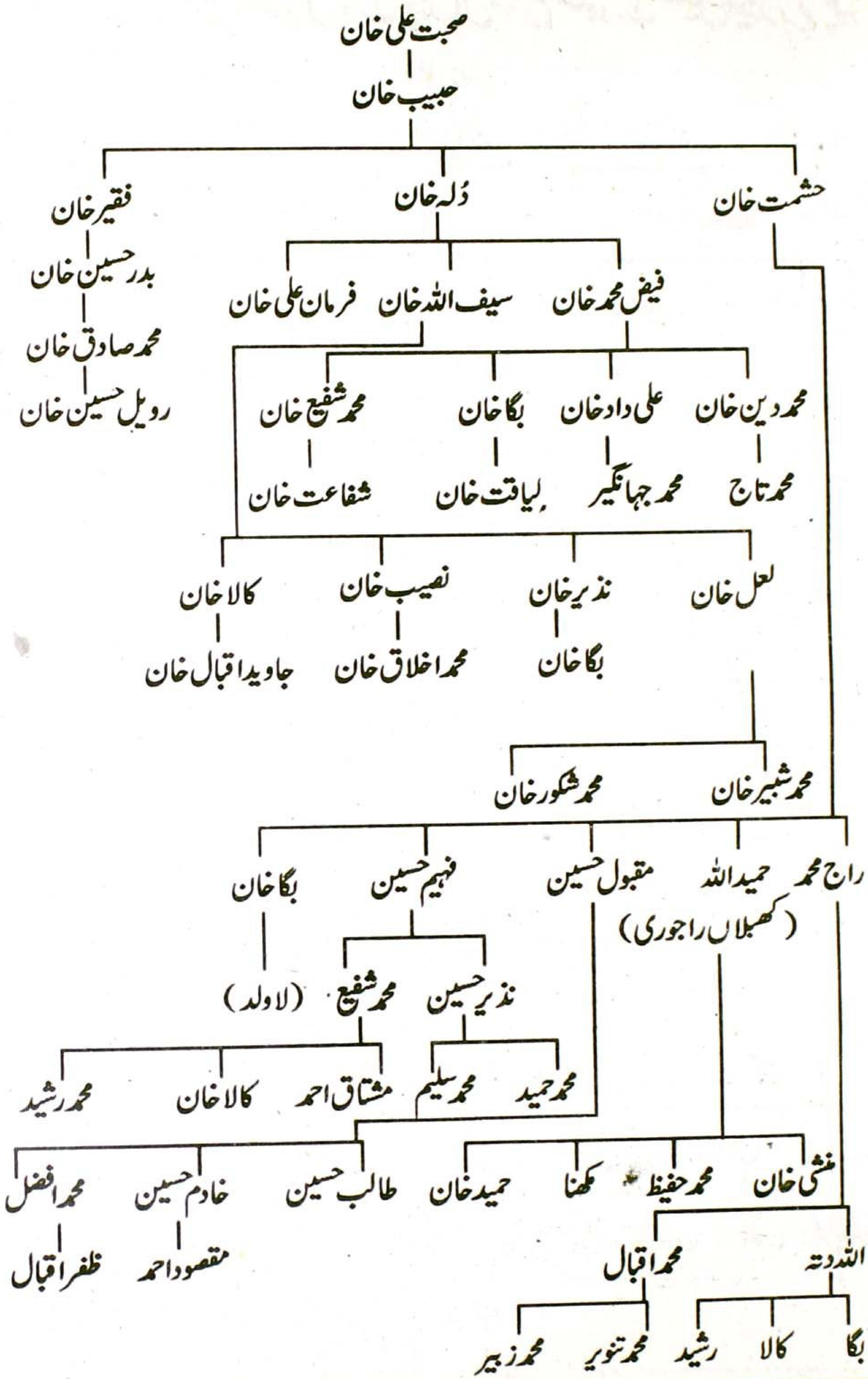

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں کوٹ چندیال موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر پونچھ

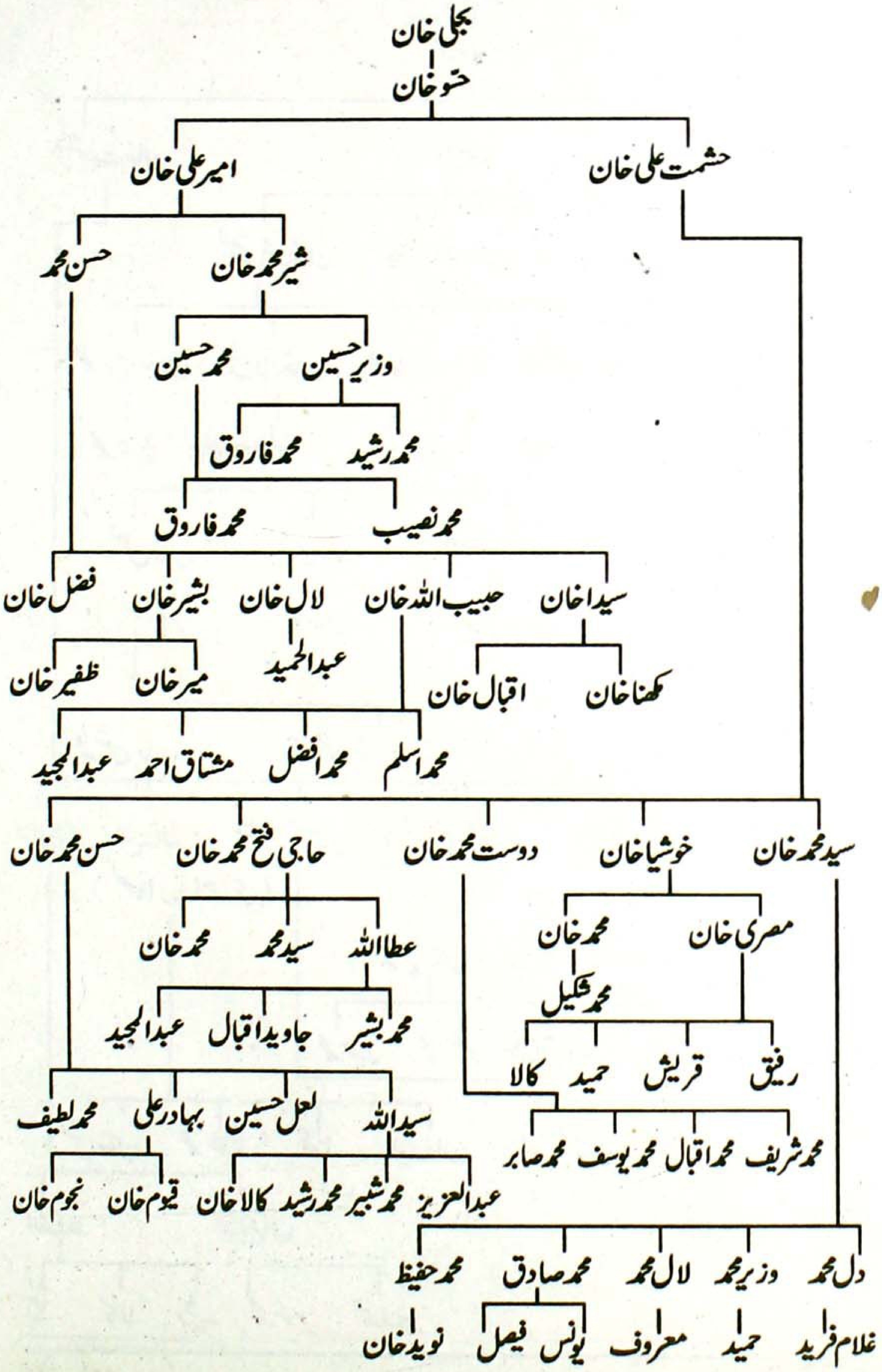

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑ موہڑہ جندیال موضع سنگھوٹ مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

محمد بخش خان
- اشرف خان
  - شاہ محمد خان
    - فتح محمد خان
      - لاولد
    - لالہ خان
      - لاولد
    - گنجا خان
      - نذیر اختر خان
        - چنگیز خان
- بابا جھلا رحمۃ اللہ علیہ
  - لاولد
- نواب خان
  - لاولد
- بیرولی خان
  - لاولد

محلہ مماڑہ چندیال

اسد اللہ خان
- میر محمد خان
  - بہادر خان
    - دل محمد
      - لاولد
    - فتح محمد
      - سیدا خان
        - مکھنا خان
          - شکور
          - کپور
          - ریاست
          - لیاقت
        - طفیل خان
          - اسلم
          - فاروق
          - حفیظ
          - جاوید
      - عبداللہ خان
      - عطا محمد خان
    - کالا خان
      - سائیں خان
        - بدر زمان
        - عبدالرحمٰن
    - فیض محمد
      - محمد منیر
        - نصیر
        - کبیر
      - محمد شریف
        - لاولد
    - حسن محمد
      - لاولد
  - گوہر خان
- صلاح محمد خان
  - منصو خان

Marfat.com

اولاد عبداللہ خان وعطاءاللہ خان بن فتح محمد خان بن بہادر خان

- عبداللہ خان
  - تاثیر احمد
  - جنت حسن
  - خلیل احمد
- عطاءاللہ خان
  - بلو خان
  - خادم حسین خان

اولاد منصو خان بن صلاح محمد خان بن اسداللہ خان چندیال سنگھوٹ

- حسن محمد خان
  - محمد دین
    - خلیل خان
    - گلفراز خان
  - محمد شریف
    - زاہد اقبال
  - وزیر محمد
    - لاولد
- فرمان علی خان (سرن کوٹ محلہ ملدیالاں)
  - محمد تاج
  - محمد نیاز
  - محمد رشید

احمد علی خان

- امیر خان
  - غلام محمد خان
    - کالو خان
      - محمد خان
        - محمد اسلم
        - محمد افسر
        - محمد اصغر
        - ظفر اقبال
      - محمد شریف (لاولد)
  - جافا خان
    - لاولد

Marfat.com

شجرہ نسب گھپو خان فیروزال موہڑہ کرماڑہ چندیال موضع سنگھوٹ

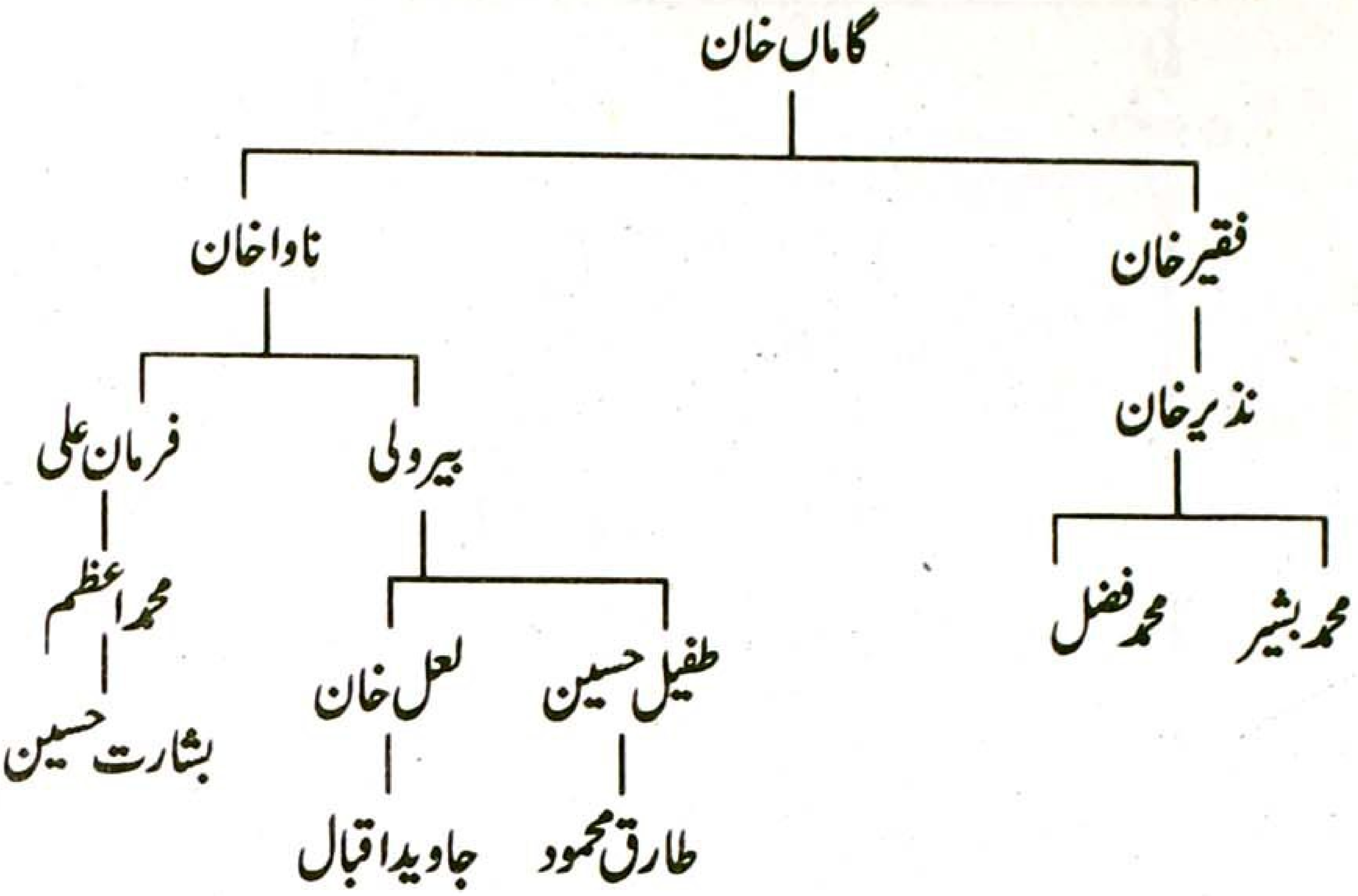

اولاد شمس علی خان فیروزال موہڑہ چندیال سنگھوٹ

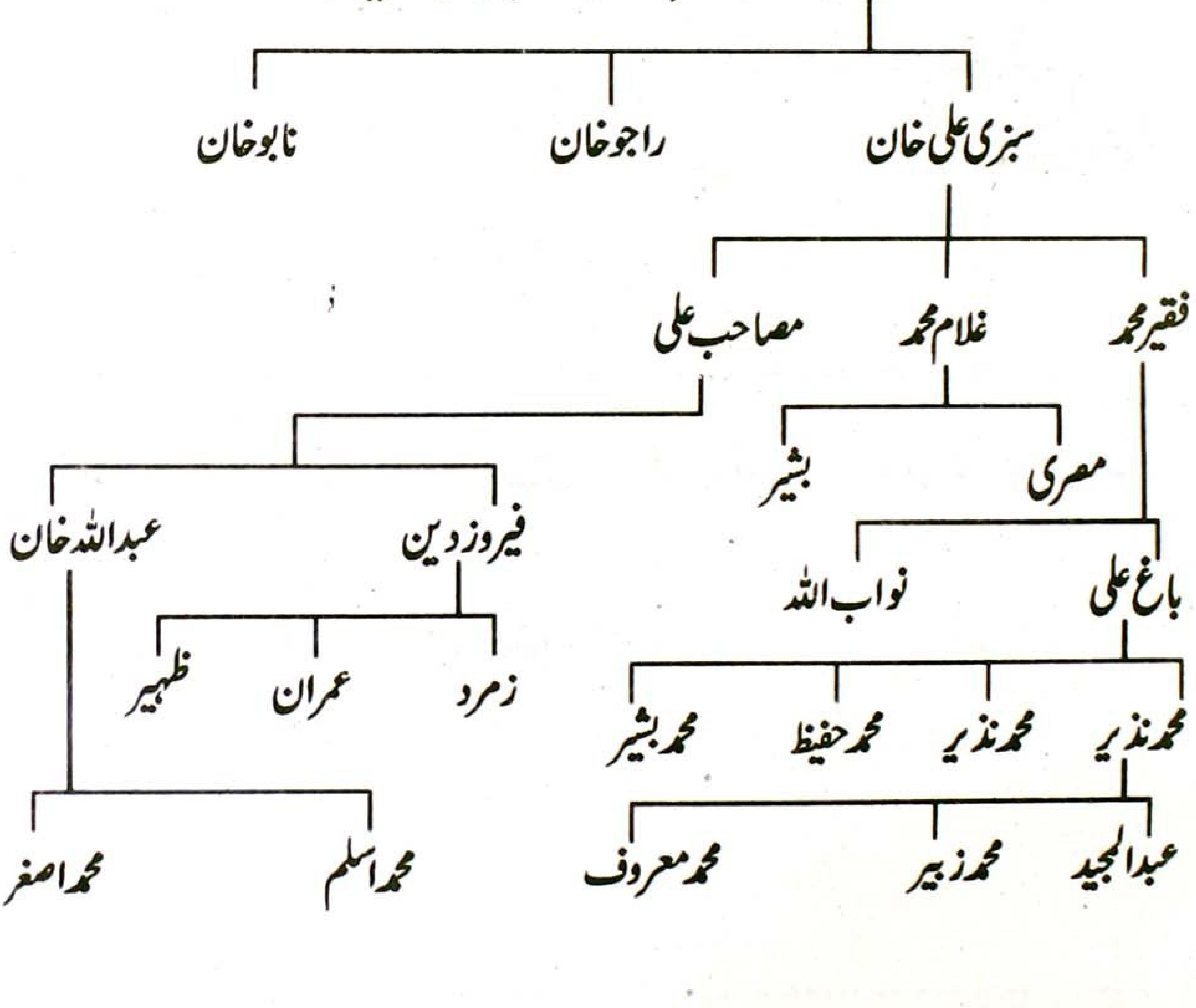

Marfat.com

اولاد وراجو خان ولد شمس خان سکنہ سنگھوٹ

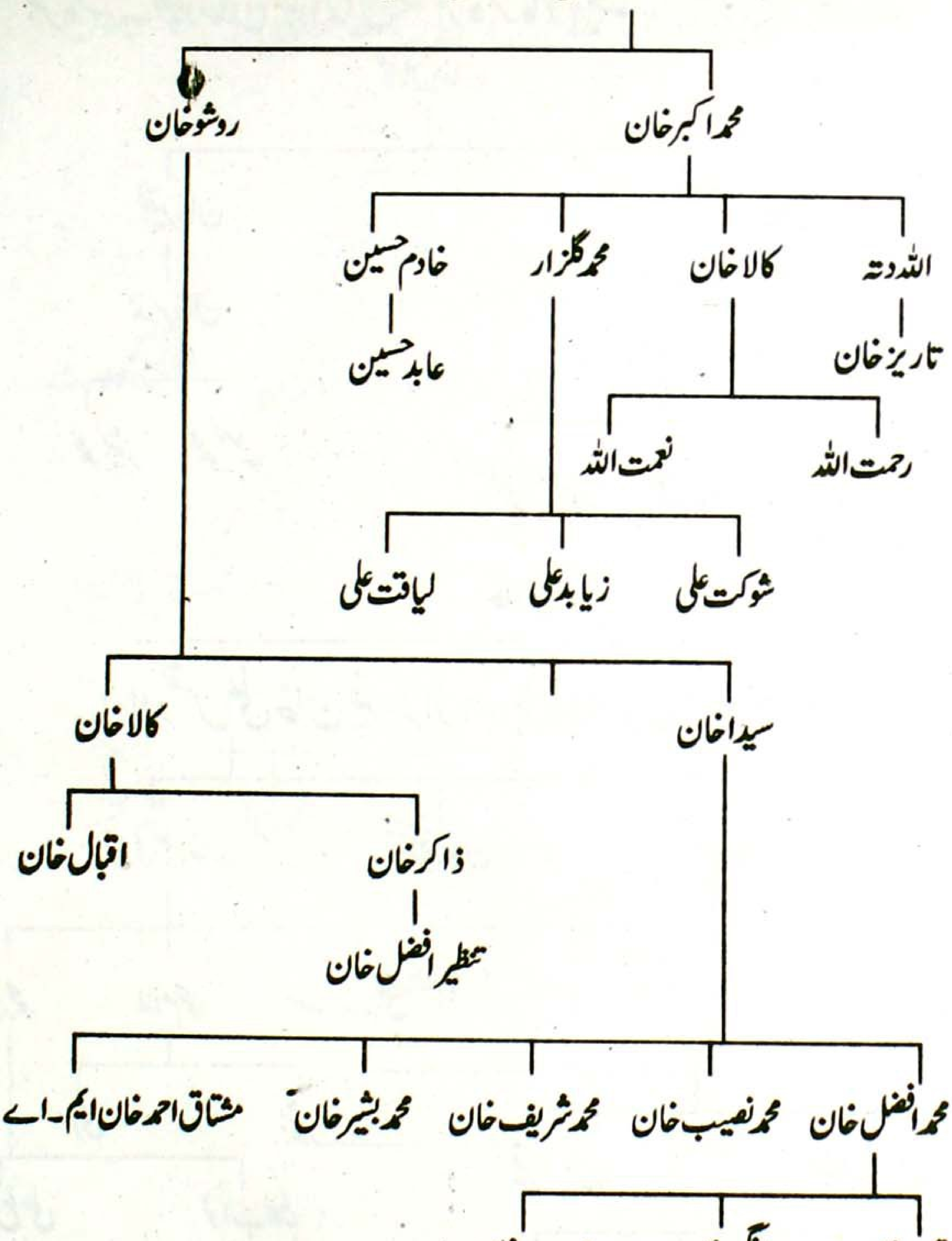

Marfat.com

شجرہ نسب حیدر خان فیروزال گلی مرگ والے سکنہ سنگھوٹ، مینڈر۔ پونچھ

حیدر خان

|

محمد شیر خان چک نمبر 460 ضلع جھنگ (پاکستان)

- اختر حسین خان
- محمود احمد خان

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

سنگھوٹ: وجہ تسمیہ مطابق مثل حقیت بندوبست سال 61-1960 بکرمی "مسمی سنگھا خان پیروزال مورث اعلیٰ قوم مذکور موضع دان گلی علاقہ انگریز سے بغرض پرورش مال مویشی اس جگہ آیا۔ رقبہ دیہہ ہذا اس وقت غیر آباد پڑا ہوا تھا جس کو مورث مذکور نے اپنی غرض کے مطابق پایا۔ چندے گذارہ چرائی وغیرہ کرتا رہا اور کسی قدر رقبہ غیر آباد کو بھی آباد کر لیا۔"

۲۔ مولانا محمد ابراہیم خان درانی کی تاریخ کے مطابق موضع سنگھوٹ ریاست راجوری میں شامل تھا اور جغرافیائی طور پر بھی راجوری کی جانب لگتا ہے لیکن راجہ کرم اللہ خان جرال حکمران راجوری اور سردار زبردست خان فیروزال حکمران علاقہ مینڈر کے درمیان بمقام مراڑاں والا نکہ، چندیال کوٹ سنگھوٹ کے مقام پر جنگ کے بعد صلح کے طور پر موضع سنگھوٹ کو راجہ کرم اللہ خان نے سردار زبردست خان کو دے دیا۔ اس کے بعد یہ موضع علاقہ مینڈر پونچھ میں شامل ہے۔

۳۔ راقم الحروف کے زیر نظر تین شجرہ ہائے نسب قوم فیروزال گکھڑ موجود ہیں جن میں سے ایک سال 1935ء تاریخ اقوام پونچھ کی تصنیف کے قوم فیروزال نے بنوایا تھا۔ دوسرا سردار اللہ دتہ خان نمبر پرووٹ سرن کوٹ کی ملکیت ہے جو 1935ء والے شجرہ نسب کی نقل معلوم ہوتا ہے۔ البتہ قادرو خان کے پانچ بیٹوں اور ان کی ذریات کا ذکر ہے۔

تیسرا شجرہ نسب راجہ غلام رضا خان مرحوم سکنہ نور پور شاہاں بری امامؒ راولپنڈی کا ملکیتی ہے جس میں فیروزال گکھڑاں موضع بھاٹہ دھوڑیاں ناڑ خاص، نکہ منجھاڑی، کلر موہڑہ وغیرہ کا شجرہ سلطان فیروز خان جدِ امجد گوت فیروزال تک درج ہے۔ اس شجرہ میں للّو خان سے شروع کر کے قادرو خان، میرا خان، نجابت خان، خیرا خان، ان کے دو بیٹے حسّو خان، راجولی خان درج ہیں۔ حسّو خان کے صلاح محمد خان، پھیر خان، ستار محمد خان درج ہیں جبکہ راجولی خان کے حبیب خان، پھیر خان اور منصو خان درج ہیں۔ ان حضرات کی ذریات موضع سنگھوٹ میں موجود ہے۔ مشکل بات یہ ہے کہ للّو خان سے اوپر سلطان فیروز خان تک شجرہ نسب درج نہیں۔ جس سے ان کا شجرہ

Marfat.com

نسب گوت فیروزال کے ساتھ منسلک ہو سکے۔ یہ شجرہ نسب مصدقہ ہے۔

۴۔ شجرہ نسب 1935ء پیر سید حاکم شاہ مشہدی سکنہ سرن کوٹ فیڈر کا مرتب کردہ ہے جس میں سلطان بیر خان کا بیٹا کرتوال خان ظاہر کر کے سلطان مبارک خان، سلطان بیر خان، شہباز خان، لشکری خان وغیرہ درج ہیں۔ تاریخ گکھڑاں مصنفہ راجہ محمد یعقوب طارق کے مطابق سلطان فیروز خان کے لڑکے دولت خان، عیسیٰ خان، جھنڈا خان، دنیا خان، تاتار خان ہیں جبکہ مصدقہ نقل محکمہ مال سن 1807ء کے مطابق متولی خان نقل مکانی کر کے علاقہ مینڈر، پونچھ چلے آئے۔ اس طرح سلطان فیروز خان کے چھ بیٹے ثابت ہوتے ہیں۔ سلطان کرتوال خان کسی شجرہ میں ظاہر نہیں ہوتے۔ سلطان بیر خان جن کو اس شجرہ میں سلطان فیروز خان کا پڑپوتا ظاہر کیا گیا ہے۔ تاریخی اعتبار سے سلطان فیروز خان کا بھائی ہے جبکہ لشکری خان بھی سلطان آدم خان بن تاتار خان بن سلطان بیر خان کا بیٹا ہے اور یہ شاخ ادمال گکھڑاں میں شامل ہوتی ہے۔ اس شجرہ نسب کو بھی من وعن تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ امر تحقیق طلب ہے۔ البتہ بندوبست اراضی 1961 بکرمی کے بعد کے نام اور شجرہ نسب کے مطابق بقیہ نام درست معلوم ہوتے ہیں۔

۵۔ سردار اللہ دتہ پر وٹ والے کے شجرہ نسب میں بھی تفاوت ہے۔ البتہ قادرو خان بن غلام حسین خان کے پانچ بیٹوں میر خان، نعمت اللہ خان، حبیب اللہ خان، شرف الدین خان اور قادر خان کی اولاد موضع سنگھوٹ میں پائی جاتی ہے۔

جملہ شجرہ ہائے نسب کے جائزہ کے بعد راقم الحروف نے نور پور شاہاں راولپنڈی کے شجرہ نسب کو بوجہ مصدقہ ہونے کے اپنایا ہے۔ اسی طرح صرف للو خان کے نیچے کا شجرہ نسب مرتب ہوا ہے۔ پھر اللہ دتہ خان والے شجرہ سے بندوبست 1961 بکرمی کا تقابل کر کے قادرو خان کی ذریات کا شجرہ ہائے نسب مثلاً عظیم خان، قاسم خان، اختیار خان، دلشار خان وغیرہ کی ذریات کے شجرہ ہائے نسب مرتب ہوئے ہیں۔ مزید برآں راقم الحروف نے ویزا لے کر کشمیر و مینڈھر کے دورہ کے وقت موقع پر جا کر بزرگان سے معلومات کر کے موجود اشخاص کے شجرہ ہاء مرتب کیے

Marfat.com

ہیں جو کہ چشم دید درست ہیں۔لیکن ان سب شجرہ جات کا سلسلہ نسب سلطان فیروز خان تک نہیں پہنچتا۔ بسیار کوشش کے باوجود کوئی ریکارڈ نہیں مل سکا۔نہ ہی متعلقین نے مہیا کیا۔ان حالات میں جس قدر ریکارڈ بندوبست 1961 بکرمی کے حوالے سے دستیاب ہوا ہے اس کی روشنی میں اندراجات کیے گئے ہیں۔ مزید ریکارڈ ملنے پر بشرط زندگی آئندہ ایڈیشن میں شامل ہو سکتے ہیں ورنہ انہیں آئندہ زمانہ کے کسی مؤلف رمحقق پر چھوڑتا ہوں۔موجودہ تفصیل بذیل درج ہے۔

للّو خان کے قادرو خان، ان کے بیٹے میرا خان، ان کا بیٹا نجابت خان، ان کا بیٹا خیرا خان (ان کا ذکر بندوبست 1961 بکرمی میں موجود ہے)۔ خیرا خان کے دو بیٹے حسّو خان اور راجولی خان درج ہیں۔حسّو خان کے بیٹے صلاح محمد خان نمبردار، پھیر خان، ستار محمد خان اور بہادر خان تھے۔صلاح محمد خان کے نمبردار بگا خان، دوست علی خان، بہاول خان اور کالا خان تھے۔ بگا خان کے نمبردار بہادی خان اور فیروزہ خان اور ان کی ذریات ہیں۔ دوست علی خان کے سیدا خان، دتہ خان اور عبداللہ خان ہیں۔بہاول خان کے فقیر خان و بہانا خان اور ان کی اولاد ہے۔کالا خان کے بہادا خان، غلام حسن خان، عطا محمد خان اور سیدا خان اور ان کی ذریات ہے۔

۲۔ پھیر خان بن حسّو خان بن خیرا خان کے دو بیٹے نمبردار گوہر خان اور نواب خان تھے۔ گوہر خان کے نمبردار فقر اللہ خان اور سید اللہ خان ہوئے ہیں جبکہ نمبردار فقرا خان کے بیٹے امیر اللہ خان، محمد دین خان، سردار خان، سرور خان ہیں۔محمد دین سال 1965ء میں ہجرت کر کے موضع نکیال ضلع کوٹلی آباد ہوئے۔ان کا بیٹا محمد زمان خان موضع بکناڑ نکیال، حاجی محمد اقبال خان موضع نکیال غربی، ماسٹر عبدالرحمٰن خان سہنسہ شہر ضلع کوٹلی اور محمد نسیم خان راولپنڈی شہر میں آباد ہیں۔سید اللہ خان کے علی اکبر خان جافا خان وغیرہ ہیں۔

نواب خان بن پھیر خان کی اولاد فیروزہ خان، حیدر خان، فتح خان، شیر محمد خان، عطا محمد خان، فرمان علی خان تھے۔ فیروزہ خان کے محمد اکبر خان اور حسینو خان نمبردار ہیں۔ حیدر خان کے محمد زمان خان اور ان کی اولاد ہے۔فتح خان کے خادم حسین، محمد بشیر اور محمد خان ہیں۔ شیر محمد

Marfat.com

خان کے محمد شریف و محمد دین، عطا محمد خان کے بیٹے دوسا خان، عبداللہ خان، عطا اللہ خان، فیض خان اور محمد حسین خان ہیں۔فرمان علی خان کے مولوی سرور خان، محمد اعظم خان، بلند خان اور گلزار خان ہیں۔

۳۔ ستار محمد خان بن حسو خان بن خیرا خان کے بیٹے دلاور خان، رسمت علی خان، کالا خان، شاہ محمد خان اور ان کی اولاد ہے۔دلاور خان کے بیٹے کا کو خان کا ایک بیٹا مصری خان 1947ء میں ہجرت کر کے پنڈ جیون والی تحصیل وزیر آباد پاکستان آباد ہے۔اس کالڑ کا محمد کفیل ہے۔

Marfat.com

اولاد راجو لی خان بن خیرا خان بن نجابت خان سکنہ سنگھوٹ

راجو لی خان کے تین بیٹے حبیب خان، منصو خان اور پھیر خان تھے۔ حبیب خان کے بہانا خان اور کالا خان دو بیٹے ہوئے ہیں۔ منصو خان کے کاکا خان، روڈا خان، بگو خان، فیروز خان اور کاکو خان مرگ گلی دھوڑیاں والے ہیں جبکہ پھیر خان کے بیٹے حیدر خان اور ان کے بیٹے بہادی خان، کاکا خان اور فیروز خان اور ان کی اولاد ہے۔ یہاں تک کا شجرہ نسب نور پور شاہاں امام بریؒ راولپنڈی کے شجرہ نسب سے اخذ کردہ ہے۔

سردار اللہ دتہ خان سکنہ پروٹ سرن کوٹ کے شجرہ نسب کے مطابق قادرو خان ولد غلام حسین خان کے پانچ بیٹے میر خان، نعمت خان، شرف دین خان، قادر خان اور حبیب اللہ خان تھے۔

۱۔ میر خان کے ولی محمد خان، ان کے نمبردار سرفراز خان، ان کا بیٹا پھیر خان اور پھیر خان کے بیٹے میرو خان، بلو خان، اگو خان، بہادر خان اور کالا خان تھے۔ سردار میرو خان مشہور شخصیت ہوئے ہیں۔ ان کے بیٹے منور خان، شیر محمد خان، محمد شیر خان اور ڈیلیگیٹ گلاب خان ہیں۔ شیر محمد خان اور محمد شیر خان لاولد ہوئے۔ منور خان اور گلاب خان کی اولاد موضع سنگھوٹ مقیم وآباد ہے۔

بلو خان کے حاجی باغ علی خان سنگھوٹ اور غلام حسن خان کھیالی گوجرانوالہ، حاجی باغ علی خان کے بیٹے قدرت اللہ خان، فقیر اللہ کان، ماسٹر حاجی حبیب اللہ خان اور نذیر اللہ خان ہیں جبکہ غلام حسین خان کے بیٹے محمد سرور خان اور قاری محمد اعظم خان کھیالی گوجرانوالہ شہر میں ہیں۔ اگو خان کے عطااللہ خان، عبداللہ خان، عطا محمد خان اور فرمان علی خان ہیں۔ فرمان علی خان اسال 1947ء میں مہاجر ہو کر سیکٹر ایف۔ فور میر پور میں آباد ہوئے۔ ان کے بیٹے محمد یونس خان، محمد قادر خان، محمد صابر خان، محمد طارق خان، محمد خالد خان اور محمد شاہد خان ہیں۔

Marfat.com

اولاد نعمت خان بن قادرو خان بن غلام حسین خان سکنہ سنگھوٹ

نعمت خان کے بیٹے متولی خان اور ان کے چار بیٹے احمد علی خان، گاماں خان نمبردار، ڈوڈا خان اور راجولی خان تھے۔ احمد علی خان کے اگو خان موضع پمروٹ منتقل ہوئے۔ ان کے حالات اسی گاؤں میں درج ہوں گے۔ نمبردار گاماں خان کے نمبردار حبیب خان اور عبداللہ خان دو بیٹے تھے۔ حبیب خان کے نمبردار سید محمد خان، فتح محمد خان، علی بہادر خان اور بگا خان ہوئے ہیں۔ نمبردار سید محمد خان کے حاجی سمندر خان اور بدر حسین خان مشہور اور باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ فتح محمد خان کے بیٹے خادم حسین، لال خان، گلزار خان، شفیع خان، نصیب خان، شریف خان، محمد حسین خان ہیں۔ گلزار خان سال 1965ء میں ہجرت کر کے چک ریحانہ چھمب تحصیل برنالہ ضلع بھمبر آباد ہے۔ ڈوڈا خان کے بیٹے لاولد ہوئے۔ راجولی خان کے غلام محمد خان اور ان کے بیٹے ناظر علی خان، صفدر علی خان، فرمان علی خان، علی داد خان اور اللہ دتہ خان ہوئے ہیں۔ فرمان علی خان مہاجر ہو کر کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی مقیم ہیں۔

اولاد قادر خان بن قادرو خان بن غلام حسین خان سکنہ گاہی سنگھوٹ

قادر خان کے دو بیٹے کرم علی خان اور میر باز خان ہوئے ہیں۔ کرم علی خان کے دو بیٹے قاسم علی خان اور نواب خان تھے۔ قاسم علی خان کے مصاحب علی خان چوکیدار جو کہ 1965ء ہجرت کر کے میرپور مقیم ہوئے۔ ان کا اکلوتا بیٹا وزیر خان اور اس کے بیٹے عمران خان و کامران خان ہیں۔ دوسرا بیٹا ناظر علی خان موضع گوتھل منتقل ہوا۔ ان کے بیٹے کرامت اللہ خان، ماسٹر رحمت اللہ خان، ریاض احمد خان اور ماسٹر غلام احمد خان پڑھے لکھے اور باشعور ہیں۔ باوقار معاشرتی زندگی گزار رہے ہیں۔ تیسرا بیٹا باغ حسین خان سال 1947ء میں ہجرت کر کے موضع جبو کے گوجرانوالہ آباد ہوا۔ ان کے بیٹے خادم حسین، محمد یعقوب، محمد طارق، خالد حسین، مقصود احمد اور ذاکر حسین باروزگار وقت گزار رہے ہیں۔ چھوٹے بیٹے عبداللہ خان کا اکلوتا بیٹا محمد رفیق خان بھی جبو کے آباد ہے۔ بگا خان 1947ء میں ہجرت کر کے لاہور پہنچے۔ ان کا بیٹا محمد صادق خان

Marfat.com

لاہور شہر میں رہتا ہے۔

ایک اور شاخ اولاد ستار محمد خان ہے۔ ستار محمد خان کے دو بیٹے دیوان بخش خان اور مصاحب خان تھے۔ دیوان خان کے دو بیٹے محمد دین خان اور سیف علی خان ہیں۔ محمد دین خان اور ان کی اولاد موضع سنگھوٹ میں ہے جبکہ سیف علی خان آرمی میں سروس کر کے موضع جبو کے گوجرانوالہ مقیم ہیں۔ ان کے دو بیٹے ماسٹر شوکت علی خان اور لیاقت علی خان ہیں۔ مصاحب خان کے حوالدار سے علی اکبر خان موضع کھیالی گوجرانوالہ شہر اور دوسرے بیٹے علی بہادر خان موضع سہڑہ ضلع پونچھ آزاد کشمیر میں آباد ہیں۔

کوٹ چندیال موضع سنگھوٹ میں فیروزال شاخ کے اختیار خان، ان کے بیٹے باغی خان، ان کے فقیر بخش خان اور فقیر بخش خان کے تین بیٹے غلام محمد خان، دوسا خان اور سمہ خان ہوئے ہیں۔ غلام محمد خان لاولد رہے۔ دوسا خان کے عدل بخش خان، عطا محمد خان، محمد شفیع خان اور حبیب اللہ خان چٹی ہٹی والے ہیں۔ عدل بخش لاولد رہے۔ دیگر تین بھائیوں کی اولاد موجود ہے۔ حبیب اللہ خان کے ڈاکٹر محمد نصیب خان مشہور اور سماجی کارکن ہیں۔

سردار سمہ خان نمبردار اور مشہور و معروف بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان کے دو بیٹے فیروزہ خان (لاولد) اور غلام حسن خان تھے۔ غلام حسن خان کے بیٹے محمد حفیظ خان، صوبیدار منشی خان، محمد حسین خان، ولایت حسین خان، جنت حسین خان اور محمد صاعد خان ہیں۔ صوبیدار منشی خان سال 1947ء میں فوج میں بھرتی ہو کر آزاد کشمیر ہجرت کی۔ صوبیدار کے عہدہ سے پنشن پر آئے اور موضع نکیال غربی وجبو کے گوجرانوالہ رہائش اختیار کی۔ ان کی وصیت کے مطابق موضع ٹنگل (نکیال) ضلع کوٹلی کے قبرستان میں والدہ صاحبہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ موصوف نہایت دیانتدار، انسان دوست، ہمدرد، مہمان نواز، صاف گو اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ لاولد فوت ہوئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

Marfat.com

موہڑہ چندیال کے ہی ایک بزرگ عطا محمد خان بن سیفل خان بن قاشم خان تھے۔ان کے دو بیٹے دوست محمد خان اور سلطان محمد خان تھے۔سلطان محمد خان لاولد رہے۔دوست محمد خان کے مولوی سیف اللہ خان اور ان کے دو بیٹے سید محمد خان اور محمد اسلم خان ہیں جو کہ بہترین معاشرتی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایک اور بزرگ برہان خان بن دارا خان بن رعایت خان بن عظیم خان ہوئے ہیں۔ برہان خان کے دو بیٹے باغ علی خان اور دتہ خان لاولد گزرے ہیں۔

کوٹ چندیال میں حبیب خان بن صحبت علی خان ہوئے ہیں۔حبیب خان کے بیٹے حشمت خان، دُلہ خان اور فقیر خان ہو گزرے ہیں۔ان کی کثیر اولاد موجود ہے۔ایک اور بزرگ حسو خان بن بجلی خان ہو گزرے ہیں۔حسو خان، حشمت علی خان اور امیر علی خان تھے۔ان کی اولاد بھی کثیر تعداد میں موہڑہ چندیال موضع سنگھوٹ میں پائی جاتی ہے۔حشمت علی خان کے حاجی فتح محمد خان نامی گرامی ہو گذرے ہیں۔

موہڑہ چندیال کے محمد بخش خان کے بیٹے اشرف خان، بابا جھلا رحمتہ اللہ علیہ، نواب خان اور بیرولی خان ہوئے ہیں۔بابا جھلا رحمتہ اللہ علیہ مشہور ولی اللہ تھے۔ان کے دربار پر منتیں مانی جاتی ہیں۔مزار شریف مراڑاں والا نکہ کوٹ چندیال واقع ہے۔بابا جھلا رحمتہ اللہ علیہ، نواب خان اور بیرولی لاولد رہے۔اشرف خان کے شاہ محمد خان، ان کے فتح محمد خان، لالہ خان اور گنجا خان ہیں۔گنجا خان کی اولاد موجود ہے۔

اسی طرح محلہ مماڑہ چندیال کے اسد اللہ خان کے دو بیٹے میر محمد خان اور صلاح محمد خان ہوئے ہیں۔میر محمد خان کے بہادر خان، گوہر خان اور صلاح محمد خان کے منصو خان وغیرہ کی اولاد موجود ہے۔منصو خان کے حسن محمد خان موہڑہ چندیال اور فرمان علی خان سرن کوٹ موہڑہ ملدیالاں مقیم ہیں۔

ایک اور بزرگ امیر خان بن احمد علی خان کے بیٹے غلام محمد خان کی اولاد موجود ہے۔

Marfat.com

گاماں خان بن گھپوں خان کے دو بیٹے فقیر اللہ خان اور ناوا خان ہوئے ہیں۔ ان کی اولاد موہڑہ کرماڑہ کوٹ چندیال میں رہائش پذیر ہے۔

شمس علی خان کے سبز علی خان، راجو خان، تابو خان اور ان کی اولاد موجود ہے۔ سبز علی خان کے فقیر محمد خان، غلام محمد خان اور مصاحب علی خان ہوئے ہیں جبکہ راجو خان کے محمد اکبر خان اور روشو خان ہیں۔ روشو خان کے سیدا خان اور کالو خان ہیں اور سیدا خان کے پانچ بیٹوں میں مشتاق احمد خان ایم۔ اے کافی ذہین ہیں۔ کالا خان کے ذاکر خان اور اقبال خان ہیں۔

ایک اور بزرگ سردار حیدر خان کے اکلوتے بیٹے محمد شیر خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس موضع تراڑ کھل شہر بجانب بجیرہ مدفون ہیں۔ ان کے دو بیٹے اختر حسین خان اور محمود احمد خان چک نمبر 460 کشمیر کالونی تحصیل وضلع جھنگ آباد ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع درابہ تحصیل مینڈر، ضلع پونچھ۔ کشمیر

- سردار بہادر علی خان (سنگھوٹ سے درابہ منتقل ہوئے)
  - سردار پھیر خان
    - خان محمد خان
      - محمد لطیف خان
        - خورشید احمد خان
        - شکیل احمد خان
        - ایاز احمد خان
      - محمد سرور خان
      - محمد رفیق خان
    - محمد صادق خان
      - محمد حسین خان
      - منیر حسین خان
      - قیوم حسین خان
      - کرامت حسین خان
      - ارشاد حسین خان
    - منشی خان
      - سردار احمد خان
      - گلزار احمد خان
      - مشتاق احمد خان
      - اشتیاق احمد خان
      - امتیاز احمد
    - ماسٹر عبدالجبار خان بی۔اے، بی۔ایڈ
      - خطاب احمد خان
      - امتیاز احمد خان
  - سردار صوبہ خان
    - سید محمد خان
      - ماسٹر محمد بشیر خان بی۔اے، بی ایڈ
      - ڈاکٹر محمد رشید خان ایم بی بی ایس
        - رمیض احمد خان
          - جمیل احمد خان
          - شکیل احمد خان
          - شفیق احمد خان
      - سردار سرفراز احمد خان

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع درابہ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

موضع درابہ میں سردار بہادر علی خان فیروزال گکھڑاں موضع سنگھوٹ تحصیل مینڈر سے منتقل ہوئے۔ ان کے دو بیٹے سردار پھیر خان اور سردار صوبہ خان ہوئے۔ ہر دو برادراں بااثر، بااخلاق اور مہمان نواز تھے۔ دیگر برادریوں مثلاً ملک وغیرہ لوگ ان کے بے حد احترام کرتے تھے۔ سردار پھیر خان کے چار بیٹے خان محمد خان، محمد صادق خان، منشی خان اور ماسٹر عبدالجبار خان بی۔اے، بی۔ایڈ ہیں۔ ان کو اولاد موضع درابہ میں آباد ہے۔ دوسرے بھائی صوبہ خان کے اکلوتے سید محمد خان اور ان کے بیٹے ماسٹر محمد بشیر خان بی۔اے، بی۔ایڈ سینئر ٹیچر محکمہ تعلیم، ڈاکٹر محمد رشید خان ایم بی بی ایس میڈیکل سپرنٹنڈنٹ محکمہ صحت اور سردار سرفراز احمد خان بھی ہیں۔ ان کی بھی اولاد ہے۔ درابہ کی فیروزال برادری بڑی بااثر، باوقار اور متمول ہے۔ سردار پھیر خان تحصیل بھر میں خاصی شہرت رکھتے تھے۔ اولاد بھی آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اس دیہہ میں فیروزال برادری کے آٹھ دس مکان ہیں۔ اکثریت ملک برادری کی ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع پمروٹ سرن گوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

سردار احمد علی خان بن متولی خان بن نعمت اللہ خان بن قادر خان سنگھوٹ

- علی اکبر خان المعروف اکو خان
  - سردار اللہ دتہ خان نمبردار
    - عبدالحمید خان (عباس پور پونچھ)
      - محمد آصف
      - محمد ذوالفقار
      - محمد عاطف
      - محمد مرتضےٰ
      - محمد عثمان
    - منشی خان
      لاولد
    - محمد حسین خان
      - محمد زمان
      - محمد آفتار
    - محمد خان
      - محمد طارق
      - محمد خالد
  - ولی محمد خان
    - تھانیدار محمد رشید خان
      - فاروق احمد
      - مختار احمد
      - طلعت محمود
      - آصف محمود
    - محمد اقبال خان
      - محمد عزیز خان
    - محمد ارشاد خان
      - وقار احمد
      - اسرار احمد
    - محمد جاوید خان
  - میر محمد خان
    - سردار خان
      - محمود اختر خان
    - نیاز خان
    - مشتاق خان
  - محمد دین خان
    - میجر بابر حسین خان ایم۔اے
      - غلام جیلانی خان
  - فیض محمد خان
    - بشیر خان
    - عزیز خان
    - رفیق خان
- حبیب اللہ خان
  - فقیر خان
    - فیض اللہ خان
      - عبدالحمید خان
      - ذاکر حسین خان
    - ہدایت اللہ خان
      لاولد

Marfat.com

شجرہ نسب فیرزال گکھڑان موضع لمپروٹ موہڑہ چرالاں تحصیل، مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

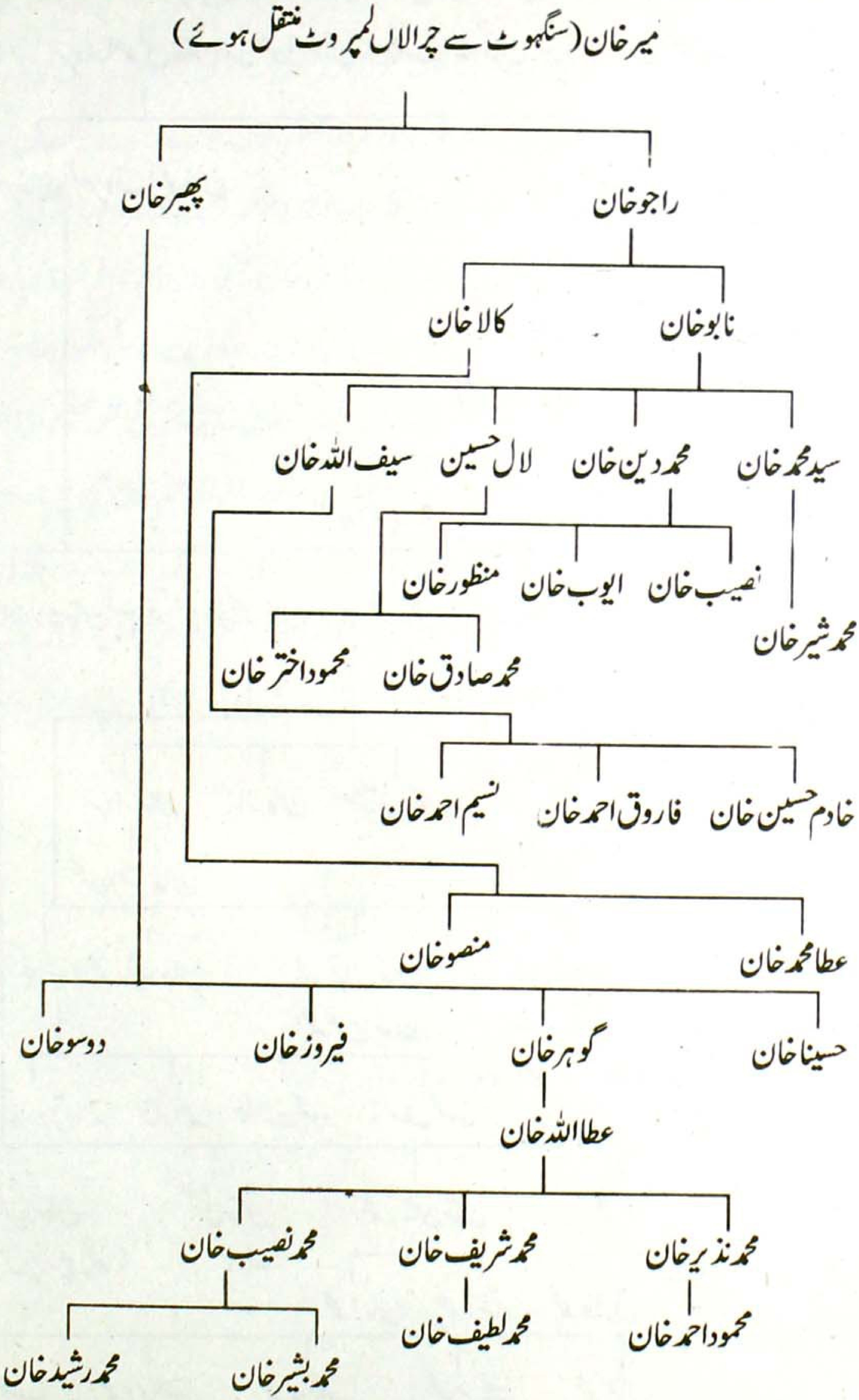

Marfat.com

اولاد فیروز خان بن پھیر خان بن میر خان سکنہ چڑالاں لمپروٹ

- محمد اکبر خان
  - بابو خادم حسین خان
    - آفتاب عالم خان
    - محمد اسلم خان (بی۔اے)
    - مقصود احمد خان (ایم۔اے، بی۔ایڈ)
  - ماسٹر طالب حسین خان (ایم۔اے، بی۔ایڈ)
    - طاہر محمود خان
  - ماسٹر فضل حسین خان (ایم۔اے، بی۔ایڈ)
    - خالد محمود خان
  - ممتاز احمد خان
- نجم الدین خان
  - محمد رفیق خان
- شاہ محمد خان
  - مشتاق احمد خان
    - طارق محمود خان
  - گلزار احمد خان
    - نور احمد خان
  - رشید احمد خان

اولاد دوسو خان بن پھیر خان بن میر خان سکنہ چڑالاں لمپروٹ

- حاجی محمد حسین خان
  - محمد بشیر خان
    - محمد نسیم خان
    - محمد ظہیر خان
  - محمد عزیز خان ایم۔اے، بی۔ایڈ
    - محمد حمید خان
- بہادر علی خان
  - منظور احمد خان
  - شکور احمد خان
  - محمد رزاق خان

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع پمروٹ تحصیل مینڈر، ضلع پونچھ۔ کشمیر

مطابق بیان سردار اللہ دتہ خان بن سردار اگو خان بن احمد علی خان ، ان کے دادا صاحب سردار احمد علی خان بن متولی خان بن نعمت اللہ خان بن قادرو خان موضع سنگھوٹ سے موضع کلر موہڑہ آئے جہاں سے شادی ہوئی تھی۔ بعد ازاں وہاں سے اپنے ماموں صاحب کے پاس پمروٹ چلے گئے۔ احمد علی خان کے دو بیٹے سردار اگو خان اور حبیب اللہ خان ہوئے۔ اگو خان کے پانچ بیٹے سب سے بڑے سردار اللہ دتہ خان نمبردار موضع پمروٹ ولی محمد خان، میر محمد خان، نائیک محمد دین خان اور فیض محمد خان ہوئے۔ سردار اللہ دتہ خان علاقہ کی نامی گرامی شخصیت ہوئی ہے۔ پیر سید مقبول حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ بن پیر سید حبیب اللہ شاہ صاحب پمروٹوی رحمتہ اللہ علیہ کے مریدانِ خاص اور انتظامیہ دربار لنگر وغیرہ پر مامور رہتے تھے۔ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مرحوم ومغفور ممبر قانون ساز اسمبلی ریاست جموں وکشمیر کے نزدیکی ساتھیوں اور مشیروں میں شمار ہوتے تھے۔ سیّد، ملک، منہاس اور دیگر برادریوں کے اکابرین ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ دیندار، بااخلاق اور مہمان نواز بزرگ گذرے ہیں۔ ان کے چار بیٹے سردار عبدالحمید خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس ہجرت کر کے عباس پور ضلع پونچھ آزاد جموں وکشمیر میں مع اولاد کے آباد ہیں۔ دوسرے بیٹے منشی خان لاولد رہے۔ تیسرے بیٹے محمد حسین خان اور چوتھے محمد خان مع اولاد موضع لمپروٹ میں مقیم ہیں۔ ولی محمد خان کے بیٹے محمد رشید خان انسپکٹر پولیس، محمد اقبال خان، محمد ارشاد خان اور محمد جاوید خان مع ذریات موضع پمروٹ میں آباد وشاد ہیں۔ میر محمد خان کے تین بیٹے سردار خان، نیاز خان اور مشتاق خان ہیں۔ سردار محمد دین خان آرمی میں بھرتی ہو کر 1947ء میں ہجرت کر کے سہڑہ ضلع پونچھ آزاد کشمیر آباد ہوئے۔ بطور نائیک ریٹائر ہوئے۔ دیندار، مخلص اور مہمان نواز تھے۔ ان کے اکلوتے بیٹے سردار بابر حسین خان شاد ایم۔ اے آرمی میں میجر ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام راجہ غلام جیلانی خان ہے۔

سردار فیض محمد خان کے تین بیٹے بشیر خان، عزیز خان اور رفیق خان ہیں۔ سردار حبیب

Marfat.com

خان بن سردار احمد علی خان کے اکلوتے بیٹے فقیر خان ہوئے ہیں۔ان کے دو بیٹے فیض اللہ خان اور ہدایت اللہ خان ہیں۔فیض اللہ خان کے دو بیٹے عبدالحمید خان اور ذاکر حسین خان ہیں جبکہ سردار ہدایت اللہ خان کے ہاں بیٹیاں ہیں۔

موضع پروٹ موڑہ چرالاں میں آباد دوسری فیروزال شاخ کے جدّ امجد سردار میر خان بھی موضع سنگھوٹ سے چرالاں آئے۔ان کے دو بیٹے راجو خان اور پھیر خان تھے۔راجو خان کے بیٹے نابو خان اور کالا خان ہوئے ہیں۔نابو خان کے سید محمد خان، محمد دین خان، لعل حسین خان اور حوالدار سیف اللہ خان مع اولاد موہڑہ چرالاں آباد ہے۔کالا خان کے عطا محمد خان اور منصو خان ہوئے۔پھیر خان کے چار بیٹے حسینا خان، گوہر خان، فیروز خان اور دوسو خان ہوئے۔گوہر خان کے عطا اللہ خان اور ان کی اولاد فیروز خان کے تین بیٹے محمد اکبر خان المعروف منگو خان، حوالدار نجم الدین خان اور شاہ محمد خان ہیں۔سردار محمد اکبر خان کے بیٹے بابو خادم حسین خان اکاؤنٹنٹ محکمہ تعمیرات عامہ، ماسٹر طالب حسین خان ایم۔اے، بی۔ایڈ سینئر ٹیچر، ماسٹر فضل حسین خان ایم۔اے، بی۔ایڈ سینئر ٹیچر محکمہ تعلیم اور ممتاز احمد خان ہیں۔ہر چہار برادراں اعلیٰ تعلیم یافتہ، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور اعلیٰ مہمان نواز ہیں۔بابو خادم حسین خان کے بیٹے مقصود احمد خان ایم۔اے، بی۔ایڈ، محمد اسلم خان بی۔اے اور آفتاب عالم خان بی۔اے ہیں۔

حوالدار نجم الدین خان کا اکلوتا بیٹا محمد رفیق خان ہے۔سردار شاہ محمد خان کے تین بیٹے مشتاق احمد خان، گلزار احمد خان اور رشید احمد خان ہیں۔

سردار دوسو خان بن پھیر خان کے دو بیٹے حاجی محمد حسین خان اور بہادر علی خان ہیں۔ حاجی محمد حسین خان کے دو بیٹے محمد بشیر خان اور محمد عزیز خان ایم۔اے، بی۔ایڈ ملازم محکمہ تعلیم ہے۔ منجملہ فیروزال برادری چرالاں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باروزگار ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع گوتھل سرن کوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

(1)- کالا خان بن نمبردار صلاح محمد خان بن حستو خان بن خیرا خان سکنہ موضع سنگھوٹ (گوتھل)

- فتح محمد خان
  - عطااللہ خان
    - محمد منظور خان
    - محمد ارشاد خان
- منو خان
  - محمد نذیر خان

(2)- قاسم علی خان بن کرم علی خان بن قادر خان بن قادرو خان سکنہ موضع سنگھوٹ -

- مصاحب علی خان (میرپور شہر)
  - وزیر حسین خان
- ناظر علی خان (گوتھل)
  - کرامت اللہ خان (ہیڈ کانسٹیبل پولیس)
    - نزاکت علی خان
  - ماسٹر رحمت اللہ خان (ایم۔اے، بی۔ایڈ)
    - ظہور احمد خان
  - ریاض احمد خان (ملازم پولیس)
    - شہناز احمد خان
  - ماسٹر غلام احمد خان (ایم۔اے، بی۔ایڈ)
    - جہانگیر احمد خان
- باغ حسین خان (جبوکے گوجرانوالہ)
- عبداللہ خان (جبوکے)
- بگا خان لاہور

تاریخی حالات موضع گوتھل

ا۔ کالا خان بن صلاح محمد خان نمبردار موضع سنگھوٹ سے منتقل ہوکر موضع گوتھل آباد ہوئے۔ ان کے دو بیٹے فتح محمد خان اور منو خان ہوئے۔ فتح محمد خان کے عطااللہ خان اور ان کے دو بیٹے منظور خان وارشاد خان ہیں۔ جبکہ منو خان کا اکلوتا بیٹا محمد نذیر خان ہے۔

۲۔ قاسم علی خان بن کرم علی خان بن قادر خان بن قادرو خان سکنہ موضع سنگھوٹ کے بیٹوں میں سے مسمی ناظر علی خان موضع گوتھل منتقل ہوئے۔ یہاں کے جنجوعہ خاندان سے رشتہ

Marfat.com

داری تھی۔ناظر علی خان کے بیٹے کرامت اللہ خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس موضع سنگھوٹ موہڑہ گاہی آ کر رہائش پذیر ہیں جبکہ دیگر تین بیٹے ماسٹر رحمت اللہ خان ایم۔اے، بی۔ایڈ ملازم محکمہ تعلیم، ریاض احمد خان ہیڈ کانسٹیبل محکمہ پولیس اور ماسٹر غلام احمد خان ایم۔اے، بی۔ایڈ ملازم محکمہ تعلیم موضع گوتھل میں آباد ہیں۔اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع پوٹھہ سرن کوٹ تحصیل مینڈر ضلع پونچھ۔ کشمیر

- بہادر علی خان (موضع سنگھوٹ سے موضع پوٹھہ منتقل ہوئے)
  - جعفر علی خان المعروف جافا خان
    - محمد حسین خان
      - لعل محمد خان
        - الطاف حسین
      - محمد فاضل خان
        - زاہد حسین
      - محمد رزاق خان
      - سکندر حسین خان
    - طفیل حسین خان — لاولد
    - غلام حیدر خان
      - عبدالعزیز خان
        - آصف حسین
        - رازق حسین
      - تصدق حسین خان
      - جاوید احمد خان
    - فیض اکبر خان — لاولد
    - محمد اکبر خان
      - محمد سلیم خان
      - تسلیم خان
  - عطا محمد خان
  - علی اکبر خان
    - محمد صادق خان
      - عارس خان
      - طارق خان
      - نواز خان
      - بگا خان
      - (موضع چھاد تحصیل مینڈر چلے گئے)
    - محمد نذیر خان
      - نعیم خان
    - محمد انور خان
      - غلام خان

Marfat.com

تاریخی حالات فیروزال گکھڑاں موضع پوٹھہ سرن کوٹ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

موضع پوٹھہ سرن کوٹ میں فیروزا گکھڑاں کے سات آٹھ گھر ہیں۔ان کے جدِ امجد سردار بہادر خان موضع سنگھوٹ سے نقل مکانی کر کے موضع پوٹھہ آباد ہوئے۔ان کے عادات و خصائل فیروزال برادری علاقہ مینڈر سے ملتے جلتے ہیں۔جرال، جھکیال اور منہاس برادریوں سے رشتہ داریاں ہیں۔بہادر خان کے تین بیٹے جعفر خان، عطا محمد خان اور علی اکبر خان ہوئے ہیں۔علی اکبر خان کے بیٹے محمد صادق خان، محمد نذیر خان اور محمد انور خان کی اولاد موضع پوٹھہ میں آباد ہے۔ سردار جافا خان کے پانچ بیٹے محمد حسین خان، غلام حیدر خان، محمد اکبر خان، فیض اکبر خان اور طفیل حسین خان ہیں۔فیض اکبر خان اور طفیل حسین خان لاولد فوت ہوئے۔

باقی تین بھائیوں کی اولاد موضع پوٹھہ میں آباد ہے۔پوٹھہ کے فیروزال مہمان نواز اور بااخلاق ہیں۔دیگر برادریوں سے رشتہ داری اور اچھے تعلقات ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع سملہار ڈاک خانہ کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی

- راجہ صدلی خان (ناڑ فیروزال سے نقل مکانی کر کے آئے)
  - راجہ روڈا خان
    - راجہ خوشی محمد خان
      - راجہ ظہور خان
        - محمد زاہد خان
        - محمد شاہد خان
        - محمد ساجد خان
        - محمد واجد خان
        - محمد عابد خان
        - محمد عاصب خان
    - راجہ حسن محمد خان
      - لاولد

نوٹ: راجہ ظہور خان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد صاب راجہ خوشی محمد خان اپنے والد راجہ روڈا خان کے حوالے سے بتاتے تھے کہ ہمارے بزرگ راجہ صدلی خان موضع ناڑ فیروزال سے نقل مکانی کر کے موضع سملار کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر آئے اور یہیں آباد ہو گئے۔ رشتہ داریاں سولہن راجپوتوں سے قائم ہیں۔ صدیاں گزرنے کی وجہ سے ناڑ فیروزال کی کسی شاخ کی نشاندہی ممکن نہیں ہے۔ شوق

Marfat.com

شجرہ نسب موضع چوکی تحصیل سماہنی ضلع بھمبر۔ آزاد جموں وکشمیر

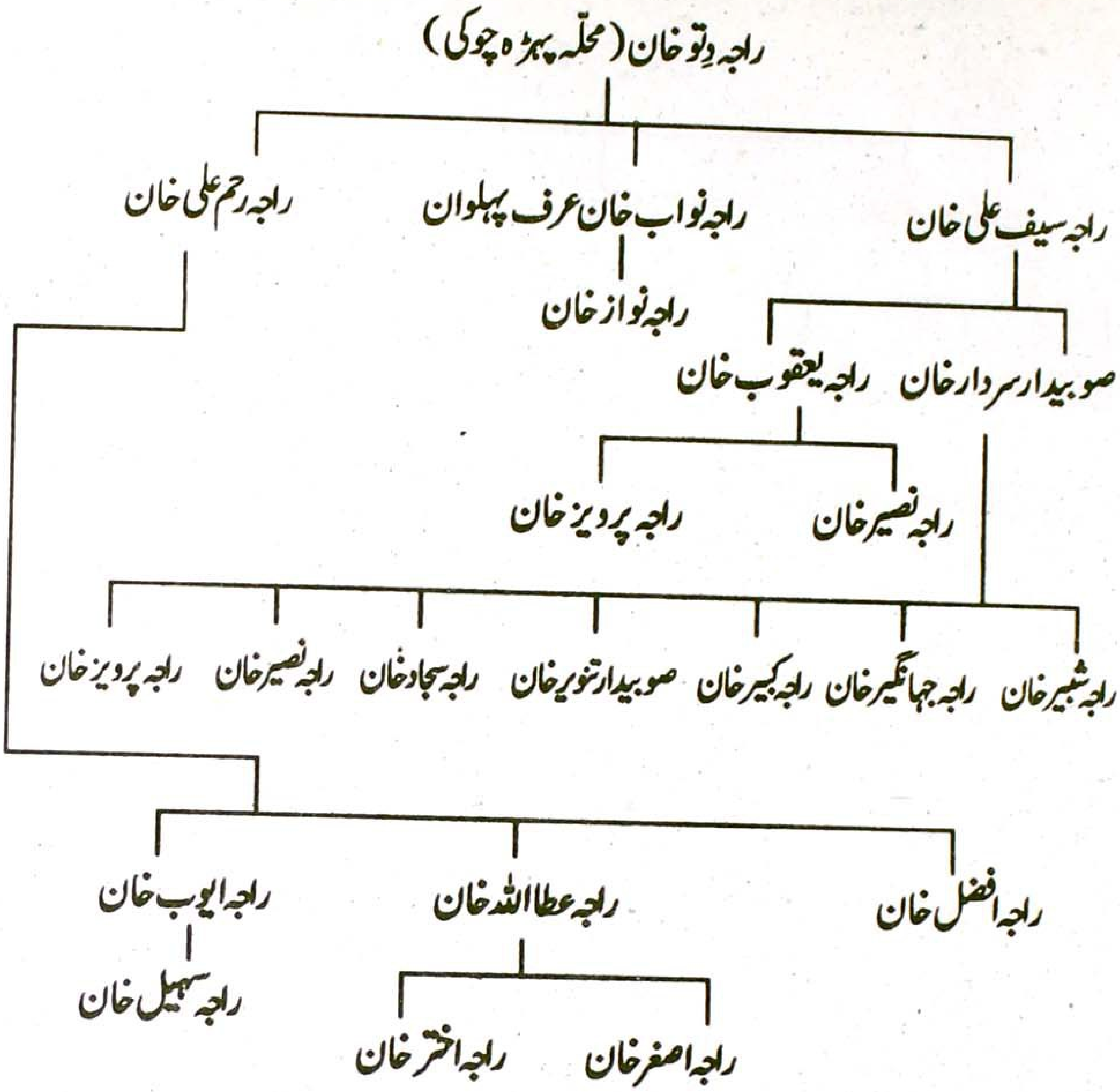

Marfat.com

محلّہ موہڑہ چوکی

- راجہ سلطان علی خان
  - راجہ اللہ داد خان
    - راجہ اکرم خان
      - راجہ وسیم خان
    - راجہ اسلم خان
      - راجہ سلیم خان
    - راجہ اشرف خان
      - راجہ عمران خان
    - راجہ ارشد خان
  - راجہ کالا خان
    لاولد
  - راجہ صحبت خان
    - راجہ اصغر خان
    - راجہ ظفر خان
      - راجہ فیصل خان
    - راجہ ندیم خان
      - راجہ عدنان خان

محلّہ پکیال چوکی

- راجہ علی حیدر خان
  - راجہ محمد بشیر خان
    - راجہ وحید خان
    - راجہ یاسر خان
    - راجہ مدثر خان
    - راجہ امیر خان
    - راجہ نوید خان

نوٹ: موضع چوکی سماہنی ضلع بھمبر آزاد جموں وکشمیر کے فیروزال گکھڑاں کا کہنا ہے کہ ان کے بزرگ موضع سنگھوٹ علاقہ ناڑ فیروزال مینڈر سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے۔ عرصہ دراز گزر جانے کی وجہ سے صحیح شاخ کی نشاندہی نہیں ہو سکتی۔ ان کی رشتہ داریاں ضلع بھمبر کی مشہور چب برادری سے ہیں۔ شوق

Marfat.com

شجرہ نسب فیروزال گکھڑاں موضع نور پور شاہاں بری امامؒ راولپنڈی/اسلام آباد

- سلطان گل محمد خان
  - سلطان فیروز خان
    - تاتار خان
    - دولت خان
    - سردار متولی خان
      - سردار پنجاب خان
        - سردار ملو خان
          - سردار دلیل خان
            - سردار مٹھا خان
              - سردار شیرا خان (نکہ منجھاڑی)
                - سرمست خان
                  - فیض بخش خان (نور پور شاہاں)
              - سردار معظم خان (کلر موہڑہ)
                - سردار زبردست خان
                  - صفدر علی خاں — لاولد
                  - سردار ہاشم علی خان — نور پور شاہاں امام بری ضلع راولپنڈی/اسلام آباد
                    - سردار غلام مرتضےٰ خان
                  - سردار اکبر علی خان — کلر موہڑہ ناڑ فیروزال مینڈر پونچھ۔ کشمیر
              - سردار عظمت اللہ خان (ناڑ خاص)
    - عیسیٰ خان
    - جھنڈا خان
    - دینا خان

Marfat.com

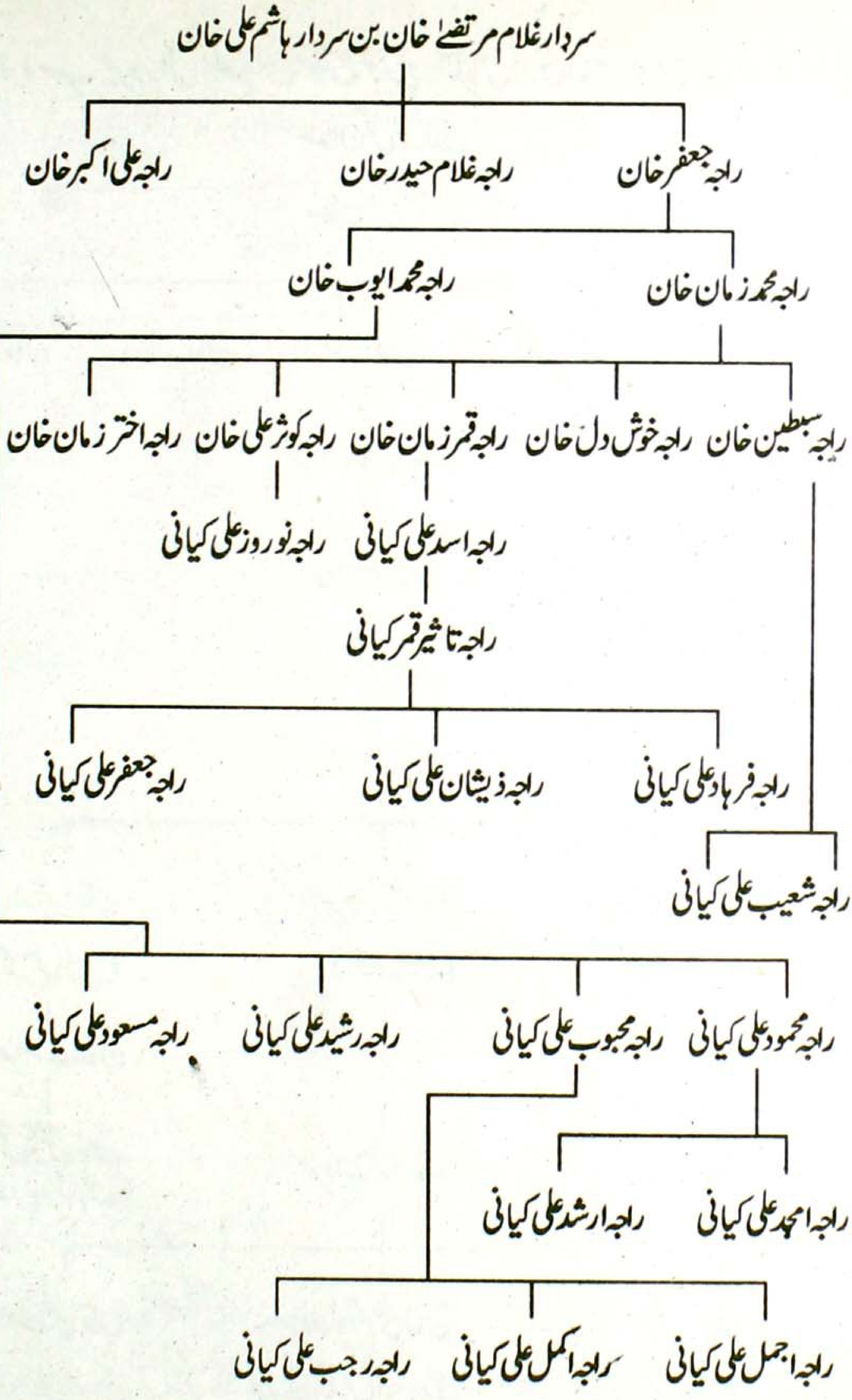
سردار غلام مرتضےٰ خان بن سردار ہاشم علی خان
راجہ جعفر خان
راجہ غلام حیدر خان
راجہ علی اکبر خان
راجہ محمد زمان خان
راجہ محمد ایوب خان
راجہ سبطین خان
راجہ خوش دل خان
راجہ قمر زمان خان
راجہ کوثر علی خان
راجہ اختر زمان خان
راجہ اسد علی کیانی
راجہ نوروز علی کیانی
راجہ تاثیر قمر کیانی
راجہ فرہاد علی کیانی
راجہ ذیشان علی کیانی
راجہ جعفر علی کیانی
راجہ شعیب علی کیانی
راجہ محمود علی کیانی
راجہ محبوب علی کیانی
راجہ رشید علی کیانی
راجہ مسعود علی کیانی
راجہ امجد علی کیانی
راجہ ارشد علی کیانی
راجہ اجمل علی کیانی
راجہ اکمل علی کیانی
راجہ رجب علی کیانی

Marfat.com

راجہ غلام حیدر خان بن غلام مرتضےٰ خان بن سردار ہاشم علی خان

- راجہ عطا اللہ خان
  - راجہ غلام رضا خان
    - راجہ شوکت علی کیانی
      - راجہ احتشام علی کیانی
      - راجہ شایان علی کیانی
    - راجہ شفقت علی کیانی
    - راجہ شجاعت علی کیانی
      - راجہ محسن علی کیانی
    - راجہ شرافت علی کیانی
      - راجہ ایرج کیانی
      - راجہ اویس کیانی
    - راجہ مجاہد علی کیانی
    - راجہ شاہد علی کیانی
      - راجہ حماد علی کیانی
    - راجہ شائق علی کیانی
- راجہ محمد سرور خان
  - راجہ بشارت علی خان
    - راجہ یاسر علی خان
    - راجہ خاور علی خان
  - راجہ نزاکت علی خان
  - راجہ لیاقت علی خان
- راجہ غلام مہدی خان
- راجہ مبارک حسین خان

Marfat.com

اولاد راجہ غلام مہدی خان و راجہ مبارک حسین خان بن راجہ غلام حیدر خان

- راجہ غلام مہدی خان
  - راجہ محمد اسلم خان
  - راجہ محمد اشرف خان
    - راجہ نفاست علی کیانی
      - راجہ مظاہر علی کیانی
    - راجہ جابر علی کیانی
      - راجہ ضیافت علی کیانی
      - سائر علی کیانی
      - جاذب علی کیانی
      - عقیب علی کیانی
      - شاہ زیب علی کیانی
      - عتیق علی کیانی
    - راجہ منظر علی کیانی ایڈووکیٹ
  - راجہ شبیر حسین خان
    - راجہ سلامت علی کیانی
    - راجہ ناظم علی کیانی
    - راجہ عاصم علی کیانی
  - راجہ صغیر حسین خان
- راجہ مبارک حسین خان
  - راجہ مرتضےٰ علی کیانی
    - راجہ مجتبیٰ علی کیانی
      - راجہ ساغر علی کیانی
      - راجہ انیس علی کیانی
    - راجہ اناج علی کیانی
    - راجہ انعام علی کیانی
  - راجہ نیاز علی جعفری
    - راجہ غلام عباس کیانی
  - راجہ جہانگیر علی کیانی
    - راجہ عمران علی کیانی
  - راجہ عزیز علی کیانی
    - راجہ شہباز عزیز کیانی

Marfat.com

اولاد راجہ علی اکبر خان بن سردار غلام مرتضےٰ خان بن سردار ہاشم علی خان

- راجہ علی اکبر خان
  - راجہ علی بہادر خان
    - راجہ خسرو پرویز خان
  - راجہ غلام محمد خان
  - راجہ محمد یوسف خان

شجرہ نسب سردار سرمست خان بن شیرا خان بن مِٹھا خان بن دلیل خان بن ملّو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان سکنہ نکہ منجھاڑ تحصیل مینڈر، پونچھ۔ کشمیر

- سردار سرمست خان
  - فیض طالب خان نکہ کوٹ مینڈر پونچھ
  - فیض بخش خان نور پور شاہاں
    - نواب علی خان
      - مجاہد اہلسنت راجہ ولی محمد خان — لاولد
      - راجہ حسین بخش خان
        - راجہ غلام محمد خان
          - راجہ خداداد خان — لاولد
          - راجہ اللہ دتہ خان
            - راجہ مختار علی خان
              - راجہ جوہر عباس خان
              - راجہ رئیس عباس خان
  - امیر علی خان نکہ کوٹ مینڈر
  - بہادر علی خان نکہ کوٹ مینڈر

Marfat.com

تاریخی حالات فیرزال گکھڑ موضع نور پور شاہاں امام بری ضلع راولپنڈی راسلام آباد

جیسا کہ موضع کلر موہڑہ علاقہ ناڑ فیروزال مینڈر کے واقعات میں لکھا جا چکا ہے کہ اس علاقہ پر پانچ چھ سو برس سے فیروزال برادری کا اقتدار چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ مواضعات ہرنی، ہرموتہ، کرناہ، نکہ، منجہاڑی، کلر موہڑہ، ناڑ خاص، بھاٹہ دھوڑیاں اور سنگھوٹ وغیرہ فیروزال گکھڑوں نے آباد کیے اور اس علاقہ پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ سلطان فیروز خان بن سلطان گل محمد خان ساکن گلیانہ پنجاب کے ایک بیٹے سردار متولی خان علاقہ مینڈر پونچھ میں نقل مکانی کر کے آئے اور متذکرہ بالا دیہات میں انہی سردار متولی خان بن سلطان فیروز خان کے جدِ امجد فیروزال گکھڑاں کی ذریات پائی جاتی ہیں اور ابتداء تا امروز فیروزال گکھڑ اس علاقہ میں برسر اقتدار چلے آ رہے ہیں۔ مختلف تواریخ مثلاً تاریخ اقوام پونچھ، پونچھ، تاریخ وثقافت کے آئینہ میں۔

گلاب نامہ۔ تاریخ ہند مصنفہ مولانا ابراہیم خان درانی وقلمی نسخہ تاریخ راجہ غلام رضا خان مرحوم و مغفور آف نور پور شاہاں میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ سکھوں کے دور سے پہلے علاقہ پونچھ خاص اور سدھروں میں راٹھور راجپوت علاقہ مینڈر پونچھ میں فیروزال گکھڑ، علاقہ راجوری میں جرال راجپوت اور علاقہ بھمبر میں چب راجپوت خودمختار حکمران رہے ہیں۔ سکھوں نے 1819ء میں کشمیر پر قبضہ کے وقت راجہ سلطان خان چب آف بھمبر، راجہ اگر خان جرال آف راجوری، راجہ زبردست خان فیروزال آف ناڑ فیروزال مینڈر اور میر باز خان آف پونچھ کے خلاف جنگیں لڑیں اور ان راجاؤں کو مطیع کیا لیکن سکھ فوج کے واپس لاہور چلے جانے کے بعد ان راجاؤں نے دوبارہ اپنے اپنے علاقہ پر قبضہ کر کے خودمختار حکومتیں قائم کر لیں۔ راجہ زبردست خان فیروزال کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنی وفات سے تین سال قبل 1825ء میں اپنے بڑے بیٹے سردار ہاشم علی خان کو ولی عہد مقرر کر کے دستار بندی کی۔ جنہوں نے 1825ء تا 1846ء کل 21 سال تک ریاست مینڈر پونچھ پر خودمختار حکومت کی۔ معاہدہ امرتسر کی رو سے ریاست جموں

Marfat.com

وکشمیر میاں گلاب سنگھ کو پچھتر لاکھ روپے کے عوض تفویض ہوئی تو ڈوگروں نے انگریزی فوج کی مدد سے جموں وکشمیر میں قائم بائیس ریاستوں پر حملے کر کے وسیع ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد ڈالی جس کا ذکر تاریخ ڈوگرہ دیس اور گلاب نامہ وغیرہ کتب تواریخ میں موجود ہے۔ سردار ہاشم علی خان فرمانروا ریاست مینڈر پونچھ نے ڈوگروں کے خلاف بغاوت کی جس کے نتیجہ میں انہیں علاقہ ناڑ مینڈر سے ہجرت کر کے علاقہ انگریزی نور پور شاہاں ضلع راولپنڈی حال ضلع اسلام آباد جا کر آباد ہونا پڑا۔ دوسرے بھائی سردار اکبر علی خان کی اولاد و دیگر فیروزال برادری اسی علاقہ میں رہی۔ جاگیر، نمبرداریاں وغیرہ دے کر ڈوگروں نے انہیں ساتھ ملایا اور آج تک نمبرداریاں اس علاقہ کی فیروزال قوم کے پاس ہیں۔ کافی تعداد میں گزیٹڈ و نان گزیٹڈ آفیسرز، سیاسی کارکن اور دیگر شعبوں میں موثر نمائندگی کر رہے ہیں۔

سردار ہاشم خان بن سردار زبردست خان اور سردار فیض بخش خان بن سرمست کان بن شیرا خان آف نکہ کوٹ مینڈر ہجرت کر کے نور پور شاہاں آباد ہوئے اور انگریزوں سے مطالبات کر کے نور پور شاہاں جاگیر اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ ''سٹیٹس مینٹیننس الاؤنس'' (States "Maintenance Allowance منظور ہوا جو کہ ان کی نسل کو نسلاً بعد نسلاً اب تک مل رہا ہے۔ راجہ غلام رضا خان مرحوم نے اپنے قلمی نسخہ تاریخ میں ذیل عبارت درج کی ہے۔

صفحہ نمبر 11: پونچھ کے فیروزال گکھڑوں کا خاندان قریباً پانچ سو سال سے وہاں آباد ہیں۔ سب زراعت پیشہ اور قومی معافی دار ہیں۔ یہ قوم گو خاندانی اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے مگر افسوس کہ 1846ء کے انقلاب میں اس خاندان کے سربراہ والی ریاست مینڈر پونچھ سردار ہاشم علی خان کی ریاست اور ملک پر انگریز کی ملی بھگت سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس طرح سردار ہاشم علی خان کو اپنا ملک اور ریاست چھوڑنا پڑا اور ہجرت کر کے ضلع راولپنڈی کے موضع نور پور شاہاں میں آباد ہو گئے۔ بمطابق چھٹی گورنر پنجاب سر جان لارنس ہنگری مورخہ 13-11-1846 اور وائسرائے ہند گورنمنٹ آف انڈیا شملہ چٹھی

Marfat.com

نمبر 291 مورخہ 24-08-1847 سے اب تک ان خاندان کو سابقہ سٹیٹ رولرز ہونے کی حیثیت سے ریاستی مینٹیننس الاؤنس مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ مل رہا ہے۔ اس خاندان کے مندرجہ ذیل اصحاب مشہور اور نمبردار ہیں جو وہاں پونچھ مینڈر نٹر فیروزال میں آباد ہیں اور سب زراعت پیشہ ہیں۔ سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ فیروزال سردار گوہر خان نمبردار دھوڑیاں، سردار حیدر خان نمبردار نکہ منجھاڑی، سردار شیر محمد خان نمبردار سنگھوٹ، بہادی خان نمبردار سنگھوٹ، فقیر اللہ خان نمبردار سنگھوٹ، سردار عطا محمد خان خلف سردار گوہر خان نمبردار دھوڑیاں، سردار پینڈا خان نمبردار از اولاد صلاح محمد خان، سردار نادر علی خان نمبردار ولد سردار امیر علی۔

مندرجہ بالا اصحاب اس خاندان کی اولاد ہیں جنہوں نے 1846ء میں مہاراجہ گلاب سنگھ کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کر کے وہاں رہنا قبول کر لیا تھا جبکہ سردار ہاشم علی خان نے مہاراجہ گلاب سنگھ کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا جس وجہ سے ان کو اپنی ریاست اور ملک چھوڑنا پڑا۔ پونچھ کے علاقہ مینڈر میں فیروزال گکھڑوں کا کسی زمانہ میں بڑا اقتدار رہا ہے۔ یہ خاندان خود مختار ریاست مینڈر پونچھ کے حکمران رہے ہیں۔ بندوبست محکمہ مال میں ان کو قومی معافی قرار دیا ہے۔ یہ اپنی ریاست کا نہ لگان نہ مالیہ دیتے تھے۔ یہ خود مختار مالک تھے۔

صفحہ نمبر 17: ''سکھوں کی سختی اور مظالم کی داستانیں'' سے لکھتے ہیں۔

سکھوں کے عہد میں سردار ہاشم علی خان بن سردار زبرست خان والئی نڑ فیروزال مینڈر پونچھ نامور سردار گزرے ہیں جنہوں نے مہاراجہ گلاسب سنگھ عرف گلابو کا سختی سے ڈٹ کا مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ سردار ہاشم علی خان کو اپنے ملک کو خیر باد کہنا پڑا اور ہجرت کر کے پونچھ سے پنجاب میں 1846ء میں آ کر آباد ہوئے۔ ایک ہزار روپیہ سالانہ جاگیر گزارے کے لئے سر جان لارنس گورنر پنجاب نے مقرر کی جواب تک نسل در نسل سردار ہاشم علی خان کے خاندان کو مل رہی ہے اور یہ جاگیر جب تک سردار ہاشم علی خان کی نسل موجود ہے ملتی رہے گی۔ سردار ہاشم علی خان نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو پیغام بھیجا تھا کہ ہمارا انصاف کسی پر ظلم گوارا نہیں کرتا اور ہمارے انصاف کے ترازو

Marfat.com

میں چھوٹے بڑے، امیر غریب کا فرق نہیں۔ اگر اس کے بعد کسی آدمی کی جانب سے کسی پر یہ ظلم و ستم کیا تو اپنی حرکت بے رحمی کی سزا سے نہ بچ سکے گا۔

راجہ غلام مرتضٰے خان ولد سردار ہاشم علی خان نے اپنی تحریر مورخہ 17 ستمبر 1860ء میں ''انقلاب کشمیر اور ڈوگرہ راج'' کے عنوان سے لکھا ہے۔

''مہاراجہ گلاب سنگھ عرف گلابو 1792ء میں ایک ڈوگرہ راجپوت کے غریب گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اس وقت ریاست پونچھ مختلف والیان ریاست میں بٹی ہوئی تھی اور والیان ریاست کو اپنی ریاست کا خود مختار سمجھا جاتا تھا اور اس کو سٹیٹ رولز کہتے تھے۔

1846ء تک ریاست پونچھ مینڈر کے خود مختار والئی ریاست سردار ہاشم علی خان ولد سردار زبردست خان قوم گکھڑ تھے اور اس طرح بھمبر ریاست کے خود مختار والئی ریاست سلطان خان قوم چب راجپوت تھے۔ یہ بھمبر ریاست کے خود مختار والئی ریاست تھے۔ مہاراجہ گلاب سنگھ عرف گلابو تین روپے ماہوار پر سپاہی بھرتی ہو گیا۔ اس کو تنخواہ کے ساتھ راشن وردی بھی ملتا تھا اور اس کو منگلا قلعہ جہلم کے مغربی علاقہ میں تعینات کیا گیا تھا۔ چند عرصہ بعد گلاب سنگھ عرف گلابو نے ملازمت چھوڑ دی اور ریاست بھمبر کے خود مختار حکمران راجہ سلطان خان کی فوج میں سپاہی بھرتی ہو گیا۔ چند سال ملازمت کرنے کے بعد نوکری چھوڑ کر ریاست پونچھ مینڈر کے خود مختار حکمران سردار ہاشم علی خان ناڑ والا کی فوج میں سپاہی بھرتی ہو گیا۔ گلاب سنگھ عرف گلابو ناپسندیدگی اور نامقبولیت کی وجہ سے اس فوج میں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا اور ملازمت چھوڑ دی۔

بعض لوگوں کو یہ شک وشبہ تھا کہ گلاب سنگھ بعض خفیہ راز معلوم کرنے کے لئے ان حکمرانوں کی فوج میں بھرتی ہوتا ہے۔ پھر اپنے بڑے بھائی کی مدد سے سکھ فوج میں بھرتی ہو گیا۔ ترقی کر کے اعلیٰ عہدوں پر پہنچ گیا۔ گلاب سنگھ کی ملی بھگت سے اعلان لاہور 9 مارچ 1846ء کے تحت کشمیر پر انگریزوں کا قبضہ تسلیم کیا گیا۔ بعد میں گلاب سنگھ کو غداری کے سلسلہ میں پچھتر لاکھ روپے میں 26 مارچ 1846ء کے معاہدہ امرتسر کے تحت ریاست جموں وکشمیر کو فروخت کر دیا

Marfat.com

گیا۔ کشمیر پر اپنا تسلط اور قبضہ بحال کرنے کے لئے گلاب سنگھ ڈوگرہ کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے خلاف میرپور، پونچھ مینڈر، راجوری اور بھمبر کے مسلمانوں نے بغاوت کر دی جس کو کچلنے کے لئے ڈوگرہ حکمران نے ظلم و تشدد کی مثالیں قائم کیں۔ تاریخ ان کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔"

الغرض ناڑ مینڈر سے ہجرت کر کے نور پور شاہاں آباد ہونے پر سردار ہاشم علی خان کو مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر عطا ہوئی جوان کی وفات کے بعد ان کے اکلوتے بیٹے سردار غلام مرتضےٰ خان کو منتقل ہوئی۔ راجہ غلام مرتضےٰ خان اعلیٰ جاگیردار اور کرسی نشینی وائسرائے کونسل پنجاب رہے۔ راجہ غلام مرتضےٰ خان کے تین بیٹے راجہ غلام حیدر خان، راجہ جعفر خان اور راجہ علی اکبر خان ہوئے جو نامی گرامی اور باوقار ہوئے۔

راجہ غلام حیدر خان کے چار بیٹے راجہ عطا اللہ خان، راجہ محمد مسرور خان، راجہ غلام مہدی خان اور راجہ مبارک حسین خان مشہور و معروف ہوئے۔ راجہ عطا اللہ خان مشہور فارسٹ آفیسر رہے۔ ان کے بیٹے راجہ غلام رضا خان سپرنٹنڈنٹ ایم۔ پی۔ او ورکشاپ چکالہ انتہائی مدبر، تاریخی اور معاشرتی سوجھ بوجھ کے مالک تھے۔ انہوں نے قلمی نسخہ تاریخ اقوام مرتب کیا ہے جو فی الحال شائع نہیں ہوا جوان کی تاریخ دانی کا بین ثبوت ہے۔ راجہ غلام رضا خان مرحوم کی زوجہ اول کے بطن سے راجہ شوکت علی خان اور راجہ شفقت علی کیانی جبکہ زوجہ دوم کے بطن سے راجہ شجاعت علی کیانی اور راجہ شرافت علی کیانی، راجہ مجاہد علی کیانی، راجہ شاہد علی کیانی اور راجہ شائق علی کیانی ہیں۔

راجہ محمد سرور خان بن راجہ غلام حیدر خان کے بیٹے راجہ بشارت علی خان، نزاکت علی خان اور لیاقت علی خان ہیں۔

راجہ غلام مہدی خان کے بیٹے راجہ محمد اسلم خان، راجہ محمد اشرف خان، راجہ شبیر حسین خان اور راجہ صغیر حسین خان ہیں۔

راجہ محمد اشرف خان کے تین بیٹے راجہ نفاست علی کیانی، راجہ جابر علی کیانی اور راجہ منظر

Marfat.com

علی کیانی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہیں جبکہ راجہ شبیر حسین خان کے راجہ سلامت علی کیانی، راجہ ناظم علی کیانی اور راجہ عاصم علی کیانی ہیں۔ راجہ مبارک حسین خان کیے راجہ مرتضےٰ علی کیانی، راجہ نیاز علی کیانی، راجہ جہانگیر علی کیانی اور راجہ عزیز علی کیانی اوران کی اولاد ہے۔

راجہ جعفر خان بن راجہ غلام مرتضےٰ خان کے دو بیٹے راجہ محمد زمان خان اور راجہ محمد ایوب خان ہوئے۔ راجہ محمد زمان خان انسپکٹر پولیس تعینات رہے۔ ان کے بیٹے راجہ سبطین خان، راجہ خورشید خان، راجہ قمر زمان خان، راجہ کوثر علی خان اور راجہ اختر زمان خان انسپکٹر کسٹمز ہیں۔ راجہ قمر زمان خان بن راجہ محمد زمان خان بھی انسپکٹر پولیس رہے۔ اب ان کے پوتے راجہ اسد علی کیانی انسپکٹر کسٹمز ہیں۔

راجہ محمد ایوب خان بن راجہ جعفر خان کے چار بیٹے راجہ محمد علی کیانی، راجہ محبوب علی کیانی، راجہ رشید علی کیانی اور راجہ مسعود علی کیانی ہیں۔ راجہ محمود علی کیانی کے دو بیٹے راجہ امجد علی کیانی ایم اے پبلک ریلیشن آفیسر خانہ فرہنگ ایران اسلام آباد اور ایڈیٹر ماہنامہ جہاں اسلام آباد خاصے زیرک، سیاسی و مذہبی شعور رکھنے والے اور با اخلاق و مہمان نواز ہیں جبکہ دوسرے بیٹے راجہ ارشد علی کیانی ہیں۔ راجہ محبوب علی کیانی کے بیٹے راجہ اجمل علی کیانی، راجہ اکمل علی کیانی اور راجہ رجب علی کیانی ہیں۔ راجہ علی اکبر خان بن راجہ غلام مرتضےٰ خان کے تین بیٹے راجہ علی بہادر خان، راجہ غلام محمد خان اور راجہ محمد یوسف خان ہوئے ہیں۔ سردار ہاشم خان کے ساتھ ہجرت کرنے والے راجہ فیض بخش خان بن سردار سرمست خان بن سردار شیرا خان بن مِٹھا خان بن دلیل خان بن ملّو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان جدِّ امجد گوت فیروزال تھے۔ ان کے اکلوتے بیٹے سردار نواب علی خان اور ان کے دو بیٹے مجاہد اہلسنت راجہ ولی محمد خان اور راجہ حسین بخش خان تھے۔ راجہ ولی محمد خان نے جامع مسجد حنفیہ نور پور شاہاں بری امام تعمیر کروائی۔ اس کے خطیب رہے۔ پیر صاحب عیدگاہ شریف کے مرید خاص تھے۔ وہ لاولد رہے۔ ان کے دوسرے بھائی راجہ حسین بخش خان تھے جن کے بیٹے راجہ غلام محمد خان ہوئے ہیں۔ راجہ غلام محمد خان کے راجہ خداداد

Marfat.com

خان اور راجہ اللہ داد خان تھے۔ راجہ خداداد خان لاولد ہوئے جبکہ راجہ اللہ داد خان کے بیٹے راجہ مختار علی خان اور اب راجہ مختار علی خان کے دو بیٹے راجہ جوہر عباس خان اور راجہ رئیس عباس خان ہیں۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اِس بحر بے کراں کے لئے

Marfat.com

گذشتہ سے پیوستہ

فہرست مشاہیر فیروزال گکھڑاں موضع نور پور شاہاں بری امامؒ اسلام آباد

۱۔ سردار ہاشم علی خان جاگیردار اعلیٰ نور پور شاہاں ضلع راولپنڈی سابق والئی مینڈر پونچھ۔

۲۔ راجہ غلام مرتضٰے خان بن سردار ہاشم علی خان جاگیردار وکرسی نشین پنجاب کونسل۔

۳۔ راجہ غلام حیدر خان بن راجہ غلام مرتضٰے خان جاگیردار نور پور شاہاں۔

۴۔ راجہ جعفر خان و راجہ علی اکبر خان پسران راجہ غلام مرتضٰے خان نور پور شاہاں۔

۵۔ راجہ عطا اللہ خان بن راجہ غلام حیدر خان فارسٹ آفیسر نور پور شاہاں۔

۶۔ راجہ محمد سرور خان، راجہ غلام مہدی خان و راجہ مبارک حسین خان پسران راجہ غلام حیدر خان۔

۷۔ راجہ محمد زمان خان بن راجہ جعفر خان انسپکٹر پولیس نور پور شاہاں۔

۸۔ راجہ قمر زمان خان انسپکٹر پولیس بن راجہ محمد زمان خان نور پور شاہاں۔

۹۔ راجہ اختر زمان خان انسپکٹر کسٹمز بن راجہ محمد زمان خان نور پور شاہاں۔

۱۰۔ راجہ اسد علی کیانی انسپکٹر کسٹم بن راجہ قمر زمان خان نور پور شاہاں۔

۱۱۔ راجہ محمد ایوب خان بن راجہ جعفر خان سکنہ نور پور شاہاں۔

۱۲۔ راجہ محمود علی خان بن راجہ محمد ایوب خان نور پور شاہاں۔

۱۳۔ راجہ امجد علی کیانی پی آر او سفارت خانہ ایران راولپنڈی بن راجہ محمود علی خان

۱۴۔ راجہ غلام رضا خان بن راجہ عطا اللہ خان سپرنٹنڈنٹ MPO ورکشاپ چکلالہ

۱۵۔ راجہ شوکت علی کیانی محکمہ واٹر سپلائی سی ڈی اے بن راجہ غلام رضا خان

۱۶۔ راجہ شجاعت علی کیانی نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد بن راجہ غلام رضا خان

۱۷۔ راجہ شرافت علی کیانی اکاؤنٹس اسسٹنٹ منسٹری سائنس و ٹیکنالوجی بن راجہ غلام رضا خان۔

۱۸۔ راجہ شفقت علی کیانی بن راجہ غلام رضا خان یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد۔

Marfat.com

۱۹۔ راجہ محبوب علی کیانی بن راجہ محمد ایوب خان ملازم سی ڈی اے اسلام آباد۔

۲۰۔ راجہ رجب علی کیانی بن راجہ محبوب علی کیانی ملازم فوج

۲۱۔ راجہ محمد اشرف خان بن راجہ غلام مہدی خان گورنمنٹ کنٹریکٹر و تاجر

۲۲۔ راجہ جابر علی کیانی بن راجہ محمد اشرف خان ملازم مرکزی وزارت پیداوار

۲۳۔ راجہ منظر علی کیانی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ بن راجہ محمد اشرف خان

۲۴۔ راجہ نفاست علی کیانی بن راجہ محمد اشرف خان سٹیٹ انجینئرنگ اسلام آباد

۲۵۔ راجہ خسرو پرویز کیانی بن راجہ علی بہادر خان بن راجہ علی اکبر خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس

Marfat.com

فہرست دیہات فیروزال گکھڑاں علاقہ مینڈر ناڑ فیروزالاں ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر

نام موضع وکیفیت

ا۔ناڑ فیروزال خاص:

راجہ عظمت اللہ خان بن مٹھا خان بن دلیل خان بن ملّو خان بن پنجاب خان بن متولی خان بن سلطان فیروز خان کی اولاد آباد ہے۔یہاں سے سردار پنجاب خان کی ذریات دیگر دیہات میں آباد ہوئی۔نمبرداری دیہہ ہذا قوم فیروزال گکھڑاں شاخ اولاد سردار ملّو خان ہے۔

۲۔ بھاٹہ دھوڑیاں:

دیہہ ہذا میں سردار پنجاب خان کے بیٹوں گلاب خان اور ملّو خان کی اولاد آباد ہے۔ نمبرداری قوم فیروزال شاخ شمس خان بن سلطان محمد خان ہے۔

۳۔ کلر موہڑہ:

راجہ زبردست خان بن معظم خان کے بیٹے اکبر علی خان عرف اگو خان کی اولاد آباد ہے۔نمبرداری دیہہ ہذا بھی ان کے پاس ہے۔کچھ شاخیں ناڑ سے آکر آباد ہیں۔

۴۔ نکہ کوٹ:

سردار شیرا خان بن مٹھا خان فیروزال کی اولاد آباد ہے۔نمبرداری دیہہ ہذا بھی ان کے پاس ہے۔موہڑہ کلیال دھڑہ، کنڈاں، کھوڑی نی پینگ وغیرہ میں آگرہ خان کی اولاد سے فیروزال کنبے آباد ہیں۔

۵۔ موضع گلھوتہ:

سردار آگرہ خان فیروزال کی اولاد موضع نکہ منجھاڑی سے منتقل ہو کر آباد ہوئی۔کچھ کنبے موضع سنگھوٹ سے شیرا خان بن مشرف الدین خان کی اولاد آکر آباد ہوئی۔خاصی آبادی ہے۔

Marfat.com

۶۔ موضع منجھاڑی:

علاقہ ناڑ فیروزالاں مینڈر کے فرمانرواؤں کی راجدھانی ہے۔ راجہ زبردست خان اور ان کے بیٹے سردار ہاشم علی خان کے قلعے موجود ہیں۔ دیگر فیروزال شاخوں اولاد سردار شاہ ولی خان نمبردار وغیرہ آباد ہیں۔ نمبرداری فیروزال گکھڑوں کی ہے۔

۷۔ موضع ہرموتہ ہرنی:

رجہ سیف اللہ خان عرف راجہ سوفی خان کا قلعہ ہرموتہ کرناہ ہے۔ فیروزال گکھڑوں کی کثیر تعداد آباد ہے جو سوفی خان اور مانجھی خان فیروزال کی اولاد ہیں۔

۸۔ موضع سنگھوٹ:

یہ گاؤں تین نمبرداروں پر مشتمل ہے۔ تینوں نمبردار قوم فیروزال سے ہیں۔ سردار للّو خان وقادرو خان فیروزال کی اولاد ہے۔ کوٹ چندیال میں اختیار خان، قاسم خان، عظیم خان، بجلی خان، محمد بخش خان، اسد اللہ خان، گھپوں خان وغیرہ کی ذریات آباد ہیں۔ قوم فیروزال کی کثیر آبادی پائی جاتی ہے۔

۹۔ درابہ:

سردار بہادر علی خان فیروزال موضع سنگھوٹ سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے۔ ان کی اولاد رہائش پذیر ہے۔

۱۰۔ پمروٹ سرن کوٹ:

سردار اگو خان بن احمد علی خان بن متولی خان بن نعمت خان بن قادر خان بن قادرو خان موضع سنگھوٹ سے منتقل ہوئے۔ علاوہ ازیں میر خان فیروزال موضع سنگھوٹ سے نقل مکانی کر کے موہڑہ چہ الاں پمروٹ آباد ہوئے۔ ہر دو اصحاب کی اولاد کثیر تعداد میں ہے۔ نمبرداری دیہہ ہذا بھی قوم فیروزال کے پاس ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ گوتھل سرن کوٹ:

کالا خان بن نمبردار صلاح محمد خان فیروزال اور ناظر علی خان بن قاسم علی خان از اولاد قادر و خان موضع سنگھوٹ سے آ کر آباد ہوئے۔

۱۲۔ پوٹھہ سرن کوٹ:

سردار بہادر علی خان فیروزال موضع سنگھوٹ سے موضع پوٹھہ منتقل ہوئے ان کی اولاد آٹھ دس گھر ہیں۔

۱۳۔ منکوٹ مینڈر:

سردار راجولی خان بن معز اللہ خان بن پھانا خان بن مل خان فیروزال موضع بھاٹہ دھوڑیاں سے منتقل ہو کر موضع منکوٹ آباد ہوئے۔

Marfat.com

فہرست مواضعات/شہر جہاں فیروزال گکھڑ علاقہ ناڑ فیروزال مینڈر سے ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

نام گاؤں/شہر و کیفیت

۱۔ موضع تروٹی تحصیل حویلی ضلع پونچھ آزاد جموں وکشمیر

صوبیدار محمد شریف خان ولد دوست محمد خان فیروزال اور حوالدار امیر اللہ خان ولد نواب خان فیروزال موضع بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مینڈر سے 1947ء میں ہجرت کر کے موضع تروٹی آباد ہوئے۔اب صوبیدار محمد شریف خان کے بچے قلعہ چاند گوجرانوالہ منتقل ہوئے۔

۲۔ عباس پور شہر ضلع پونچھ آزاد کشمیر:

حوالدار عبدالحمید خان ولد سردار اللہ دتہ خان نمبردار قوم فیروزال سکنہ پمروٹ سرن کوٹ پونچھ سے 1947ء میں ہجرت کر کے بانڈی عباس پور آباد ہوئے۔

۳۔ موضع درہ شیر خان تحصیل حویلی ضلع پونچھ آزاد کشمیر

صلاح محمد خان ولد راجولی خان فیروزال سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں منتقل ہو کر موضع منکوٹ آئے۔وہاں سے 1947ء میں کالو خان وعبدالعزیز خان پسران صلاح محمد خان ہجرت کر کے موضع درہ شیر خان آباد ہوئے۔

۴۔ موضع سہڑہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ:

نائیک محمد دین خان ولد اگو خان سکنہ پمروٹ سرن کوٹ سے 1947ء میں اور علی بہادر خان ولد مصاحب خان سکنہ سنگھوٹ سال،1965ء میں ہجرت کر کے موضع سہڑہ آباد ہوئے۔

۵۔ سرساوہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

عطا اللہ خان عرف طاوی خان بن ناظر خان بن ستار محمد خان بن مست خان موہڑہ کنڈاں نکہ تحصیل مینڈر سے 1947ء میں ہجرت کر کے سیری سرساوہ آباد ہوئے۔

Marfat.com

۶۔ تھاپن کالونی ڈھمول ضلع کوٹلی:

فیروز علی خان ولد حشمت علی خان سکنہ ہرنی مینڈر کے بیٹے میر زمان خان مہاجر 1965ء۔شاہ محمد خان و منشی خان پسران مصاحب علی خان سکنہ کٹھڑہ نکہ مینڈر، بیرو خان ولد شیر ولی خان سکنہ کھوڑی نی پینگ نکہ مینڈر اور محمد حمید خان بن محمد صدیق بن فیروز علی خان سکنہ ہرنی 1965ء میں مہاجر ہو کر تھاپن کالونی ڈھمول آباد ہوئے۔

۷۔ آ گہار کالونی ضلع کوٹلی:

حاجی محمد شریف خان بن فیروز علی خان سکنہ ہرنی سال 1965ء میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۸۔ بنالہ کالونی (بکناڑا نکیال) ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

سردار محمد فضل شوق ایم۔اے تاریخ، بی۔ایڈ پرنسپل بن سردار فرمان علی خان بن گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں اور صوفی محمد زمان بن محمد دین خان بن فقیر اللہ خان نمبردار سنگھوٹ سے مہاجر 1965ء ہو کر آباد ہوئے۔

۹۔ نکیال غربی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

حاجی محمد اقبال خان بن محمد دین خان بن فقر اللہ خان نمبردار 1965ء میں مہاجر آباد ہوئے۔محمد نسیم خان راولپنڈی منتقل ہوئے۔

۱۰۔ سہنسہ شہر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

ماسٹر عبدالرحمٰن خان بن محمد دین خان مہاجر 1965ء موضع نکیال غربی سے منتقل ہو کر سہنسہ آباد ہوئے۔

۱۱۔ سیکٹری۔ٹو میر پور شہر آزاد کشمیر

سردار محمد نذیر خان بن سردار فرمان علی خان بن سردار گوہر خان نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں اور پروفیسر سردار سرفراز احمد خان ولد سردار محمد حسین خان بن سردار عبداللہ خان نمبردار فیروزال خاص

Marfat.com

سے ہجرت کر کے سیکٹر C-2 آباد ہوئے۔

۱۲۔ سیکٹر ایف۔ ٹو پارٹ ون میر پور شہر آزاد کشمیر

صوبیدار سردار محمد اعظم خان بن حاجی سیف علی خان بن دیوان علی خان بن حمید اللہ خان بن سردار زبردست خان سکنہ کلر موہڑہ سے 1947ء میں اور محمد نسیم خان کیانی بن سردار محمد نذیر خان بن فرمان علی خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں مہاجر 1965ء سیکٹر ہذا میں آباد ہوئے۔

۱۳۔ سیکٹر ایف۔ ٹو پارٹ ٹو میر پور شہر

سردار فرمان علی خان بن اکو خان سکنہ سنگھوٹ تحصیل مینڈر سال 1947ء میں ہجرت کر کے سیکٹر ہذا میں آباد ہیں۔

۱۴۔ چندرال کالونی میر پور شہر

سردار مصاحب علی خان بن قاسم علی خان سکنہ سنگھوٹ 1965ء میں ہجرت کر کے کالونی ہذا میں آباد ہوئے۔

۱۵۔ سملار کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی

راجہ روڈا خان بن صدلی خان فیروزال موضع ناڑ خاص تحصیل مینڈر سے ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۱۶۔ موضع چوکی تحصیل سماہنی ضلع بھمبر آزاد کشمیر

راجہ دِتو خان، راجہ سلطان علی خان اور راجہ حیدر علی خان موضع سنگھوٹ علاقہ ناڑ فیروزال مینڈر سے ہجرت کر کے موضع چوکی سماہنی آباد ہوئے۔

۱۷۔ راولپنڈی شہر (پاکستان) محلہ امام بارگاہ

سردار علی اکبر خان ولد کالو خان بن حبیب اللہ خان بن متولی خان بن سردار عظمت اللہ خان سکنہ ناڑ فیروزال خاص سے 1947ء میں ہجرت کر کے محلہ امام بارگاہ گلی نمبر 11 راولپنڈی آباد ہوئے۔

Marfat.com

۱۸۔ راولپنڈی شہر صدر

فیروز خان وغلام حیدر خان بن شیر ولی خان سکنہ کھوڑی نی پینگ نکہ کوٹ مینڈر سے 1947ء میں مہاجر ہو کر آباد ہوئے۔

۱۹۔ نور پور شاہاں امام بری ضلع اسلام آباد

سردار ہاشم علی خان والئی ریاست مینڈر 1846ء میں ہجرت کر کے مع سردار فیض بخش خان بن سرمست خان بن شیرا خان سکنہ نکہ کوٹ مینڈر کے موضع نور پور شاہاں آباد ہوئے۔

۲۰۔ پشاور شہر محلہ سیٹھیاں (اندرونِ شہر)

سردار برہان علی خان بن دیوان علی خان بن حسیب اللہ خان بن متولی خان بن سردار عظمت اللہ خان سکنہ ناڑ خاص مینڈر سے 1947ء میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۲۱۔ پنڈ جیون والی تحصیل وزیر آباد ضلع جہلم پاکستان

مصری خان بن کاکو خان بن دلاور خان بن ستار محمد خان بن حسو خان موضع سنگھوٹ سے 1947ء میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۲۲۔ محلہ پورن نگر گلی نمبر 5 سیالکوٹ شہر

محمد افسر خان بن شاہ محمد خان بن سردار غلام محمد خان فیروزال سکنہ موہڑہ ہٹاں بھاٹہ دھوڑیاں سے سال 1965ء میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۲۳۔ لاہور شہر

محمد صادق خان بن بگا خان بن قاسم علی خان سکنہ سنگھوٹ علاقہ مینڈر 1947ء میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔

۲۴۔کھیالی گوجرانوالہ شہر پاکستان

حوالدار علی اکبر خان ولد مصاحب خان سکنہ سنگھوٹ غلام حسن خان ولد بلو خان سکنہ سنگھوٹ سال 1947ء میں مہاجر ہو کر آباد ہوئے۔

Marfat.com

مولانا امان اللہ خان ولد غلام حیدر خان سکنہ ہرنی مینڈر سال 1947ء میں لعل خان ولد منشی خان بن منصو خان بن ستار محمد خان بن ستار محمد خان بن مست خان بن آگرہ خان سکنہ موہڑہ کنڈاں نکہ منجھاڑی سال 1965 میں وزیر حسین خان و حاجی محمد صدیق خان پسران سردار فیروز علی خان سکنہ ہرنی سال 1965ء میں ہجرت کر کے کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ مقیم ہوئے۔

۲۵۔ پنڈ جبو کے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پاکستان

سردار امیر خان نمبردار و نواب خان و محمد حسین خان پسران حیدر خان بن رحیم بخش خان سکنہ کنڈاں نکہ مینڈر، محمد حسین خان، محمد سرور خان، محمد افسر خان پسران فیروز خان بن بہادر خان بن دیدار بخش خان سکنہ کلیال دھڑہ نکہ، عبدالمجید خان بن عطا اللہ خان بن فیروز خان بن حبیب خان سکنہ کٹھڑہ نکہ۔

منشی خان ولد حشمت علی خان سکنہ گلھوتہ، کالا خان و بہادر علی خان پسران حیات بخش خان سکنہ کھوڑی نی پینگاں نکہ، صوفی محمد صادق ولد عطا اللہ خان کنڈاں نکہ، سائیں خان ولد عطا محمد خان سکنہ نکہ۔

باغ حسین خان، عبداللہ خان پسران قاسم علی خان سکنہ سنگھوٹ، سیف علی خان ولد دیوان بخش خان سکنہ سنگھوٹ، دوست علی خان ولد رستم علی خان سکنہ گلھوتہ، محمد خلیل ولد محمد اکبر خان ہرنی مہاجر 1947ء و 1965ء پنڈ جبو کئی آباد ہیں۔

Marfat.com

فہرست مشہور شخصیات وملازمین وغیرہ فیروزال گکھڑاں علاقہ مینڈر پونچھ۔ ریاست جموں وکشمیر

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۔	سردار متولی خان	سلطان فیروز خان	ناڑ فیروزال	جد امجد فیروزال قبیلہ علاقہ مینڈر پونچھ
۲۔	سردار پنجاب خان	سردار متولی خان	"	آباد کنندہ ناڑاکوٹ
۳۔	سردار ملو خان	سردار پنجاب خان	"	آباد کنندہ ناڑاکوٹ
۴۔	سردار گلاب خان	سردار پنجاب خان	"	آباد کنندہ ناڑاکوٹ
۵۔	سردار سیف اللہ خان	سردار نادو خان	"	مشہور سردار علاقہ ہذا
۶۔	سردار محمد دلیل خان	سردار ملو خان	"	مشہور سردار علاقہ ہذا
۷۔	سردار مٹھا خان	سردار دلیل خان	"	"
۸۔	سردار شیرا خان	سردار مٹھا خان	"	"
۹۔	سردار عظمت اللہ خان	سردار مٹھا خان	"	ناڑ خاص
۱۰۔	سردار معظم خان	سردار مٹھا خان	"	آباد کنندہ کلر موہڑہ
۱۱۔	سردار سلطان محمد خان	سردار پیندا خان	"	آباد کنندہ بھاٹہ کوٹ
۱۲۔	سردار شمس خان	سردار سلطان محمد خان	"	نمبر دار ناڑ خاص بھاٹہ دھوڑیاں
۱۳۔	سردار فتح علی خا	سردار سلطان محمد خان	"	نمبر دار ناڑ خاص
۱۴۔	سردار عبداللہ خان	سردار فتح محمد خان	"	نمبر دار ناڑ خاص
۱۵۔	سردار سید محمد خان	سردار عبداللہ خان	"	نمبر دار ناڑ خاص
۱۶۔	سردار محمد حسین خان	سردار عبداللہ خان	"	سرپنچ وسیاسی لیڈر
۱۷۔	سردار آفتاب احمد خان	سید محمد خان	"	نمبر دار ناڑ خاص

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۸ـ	سردار محمد اخلاق خان	محمد حسین خان	"	سیاسی لیڈر، ایم ایل سی
۱۹ـ	پروفیسر سرفراز احمد خان ایم ایس سی کیمسٹری	محمد حسین	حال میر پور	پرنسپل
۲۰ـ	سردار محمد ضحاک خان بی اے	محمد حسین	ناڑ فیروزال	منیجر بینک
۲۱ـ	سردار عبدالقیوم خان	محمد حسین	ناڑ فیروزال	گورنمنٹ کنٹریکٹر
۲۲ـ	سردار غلام مرتضٰے خان بی ایس سی انجینئرنگ	نمبردار سید محمد خان	ناڑ فیروزال	سول انجینئر
۲۳ـ	سردار محمد ایاز خان بی۔اے، بی ایڈ	سردار اللہ دتہ خان	"	ہیڈ ماسٹر
۲۴ـ	سردار محمد اکرم خان ایم۔اے، بی ایڈ	سردار اللہ دتہ خان	"	ہیڈ ماسٹر
۲۵ـ	سردار محمد جہانگیر خان بی ایس سی، ایل ایل بی	سردار اللہ دتہ خان	"	سپرنٹنڈنٹ پولیس
۲۶ـ	سردار وحید اقبال خان	محمد اخلاق خان	"	محکمہ دیہات سُدھار
۲۷ـ	سردار منیر حسین خان	سردار عبداللہ خان	"	تاجر
۲۸ـ	سردار منصو خان	سردار عظمت اللہ خان	"	رئیس ناڑا کوٹ
۲۹ـ	سردار اکبر علی خان	سردار منصو خان	"	نمبردار ناڑ خاص
۳۰ـ	سردار اللہ دتہ خان	شیر محمد خان	"	ممبر پنچایت
۳۱ـ	سردار مشتاق احمد خان	اللہ دتہ خان	"	گورنمنٹ کنٹریکٹر
۳۲ـ	حسیب اللہ خان	متولی خان	"	معروف شخصیت

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۳۳۔	سردار علی اکبر خان	کالو خان	"	مسلم کانفرنس
۳۴۔	سردار محمد اسماعیل خان	کالو خان	"	مسلم کانفرنس
۳۵۔	سرفراز احمد خان ایم اے	محمد اسماعیل	"	طالب علم رہنما
۳۶۔	محمد رفیق خان	علی اکبر خان	حال راولپنڈی	ASI
۳۷۔	محمد حنیف خان بی اے	علی اکبر خان	حال راولپنڈی	اکاؤنٹنٹ
۳۸۔	محمد نعیم خان بی اے	علی اکبر خان	حال راولپنڈی	سینئر ٹیچر
۳۹۔	محمد علی خان	علی اکبر خان	حال راولپنڈی	مشہور شخصیت
۴۰۔	مولانا خلیل احمد خان جوہر	فیروزہ خان	ناڑ خاص	سیاسی ومذہبی راہنما
۴۱۔	محمد خان	حیدر خان	ناڑ خاص	چوکیدار
۴۲۔	سردار شمس خان	سردار سلطان محمد خان	بھاٹہ دھوڑیاں	نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں
۴۳۔	سردار گوہر خان	سردار شمس خان	"	نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں
۴۴۔	سردار عطا محمد خان	سردار گوہر خان	"	نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں
۴۵۔	سردار فرمان علی خان	سردار گوہر خان	"	مذہبی راہنما
۴۶۔	سردار شیر محمد خان	سردار عطا محمد خان	"	نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں
۴۷۔	سردار گلاب خان	سردار عطا محمد خان	"	شکاری رپہلوان
۴۸۔	سردار محمد اقبال خان	سردار عطا محمد خان	"	نمبردار بھاٹہ دھوڑیاں
۴۹۔	سردار شبیر افضل خان ایم۔اے،بی۔ایڈ	سردار محمد اقبال خان	"	پروفیسر انگریزی
۵۰۔	سردار زبیر افضل خان ایم بی بی ایس،ایم ایس	سردار محمد اقبال خان	"	میڈیکل آفیسر

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۵۱۔	سردار تنذیر افضل خان بی ایس سی انجینئرنگ	محمد اقبال	"	سول انجینئر
۵۲۔	سردار شمشیر افضل خان بی ایس سی	محمد اقبال	"	محکمہ تعلیم پروفیسر
۵۳۔	سردار یار محمد خان بی اے، ایل ایل ایم	سردار گلاب خان	"	تحصیلدار
۵۴۔	سردار محمد عثمان خان بی ایس سی	سردار گلاب خان	"	محکمہ زراعت
۵۵۔	سردار چنگیز خان	سردار گلاب خان	"	محکمہ تعلیم
۵۶۔	سردار محمود احمد خان	سردار منشی خان	"	پروفیسر اُردو
۵۷۔	سردار عبدالقیوم خان ایم اے، پی ایچ ڈی	محمد حسین ہٹاں والا	"	پروفیسر جغرافیہ
۵۸۔	حوالدار محمد اعظم خان	محمد حسین خان	ہٹاں دھوڑیاں	حوالدار
۵۹۔	نیاز احمد خان	محمد شیر خان	ہٹاں دھوڑیاں	مدرس محکمہ تعلیم
۶۰۔	وزیر محمد خان	محمد شیر خان	"	ہیلتھ اسسٹنٹ محکمہ صحت
۶۱۔	محمد ایوب خان	شیر محمد خان نمبردار	"	مولوی
۶۲۔	سردار محمد نذیر	سردار فرمان علی خان	دھوڑیاں حال میرپور	آفس سپرنٹنڈنٹ
۶۳۔	سردار اعجاز نذیر خان ایم۔اے، ایل ایل بی	محمد نذیر خان	دھوڑیاں حال میرپور	ایڈووکیٹ
۶۴۔	ساجد نذیر خان	محمد نذیر خان	دھوڑیاں حال میرپور	کلرک برقیات

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۶۵۔	شاہد نذیر خان	محمد نذیر خان	دھوڑیاں حال میر پور	کلرک تعمیرات عامہ
۶۶۔	سردار محمد نسیم خان کیانی ایف۔اے،سی ٹی	محمد نذیر خان	دھوڑیاں حال میر پور	مدرس محکمہ تعلیم
۶۷۔	سردار محمد معروف خان	محمد نذیر خان	دھوڑیاں حال میر پور	محکمہ برقیات
۶۸۔	سردار محمد فضل خان شوق ایم۔اے،بی۔ایڈ	فرمان علی خان	دھوڑیاں حال نکیال	پرنسپل
۶۹۔	سردار محمد اشتیاق خان	محمد فضل شوق	"	مدرس محکمہ تعلیم
۷۰۔	سردار محمد اشفاق خان ایم۔اے،بی ایڈ	محمد فضل شوق	"	
۷۱۔	سردار محمد اتفاق خان ڈپلومہ سول انجینئرنگ	محمد فضل شوق	"	اووسیئر
۷۲۔	سردار محمد ارفاق خان	محمد فضل شوق	"	متعلم انجینئرنگ
۷۳۔	محمد زمان خان	سردار فرمان علی خان	بھاٹہ دھوڑیاں	سماجی کارکن
۷۴۔	غلام سرور خان	سردار بہادر علی خان	"	ممبر پنچائت
۷۵۔	محمد شکور خان ایم اے	سردار فیض محمد خان	بھاٹہ دھوڑیاں	پروفیسر اُردو
۷۶۔	اللہ دتہ خان	فیروزہ خان	بھاٹہ دھوڑیاں	سماجی کارکن
۷۷۔	سردار شاہ محمد خان	غلام محمد خان	ہٹاں دھوڑیاں	سماجی کارکن
۷۸۔	کالا خان	شاہ محمد خان	ہٹاں دھوڑیاں	ملازم پولیس

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۷۹۔	محمد افسر خان	شاہ محمد خان	ہٹاں دھوڑیاں	تاجر
۸۰۔	عبدالرشید خان	جمعہ خان	ہٹاں دھوڑیاں	محکمہ سماجی بہبود
۸۱۔	عبدالرفیق خان بی اے	جمعہ خان	بھانہ دھوڑیاں	طالب علم
۸۲۔	کبیر حسین خان	غلام حسن خان	"	ملازم پولیس
۸۳۔	محمود حسین خان	غلام حسین خان	"	ملازم پولیس
۸۴۔	سردار فقیر خان	سردار نواب خان	دھوڑیاں خاص	سماجی شخصیت
۸۵۔	سید محمد خان	فقیر خان	"	حوالدار پولیس
۸۶۔	محمد بشیر خان بی اے	فقیر خان	"	محکمہ تعلیم
۸۷۔	غلام سرور خان	فضل داد خان	"	سماجی کارکن
۸۸۔	محمد شریف خان بی۔اے	محمد اکبر خان	"	ASI پولیس
۸۹۔	وزیر محمد خان بی اے ٹیکنیکل	محمد اکبر خان	"	انسٹرکٹر
۹۰۔	طفیل حسین خان	سید محمد خان	"	محکمہ ایم ای ایس
۹۱۔	خادم حسین خان	سید محمد خان	"	تاجر و سماجی کارکن
۹۲۔	سجاد احمد خان ایم۔اے	خادم حسین خان	"	محکمہ تعلیم
۹۳۔	گلفراز احمد خان بی ایس سی	خادم حسین خان	"	محکمہ تعلیم
۹۴۔	شاہنواز خان بی ایس سی	خادم حسین خان	"	محکمہ تعلیم

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۹۵۔	محمد فضل خان	سردار لال خان	"	سماجی کارکن
۹۶۔	محمد اعظم خان بی۔اے	سردار لال خان	"	مدرس محکمہ تعلیم
۹۷۔	پینداخان عرف پھاناخان	سردار مل خان	بھاٹہ خاص	آباد کنندہ بھاٹہ
۹۸۔	معزاللہ خان عرف مجلاخان	پھاناخان	"	مشہور شخصیت
۹۹۔	سردار اکوخان	سردار سلطان علی خان	"	مشہور شخصیت
۱۰۰۔	سردار شاہ محمد خان	سردار ناجا خان	ہٹاں دھوڑیاں	انسپکٹر پولیس
۱۰۱۔	محمد اشرف خان	سردار شاہ محمد خان	"	طالب علم
۱۰۲۔	عبدالرزاق خان	سردار کالوخان	دھوڑیاں (حال درہ شیر خان)	ہیڈ ماسٹر
۱۰۳۔	مشتاق احمد خان	صوفی عبدالعزیز خان	"	ملازم فوج
۱۰۴۔	عطاء محمد خان	سردار ہاشوخان	بھاٹہ خاص	سماجی شخصیت
۱۰۵۔	علی اکبر خان	عطاء محمد خان	"	ملازم فوج
۱۰۶۔	دوسوخان	ہاشوخان	"	سماجی کارکن
۱۰۷۔	عطاءاللہ خان	نواب خان	"	تاجر
۱۰۸۔	امیراللہ خان	نواب خان	بھاٹہ حال عباسپور	حوالدار فوج
۱۰۹۔	گلاب خان بی اے بی ایڈ	نواب خان	بھاٹہ خاص	ہیڈ ماسٹر
۱۱۰۔	عمیم الحسان خان	گلاب خان	"	طالب علم
۱۱۱۔	محمد فاروق خان ایم اے	عطاءاللہ خان	"	طالب علم
۱۱۲۔	منشی محمد خورشید خان بی اے	شاہ محمد	"	نائب تحصیلدار
۱۱۳۔	فیض محمد خان	حیدر خان	"	چوکیدار

Marfat.com

حیثیت	سکونت	ولدیت	اسمائے گرامی	نمبرشمار
محکمہ تعلیم	ہٹاں بھاٹہ	ولایت خان	ذاکر حسین خان بی اے	۱۱۴۔
اسسٹنٹ رجسٹرار	"	فیض محمد خان	محمد رشید خان بی اے ایل ایل بی	۱۱۵۔
محکمہ تعلیم	"	فیض محمد	محمد شریف خان بی اے، بی ایڈ	۱۱۶۔
میڈیکل اسسٹنٹ	دھوڑیاں خاص	محمد شیر خان	محمد ظہور خان	۱۱۷۔
مکینک	دھوڑیاں	محمد ایوب خان	محمد رزاق خان بی اے	۱۱۸۔
صوبیدار ریٹائرڈ	بھاٹہ تروٹی عباس پور	دوسا خان	محمد شریف خان	۱۱۹۔
حاجی، سماجی کارکن	"	محمد شریف خان	محمد عباس خان	۱۲۰۔
ملازم فوج	"	محمد شریف خان	محمد افراز خان	۱۲۱۔
حکمران ریاست مینڈر پونچھ	کلر موہڑہ	سردار معظم خان	سردار زبردست خان	۱۲۲۔
"	موہڑہ حال نور پور شاہاں	سردار زبردست خان	سردار ہاشم علی خاں	۱۲۳۔
"	کلر موہڑہ	سردار زبردست خان	سردار اکبر علی خان	۱۲۴۔
نمبردار موہڑہ	"	اکبر علی خان	سردار صلاح محمد خان	۱۲۵۔
"	"	صلاح محمد خان	عطاء محمد خان	۱۲۶۔
"	"	عطاء محمد خان	سردار شیر محمد خان	۱۲۷۔
"	"	شیر محمد خان	محمد عباس خان	۱۲۸۔
مشہور رئیس کلر موہڑہ	"	سردار صلاح محمد خان	سردار دوست محمد خان	۱۲۹۔
سماجی کارکن	"	سردار دوست محمد خان	سردار محمد اقبال خان	۱۳۰۔
میڈیکل اسسٹنٹ	"	محمد عباس خان	سردار محمد غیاث خان	۱۳۱۔

Marfat.com

نمبرشمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۳۲	ناظر علی خان	حمیداللہ خان	"	بزرگ شخصیت
۱۳۳	دیوان علی خان	حمیداللہ خان	"	"
۱۳۴	غلام حیدر خان	حمیداللہ خان	"	"
۱۳۵	پینداخان	دیوان علی خان	"	"
۱۳۶	کریم داد خان	پینداخان	"	"
۱۳۷	منشی محمد عزیز خان	کریم داد خان	"	نائب تحصیلدار
۱۳۸	افتخار اعظم خان	منشی محمد عزیز خان	"	فارسٹ آفیسر
۱۳۹	غلام اعظم خان	سخی ولایت خان	"	چیئر مین
۱۴۰	انتخاب اعظم خان	غلام اعظم خان	"	فارسٹ آفیسر
۱۴۱	محمد نواز خان	محمد سرور خان	"	سیاسی کارکن
۱۴۲	محمد خورشید خان	سید محمد خان	"	کنٹریکٹر
۱۴۳	حاجی سردار سیف علی خان	سردار دیوان علی	"	سرکردہ کنبہ
۱۴۴	سردار محمد اعظم خان	حاجی سیف علی خان	"	صوبیدار آرمی
۱۴۵	سردار محمد صادق خان	حاجی سیف علی خان	"	سماجی کارکن
۱۴۶	سردار منیر حسین خان	حاجی سیف علی خان	"	فارسٹ رینج آفیسر
۱۴۷	سردار محمد عظیم خان سبحانی ایف اے، سی ٹی	صوبیدار محمد اعظم خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۱۴۸	سردار ظفر عمر خان	محمد صادق خان	"	ٹھیکیدار
۱۴۹	سردار ظہیر عمر خان	محمد صادق	"	میڈیکل اسسٹنٹ
۱۵۰	سردار ظہور صادق خان بی اے	محمد صادق خان	"	تاجر

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۵۱	آصف منیر خان	منیر حسین خان	کلر موہڑہ	طالب علم
۱۵۲	محمد سریر خان	سید محمد خان	"	فارسٹ آفیسر
۱۵۳	حاجی محمد افسر خان	فضل داد خان	"	سماجی کارکن
۱۵۴	سید اکبر خان	کرم داد خان	"	سماجی کارکن
۱۵۵	لعل حسین خان	دیوان علی خان	"	سماجی کارکن
۱۵۶	محمد اشرف خان عرف مہندی خان	حیدر خان	"	چوکیدار
۱۵۷	ماسٹر محمد رشید خان بی اے، بی ایڈ	محمد اشرف خان	"	مدرس محکمہ تعلیم
۱۵۸	باغ علی خان	فقیر خان	"	مشہور بزرگ
۱۵۹	سردار سرمست خان	سردار شیرا خان	نکہ کوٹ	سربراہ خاندان
۱۶۰	سردار سیدا خان	بہادر علی خان	"	سماجی کارکن
۱۶۱	سردار ناظر علی خان	بہادر علی خان	"	سماجی کارکن
۱۶۲	سردار مختار خان	بہادر علی خان	"	سماجی کارکن
۱۶۳	سردار فضل خان	بہادر علی خان	"	سماجی کارکن
۱۶۴	سردار دولو خان	سیدا خان	"	مشہور پہلوان
۱۶۵	سردار محمد ممتاز خان ایم اے	محمد اکبر خان	"	پروفیسر ریاضی
۱۶۶	سردار محمود احمد خان سول انجینئر	محمد اکبر خان	"	سول انجینئر
۱۶۷	بابو عنایت اللہ خان سفری فاضل اردو	محمد حسین	"	اسسٹنٹ محکمہ تعلیم
۱۶۸	محمد ارشاد خان بی اے	محمد اکبر خان	"	طالب علم
۱۶۹	شمیم احمد خان بی اے	خادم حسین	"	طالب علم
۱۷۰	غلام سرور خان	مختار خان	"	ملازم فوج

Marfat.com

نمبر شمار اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۷۱۔ طفیل حسین خان	مختار خان	نکہ کوٹ	ملازم فوج
۱۷۲۔ فیض احمد خان	جعفر خان	نکہ حال چھمپ	گورنمنٹ کنٹریکٹر
۱۷۳۔ حیدر خان	فضل خان	نکہ کوٹ	نمبردار دیہہ
۱۷۴۔ نذیر محمد خان	حیدر خان	"	نمبردار دیہہ
۱۷۵۔ فیض بخش خان	سرمست خان	نور پور شاہاں	۱۸۴۶ء میں ہجرت
۱۷۶۔ مولانا ولی محمد خان	نواب علی خان	نور پور شاہاں	خطیب جامع مسجد
۱۷۷۔ حوالدار عبدالمجید خان	عطاء محمد خان	گلھوتہ	ملازم پولیس
۱۷۸۔ محمد خلیل خان	عطاء محمد خان	"	ملازم پولیس
۱۷۹۔ ستار محمد خان	مست خان	"	سماجی کارکن
۱۸۰۔ سردار لال خان	منشی خان	حال کھیالی گوجرانوالہ	تاجر
۱۸۱۔ سردار محمد افسر خان	فیروز خان	حال جبو کے	سماجی کارکن
۱۸۲۔ محمود احمد خان	محمد افسر خان	"	صوبیدار آرمی
۱۸۳۔ محمد شبیر خان	سائیں خان	نکہ گلھوتہ	ملازم پولیس
۱۸۴ مشتاق احمد خان	دوست محمد خان	"	حوالدار
۱۸۵۔ راجہ نصیر احمد خان	دوست محمد خان	"	سرپنچ حلقہ
۱۸۶۔ راجہ منظر مسعود بی اے	راجہ نصیر خان	"	طالب علم راہنما
۱۸۷۔ محمد حسین خان	بگا خان	"	ٹھیکیدار
۱۸۸۔ ماسٹر محمد صادق بی اے	ٹھیکیدار محمد حسین	"	مدرس محکمہ تعلیم
۱۸۹۔ بشیر احمد خان	ٹھیکیدار محمد حسین خان	"	حوالدار
۱۹۰۔ عبدالقیوم خان	ٹھیکیدار محمد حسین خان	"	دوکاندار، تاجر

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۱۹۱	عبدالحمید خان	ٹھیکیدار محمد حسین	"	مکینیکل ڈیپارٹمنٹ
۱۹۲	حوالدار عبدالحمید خان	میرو خان	"	محکمہ پولیس
۱۹۳	حوالدار محمد اقبال خان	وزیر خان	"	محکمہ پولیس
۱۹۴	محمد بشیر خان	وزیر خان	"	دوکاندار، تاجر
۱۹۵	حاجی محمد خورشید خان	محمد فاضل خان	"	سماجی کارکن
۱۹۶	محمد جمشید خان	محمد فاضل خان	"	طالب علم
۱۹۷	محمد رزاق خان	محمد فاضل خان	"	طالب علم
۱۹۸	حوالدار شیر دل خان	حبیب اللہ خان	"	ملازم پولیس
۱۹۹	عصمت اللہ خان	شاہ محمد خان	ڈھمول کوٹلی	سیاسی کارکن
۲۰۰	حافظ عبدالغنی	منشی خان	"	مذہبی کارکن
۲۰۱	سردار امیر خان	حیدر خان	نکہ حال جبو کے	نمبردار مہاجر جبو کے
۲۰۲	محمد نعیم خان	سردار امیر خان	نکہ حال جبو کے	سیاسی کارکن
۲۰۳	محمد یوسف کیانی	محمد حسین خان	نکہ حال جبو کے	سیاسی کارکن
۲۰۴	محمد اسحاق خان	دوست علی خان	گلہوتہ حال جبو کے	سیاسی کارکن
۲۰۵	طلعت محمود خان	محمد سجاول خان	حال جبو کے	حوالدار آرمی
۲۰۶	محمد فاضل خان	اللہ دتہ خان	گلہوتہ حال چھب	سماجی کارکن
۲۰۷	افسر محمود بی اے	محمد فاضل خان	"	محکمہ تعلیم
۲۰۸	سردار ہاشو خان	سردار شاہ ولی خان	منجہاڑی	نمبردار دیہہ ہذا
۲۰۹	امیر علی خان	سردار ہاشو خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۱۰	ناظر علی خان	امیر علی خان	"	نمبردار دیہہ ہذا

Marfat.com

نمبر شمار اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۲۱۱۔ اللہ دتہ خان	ناظر علی خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۱۲۔ محمد جمشید خان	اللہ دتہ خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۱۳۔ محمد خورشید	مصری خان	"	ڈسٹرکٹ ویلفیئر آفیسر
ڈبل ایم اے، ایل ایل بی، آر۔ ایس، سی، بی ایڈ			
۲۱۴۔ دوست محمد خان	صوبہ خان	"	چوکیدار منیھاڑی
۲۱۵۔ محمد حنیف خان ایم اے	اللہ دتہ خان	"	محکمہ تعلیم
۲۱۶۔ سردار بہادر علی خان	سردار نجو خان	دھری منیھاڑی	بزرگ شخصیت
۲۱۷۔ سردار عبدالمجید خان فیروزال	عطاء محمد خان	"	پرنسپل رہیڈ ماسٹر
ایم۔ اے، بی ایڈ			
۲۱۸۔ دل پذیر خان	عطاء محمد خان	"	صوبیدار آرمی
۲۱۹۔ ظہیر کیفی بی ایس سی	عبدالمجید خان	"	پروفیسر
ایم اے اُردو			
۲۲۰۔ پروفیسر محمد اعظم خان ساگر	شاہ محمد خان	"	پروفیسر انگریزی
ایم اے، بی ایڈ			
۲۲۱۔ ممتاز حسین خان	شاہ محمد خان	"	حوالدار آرمی
۲۲۲۔ بابو محمد خان	شاہ محمد خان	"	کلرک محکمہ تعلیم
۲۲۳۔ نصیر احمد خان	شاہ محمد خان	"	صوبیدار آرمی
۲۲۴۔ محمد اشرف خان شجاع	بہادر علی خان	"	صوبیدار آرمی
۲۲۵۔ حاجی غلام رشید خان	میر زمان خان	ہرنی حال دھمول کوٹلی	ٹرانسپورٹر
۲۲۶۔ بابو غلام اقبال	میر زمان	"	سینئر کلرک جنگلات

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۲۲۷	حاجی محمد صدیق	فیروز علی خان	ہرنی حال کھیالی گوجرانوالہ	تاجر
۲۲۸	مولوی امان اللہ خان	غلام حیدر خان	ہرنی حال کھیالی	خطیب جامع مسجد کھیالی
۲۲۹	حافظ عبداللہ خان	مولوی امان اللہ خان	"	خطیب
۲۳۰	قاری نصراللہ خان راشد	مولوی امان اللہ خان	"	خطیب دارالعلوم معروف عامل
۲۳۱	عبدالعزیز خان انجینئر	کرامت اللہ خان	ہرنی	سول انجینئر
۲۳۲	صلاح محمد خان	حسّو خان	سنگھوٹ	نمبردار دیہہ ہذا
۲۳۳	بگا خان	صلاح محمد خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۳۴	بہادی خان	بگا خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۳۵	سید خان	بہادی خان	"	نمبردار دیہہ ہذا
۲۳۶	محمد شفیع خان	فیروزہ خان	"	سماجی کارکن
۲۳۷	گوہر خان	پھیر خان	"	نمبردار
۲۳۸	فقراللہ خان	گوہر خان	"	نمبردار
۲۳۹	محمد دین خان	فقراللہ خان	"	نمبردار
۲۴۰	عبدالرحمٰن خان ایم اے بی ایڈ	محمد دین خان	سنگھوٹ حال سہنسہ	سینئر ٹیچر
۲۴۱	حسینو خان	فیروزہ خان	"	نمبردار سنگھوٹ
۲۴۲	میرو خان	پھیر خان	"	نمبردار سنگھوٹ
۲۴۳	گلاب خان	میرو خان	"	ڈیلیگیٹ ممبر پنچایت
۲۴۴	حاجی باغ علی خان	بِلّو خان	"	بزرگ شخصیت
۲۴۵	غلام حسن خان	بلّو خان	"	ملازم آرمی
۲۴۶	حافظ محمد اعظم خان	غلام حسن خان	"	خطیب وقاری

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۲۴۷	ماسٹر حبیب اللہ خان	حاجی باغ علی خان	سنگھوٹ	مدرس محکمہ تعلیم
۲۴۸	ماسٹر غلام احمد خان	حاجی حبیب اللہ خان	"	مدرس محکمہ تعلیم
۲۴۹	گاماں خان	متولی خان		نمبردار دیہہ ہذا
۲۵۰	حبیب خان	گاماں خان	"	"
۲۵۱	سید محمد خان	حبیب خان	"	"
۲۵۲	حاجی سمندر خان	سید محمد خان	"	"
۲۵۳	ماسٹر محمد خان	صفدر علی خان	گاہی سنگھوٹ	مدرس محکمہ تعلیم
۲۵۴	مصاحب علی خان	قاسم علی خان	گاہی سنگھوٹ	چوکیدار دیہہ
۲۵۵	سیف علی خان	دیوان بخش خان	سنگھوٹ حال جبو کے	ملازم چوک
۲۵۶	ماسٹر شوکت علی خان	سیف علی خان	سنگھوٹ حال جبو کے	مدرس محکمہ تعلیم
۲۵۷	حوالدار علی اکبر خان	مصاحب علی	سنگھوٹ حال کھیالی	حوالدار آرمی
۲۵۸	ڈاکٹر محمد نصیب خان	حبیب اللہ خان	چٹی ہٹی سنگھوٹ	ڈاکٹر محکمہ صحت
۲۵۹	صوبیدار منشی خان	غلام حسن خان	چندیال سنگھوٹ	صوبیدار آرمی
۲۶۰	سید محمد خان	سیف اللہ خان	چندیال سنگھوٹ	سماجی کارکن
۲۶۱	حاجی فتح محمد خان	حشمت علی خان	چندیال سنگھوٹ	مذہبی بزرگ
۲۶۲	بابا جھلار رحمتہ اللہ علیہ	محمد بخش خان	"	ولی اللہ گذرے ہیں
۲۶۳	گلاب خان ایم اے	محمد حسین خان	"	محکمہ تعلیم
۲۶۴	اختر حسین خان بی ایس سی	گلزار خان	"	مدرس محکمہ تعلیم
۲۶۵	عبدالعزیز خان بی ایس سی	سید اللہ خان	"	"
۲۶۶	محمد یونس خان بی ایس سی	محمد نصیب خان	"	"

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۲۶۷	سردار پھیر خان	بہادر علی خان	درابہ	سماجی شخصیت
۲۶۸	ماسٹر محمد بشیر خان بی اے، بی ایڈ	سید محمد خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۶۹	ڈاکٹر محمد رشید خان ایم بی بی ایس	سید محمد خان	"	سول میڈیکل آفیسر
۲۷۰	ماسٹر عبدالجبار خان بی اے، بی ایس سی	پھیر خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۷۱	سردار اللہ دتہ خان	اکو خان	پمروٹ	نمبردار دیہہ ہذا
۲۷۲	عبدالحمید خان	اللہ دتہ خان	پمروٹ حال عباسپور	حوالدار پولیس
۲۷۳	محمد رشید خان	ولی محمد خان	پمروٹ ہال سہڑہ	سب انسپکٹر پولیس
۲۷۴	محمد دین خان	اکو خان	لمپروٹ حال سہڑہ	نائیک آرمی
۲۷۵	میجر بابر حسین خان	محمد دین خان	پمروٹ	میجر آرمی
۲۷۶	ہدایت اللہ خان	فقیر خان	پمروٹ	سماجی کارکن
۲۷۷	سیف اللہ خان	نابو خان	چڑالاں پمروٹ	حوالدار آرمی
۲۷۸	بابو خادم حسین خان	محمد اکبر خان	"	اکاؤنٹنٹ تعمیرات
۲۷۹	ماسٹر طالب حسین خان ایم۔اے، بی ایڈ	محمد اکبر خان	"	محکمہ تعلیم
۲۸۰	ماسٹر فضل حسین خان ایم۔اے، بی ایڈ	محمد اکبر خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۸۱	مقصود احمد خان ایم اے	بابو خادم حسین خان	"	(طالبعلم) محکمہ تعلیم
۲۸۲	محمد اسلم خان بی اے	بابو خادم حسین	"	(طالبعلم) محکمہ تعلیم
۲۸۳	محمد فاروق خان	محمد رشید خان	"	اسسٹنٹ تعلیم
۲۸۴	محمد بشیر خان بی اے	فیض محمد خان	"	ہیڈ کنسٹیبل پولیس

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۲۸۵۔	محمد عزیز خان بی اے، بی ایڈ	محمد حسین	چرالاں پمروٹ	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۸۶۔	محمد مشتاق خان	عطاء محمد خان	"	سیکشن آفیسر
۲۸۷۔	حاجی محمد حسین خان	دوسو خان	"	سماجی کارکن
۲۸۸۔	حوالدار نجم الدین خان	فیروز خان	"	ملازم آرمی
۲۸۹۔	کرامت اللہ خان	ناظر علی خان	گوتھل سُرن	ہیڈ کنسٹیبل پولیس
۲۹۰۔	ماسٹر رحمت اللہ خان ایم۔اے، بی ایڈ	ناظر علی خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۹۱۔	ریاض احمد خان	ناظر علی خان	"	ملازم پولیس
۲۹۲۔	غلام احمد خان ایم اے بی ایڈ	ناظر علی خان	"	ٹیچر محکمہ تعلیم
۲۹۳۔	جعفر علی خان عرف جاناں خان	بہادر علی خان	پوٹھہ سُرن	جدامجد فیروزالاں پوٹھہ
۲۹۴۔	محمد حسین خان	جعفر علی خان	"	سرکردہ بزرگ
۲۹۵۔	فیض اکبر خان شہید	جعفر علی خان	"	ملازم آرمی
۲۹۶۔	راجہ ظہور خان	راجہ خوشی محمد خان	سملاڑ کوٹلی	سماجی کارکن
۲۹۷۔	صوبیدار سردار خان	راجہ سیف علی خان	چوکی سہانی	صوبیدار آرمی
۲۹۸۔	راجہ تنویر خان	صوبیدار سردار خان	"	صوبیدار آرمی
۲۹۹۔	راجہ محمد بشیر خان	راجہ علی حیدر خان	"	سماجی کارکن
۳۰۰۔	راجہ صحبت خان	راجہ سلطان علی خان	'	سماجی کارکن
۳۰۱۔	ماسٹر محمد بشیر خان بی۔اے، بی ایڈ	دوست محمد خان چوکیدار	منجہاڑی	مدرس محکمہ تعلیم
۲۰۲۔	ذوالفقار احمد خان بی اے	خادم حسین خان	سموتی ناڑ	طالب علم

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۳۰۳	محمد نصیر خان بی ایس سی	کرامت اللہ خان	منجہاڑی	محکمہ تعلیم
۳۰۴	محمد یونس خان بی ایس سی	کرامت اللہ خان	"	محکمہ تعلیم
۳۰۵	محمد رافوز خان بی اے ایل ایل بی	یحیٰ ولایت خان	"	ایڈووکیٹ
۳۰۶	شفیق احمد خان بی ایس سی	محمد نذیر خان	"	محکمہ تعلیم
۳۰۷	محمد رزاق خان انجینئر	منشی خان	"	انجینئر برقیات
۳۰۸	محمد رفیق خان بی ایس سی	محمد حسین خان	ہٹاں دھوڑیاں	طالب علم
۳۰۹	محمد رزاق خان بی اے	محمد حفیظ خان	دھوڑیاں	پروفیسر باٹنی
۳۱۰	محمد قریش خان	محمد اکبر خان	نکہ کوٹ	پبلک ہیلتھ انجینئر
۳۱۱	محمد شبیر خان	بگا خان	"	پبلک ہیلتھ انجینئر
۳۱۲	طفیل حسین خان	کاکا خان	"	کنسٹیبل پولیس
۳۱۳	محمد صادق خان	کاکا خان	"	نائب تھانیدار
۳۱۴	محمد رشید خان	غلام سرور	"	طالب علم
۳۱۵	محمد شفیق خان	سائیں خان	"	طالب علم
۳۱۶	محمد زمان خان	محمد افسر خان	ہرنی	سب انسپکٹر
۳۱۷	شیر دل خان	حبیب اللہ خان	"	سب انسپکٹر
۳۱۸	محمد اقبال خان	وزیر محمد خان	"	سرپنچ حلقہ
۳۱۹	منشی خان	سید محمد خان	"	انسپکٹر کسٹم
۳۲۰	محمد رفیق خان	سید محمد خان	"	انسپکٹر پولیس
۳۲۱	امتیاز احمد خان بی ایس سی	سید محمد خان	"	صحافی۔ کنٹریکٹر
۳۲۲	فتح محمد خان	اکبر علی خان	ہرنی	مشہور پہلوان

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	سکونت	حیثیت
۳۲۳	محمد اقبال خان	انسپکٹر شاہ محمد خان	ہٹیاں دھوڑیاں	ایڈووکیٹ
۳۲۴	عمر خیام خان	عبدالمجید خان	دھری منجھاڑی	پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پولیس ایم اے ایل ایل بی
۳۲۵	تنویر احمد خان	نصیب اللہ خان	چٹی بٹی	نائب تحصیلدار
۳۲۶	نصیب خان	کالا خان	نکہ بھاٹہ	اے ایس آئی پولیس
۳۲۷	طاہر اقبال خان	محمد اخلاق خان	بھاٹہ دھوڑیاں	متعلم پی ایچ ڈی
۳۲۸	اسد اقبال خان	محمد اخلاق خان	بھاٹہ دھوڑیاں	متعلم ایل ایل بی

Marfat.com

خلاصہ تاریخ فیروزاں گکھڑاں اخذ کردہ کتب تواریخ برصغیر پاک و ہند و ایران

برصغیر پاک و ہند اور ایران کی مختلف تواریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گکھڑ ایرانی النسل ہیں۔ قوم گکھڑ اپنے آپ کو کیانی ظاہر کرتی ہے جو ایران کے صوبہ کنعان سے چلی اور ایران میں صدیوں تک خاندان کیانیاں کے طور پر حکمران رہی۔ مورخوں کے مطابق کیانی ایک ایرانی قبیلہ ہے جو منوچہر کی نسل سے ہیں۔

منوچہر بن ایرج بن فریدوں بن آستیں بن جمشید بن طہورث بن ہوشنگ بن سیامک بن ارفخش بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام سے گیارہویں پشت میں آتا ہے۔ اس خاندان میں کیقیاد، بہرام گور، نوشیرواں عادل جیسے مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔ نوشیرواں کی آٹھویں پشت میں سلطان کید کا ذکر آتا ہے۔ یہی سلطان کید سب سے پہلے ایران سے ترک سکونت کر کے تبت آیا۔ سات پشت تک تبت میں حکومت کی۔ کئی پشتوں تک کشمیر پر حکومت کر کے سلطان رستم خان ترک سکونت کر کے کابل افغانستان میں حکومت کی۔ سلطان رستم خان کے بیٹے کابل شاہ ہوئے۔ ان کے بیٹے گکھڑ شاہ کے نام پر قبیلہ گکھڑ مشہور ہوا جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ برصغیر ہند علاقہ پوٹھوہار میں آئے اور چانہ بنیر نزد چومکھ میرپور کو دارالخلافہ بنا کر حکومت شروع کی۔ گکھڑ قوم کی ساری شاخیں سکندرال، فیروزال، بگیال، ادمال، سارنگال وغیرہ انہی گکھڑ شاہ کی ذریات سے ہیں اور مختلف شاخ ہا کے ساتھ لفظ گکھڑ کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً سکندرال گکھڑ، فیروزال گکھڑ، بگیال گکھڑ وغیرہ۔ سلطان گکھڑ شاہ کی اولاد میں سلطان گل محمد خان بن ملک قدو خان بن لکھن خان بن لوہر خان بن منگ خان بن سپر خان بن راجڑ خان بن عاصی خان بن مومن خان بن مہپال خان بن بج خان بن گکھڑ شاہ ہو گزرے ہیں۔ جن کے چار بیٹے ملک سکندر خان، ملک فیروز خان، ملک بگا خان اور ملک بیر خان تھے۔ گکھڑوں کی حکمران شاخیں انہی چار بھائیوں کی اولاد ہیں۔ فیروزال گکھڑ، ملک فیروز خان بعد میں سلطان فیروز خان کے نام سے موسوم ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب قوم گکھڑاں اخذ کردہ تاریخ گکھڑاں ترجمہ کیگو ہر نامہ فارسی از راجہ محمد یعقوب خان طارق پر صفحہ نمبر 151 تا 156 میں بھی سلطان گل محمد خان کے چار بیٹے تحریر ہوئے ہیں۔

- ملک گل محمد خان
  - ملک سکندر
  - ملک فیروز
    - تاتار خان
      - لاولد
    - جھنڈا خان
      - امیر خان
        - (راولپنڈی خطاب چوہدری) علاقہ سکھو کے دس دیہات میں آباد ہیں۔
    - عیسیٰ خان
      - گوجر خان
    - دینا خان
      - موتی
        - پڑ فیروزال سکھو
    - دولت خان
      - جمال رنگولہ
        - سہالی فیروزال چپڑ، کنب،
  - ملک بوگا
  - ملک بیر

تاریخ گکھڑاں پونچھ از میجر راجہ محمد عثمان خان کیانی پر صفحہ 140 ان ہی چار بھائیوں کے نام درج ہیں۔ان تاریخی کتب میں ملک فیروز خان کی ذریات فیروزال گکھڑاں کے حالات گزشتہ صفحات میں بطور اقتباسات درج ہو چکے ہیں۔شجرہ نسب تاریخ جہلم مصنفہ مہگراج پر صفحہ 42 بھی یہی نام درج ہوئے ہیں۔تاریخ اقوال پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوقؔ میں بھی مصنف

Marfat.com

نے یہی نام درست تسلیم کیے ہیں۔ ملک فیروز خان کا دور حکومت 865ھ تا 881ھ یعنی 1460ء تا 1476ء درج ہوا ہے۔

مصنف تاریخ گکھڑاں راجہ دائرالزماں گکھڑ خانپوری نے صفحہ 333 پر ذیل اقتباس درج کیا ہے۔

''راجہ فیروز خان گکھڑ پوٹھوہار''

''راجہ فیروز خان ولد ملک گل محمد خان اس کی اولاد فیروزال کہلاتی ہے۔ اس کی سربراہی 861ھ میں تھی۔ یہ بہلول لودھی کا زمانہ تھا۔ فیروز خان بڑا بہادر گزرا ہے۔ شکار کا شوقین تھا۔ مہمان نواز تھا۔ اس کی اولاد گڑھیال خانپور، اوزال، سکھو، سانگ، بریالہ، پونچھ میں آباد ہے۔''

صفحہ 175 پر ''گکھڑ شاخوں کی تشریح'' کے عنوان سے درج ہے۔

''**فیروزال** یہ گکھڑوں کی مشہور چار شاخوں میں سے ایک ہے جو سلطان گل محمد خان کا فرزند تھا۔ اس کی اولاد سلطان پور، جہلم، پونچھ، راولپنڈی، سکھو، مینڈر میں آباد ہے۔'' کشمیر میں تحصیل مہیڈر، کلر موہڑہ، کلہوٹہ، پمروٹ، ڈھوریاں، ناڑ فیروزال''۔

اسی کتاب کے صفحہ 92 تا 93 پر درج ہے۔

ملک فیروز خان ولد ملک گل محمد خان گکھڑ

ملک فیروز خان گکھڑ باپ کی وفات کے بعد قوم کا سردار ہوا۔ یہی سلطان بہلول لودھی کا زمانہ تھا۔ وہ سلطان حاکم دہلی تھا۔ افغان سرداروں نے چند دفعہ گکھڑوں کے ملک کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن گکھڑوں کی جنگ آزمائی کے سامنے ان کی پیش نہ گئی اور وہ ناکام ہوئے۔ ملک فیروز خان گکھڑ نے ہر مرحلہ میں کامیابی حاصل کی۔ اسی زمانے میں مسمیاں ہیبت خان گکھڑ، بوڑا خان گکھڑ، داتا خان گکھڑ، کیاس خان گکھڑ ان کے بیٹوں نے جنہیں شاخ کیسوآل کہا جاتا ہے اور تپہ بیول میں آباد ہیں، انہوں نے سرکشی کی۔ فیروز خان گکھڑ نے شاخ کیسوآل کی گوشمالی کی اور

Marfat.com

انہیں علاقہ سے بدر کر دیا اور وہ لوگ جو پرگنہ اندرہل کے دیہات حویلی چوہان، ٹھانگری، ہرنوحہ، شاہ پور، پرگنہ کھڑی میں آباد ہو گئے اور ان میں سے جنہوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ پوٹھوہار میں رہیں گے تو ان کو ملوٹ کیسوال، خانپور، ترالی کیسوال، تپہ نڑالی، سوہاوہ، پتہ بیول، ڈنہ کیسوال، پتہ حویلی، میر گلر پتہ حویلی میں آباد کیا گیا۔

ملک فیروز خان گکھڑ نے اپنے علاقہ کو عدل و انصاف سے بھر دیا تھا۔ سخاوت میں بھی مشہور تھا لیکن ملک فیروز خان گکھڑ کی اولاد شجاعت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ ملک فیروز خان گکھڑ نے 12 سال حکومت کی۔ اس کے پانچ بیٹے تھے۔ تاتار خان، جھنڈا خان، عیسیٰ خان، دینا خان، دولت خان۔ فیروز خان گکھڑ نے 881 ھجری کو وفات پائی۔

جھنڈا خان گکھڑ جھنڈا خان گکھڑ کی اولاد راولپنڈی علاقہ جھنڈا میں آباد ہیں۔ انہیں چوہدری کے خطاب سے پکارا جاتا ہے۔

عیسیٰ خان گکھڑ اس کی اولاد چار گاؤں میں آباد ہے۔ بوگیاں، پتہ لڑائی، گوجر خان پتہ گلیانہ، ٹنڈوی و کنیلی فیروزال۔ اب ٹنڈوی و کنبلی گاؤں نابود ہو چکے ہیں۔

دینا خان گکھڑ اس کی اولاد چھ گاؤں میں آباد ہے۔ مورتی، پرگنہ، راولپنڈی، پڑی فیروزال، کہوٹہ

دولت خان گکھڑ اس کی اولاد سانگہ ہنڈ، کدروالی، سلادووال، تمام پتہ سکھو، خاص کنب جھنگی، جلا جھنگی، تاجو، چک براہمن

اسی طرح تاریخ اقوام گکھڑ وغیرہ قلمی نسخہ مرتبہ راجہ غلام رضا خان صاحب، نور پور شاہاں، امام بریؒ راولپنڈی نے صفحہ 5 پر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر گکھڑ قوم تک شجرہ نسب درج کیا ہے۔ مولف موصوف نے اسی کتاب کے صفحہ 9 تا 12 پر فیروزال گکھڑ قبیلہ کے حالات درج کیے ہیں جو کہ ذیل ہیں

"فیروزال گکھڑ، یہ شاخ گکھڑوں کی مشہور پانچ چھ شاخوں میں سے ہے۔ جس کا ذکر

Marfat.com

شہنشاہ جہانگیر نے اپنی تزک میں کیا ہے۔ تحصیل جہلم کے موضع دان پور میں فیروزال گکھڑوں کی ہی نمبرداری ہے۔ ضلع جہلم کے مندرجہ ذیل مواضعات میں فیروزال گکھڑ آباد ہیں۔

دان پور، برسال، سکھو، نوگراں، سنگا

فیروزال گکھڑ کا خاندان ضلع راولپنڈی کے نور پور شاہاں امام بریؒ میں بھی آباد ہے۔

فیروزال گکھڑ کا ایک خاندان ڈھوک جبی نزد چکلالہ میں آباد ہے۔ یہاں کے راجہ فضل الٰہی، راجہ محمد افسر خان، راجہ محمد سرور خان قابل ذکر ہیں۔

فیروزال گکھڑ کا ایک خاندان تحصیل گوجر خان کے موضع سکھو میں بھی آباد ہے۔ سکھو کے راجہ محمد سرور خان آنریری مجسٹریٹ وچیئر مین بی۔ ڈی۔ راجہ محمد خان پولیس پنشنر ساکن سانگ، راجہ محمد ایوب خان صوبیدار میجر اور راجہ غلام حیدر خان کے نام قابلِ ذِکر ہیں۔

اقتباس نقشہ تاریخ گدی نشینی گکھڑ راجگاں پونچھ کشمیر

صفحہ نمبر 10

سن عیسوی	مدت گدی نشینی
شجرہ نسب	
1825ء تا 1846ء	21
سردار ہاشم خان پسر سردار زبردست خان	

کیفیت ضروری

آباد کنندہ تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ کشمیر

تین سال قبل از وفات سردار زبردست خان گدی نشین ہوا۔ سردار زبردست خان بوجہ شدید علالت بہ حیات خود سردار ہاشم خان کو دستار خانگی پہنوائی۔ بڑا بہادر، غیور، خوددار، کسی کے

Marfat.com

آگے نہ جھکنے والا راجہ تھا۔ مستقل مزاج اور ارادہ کا پکا تھا۔ بڑا صاحب علم وفراست، باوقار گزرا۔ ملک چھوڑ دینا منظور کیا۔ مگر مہاراجہ گلاب سنگھ کے آگے جھکنا منظور نہ کیا۔ اس نے کہا تھا" بے دین کی غلامی سے اگر جنت بھی ملے تو اسے منظور نہ کر"۔

پونچھ کے مندرجہ ذیل سات گاؤں قوم گکھڑ فیروزال کے نام سے مشہور ہیں۔ کلر موہڑہ۔ گلھوتہ، پمروٹ، ڈھوریاں، ناڑ فیروزال وغیرہ۔ یہ قوم یہاں آباد ہے، منڈی لورین یالورن۔

پونچھ کے علاقہ تحصیل مہینڈر میں فیروزال گکھڑوں کے گھر دوسو سے زائد بیان کئے جاتے ہیں۔ پونچھ فیروزال گکھڑوں کا خاندان تقریباً پانچ سو سال سے وہاں آباد ہیں۔ سب زراعت پیشہ ہیں۔ یہ قوم گو خاندانی اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر افسوس کہ 1846 عیسوی کے انقلاب میں اس خاندان کے سربراہ والئی ریاست مہینڈر پونچھ سردار ہاشم علی خان کی ریاست اور ملک پر انگریز کی ملی بھگت سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے قبضہ کرلیا تھا۔ اس طرح سردار ہاشم علی خان کو اپنا ملک اور ریاست چھوڑنا پڑا۔ اور ہجرت کر کے ضلع راولپنڈی کے موضع نور پور شاہاں میں آباد ہو گئے۔ بمطابق چھٹی گورنر پنجاب سرجان لارنس ہنگری مورخہ 13-11-1846 اور وائسرائے ہند گورنمنٹ آف انڈیا شملہ چھٹی نمبر 291 مورخہ 24-08-1847 سے اب تک ان کے خاندان کو سابقہ سٹیٹ رولرز ہونے کی حیثیت سے ریاستی مینٹیننس الاؤنس مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ مل رہا ہے۔ اس خاندان کے مندرجہ ذیل اصحاب مشہور اور نمبردار ہیں۔ جو وہاں پونچھ مہینڈر نڑ فیروزال میں آباد ہیں۔ اور سب زراعت پیشہ ہیں۔

سردار عبداللہ خان نمبردار ناڑ فیروزال، سردار گوہر خان نمبردار ڈھوریاں، سردار حیدر خان نمبردار نکہ منجہاڑی، سردار شیر محمد خان نمبردار کلر موہڑہ، سردار ناظر علی خان نمبردار سکنہ منجہاڑی، سید محمد خان نمبردار سنگھوٹ، بہادی خان نمبردار سنگھوٹ، فقیراللہ خان نمبردار سنگھوٹ، سردار عطا محمد خان خلف سردار گوہر خان نمبردار ڈھوریاں، سردار پینداخان نمبردار ازاولاد صلاح محمد خان،

Marfat.com

سردار نادر علی خان نمبردار ولد سردار امیر علی خان۔

مندرجہ بالا اصحاب اُس خاندان کی اولاد ہیں جنہوں نے 1846 عیسوی میں مہاراجہ گلاب سنگھ کی اطاعت وفرمانبرداری قبول کر کے وہاں رہنا قبول کر لیا تھا۔ جبکہ سردار ہاشم علی نے مہاراجہ گلاب سنگھ کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جس وجہ سے اُن کو اپنی ریاست اور ملک چھوڑنا پڑا۔

پونچھ کے علاقہ مہینڈر میں فیروزال گکھڑوں کا کسی زمانہ میں بڑا اقتدار رہا ہے۔ یہ خاندان خود مختار ریاست مہینڈر پونچھ کے حکمران رہے ہیں۔ بندوبست محکمہ مال میں ان کو قومی معافی دار قرار دیا ہے۔ یہ اپنی ریاست کا نہ لگان نہ مالیہ دیتے تھے۔ یہ خود مختار مالک تھے۔ مہینڈر پونچھ ریاست کے راجگاں قدیم زمانہ میں پونچھ کے علاقہ منڈی کے دس میل شمال مشرق کی طرف لوریں یا لورن ایک مشہور سرد مقام ہے۔ قیام کرتے تھے۔ بلکہ راجگاں کا یہی دارالحکومت ہوتا تھا۔ گرمیوں میں اسی جگہ قیام کرتے تھے۔ اس کو لوہر کوٹ بھی کہتے ہیں۔ یہ علاقہ دیار، بیاڑ کے درختوں سے گرا ہوا ہے۔ پونچھ کے علاقہ منڈی۔ یہ مقام دو پہاڑیوں کے درمیان لب دریا واقعہ ہے۔ یہاں کے مالکان آراضیات تجارت پیشہ ہیں۔ اور مذہب اہل شیعہ ہے۔ یہاں کا شہد برف کی مانند سفید ہوتا ہے۔ یہاں کی اُونی لوئیاں، پٹو، نقشہ، گھی، گچھیاں، موٹھی اور مکی کی عام پیداوار ہے۔"

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 17 پر بعنوان "سکھوں کی سختی اور مظالم کی داستانیں" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

اقتباس: سکھوں کے عہد میں سردار ہاشم علی خان بن سردار زبردست خان والیئے نڑ فیروزال مہینڈر پونچھ نامور سردار گزرے ہیں۔ جنہوں نے مہاراجہ گلاب سنگھ عرف گلابو کا سختی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

حتیٰ کے سردار ہاشم علی خان کو اپنے ملک کو خیر باد کہنا پڑا۔ اور ہجرت کر کے پونچھ سے

Marfat.com

پنجاب میں 1846 عیسوی میں آکر آباد ہوئے۔ اور ایک ہزار روپیہ جاگیر سالانہ گزارہ کیلئے سرجان لارنس گورنر پنجاب نے مقرر کی۔ جواب تک نسل درنسل سردار ہاشم علی خان کے خاندان کو مل رہی ہے۔اور مطابق چھٹی سرجان لارنس گورنر سرکار ہند یہ جاگیر جب تک سردار ہاشم علی خان کی نسل موجود ہے۔ ملتی رہے گی۔ سردار ہاشم علی خان نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو پیغام بھیجا تھا۔ کہ ہمارا انصاف کسی پر ظلم گوارا نہیں کرتا۔ اور ہمارے انصاف کے ترازو میں چھوٹے بڑے غریب امیر کا فرق نہیں۔ اگر اس کے بعد کسی آدمی کی جانب سے کسی پر ظلم وستم کیا۔تو اپنی حرکت بے رحمی کی سزا سے نہ بچ سکے گا۔

اسی کتاب میں مندرج راجہ غلام مرتضےٰ خان بن سردار ہاشم علی خان سکنہ نور پور شاہاں راولپنڈی اپنی تحریر مورخہ 07-09-1860 عیسوی میں لکھتے ہیں:۔

''کشمیر پر اپنا تسلط اور قبضہ بحال کرنے کے لئے گلاب سنگھ ڈوگرہ کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔اس کے خلاف میر پور، پونچھ، مہینڈر، راجوری اور بھمبر کے مسلمانوں نے بغاوت کردی۔ جس کو کچلنے کے لئے سخت قوانین بنائے گئے۔آخر کار مہاراجہ گلاب سنگھ نے وائسرائے ہند کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔اور اپنے تحفظ کے لئے فریاد کی۔ کہ ریاست کے لوگ باغی ہو گئے ہیں۔ وائسرائے ہند نے مہاراجہ کے مشورہ سے ریاست کے ان خود مختار حکمرانوں کو نومبر 1846 عیسوی میں ملک بدر کر دیا۔ جن میں راجہ فیض طالب خان والئی بھمبر نے جہلم میں پناہ لی۔ سردار ہاشم علی خان والیئے پونچھ مہینڈر نے ضلع گجرات میں پناہ لی۔اور بعد میں 1853 عیسوی میں گجرات سے ضلع راولپنڈی آگئے۔ان خاندانوں کو مطابق چھٹی گورنر پنجاب سرجان لارنس مورخہ 13-11-1846 عیسوی اور وائسرائے ہند گورنمنٹ آف انڈیا شملہ چھٹی نمبر 291 مورخہ 24-8-1847 سے اب تک سابقہ سٹیٹ رولرز ہونیکی حیثیت سے ریاستی الاؤنس مل رہا ہے۔

صفحہ نمبر 71 شجرہ نسب سردار ہاشم علی خان قوم گکھڑ فیروزال سابقہ سٹیٹ رولرز روائی

Marfat.com

غلام مرتضےٰ خان

راجہ غلام حیدر خان راجہ جعفر خان

راجہ اکبر خان

راجہ محمد زمان راجہ محمد ایوب

راجہ عطااللہ خان، راجہ محمد سرور، راجہ غلام مہدی، راجہ مبارک حسین

راجہ غلام رضا راجہ نذیر احمد

راجہ غلام محمد راجہ علی بہادر

قلمی نسخہ راجہ غلام رضا خان کے صفحہ نمبر 83 ایک شجرہ نسب مصدقہ مہر و تاریخ و دستخط حاکم مجاز درج ہے۔ جو کہ ذیل ہے:۔

یہ شجرہ 1807 عیسوی کا مرتب کردہ ہے۔

شجرہ نسب سردار زبردست خان قوم گکھڑ فیروزال سکنہ نڑ فیروزال تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ 1807 عیسوی

Marfat.com

شجرہ نسب

- سلطان گل محمد خان
  - سلطان فیروز خان
    - شاہد ولت خان
    - سردار متولی خان
      - فرقداد خان
      - پنجاب خان
        - گلاب خان
          - نادو خان
            - سیف اللہ خان
        - ملو خان
          - دلیل خان
            - مٹھا خان
              - سردار عظمت اللہ خان
              - سردار معظم خان
                - زبردست خان
          - صالح خان
            - بہادر خان
              - جیا خان
                - پیندا خان
                  - سلطان خان

راجہ غلام رضان خان کے مصدقہ شجرہ کی روشنی میں سلطان فیروز خان کے پانچ کے بجائے چھ بیٹے ثابت ہوتے ہیں۔ چھٹے بیٹے سردار متولی خان پندرھویں صدی عیسوی میں مہنیڈر پونچھ نقل مکانی کر آئے۔ چنانچہ مصنفین تاریخ ہائے گکھڑاں کیگو ہرنامہ، تاریخ گکھڑاں پونچھ وغیرہ نے جو صدیوں بعد مرتب ہوئیں۔ چھٹے بیٹے جو کہ علاقہ مہنیڈر چلے گئے تھے۔ کے متعلق تحقیق نہیں کی۔ اور نہ ہی اُن کی ذریات کا شجرہ نسب شامل کتب کیا۔ حالانکہ انہوں نے پونچھ مہنیڈر میں قوم فیروزال گکھڑ کے مشاہیر، نمبرداروں اور اُنکے رہائشی مواضحات وغیرہ کا ذکر اپنی کتابوں میں مراحت کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

مصدقہ شجرہ نسب جو کہ راجہ غلام رضا خان مرحوم از شاخ فیروزال گکھڑ مہنیڈر پونچھ و

Marfat.com

دیگر ریکارڈ کی روشنی میں سلطان فیروز خان کے ذیل چھ بیٹے ہوئے ہیں:۔

سلطان فیروز خان

تاتار خان	جھنڈا خان	عیسیٰ خان	دولت خان	متولی خان	دینا خان
پنجاب	پنجاب	پنجاب	پنجاب	مہنڈر پونچھ	پنجاب
				پنجاب خان	
				ناڑ فیروزال	

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ سردار متولی خان کے بیٹے سردار پنجاب خان ناڑ فیروزال منتقل ہوئے۔ اُن کی اولاد نے گردونواح میں دیہات آباد کئے۔ مثلاً سیف اللہ خان المعروف سوخی خان نے اس علاقہ پر اقتدار جمایا اور قلعہ ہرموتہ تعمیر کیا۔ سردار پھانا خان نے بھاٹہ اور سلطان محمد خان نے موضع دھوڑیاں کی بنیاد رکھی۔

سردار عظمت اللہ خان نے ناڑا کوٹ اور شیرا خان نے نکہ کوٹ آباد کئے۔ جبکہ سردار معظم خان نے موضع کلر موہڑہ آباد کیا۔ فیروزال گکھڑوں کا سب سے زیادہ عروج سردار زبردست خان بن سردار معظم خان کے وقت ہوا۔ انہوں نے قلعہ بھاٹہ کوٹ قلعہ منجھاڑی و کرناہ وغیرہ تعمیر کئے۔ اور اپنی ریاست کو ناڑ فیروزال سے توسیع دیکر پوری تحصیل مہنڈر پر چھا گئے۔ جس کی سرحدیں مشرق میں پیر پنجال اور مغرب میں درہ شیر خان، سہڑہ منڈھول وغیرہ تک تھے شمالاً، جنوباً بھی جرال راجگاں راجوری اور راٹھور راجگاں پونچھ سے باضابطہ جنگیں کر کے سنگھوٹ اور ہری ڈھکی وغیرہ سرحدیں قائم کیں۔ 1819 عیسوی میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر پر قبضہ کیا۔ لیکن

Marfat.com

سکھ فوجوں کے جانے کے بعد پونچھ، مہنیڈر، راجوری اور بھمبر کے حکمران خاندانوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اس طرح مہاراجہ گلاب سنگھ کا اقتدار بحال ہونے یعنی 1846 عیسوی تک راجہ زبردست خان کے بیٹے سردار ہاشم علی خان حکمران رہے جنہیں نومبر 1846ء میں ملک بدر کر دیا گیا۔ اور وہ مع خاندان نور پور شاہاں ضلع راولپنڈی آباد ہوئے۔ جہاں اُن کی اولاد آج تک محلّہ راجگاں موضع نور پور شاہاں بری امامؒ حال ضلع اسلام آباد میں مقیم ہے دوسرے بھائی اکبر علی خان عرف اکو خان کی اولاد موضع کلر موہڑہ اور دیگر شاخوں کے فیروزال مواضحات ناڑ فیروزال خاص، بھاٹہ ڈھوڑیاں، کلر موہڑہ، نکہ کوٹ، منجھاڑی، ہرنی، گلھوٹہ، سنگھوٹ، درابہ، پمروٹ، گوتھل، پوٹھ اور منکوٹ تیرہ دیہات میں آباد ار معاشرتی طور پر باوقار چلی آ رہی ہے۔ جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں شامل ہو چکی ہے۔ انقلابات 1947 عیسوی وسال 1965 عیسوی میں ہجرت کر کے آزاد جموں وکشمیر میں رہائش پذیر فیروزال گکھڑاں کی تفصیل بھی درج ہو چکی ہے۔ اس طرح پنجاب میں مقیم سابقہ دور کے فیروزلوں کے علاوہ فیروزالاں مہنڈر بھی آزاد کشمیر و پاکستان کے پچیس مواضحات وشہروں میں مقیم ہیں۔ اور باوقار زندگی بسر کرنے کیلئے تگ ودو کر رہے ہیں۔

گردش گردونِ گرداں گردشاں را گرد کرد
برسرِ اہلِ تمیزان، ناقصاں را مرد کرد

تیزی تندی نیاید بکار
جواں مرد باید، بود بردبار

فروزال گکھڑوں کا مذہب

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ گکھڑ ایرانی النسل ہیں۔ اور کیانی بادشاہ منوچہر بن ایرج کی اولاد ہیں 568ء سے قبل ایران میں کیانی خاندان کی حکومت رہی ہے۔ مورخین نے لفظ کیانی کی دو وجہیں تحریر کی ہیں ایک اس خاندان کے اکثر بادشاہوں کے نام لفظ ''ک'' سے شروع ہوتے تھے۔ جیسے کیقباد، کیکاؤس، کیومسرت، کیخسرو وغیرہ۔

Marfat.com

اسی مناسبت سے ان کا لقب کیانی پڑا۔ دوسرے ایران کے صوبہ کیان کی مناسبت سے یہ قوم کیانی کہلائی۔ یہاں پر اس خاندان کی کثرت پائی جاتی ہے۔ اور وہاں سے چل کر تبت، کشمیر، کابل اور پوٹھوہار پنجاب میں آباد ہوئے۔ فیروزال گکھڑ قبیلہ کا اصل بھی کیانی ہیں۔

ایران میں ان کا مذہب آتش پرست رہا ہے۔ تبت میں آکر بدھ مت سے متاثر ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ کشمیر میں یہ لوگ سورج کی پوجا کرتے تھے۔ تواریخ کے مطابق شاہ قابل نے کابل میں آکر تیرھویں صدی میں خلیفہ مامون رشید کے ہاتھوں اسلام قبول کرلیا۔ اور اُس کے بعد اسلام میں داخل چلے آرہے ہیں۔ مہنیڈر پونچھ کشمیر کے فیروزال گکھڑ سنی العقیدہ فقہ حنفی کے مطابق زندگی بسر کررہے ہیں۔ سردار ہاشم علی خان اور اُنکی اولاد 1846ء کی بغاوت اور ہجرت کے وقت سنی العقیدہ تھے۔ تاہم اب نور پور شاہاں امام بریؒ ضلع اسلام آباد کے فیروزال گکھڑ فقہ جعفریہ کے پیرو ہیں۔ موضع نکہ کوٹ مہنیڈر سے آنے والے بزرگ سردار فیض بخش خان کی اولاد فقہ خفی کی پیروری ہے۔ اور اُن میں ایک مشہور عالم دین مجاہد اہلسنت راجہ ولی محمد خان خطیب جامع حنیفہ نور پور شاہاں گزرے ہیں۔ نور پور شاہاں کے بزرگوں اور روایات کی تحقیق کے مطابق راجہ غلام مرتضےٰ خان بن سردار ہاشم علی خان کی شادی لاہور کے گکھڑ قبیلہ سے ہوئی تھی۔ جو کہ فقہ جعفریہ کے ہیرو تھے۔ اس طرح راجہ صاحب اور اُنکی اولاد نے فقہ جعفریہ کی پیروی شروع کی۔ پنجاب کے دیگر فیروزال گکھڑ مجموعی طور پر حنفی العقیدہ ہیں۔ کچھ فقہ جعفریہ کے ہیرو بھی ہیں۔

خطابات:

ابتداء میں علاقہ اصفہاں کے خطاب ہوتا تھا۔ پھر کیانی ہوا اور ساسانی اور کیانی خاندانوں نے ایک عرصہ تک ایران پر حکومت کی۔ کشمیر میں راجہ کے خطاب سے حکمران رہے۔ کابل میں آکر حکمرانوں کا خطاب ''شاہ'' استعمال ہونے لگا مثلاً کابل شاہ، گکھڑ شاہ، گکھڑ شاہ کے نام سے موسوم ہوکر گکھڑ کہلائے۔ پھر مختلف خاندانوں میں بٹ گئے۔ پوٹھوہار میں آکر ملک کا خطاب استعمال کرتے رہے۔ مثلاً ملک کد خان، ملک گل محمد خان، ملک سکندر، ملک فیروز وغیرہ،

Marfat.com

ملک فیروز خان کے بیٹے جھنڈا خان کو مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے چوہدری کا خطاب دیا۔ ہاتھی خان کو بابر بادشاہ نے سلطان کا خطاب دیا۔

عمر خان کو مرزا کا خطاب دیا گیا۔ مغلوں کے آخری عہد میں نواب کا خطاب بھی دیا گیا۔ اس طرح گکھڑوں کے خطاب کیانی، راجہ، سلطان، مرزا، دیوان، نواب، سردار وغیرہ رہے ہیں۔ مینڈر پونچھ کشمیر کے فیروزال گکھڑ پنجاب سے آمد کے بعد سردار کا خطاب استعمال کرتے رہے۔ جیسے سردار متولی خان بن ملک فیروز خان، سردار پنجاب خان، سردار زبردست خان، سردار ہاشم علی خان وغیرہ۔ فیروزال گکھڑاں مینڈر پونچھ 1846ء میں ہجرت کر کے نور پور شاہاں آئے۔ انہوں نے دوبارہ لفظ ''راجہ'' کا استعمال کیا۔ پنجاب کے تمام شاخوں کے گکھڑاں سلطان یا راجہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور یہی ان کی پہچان ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق پونچھ کشمیر میں سکھ اور ڈوگرہ حکمرانوں نے اپنے لئے راجہ مہاراجہ کا خطاب استعمال کیا اور سابقہ حکمرانوں، ان کی ذریات کو جاگیریں، نمبرداریاں وغیرہ دے کر ''سردار'' کا خطاب دیا۔

گکھڑاں کے پایہء تخت

مورخین کے بیان کے مطابق گکھڑاں کا پہلا پایہء تخت اصفہان ایران تھا۔ پھر خراسان، اس کے بعد تبت، پھر کشمیر اور پونچھ، پھر کابل، کابل کے بعد پوٹھوہار میں آ کر پہلا دارالخلافہ چانہ بنیر نزد چومکھ، پھر دھان گلی، پھر ہالہ، گلیانہ، خانپور، ناڑ فیروزالاں مینڈر۔

انتظام سلطنت

گکھڑ ایک بہادر قوم رہی ہے۔ یہ مختلف قبیلوں مثلاً سکندرال، فیروزال، بگیال، ادمال، سارنگال وغیرہ میں منقسم تھے۔ ہر قبیلہ کا ایک سردار الگ ہوتا تھا۔ اس کے ماتحت ایک وزیر اور دیوان ہوتا۔ فوج کا سپہ سالار وہ خود ہی ہوتا تھا۔ جنگ کے وقت ہر قبیلہ بڑے سردار کے جھنڈے تلے فوج لیکر جنگ میں شامل ہوتا تھا۔ ان کا سکہ بھی اپنا ہوتا تھا۔ انتظام چلانے کے لئے

Marfat.com

منشی، اہلکار، مستعدی اور خادم وغیرہ ہوتے تھے۔ لگان کی وصولی سالانہ ہوتی تھی۔ کسی ماتحت قوم کی بغاوت پر فوج سے کام لیا جاتا تھا۔ اسلحہ، وردی وغیرہ استعمال ہوتی تھی۔ محکمہ عدالت بھی اِن کے ہاں قائم تھا جو قاضی کہلاتے تھے۔ عام رعایا کے ساتھ سلوک فیاضانہ کیا جاتا تھا۔ ان ہی خوبیوں کی وجہ گکھڑ قوم 412ھ تا 1186ھ کل 774 برس حکمران رہی۔

رشتہ داریاں

گکھڑ قوم کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی رشتہ داریاں اپنے ہی قبیلوں میں ہوتی رہی ہیں۔ گکھڑ راجاؤں کی رشتہ داریاں مختلف وقتوں میں ہندوستان کے مغل شہنشاہوں، سوری افغان، سادات وغیرہ سے ہوتی رہی ہیں۔ ملک کے سربراہ اقتدار خاندانوں کی رشتہ داریوں کا رواج رہا ہے۔ چنانچہ مینڈر پونچھ کے فیروزال گکھڑ راجاؤں کی رشتہ داریاں نزدیکی ریاستوں کے حکمران قبیلوں مثلاً جرال، راٹھور وغیرہ سے ہوئیں۔ آپ راجی کے دور میں ہم عصر صاحب اقتدار اقوام ڈلی، ملدیال، ملک، جرال، تھکیال، ڈومال وغیرہ سے رشتے ہوتے رہے۔

فیروزال گکھڑ عموماً باہر سے رشتے کر لیتے تھے۔ اپنے قبیلہ سے باہر خاندانوں میں نہیں دیتے تھے۔ یہ رواج عرصہ تک قائم رہا لیکن اب رشتہ دار خاندانوں میں داد وستد کا سلسلہ جاری ہے۔ ہجرت کر کے آزاد جموں وکشمیر، پاکستان آنے والے قبیلے رشتوں کی کمی، تعلیمی اور دیگر مساوات وغیرہ قائم رکھنے کے لئے رشتے دیتے اور لیتے ہیں۔ البتہ اس میں بھی ماضی کی طرح اچھے خاندانوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

خود اپنے ہی تیروں سے جگر چاک ہیں ہم لوگ
اپنے لئے کچھ ایسے ہی سفاک ہیں ہم لوگ

تیری قدرت پلٹ سکتی ہے سارے کارخانے کو
پھر اِک دن کے لئے بھیج دے پچھلے زمانے کو

Marfat.com

ریاست جموں

تاریخی کتب رامائن، مہابھارت وغیرہ سے پتہ چلتا ہے کہ سورج بنسی خاندان میں بڑے راجے مہاراجے ہوئے۔ خصوصاً ایودھیا کے راجہ دشرتھ مشہور و معروف راجہ تھے جن کے ہاں ہندوؤں کے اُوتار شری رام چندر جی پیدا ہوئے۔ رام چندر جی کے دو بیٹے لو اور کُش تھے۔ اِسی خاندان کے راجہ سُدرشن کے ہاں دو بیٹے اگنی برن اور اگنی گر پیدا ہوئے۔ اگنی گر بڑے بھائی سے ناراض ہو کر پنجاب کی طرف چلا آیا اور کوہستان شوالک کی مرکزی راجدھانی کانگڑہ میں پہنچا اور کانگڑہ کے راجہ کی بیٹی سے شادی کی اور جہیز میں بہت سا علاقہ ملا۔ اگنی گر نے کانگڑہ سے چل کر دریائے راوی کو پار کیا اور کٹھوعہ کے چند ایک دیہات پر قبضہ کر کے خود مختار ریاست بنالی۔

اُس کے بعد اُس کا بڑا بیٹا بایوشرب حکمران ہوا جس نے کافی دیر حکومت کی۔ اُس کا بیٹا پُورن دیو ہوا، پُورن دیو کا بیٹا لاکھو دیو، اس کا بیٹا کھیاب جوسن ہوا، اس کا بیٹا اگنی گرب ثانی ہوا، اسی راجہ اگنی گرب ثانی کے اٹھارہ بیٹے تھے جن کی مدد سے اس نے دریائے توی کے پار تک کے علاقے اپنے قبضے میں کر لئے۔ اگنی گرب کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا باہولوچن حکمران ہوا۔ راجہ باہولوچن اپنے زمانے کا مشہور حکمران گزرا ہے۔ راجہ چندر ہارس والئی پنجاب سے سرحدی جھگڑا ہو گیا اور باہولوچن اِسی لڑائی میں مارا گیا۔ باہولوچن لا اولاد تھا۔ اس لئے ریاست اس کے چھوٹے بھائی جامبولوچن کو مل گئی۔ راجہ جامبولوچن کے اپنے بڑے بھائی باہولوچن کا بدلہ چندر ہارس سے لے کر پنجاب پر بھی قبضہ کر لیا۔

جموں کی وجہ تسمیہ و آبادی

دریائے توی کے اُس پار یعنی موجودہ جموں شہر کی طرف کا علاقہ گھنا جنگل تھا۔ ایک دن راجہ شکار کے لئے اِس جنگل میں آیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک تالاب پر شیر اور بکری اکٹھے پانی پی رہے ہیں۔ وہ تالاب پر آیا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ہر جگہ امن و امان والی ہے جہاں شیر اور بکری اکٹھے پانی پیتے ہیں۔ یہاں میں اپنے محل بنا کر شہر آباد کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ راجہ

Marfat.com

جامبولوچن نے جنگل صاف کروا کر شہر بنوایا اور اس کا نام جامبونگر رکھا جو زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ''جموں'' کے نام سے مشہور ہوا۔

راجہ جامبولوچن کے بیٹے پُورن کرن نے راجدھانی باہو قلعہ سے اُٹھا کر جموں قائم کی اور وہ جموں کا پہلا راجہ بنا۔ راجہ پُورن کرن کے دو بیٹے دِیا کرن اور دھرم کرن تھے۔ چنانچہ کشمیر میں طوائف الملوکی کی وجہ سے سرکردہ لوگوں نے راجہ پُورن کرن سے درخواست کی کہ وہ کشمیر کا راج سنبھال کر امن وامان قائم کریں۔ چنانچہ راجہ نے اپنے بڑے بیٹے دِیا کرن کو کشمیر بھیج دیا جس نے امن وامان قائم کر کے حکومت قائم کی اور بعض مورخین کے مطابق 55 پشت اور بعض کے مطابق تین پشت یا 55 سال تک حکومت کی۔

راجہ پُورن کرن کے بعد اُس کا بیٹا دھرم کرن جموں کا راجہ بنا۔ اس کا بیٹا کیرت کرن ،اس کا اگنی کرن اور اس کا فرزند راجہ شکتی کرن ہوا۔ اس راجہ نے ڈوگرم رسم الخط رائج کیا۔

راجہ شیو پرکاش۔ راجہ شکتی کرن کا بیٹا شیو پرکاش مذہبی تھا اور پوجا پاٹ میں لگا رہتا تھا جس کی وجہ سے سیالکوٹ کے راجہ نے جموں راج کا بہت سا حصہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس کے بیٹے شام پرکاش نے اپنا قبضہ راجہ سیالکوٹ سے واپس لیا۔ شام پرکاش کے بعد جیوتش پرکاش، اس کے بعد پشپ پرکاش، رتن پرکاش، بھوشن پرکاش اور رتن پرکاش یکے بعد دیگرے راجہ بنے۔ راجہ برہم پرکاش کے زمانے میں پنجاب میں بہت بڑا سیلاب آیا۔ برہم پرکاش کا جام پرکاش، اس کا سندر اِندر، اس کا برج اندر، ہریش چندر اور ہرینہ کمل یکے بعد دیگرے راجہ ہوئے۔ اِس کے بعد راجہ دِیالو پرن، راجہ تیج برن، راجہ بودھ ارجن راجہ بنے۔

راجہ مال دیو

1357ء میں راجہ مال دیو نے جموں کی حکومت سنبھالی۔ یہ بڑا بہادر راجہ تھا۔ اس راجہ کے وقت جموں شہر کی آبادی دگنی ہوگئی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سمیر دیو جموں کا راجہ بنا۔ اسے مبارک شاہ بادشاہ دہلی نے بائیس راجگان پہاڑ کا سرتاج بنا کر بھیم دیو کے نام سے موسوم ہونے کی سند عطا

Marfat.com

کی۔راجہ بھیم دیو کے بعد اس کا بیٹا عجائب دیو راجہ ہوا۔بھیم دیو کے بعد راجہ گھوکھڑ دیو، کپور دیو، راجہ سمیل دیو، راجہ سنگرام دیو، راجہ بھوپت دیو، راجہ ہری دیو، راجہ گجے سنگھ، راجہ دھرپ دیو اور راجہ رنجیت دیو نے جموں پر حکومت کی۔

راجہ رنجیت دیو بہادر اور دور اندیش تھا۔نواب لاہور نے اسے جنوبی ہندوستان کے چند علاقے مغل شہنشاہ کے لئے فتح کرنے کا حکم دیا۔انکار پر اسے قید کیا گیا۔بعدازاں رہا کر دیا۔ رنجیت دیو کی گرفتاری کے دوران جموں کی حکومت گھنسار دیو (پڑدادا مہاراجہ گلاب سنگھ) نے سنبھالی تھی۔راجہ رنجیت دیو نے 1750ء تا 1781ء حکومت کی۔مہاراجہ رنجیت دیو نے ڈوگرہ دیس کے بائیس راجواڑوں کے اپنے مطیع کیا۔آپ کو احمد شاہ ابدالی نے ''راجا راجاں'' کا خطاب دیا۔اس کے عہد میں رعایا خوشحال تھی۔یہ راجہ 1781ء میں وفات پا گیا۔

اس کے بعد اس کا بیٹا برج راج دیو، اس کے بعد اس کا اکلوتا بیٹا راجہ کمپورن دیو جو کہ ایک سال کا تھا میاں موٹا سنگھ کی سربراہی میں تخت نشین کیا گیا۔یہ راجہ 1798ء میں راہی ملک عدم ہوا۔اس کے بعد دیو کو جموں کی راج گدی پر بٹھایا گیا لیکن اب جموں میں طوائف الملوکی جاری ہوگئی۔چنانچہ پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سکھ حکومت قائم ہوگئی جس نے 1819ء میں کشمیر پر حملے دوران جموں، بھمبر، راجوری، پونچھ، مظفر آباد اور کشمیر وغیرہ پر قبضہ کر کے خالصہ حکومت میں شامل کر لیا۔

راجہ رنجیت دیو جموال کے دورِ حکومت میں سلطان دہلی کی جانب سے راجہ جموں کو کنٹرول دیا گیا جو کہ بائیس راج کے طور پر تواریخ میں مشہور ہیں۔

ریاست بھمبر، کھڑی کھڑایالی، بسوہلی، بھدرواہ، بھڈو، سمرتہ، چومکھ (میرپور)، بندرھالتہ، ریاست بھوتی باہو، جموں، جبسروٹہ، لکھن پور، سپانیہ، منکوٹ، چھنٹی، کشتواڑ، ترگلا، اکھنور، پونچھ، راجوری، سہارن، مظفر آباد۔

نوٹ): جموں کی پہاڑی ریاستوں بھمبر، کھڑی کھڑالیالی، چومکھ، پونچھ، راجوری، مظفر آباد سے

Marfat.com

متعلق مختلف تواریخ کے مطالعہ سے دستیاب حالات کتاب ہذا میں درج ہوئے ہیں۔ دیگر ریاستوں کے حالات (ان شآء اللہ) دوسری جلدوں میں شامل کیے جائیں گے جن کے لئے مواد اکٹھا کیا جارہا ہے۔ جموں اور اس کی ملحقہ باقی ماندہ ریاستوں پر زیادہ تر ہندو سیورج بنسی خاندان کی مختلف شاخوں کی حکمرانی رہی ہے۔ صرف جموں کے حکمرانوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی مشہور شاخ ڈوگرہ راجپوت ہے۔ مزید برآں پال شاخ نے بھی پہاڑی ریاستوں میں عرصہ تک حکمرانی کی اور برصغیر اور جموں وکشمیر میں مسلمانوں کی آمد تک ہندو خاندانوں کی حکومت رہی ہے جن کے حالات آئندہ جلدوں میں بالوضاحت بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ڈوگرہ خاندان کے مہاراجہ گلاب سنگھ نے معاہدہ امرتسر مورخہ 16 مارچ 1846ء کی رو سے جموں کی تمام پہاڑی ریاستوں، وادی کشمیر، تبت، لداخ، گلگت، بلتستان وغیرہ پر قبضہ کر کے ایک وسیع ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد رکھی جس پر ڈوگرہ خاندان 1846ء تا 1947ء ایک صدی تک حکمران رہا ہے۔ ان ڈوگرہ حکمرانوں کے دورِ حکومت کا ذکر گذشتہ صفحت میں کیا جاچکا ہے۔

۲۔ آپ راجی کے زمانے کا مختصر حال بھی گذشتہ اوراق میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ راجی دراصل مرکزی ریاستی حکومتوں کے کمزور ہونے اور سکھا شاہی کے دور کی داستان ہے جیسے مختلف تاریخ دانوں نے بیان کیا ہے۔ آپ راجی کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی بلکہ مختلف علاقوں میں طاقتور قوموں نے اپنی طاقت منانے کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ مورخین کی زبان میں ہر علاقے اور ہر گاؤں میں لوٹ مار شروع تھی۔ ہر کوئی مقدم بنا پھرتا تھ۔ ڈاکے زنی، مال مویشی ہانک کر لے جانا معمول بن گیا تھا۔ طاقتور قومیں کمزوروں پر ظلم وستم کرتی تھیں۔ چنانچہ جس علاقہ میں جس قوم کی اکثریت تھی وہاں اسی کی بادشاہی سمجھی جاتی تھی۔ سکھوں کے کشمیر پر قبضہ کے بعد سکھ حکومت کی کمزوریوں کی وجہ سے ریاستوں کی سابق حکمران قوموں نے اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو شروع کر رکھی تھی۔ اس طرح چپ، جرال، گکھڑ، ملک، کھمکھا، بمبا،

Marfat.com

راٹھور، ڈومال، تھکیال، تیز پال، فیروزال، عباسی، ملدیال، ڈلی، ڈھونڈ، گوجر وغیرہ قوموں نے اپنی اکثریت کے علاقے میں اقتدار پر قبضہ کرلیا تھا۔

معاہدہ امرتسر 1846ء کی رو سے ریاست جموں وکشمیر کا اقتدار ملنے پر مہاراجہ گلاب سنگھ نے انگریزی فوجوں کی مدد سے آپ راجی کا خاتمہ کر کے وسیع ریاست جموں وکشمیر تشکیل دی اور بااثر قوموں کو جاگیریں وغیرہ دے کر اپنے ساتھ ملایا۔ یہ سلسلہ 1947ء تک جاری رہا جبکہ تقسیم برصغیر ہند کے وقت ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

تحریک آزادی ہند اور جموں وکشمیر

ہندوستان میں ہندوراج کے بعد خاندان غلاماں کے پہلے سلطان قطب الدین ایبک سے لے کر آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر تک تقریباً ایک ہزار سال مسلمانوں نے حکومت کی۔ مغلوں کے آخری دور میں طوائف الملوکی پھیل گئی جس کی وجہ سے وسیع سلطنت میں مختلف ریاستیں وجود میں آ گئیں جن میں سکھ، مرہٹے و دیگر اقوام نے اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ مغل سلطنت محدود ہو کر رہ گئی۔ اِس خلفشار سے فائدہ اٹھا کر برطانوی سامراج نے ہندوستان میں پاؤں جمانے شروع کیے۔ انگریز پہلے تو ایسٹ انڈیا کمپنی کی شکل میں یہاں تجارت کرنے آئے لیکن آہستہ آہستہ مقامی حکمرانوں سے ساز باز کر کے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔

ہندوستان کی مختلف اقوام ہندو، مسلمانوں، سکھوں وغیرہ نے انگریزوں کے خلاف 1857ء میں جنگ کا آغاز کیا۔ مگر آزادی پسند قوتوں کو شکست ہوئی اور انگریز راج سارے ہندوستان میں قائم ہو گیا۔ انگریزوں نے چالاکی سے ''تقسیم کرو اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا شروع کیا۔ معاشی، تعلیمی و دیگر مراعات میں ہندوؤں کو شامل کرلیا جبکہ حکمران قوم مسلمان کو جان بوجھ کر پسماندگی کی دلدل میں دھکیل دیا گیا۔ مسلم اکابرین سرسید احمد خان اور ان کے رفقاء کار نے علی گڑھ تحریک کے ذریعہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی لیکن مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے بہت پیچھے

Marfat.com

رہ چکے ہیں۔ وہ سیاسی، تعلیمی اور معاشی طور پر بہت پسماندہ ہو گئے۔ علی گڑھ تحریک کے ساتھ ساتھ مسلمان مشائخ کرام اور علمائے کرام نے اپنی تعلیمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ خانقاہوں اور دینی مدارس نے بے ثمات مشکلات کے باوجود اسلامی تعلیمات، تہذیب وتمدن اور کلچر کو سہارا دیئے رکھا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ برطانوی حکومت نے برصغیر ہند کو متحد کر کے ایک مرکزی حکمرانی کے دائرہ میں لایا۔ ملک میں نظم ونسق قائم کیا۔ دیوانی وفوجداری قوانین نافذ کیے، صنعتیں قائم کیں، سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے مغربی اداروں کے قیام کی راہ ہموار کی۔ یہ سب کچھ ہندوستانیوں کو اپنی روایات سے بے گانہ کر کے انگریز سامراج کی جڑیں پکی کرنے کے حربے تھے جیسے علامہ اقبالؒ نے اپنے شعر میں اس طرح واضح کیا ہے۔

خواب سے بیدار ہوتا ہے محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اُسے حکمران کی ساحری

بہرحال انگریز اپنی چالوں کے بل بوتے پر ایک سو سال تک برصغیر ہند پر حکومت کرنے میں کامیاب رہے۔ اِس دوران ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنی غلامی کا احساس ہوتا گیا اور انگریز مختلف بہانوں سے اپنے اقتدار کو طویل دیتے رہے۔

نیشنل کانگرس کا قیام

اولیں طور پر ایک انگریز اے۔ او۔ ہیوم نے ہندوستانیوں کو اصلاحات وغیرہ کا سہارا دے کر زیر دام رکھنے کے لئے آل انڈیا نیشنل کانگرس کی بنیاد ڈالی مگر اس میں برصغیر کے ہندوؤں، مسلمانوں اور دیگر اقوام نے حصہ لے کر اِسے ایک عوامی تحریک اور سیاسی جماعت بنا دیا اور نوبت آزادی کے مطالبہ تک پہنچ گئی۔ کانگریس میں ہندوؤں کا غلبہ تھا۔ ایک تو وہ انگریز حکومت سے اِس پلیٹ فارم سے فائدہ اٹھا کر زیادہ مراعات حاصل کر رہے تھے۔ مسلمانوں کو نظر انداز کیا جا رہا تھا۔ دوسرے آزادی کے بعد برصغیر میں ہندو سامراج یعنی اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے تھے۔

Marfat.com

مسلمانوں کے اپنے تحفظات تھے۔ حقیقتاً برصغیر میں ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں آباد تھیں اور انگریز کسی طرح بھی ان کو نظرانداز نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں بھی انہوں نے ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی اختیار کی مگر معاملہ آگے بڑھ چکا تھا۔

مسلم لیگ کا قیام

برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے ایک وفد سر آغا خان کی سربراہی میں وائسرائے ہند کے پاس بھیجا جو شملہ وفد کے نام سے مشہور ہے۔ بعدازاں مسلمانانِ برصغیر نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی جس نے مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ وقت کی ضرورت یہ تھی کہ ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرایا جائے۔ اس لئے مسلمان راہنماؤں نے کانگریس کے ساتھ تعاون جاری رکھا۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کو ہندو مسلم اتحاد کا پیمبر کہا گیا لیکن ہندو رہنماؤں مہاتما گاندھی اور مسٹر جواہر لال نہرو وغیرہ نے در پردہ ہندو راج قائم کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ 1916ء میں قائداعظمؒ کے چودہ نکات کے جواب میں 1928ء کی نہرو رپورٹ اور 1935ء کے انتخابات کے بعد کانگریسی حکومتوں نے مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ سلوک روا رکھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے 23 مارچ 1940ء کو مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن پاکستان کا مطالبہ کیا جو قراردادِ پاکستان کے نام سے مشہور ہے۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کہا کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ قومیں ہیں۔ اِن کا مذہب، تہذیب و تمدن، سیاسی افکار ہر چیز علیحدہ اور مختلف ہے۔ لہٰذا برصغیر ہند کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مسلمانوں کے لئے اکثریتی علاقوں میں علیحدہ ملک پاکستان قائم کیا جائے۔ لہٰذا 3 جون 1946ء کے تقسیم ہند پلان کے تحت برصغیر کو دو ملکوں بھارت اور پاکستان میں تقسیم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آ گیا۔

جموں وکشمیر میں تحریک آزادی

ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ جموں اور اس کے ملحقہ پہاڑی

Marfat.com

ریاستوں اور کشمیر وادی کے سلسلہ میں درجنوں تواریخی کتب موجود ہیں۔ چنانچہ ایک ہندو سکالر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے انڈین فلاسفی میں لکھا ہے کہ

"کشمیر ایک ایسا خطہ ہے جسے اپنی ہزاروں سال پر محیط ریکارڈ شدہ تاریخ پر فخر کرنا چاہیئے۔"

جب کلہن نے 1148ء میں راج ترنگنی لکھنے کا آغاز کیا تو اس وقت کشمیر کی تاریخ کے بارہ میں گیارہ تصانیف موجود تھیں جن میں بعض سے کلہن نے استفادہ بھی کیا۔ بعد میں اس وقت تک درجنوں کتب چھپ چکی ہیں۔

الغرض تواریخ کی روشنی میں کشمیر پر 1883ء قبل مسیح سے 271ء قبل مسیح تک ہندو سورج بنسی، آریہ وغیرہ حکمران رہے۔ 271ق م سے لے کر 231ق م تک بدھ مت کا چرچا رہا۔ مہاراجہ اشوک نے کشمیر میں بدھ مت پھیلایا۔ کشمیر پر 21 غیر مسلم خاندان حکمران رہے۔

کشمیر میں پہلی اسلامی حکومت 1320ء میں سلطان صدرالدین نے قائم کی جو رنچن شاہ کے نام سے حکومت کرتے ہوئے حضرت بلبل شاہ کے دست مبارک پر مسلمان ہو کر سلطان صدرالدین بنے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے شاہ میر، چک، مغل، افغان اور پھر سکھوں نے کشمیر پر حکومت کی۔

اگر تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو تحریک آزادی کشمیر برصغیر ہند کی آزادی کی تحریک سے بھی پہلے شروع ہوئی۔ تحریک آزادی ہند کے خدوخال 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد نمایاں ہوئے جبکہ 1819ء میں سکھوں نے جموں و کشمیر پر قبضہ کر کے اپنے ایک ڈوگرہ سردار راجہ گلاب سنگھ کو جموں، پونچھ وغیرہ پہاڑی ریاستوں کا راجہ بنایا۔ سکھوں کے خلاف 1824ء تا 1832ء میں شمس خان ملدیال، اُس کے بھتیجے راج ولی خان اور سدھن سرداروں سبز علی خان و مِلّی خان وغیرہ نے علمِ بغاوت بلند کیا۔ اِس تحریک کو فرو کرنے کے لئے مہاراجہ گلاب سنگھ خود ڈوگرہ اور سکھ فوج لے کر پونچھ آیا۔ ملدیال اور سدھن قبیلہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ سبز علی خان

Marfat.com

اور مِلّی خان کو شہید کر کے اُن کی کھالیں اُتار کر بھوسہ بھر کر عبرت کے لئے درختوں کے ساتھ آویزاں کی گئیں۔ مکان جلائے گئے اور ہزاروں عورتوں، مردوں کو قیدی بنا کر جموں لے جایا گیا۔

اِسی دوران علاقہ مینڈر (پونچھ) کے سردار ہاشم علی خان ولد سردار بزردست خان فیروزال نے ڈوگرہ رسکھوں سے بغاوت کی۔ اپنی کھوئی ہوئی حکومت دوبارہ قائم کرلی جس کے بعد ڈوگرہ فوج نے اِس علاقہ پر چڑھائی کر کے راجہ زبردست خان اور دیگر سرداروں کو قید کر کے جموں لے گئے اور سردار ہاشم علی خان کو ہمیشہ کے لئے ملک کشمیر سے بدر کر کے علاقہ انگریزی پنجاب کی طرف دھکیل دیا جہاں ان کی اولاد اب تک نور پور شاہاں نزد دربارِ امام بری رحمتہ اللہ علیہ ضلع اسلام آباد میں آباد ہے۔ علاقہ تھکیالہ پڑاواہ میں سردار فتح محمد خان کریلوی کی زیرِ سرکردگی میں محالات توڑنے، مالیہ کی عدم ادائیگی کی تحریک بھی تحریک آزادی کا حصہ تھی۔

کشمیر کی آزادی کے لئے اٹھنے والی ان تحریکوں کو طاقت کے بل بوتے پر دبا کر بعد میں 1846ء میں معاہدہ امرتسر کی رو سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے جموں وکشمیر پر قبضہ کرلیا اور اس دوران آپ راجی کے زمانے میں برسرِ اقتدار قوموں چِب، جرال، راٹھور، گکھڑ، تھکیال، ڈومال، فیروزال، ملدیال، دُلی، سدھن وغیرہ کو بزورِ شمشیر اپنے مطیع کرلیا۔ بعض نے صلح کر کے جاگیریں حاصل کیں۔ اس فوجی کاروائی کے دوران مہاراجہ گلاب سنگھ نے وسیع ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد رکھی جس کا رقبہ 84471 مربع میل ہے اور اِسے ڈوگرہ دیس قرار دیا ہے۔ ایک ہندو تاریخ دان نرسنگداس نرگس نے مہاراجہ گلاب سنگھ کی فتوحات اور ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ مرتب کی جس کا نام اس نے "تاریخ ڈوگرہ دیس" رکھا ہے۔

آزادی کی تحریکوں کو وقتی طور پر دبا کر ڈوگروں نے ریاست جموں وکشمیر پر ایک صدی تک حکومت کی لیکن یہ چنگاری بجھنے نہیں پائی۔

ایک سپر پاور برطانوی راج کے خلاف برصغیر ہند میں آزادی کی تحریک نے کشمیریوں کو حوصلہ کیا۔ انہوں نے جموں میں ینگ مینز ایسوسی ایشن اور سری نگر میں حبہ کدل ویڈنگ روم کی

Marfat.com

صورت میں کشمیریوں کے شعور کو بیدار کرنے کی سعی کی۔اس دوران بہت سے واقعت رونما ہوئے جن میں 1929ء کا امتناع خطبہ،توہین قرآن اور 13 جولائی 1931ء کا واقعہ شامل ہے۔

مسلم کانفرنس کا قیام

شیخ محمد عبداللہ، چوہدری غلام عباس اور ان کے رفقائے نے آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی جس کا پہلا اجلاس 17,16,15 اکتوبر 1932ء کو سری نگر میں مشہور تاریخی پتھر مسجد میں ہوا۔اس اجلاس میں شیخ عبداللہ کو صدر چوہدری غلام عباس کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔اجلاس میں مسلمانوں کے مطالبات کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

مسلم کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس دسمبر 1933ء میں میرپور کے مقام پر ہوا۔مسلم کانفرنس عوامی جماعت بنتی گئی۔ چنانچہ 1934ء میں کشمیر اسمبلی کے انتخابات میں مسلمانوں کی 21 نشستوں میں سے مسلم کانفرنس نے 19 نشستیں حاصل کیں۔ ریاست پونچھ سے بابائے پونچھ کرنل خان محمد خان اور سردار فتح محمد خان کریلوی کامیاب ہوئے۔

مسلم کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس 12 نومبر 1934ء کو میاں احمد یار خان ایڈووکیٹ کی صدارت میں سوپور میں ہوا جبکہ چوتھا اجلاس 27,26,25 اکتوبر 1935ء کو سرینگر میں ہوا۔مئی 1936ء میں قائداعظم محمد علی جناحؒ سری نگر تشریف لائے اور مسلم کانفرنس کی سرپرستی کی۔

مسلم کانفرنس کا پانچواں جلاس 15,14 مئی 1936ء کو پونچھ شہر میں ہوا جس کے انتظامات سردار فتح محمد خان کریلوی وغیرہ نے کیے۔

نیشنل کانفرنس

مسلم کانفرنس کے ساتویں اجلاس مارچ 1938ء میں شیخ محمد عبداللہ کی طرف سے مسلم کانفرنس کا نام بدل کر نیشنل کانفرنس رکھنے کی تحریک ہوئی۔ چوہدری غلام عباس اور ساتھیوں کی مخالفت کی وجہ سے تحریک ناکام ہوئی۔جن لوگوں نے نام اور آئین بدلنے کی مخالفت کی ان میں

Marfat.com

عبدالحمید قریشی، چوہدری محمد عبداللہ بھلّی، ماسٹر عبدالعزیز مظفر آبادی، صوفی محمد اکبر، قاضی عبدالغنی اور سردار فتح محمد خان کریلوی وغیرہ شامل تھے۔ لیکن بعد میں جنرل کونسل کے 11,10 جون 1939ء کے اجلاس میں مسلم کانفرنس کا نام بدل کر نیشنل کانفرنس رکھ دیا گیا جو کہ کشمیر میں کانگرس کی ایک حلیف جماعت بن گئی۔

یکم اکتوبر 1940ء کو منشی محمد دین فوق کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا جس میں مسلم کانفرنس کے احیاء کا فیصلہ کیا گیا۔ سردار گوہر رحمٰن کی سرکردگی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے سیکرٹری خواجہ محمد یوسف قریشی اور ممبران جناب اے۔ آر۔ ساغر، سردار فتح محمد خان کریلوی، مرزا عطاء اللہ راجوری، غلام حیدر غوری اور سید مرتضیٰ جلالی تھے۔

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے گیارھویں اجلاس بمقام جموں شہر میں چوہدری غلام عباس کو صدر چنا گیا اور جنرل سیکرٹری اے۔ آر۔ ساغر مقرر ہوئے۔ مسلم کانفرنس کے تیرھویں سالانہ اجلاس بمقام مسلم پارک سری نگر بتاریخ 17,16 جون 1944ء میں قائداعظم محمد علی جناحؒ نے خطاب فرمایا۔ اس طرح مسلم کانفرنس تحریک پاکستان سے نزدیک تر ہوتی گئی۔

3 جون 1947ء کو تقسیم ہند کا اعلان ہوا جس میں ریاستوں کو یہ حق دیا گیا کہ وہ عوام کی مرضی سے کسی ایک ملک پاکستان یا بھارت سے الحاق کریں۔

قرارداد الحاقِ پاکستان

19 جولائی 1947ء کو آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل کا اجلاس قائم مقام صدر چوہدری حمید اللہ خان کی صدارت میں ہوا۔ جنرل کونسل کے ممبران نے اتفاق رائے سے قرارداد الحاق پاکستان پاس کی۔

14 اگست 1947ء کو مملکت خداداد پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے پاکستان کے ساتھ (Stand Still) معاہدہ کیا لیکن بھارت کی حکومت کے ساتھ عارضی الحاق کر کے اس کی فوجیں 27 اکتوبر 1947ء کو سری نگر میں اُتار دیں۔ اِدھر مجاہدین نے ڈوگرہ

Marfat.com

حکومت کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے کشمیر کے ایک حصہ میں آزادی حاصل کر کے 24 اکتوبر 1947 کو آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر اعلان کر دیا جس کے پہلے صدر سردار محمد ابراہیم خان مقرر ہوئے۔ ہندوستان الحاق کا معاملہ اقوام متحدہ میں لے گیا جہاں سے کشمیر میں رائے شماری کرانے کا فیصلہ ہوا جس پر ابھی تک عملدر آمد نہیں ہو سکا۔ کشمیریوں نے آزادی کے لئے مسلح جدوجہد شروع کر دی ہے اور لازوال قربانیاں دے رہے ہیں۔ دریں اثناء پاکستان اور بھارت کی حکومتیں جنوبی ایشیاء میں امن قائم کرنے کی خاطر مذاکرات کر رہی ہیں جس میں مسئلہ کشمیر بھی شامل ہے۔ خدا کرے یہ مسئلہ جلد حل ہو تا کہ ساٹھ سال سے بچھڑے خاندان آپس میں مل سکیں۔ (آمین)

Marfat.com

پہاڑی ریاستوں کا خاتمہ اور ریاست جموں و کشمیر

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب پر قبضہ کر کے سکھ حکومت قائم کی۔ اور آس پاس کی پہاڑی ریاستوں پر حملے کرنے شروع کئے۔ 1810ء اور 1813ء کے سکھ حملوں نے جموں کی پہاڑی ریاستوں کو کافی حد تک کمزور کیا۔ لیکن ریاست بھمبر، راجوری، پونچھ وغیرہ کے حکمرانوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں کو شکست دی۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ خود پونچھ کے محاذ پر زخمی ہو کر واپس لاہور چلا گیا۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے اُس نے بہت بڑی فوج تیار کی اور 1819ء میں حملہ کر کے جموں کی پہاڑی ریاستوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے کشمیر پر حملہ آور ہوا۔ اور کشمیر بھی فتح کر لیا۔ مہاراجہ نے ایک حکمت عملی کے تحت مقبوضہ ریاستوں کا کنٹرول مقامی جاگیر دار مقرر کر کے اُن کے ہاتھوں میں دے دیا۔ جو مہاراجہ کے آدمی تھے۔ مرکزی کنٹرول 1819ء تا 1846ء مرکزی سکھ حکومت کے پاس رہا۔

پہاڑی ریاستوں کی تشکیل نو واحد ریاست جموں و کشمیر

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ سکھ حکومت کے دوران بھی سابقہ ریاستوں کی حکمران قوموں نے بغاوتیں کر کے پھر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوششیں کیں۔ جو تاریخ میں آپ راجی کے زمانہ سے موسوم ہے۔ مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے مرکزی حکومت میں طوائف الملوکی پھیلنے کی وجہ سے انگریزوں نے صورت حال سے فائدہ اٹھایا۔ سکھوں کو شکست دینے کے بعد 9 مارچ 1846ء کو انگریزوں اور سکھوں کے درمیان معاہدہ طے پایا۔ جس میں سکھوں کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ تاوان جنگ دینا پڑا۔ فوری طور پر پچاس لاکھ روپے ادا کئے گئے۔ لیکن خزانہ سرکار لاہور میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے ایک کروڑ روپے کے بدلے ریاست جموں و کشمیر اور ہزارہ وغیرہ کا علاقہ سکھوں نے انگریزوں کے حوالے کیا۔ عہد نامہ لاہور کے بعد انگریزوں کو رقم کی شدید ضرورت تھی۔ اس لئے انہوں نے 25 لاکھ کی چھوٹ کر کے مبلغ 75 لاکھ روپے میں جموں و کشمیر کا علاقہ مہاراجہ گلاب

Marfat.com

سنگھ کے حوالہ کیا۔ یہ معاہدہ 16 مارچ 1846ء کو انگریزوں اور مہاراجہ گلاب سنگھ کے درمیان طے پایا۔ جو تاریخ میں معاہدہ امرتسر کے نام سے مشہور ہے۔

مہاراجہ گلاب سنگھ نے انگریزوں اور ڈوگرہ فوج کی مدد سے جموں وکشمیر کے پہاڑی علاقوں کی تمام شورش زدہ ریاستوں کو فتح کر کے ایک وسیع ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد ڈالی۔ جس پر ڈوگر سے 1846ء تا 1947ء ایک سو سال تک قابض رہے۔

تقسیم ہند کے بعد پہاڑی ریاستوں کے مجموعہ ریاست جموں وکشمیر کی جغرافیائی سیاسی پوزیشن ریاست جموں وکشمیر ہندوستان کی شمالی سرحد پر واقع ہے۔ جو کوہ ہمالیہ کے سلسلوں میں گھرا پڑا ہے۔ اس کی سرحدیں ہندوستان، پاکستان، افغانستان، روس، چین اور تبت سے ملتی ہیں۔ سرحد کی لمبائی 1500 میل ہے جو 350 میل پاکستان سے، 250 میل ہندوستان سے۔ 350 میل تبت سے 450 میل چین بلتستان، گلگت اور روس کے ساتھ اور پچاس میل گلگت سے افغانستان سے ملتی ہیں۔

اس طرح ریاست روس، چین، افغانستان، ہندوستان اور پاکستان کے ملکوں کے درمیان گھری ہوئی ہے۔

ریاست کا کل رقبہ 84471 مربع میل ہے۔ ریاست کی کل آبادی 1941ء کی مردم شماری کے مطابق 4021616 نفوس پر مشتمل تھی۔ جس میں اب کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

1947ء کے بعد ریاست کا ایک حصہ بھارت کے قبضہ میں ہے۔ جس کا رقبہ 41342 مربع میل ہے۔

گلگت، بلتستان وغیرہ شمالی علاقہ جات پاکستان کے زیر انتظام ہیں۔ جن کا رقبہ 33958 مربع میل ہے۔ ریاست کا لگ بھگ 9171 مربع میل رقبہ چین کے قبضہ میں ہے۔

پہاڑی ریاستوں بھمبر، راجوری، پونچھ، میرپور، مظفر آباد وغیرہ کے کچھ علاقوں پر مشتمل ریاست آزاد جموں وکشمیر کی تشکیل کی گئی ہے۔ جس کا رقبہ 4144 مربع میل ہے۔ مجموعی طور پر

Marfat.com

ریاست جموں وکشمیر کی آبادی بڑھ کر لگ بھگ دو کروڑ کے قریب ہوگئی ہے۔ جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

زبانیں اور پیشے

ریاست جموں وکشمیر کے باشندے آرین نسل سے ہیں۔ کچھ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے آئے اور یہیں کے ہو رہے۔ کچھ ملحقہ ریاستوں پنجاب وغیرہ سے مختلف وقتوں میں نقل مکانی کرتے رہے۔ اس طرح جموں وکشمیر میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں عام زبانیں کشمیری، ڈوگری، پہاڑی، بلتی، تبتی، گوجری وغیرہ ہیں، بعض مقامی بولیاں بھی ہیں۔ جو ہر پچاس ساٹھ میل کے بعد بدلتی جاتی ہیں۔

ریاست کی جموں وکشمیر کے 90 فی صد لوگ دیہات میں بستے ہیں۔ اکثر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ شہروں میں تجارت، صنعت وحرفت، ملازمت پیشہ لوگ بھی ہیں۔ مجموعی طور پر ریاست کے لوگ صحت منداور محنتی ہیں۔ اور انہوں نے مشرقی اور مغربی ملکوں میں اپنی قابلیت کا لوہا منوایا ہے۔

اختتامیہ

راقم الحروف نے حت المقدور جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستوں کے حالات لکھنے کی سعی کی ہے۔ اگرچہ ہزاروں مربع میل رقبہ پر پھیلی ہوئی تیس سے زائد ریاستوں کے حالات کی کھوج لگانا جان جوکھوں کا کام تھا۔ اور یہ کسی ایک کتابی شکل میں جمع کرنا ممکن بھی نہ تھا۔ اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ تو بڑی بڑی ریاستوں کے ملحق کچھ چھوٹی ریاستیں بھی وجود میں آ گئی تھیں۔ مثلاً بھمبر ریاست کے ساتھ کھڑی کھڑیال، جموں کے ساتھ اکھنور، کشتواڑ، باہو وغیرہ، راجوری کے ساتھ ریاسی، بدھل، پونچھ کے ساتھ سدھرون اور مہینڈر، مظفر آباد کے ساتھ کھوڑ کرناہ وغیرہ۔ کشمیر کے ساتھ لداخ، تبت، گلگت کے ساتھ بلتستان، ہنزا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سلسلہ کافی طویل اور تکان آور ہے۔ بہرحال راقم الحروف نے بشرط زندگی ریاستوں کے حالات واقعات بتدریج منظر عام

Marfat.com

پرلانے کا مصمم ارادہ کیا ہوا ہے۔انشاءاللہ۔

اس جلد میں چند بڑی ریاستوں کے انتظامی حالات اور براقتدار قوموں کا ذکر مختلف ہم عصر کتب کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ جہاں تک ہوسکا ہے۔ معلومات کا کھوج لگانے کی سعی کی گئی ہے۔ تاہم مصنف کو متعلقین سے سردمہری کا گلہ بھی ہے۔ آئندہ جلدوں میں مزید کاوش کرکے حالات کی تحقیق کرنے کی سعی کرونگا۔ انشاءاللہ

تاریخ سے وابستہ احباب سے اپیل ہے۔ کہ وہ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اس قومی فریضہ میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آمین

Marfat.com

کتابیات

۱۔	قدیم ترین جغرافیہ جموں وکشمیر	مصنفہ پنڈت کلہن
۲۔	راج ترنگنی	پنڈت کلہن
۳۔	تاریخ جموں	مولانا حشمت اللہ خان
۴۔	تاریخ کشمیر	نارائن کول عاجز
۵۔	واقعات کشمیر	محمد اعظم دیدہ مری
۶۔	مختصر تاریخ کشمیر	پنڈت بیربل کاچرو
۷۔	تاریخ داؤدی	---
۸۔	تاریخ مبارک شاہی	یحییٰ سرہندی
۹۔	آئین اکبری	ابوالفضل
۱۰۔	طبقات اکبری	نظام الدین احمد
۱۱۔	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ
۱۲۔	منتخب التواریخ	عبدالقادر بدایونی
۱۳۔	طبقات ناصری	منہاج الدین
۱۴۔	تزک بابری	بابر بادشاہ مغل
۱۵۔	تزک جہانگیری	جہانگیر بادشاہ مغل
۱۶۔	پرتھی راج راسا	پروفیسر محمود شیرانی
۱۷۔	آئینہ حقیقت نما	مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی
۱۸۔	تاریخ رئیسان پنجاب	سر سیل گریفن
۱۹۔	نامی خانداں رئیسان پنجاب	کرنل چارلس مین
۲۰۔	تاریخ سیستان	جی پی سٹیٹ

Marfat.com

۲۱۔	جموں وکشمیر گزیٹر 1884ء	گورنمنٹ جموں وکشمیر
۲۲۔	تاریخ اقوام کشمیر جلد اوّل ودوم	مولانا محمد دین فوق
۲۳۔	تاریخ اقوام پونچھ	مولانا محمد دین فوق
۲۴۔	تاریخ کشمیر	سیّد محمود آزاد
۲۵۔	تاریخ چھبال	ٹھاکر میجر اسنگھ
۲۶۔	تاریخ راجگاں راجور	مرزا ظفر اللہ خان
۲۷۔	کیگو ہرنامہ فارسی	دیوان دُنی چند
۲۸۔	تاریخ گکھڑاں	راجہ محمد یعقوب خان طارق
۲۹۔	تاریخ گکھڑاں پونچھ	میجر محمد عثمان کیانی
۳۰۔	تاریخ گکھڑاں	راجہ دائرالزمان کیانی
۳۱۔	تاریخ ہند	مولانا محمد ابراہیم خان درّانی
۳۲۔	تاریخ جنجوعہ راجپوت	راجہ محمد انور خان
۳۳۔	تاریخ ہفت گنج	منشی میر اکبر خان عباسی
۳۴۔	گلاب نامہ	دیوان کرپارام
۳۵۔	تایخ ڈوگرہ دیس	نرسنگھ داس نرگس
۳۶۔	تاریخ پونچھ	خوش دیو میسی
۳۷۔	تاریخ اقوام قلمی نسخہ	راجہ غلام رضا خان نور پور شاہاں
۳۸۔	کشور کشمیر	جی۔ایم۔میر
۳۹۔	تاریخ جموں وکشمیر	محمد عبداللہ صدیقی
۴۰۔	واقعات کشمیر	میر عزیز اللہ قلندر
۴۱۔	تاریخ بڈشاہی	مولانا محمد دین فوق

Marfat.com

۴۲۔	تاریخ تحریک آزادی کشمیر	پریم ناتھ بزاز
۴۳۔	قائد کشمیر	بشیر احمد قریشی
۴۴۔	آتش چنار	شیخ محمد عبداللہ
۴۵۔	کشمیر ساگا	سردار محمد ابراہیم خان
۴۶۔	کشمکش	چوہدری غلام عباس
۴۷۔	مقدمہ کشمیر	سردار محمد عبدالقیوم خان
۴۸۔	تاریخ حریت کشمیر	رشید تاثیر
۴۹۔	کشمیر میں اشاعت اسلام	سلیم خان گمی
۵۰۔	مختصر تاریخ کشمیر	محمد آمین پنڈت
۵۱۔	مکمل تاریخ کشمیر	مولانا محمد دین فوق
۵۲۔	متاع زندگی	سردار محمد ابراہیم خان
۵۳۔	کشمیر بنے گا پاکستان	سردار محمد عبدالقیوم خان
۵۴۔	سعی مسلسل	جسٹس عبدالغفور
۵۵۔	میر پور کی تاریخ کا ایک سنہری موڑ	پروفیسر عبدالواحد قریشی
۵۶۔	کشمیر دھوپ اور چھاؤں	فادر ٹینڈل
۵۷۔	ان کہی داستان کشمیر	ڈاکٹر سلام الدین نیاز
۵۸۔	مشاہیر کشمیر	محمد احمد اندرابی
۵۹۔	کشمیریز فائٹ فار فریڈیم	خواجہ محمد یوسف صراف
۶۰۔	کشمیر ان کروسل	پنڈت پریم ناتھ بزاز
۶۱۔	استاادب سرینگر	میاں محمد بخش
۶۲۔	میاں محمد رحمتہ اللہ علیہ	ڈاکٹر غلام حسین اظہر

Marfat.com

۶۳۔	اقبال اور اُس کا عہد	جگن ناتھ آزاد
۶۴۔	روزگارِ فقیر	فقیر سیّد وحید الدین
۶۵۔	حیاتِ جاوداں	محمد عبداللہ قریشی
۶۶۔	اقبال اور مشاہیر کشمیر	کلیم اختر
۶۷۔	رگ وید	اُردو ترجمہ، نہال سنگھ
۶۸۔	تاریخ راجگاں راجور حصہ دوئم	کلیم اللہ خان

Marfat.com

مصنف کی دیگر تصانیف

۱۔ سوانح حیات خطیب کشمیر علامہ محمد یوسف خان قادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں۔ جلد اوّل/دوم

۳۔ تاریخ گکھڑاں ریاست جموں وکشمیر (زیر تکمیل)

۴۔ میری یادیں۔ (زیر تکمیل)

۵۔ نغمہ ہائے شوق (شاعری) (زیر تکمیل)

٦- سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم خان دررزی کا ہیلی مرحوم

۷- مضامین شوق

۸- پیام شوق

۹- تاریخ فیروز اللال۔

Marfat.com

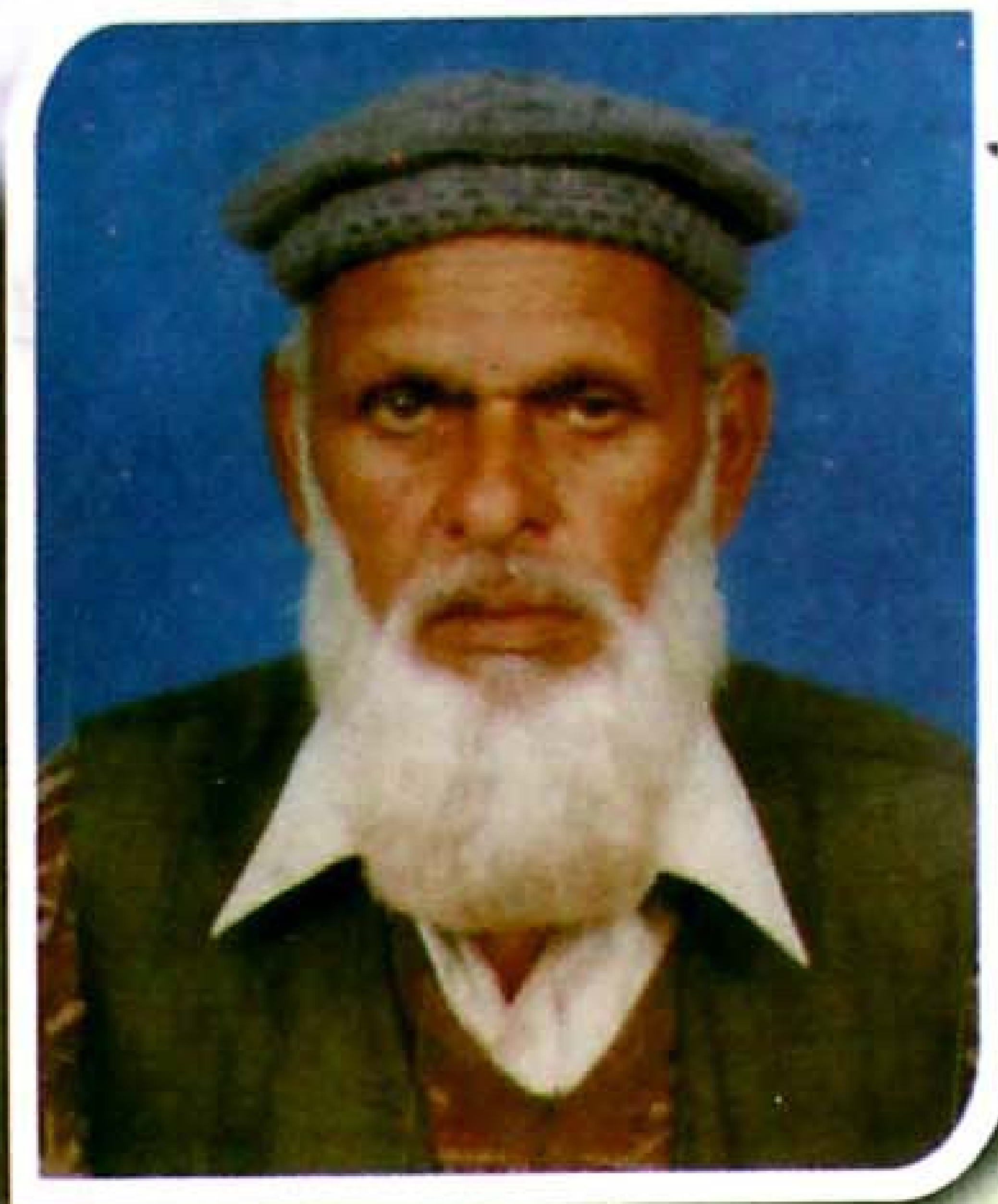

تاریخ نویسی ریت سے سونا نکالنے کا عمل ہے۔ برصغیر میں اور بالخصوص ریاست جموں وکشمیر میں تاریخی ماخذ زیادہ مستند نہیں مانے جاتے۔ تاریخ دانی کے اعتبار سے تو یہ زمین زرخیز ہے لیکن تاریخ نویسی کے لیے یہاں کی آب وہوا سازگار نہیں رہی یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس خطہ میں تاریخ نویسی کا علم زیادہ مقبول اور مستند نہیں رہا یہاں اس کے دستیاب ماخذ روائتوں، حکائتوں اور کہانیوں پر مبنی ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ پر اب تک لکھی گئی تاریخی کتب کا ماخذ پنڈت کلہن کی راج ترنگنی ہے۔ لیکن یہ کتاب بھی تاریخ نویسی کے علم وفن کا مطلوبہ معیار پورا نہیں کرتی۔ ان حالات میں الحاج سردار محمد فضل شوقؔ (پرنسپل ریٹائرڈ) کی زیرنظر تالیف ''جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' بقول غالب ''صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا'' کے مترادف ہے مولف موصوف نے بحیثیت معلم اور منتظم محکمہ تعلیم آزاد کشمیر حکومت نمایاں تدریسی وانتظامی خدمات سرانجام دی ہیں۔ تاریخ کے طالب علم اور استاد کی حیثیت سے ان کا تاریخ کا مطالعہ گہرا اور وسیع ہونے کے علاوہ قابل بھروسہ بھی ہے جس کے پیش نظر یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کتاب کے مندرجات کو کئی بار کئی حوالوں سے جانچا پرکھا ہوگا اور صحت سے قلمبند کیا ہوگا۔ یہ اپنی نوعیت کی اچھوتی تحریر ہے۔ جو ریاست جموں وکشمیر کی علاقائی پہاڑی ریاستوں کا احاطہ کرتی ہے۔ موصوف نے ایک مشقت طلب علمی کام سرانجام دے کر تاریخی نویسی میں اپنے لیے ایک نام اور مقام بنایا ہے۔ اس کے مطالعہ سے قارئین کو نہ صرف اپنے خطہ کی تاریخ پڑھنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا بلکہ اس کی ثقافت سیاست اور معیشت سے بھی آگاہی ہوگی۔ شوق صاحب نے یہ کتاب تالیف کر کے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے اور ایک بڑا خلا پر کیا ہے جو ریاست جموں وکشمیر کی نوجوان نسل کو اپنے ماضی سے جوڑنے اور روشن مستقبل کی راہ متعین کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ مجھے اُمید ہے کہ قارئین اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اس کا بین السطور مطالعہ کریں گے۔ مولف اس علمی کاوش پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

پروفیسر محمد رفیق بھٹی
ریٹائرڈ پرنسپل میرپور

Marfat.com